

حرام الفاظ اور کفریہ کلمات کے متعلق علم سیکھنا فرض ہے۔



(فتاویٰ شاہی جلد ۱ صفحہ ۱۰۷)

# کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب

390 "جھوٹ بولا تو کیا برا کیا؟" کہنا کیسا؟

109 اللہ عزوجل کو "اوپر والا" کہنا کیسا؟

503 "آج نماز کی پچھٹی ہے" کہنا کیسا؟

129 "فداں اللہ کو کہتا ہے" کہنا کیسا؟

551 کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ

180 رشوت کو ہذا مِنْ فَضْلِ رَبِّي کہنا کیسا؟

621 تجدید ایمان کا طریقہ

290 کیا اہل غرب کو برا بھلا کہنا کفر ہے

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاسی عطا قادری ضوی  
كَلِمَاتٌ بِكَلِمَاتٍ  
الْعَالِيَا

مکتبۃ المدینہ  
(دعوت اسلامی)

SC1286





حرام الفاظ اور کُفریہ کلمات کے مُتعلق  
 علم سیکھنا فرض ہے۔ (فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۱۰۷)

# کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب

**مؤلف:**

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا  
 ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

**ناشر:**

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام کتاب: کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب

مؤلف: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

سال اشاعت: شوال المکرم ۱۴۳۱ھ، اکتوبر 2009ء

ناشر: مکتبہ المدینہ، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

### مکتبہ المدینہ کی سات شاخیں:

- (1) مکتبہ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
  - (2) مکتبہ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
  - (3) مکتبہ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عمید گاہ، راولپنڈی
  - (4) مکتبہ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
  - (5) مکتبہ المدینہ نزد پمپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
  - (6) مکتبہ المدینہ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدرآباد
  - (7) مکتبہ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر
- مَدَنی التَّجَاة: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- (1) ..... اجمالی فہرست 5  
 (2) ..... مفتیان کرام کی تقاریظ 8  
 (3) ..... تفصیلی فہرست اور ماخذ و مراجع آخری صفحات پر ہیں۔

## اجمالی فہرست

صفحہ	عنوان	شمار نمبر
39	بعض اہم اصطلاحات کے بارے میں سوال جواب	1
47	کفر کی اقسام اور تکفیر کے بارے میں سوال جواب	2
66	مُرتد کے بارے میں سوال جواب	3
96	وُجُوِّدِ الْإِلٰہِی کے انکار کے متعلق سوال جواب	4
100	”اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مکان سے پاک ہے“ کے بارے میں سوال جواب	5
116	اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی توہین کے بارے میں سوال جواب	6
141	اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کے بارے میں سوال جواب	7
180	قرانِ پاک کی توہین کے بارے میں سوال جواب	8
199	نبی کی گستاخی کے بارے میں سوال جواب	9

226	معراج شریف کے انکار کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	10
230	نعتیہ اشعار و شعر کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	11
243	ایبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	12
276	ساداتِ کرام کی توہین کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	13
290	عزّ بوں کی گستاخی کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	14
299	فرشتوں کی توہین کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	15
313	جَنّات کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	16
325	قیامت کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	17
328	شریعت کی توہین کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	18
342	عالم و علم دین کی توہین کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	19
359	اذان کی توہین کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	20
362	نماز کی توہین کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	21
377	رمضان کے روزوں کی توہین کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	22
382	زکوٰۃ کے انکار کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	23
385	گناہوں کے ذریعے ہونے والے کفریات کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	24
407	حرام کو حلال کہنے کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	25
417	سُنّتوں کی توہین کے بارے میں سُوَالِ جِوَاب	26

423	کُفْرِيَّةٌ وَسَاوِسَ کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	27
428	کُفْرَارِ سِدْقِيٍّ وَغَيْرِهِ کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	28
451	ارَادَةُ كُفْرٍ کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	29
458	کُفْرٌ پَرِ مُجْبُورٍ كَيْفَ جَانِي کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	30
471	کُفْرِيَّةِ اِنْفَاعِ کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	31
489	فَوْتَلِيٍّ مِثْلِ بَيْتِ جَانِي وَكُفْرِيَّاتِ کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	32
496	مَذَاقِ مِثْلِ كُفْرِيَّاتِ بَيْتِ کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	33
512	گَانُوں کے 34 کُفْرِيَّةِ اشْعَارِ	34
525	مِثْلِ بَيْتِ كُفْرِيَّاتِ کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	35
530	”اِنْ شَاءَ اللّٰهُ“ کا مذاق اُڑانے کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	36
536	کَرْسِجِيْنُوں وَغَيْرِهِ کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	37
550	کَافِرِ كَيْفَ اِسْلَامِ قَبُوْلِ كَرْنِي کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	38
568	مُتَفَرِّقَاتِ	39
621	تَجْدِيْدِ اِيْمَانِ، تَجْدِيْدِ نِكَاحِ وَغَيْرِهِ کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	40
632	اِسِي كِتَابِ ”كُفْرِيَّةِ كَلِمَاتِ کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب“ کے مُتَعَلِّقِ مَتَوَقَّعِ وَسُوَسُوں کے بارے میں سُوَالِ جَوَاب	41



## (1) تقریظ جلیل

مُحْسِنِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی، عَالِمِ بَاعِل، حَضْرَتِ عَلَامَہِ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ اِسْمَاعِیْلِ قَادِرِی رِضْوِی نُوْرِی مَدَّ ظُلْمَہُ الْعَالِی  
(شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ باب المدینہ کراچی)

نَحْمَدُہُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی  
عَلِیْہِ وَصَحْبِہِ اَجْمَعِیْنَ الَّذِیْ بُعِثَ مُعَلِّمًا وَ نُوْرًا الْخَلْقِ بِعُلُوْمِہِ النَّاجِیَةِ

میں نے امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی صاحب

دامِ ظلہ کی تالیف کردہ کتاب متعلقہ عقائد بنام ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال  
جواب“ از اوّل تا آخر پڑھنے کا شرف حاصل کیا، یہ کتاب بہت آسان اُردو زبان  
میں لکھی گئی ہے، معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی باسانی اسے پڑھ سکتا ہے۔ یہ کتاب ہر  
مسلمان کو پڑھنی چاہئے تاکہ کفریہ کلمات سے آگاہی حاصل ہو اور ایمان کی حفاظت  
کا سامان ہو۔ بہت سے لوگوں کو عالم فاضل ہونے کا دعویٰ تو ہوتا ہے لیکن وہ عقائد کی  
باریکیوں سے واقف نہیں ہوتے، اس کتاب کو پڑھنے سے ایسوں کو بہت کچھ سیکھنے کو مل  
سکتا ہے۔ میں نے اس کتاب کو بظہر غائر تنقیدی طور پر پڑھا ہے اور مجھے یہ کتاب  
بہت اچھی لگی ہے، اس کو پڑھ کر الحمد للہ عزوجل میں خود مُستفیض ہوا ہوں۔

اس کتاب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

فتاویٰ کا خوب خوب فیضان ہے، نیز یہ کتاب مذکورہ بزرگوں کے علاوہ اَسْلَافِ  
مَقَدَّسَہٗ مَثَلًا مَلَّا عَلٰی قَارِی، صَاحِبِ رَدِّ الْمَحْتَارِ وَغِیْرہٗ بُحُوْرُ الْعُلُوْمِ کے مُسْتَنْد  
فتاویٰ کے فِیوض و بَرَکات سے مالا مال ہے۔ یہ کتاب سوال و جواب پر مشتمل ہے اور  
بعض تنقیدی سُوالوں کا اس میں سہل طریقے سے جواب دیا گیا ہے، نیز یہ قرآن و  
حدیث، اقوال صحابہ و نصیحت آموز حکایات کا ایمان افروز اور دلچسپ مجموعہ ہے۔  
میری سوچ کے مطابق اس کتاب کا مُطالَعہٗ عوام تو عوام علماء کرام کے لئے بھی مُفید  
ہے۔ میری ناقص رائے ہے کہ جتنا زیادہ ہو سکے، مشہور و معروف زبانوں میں اس  
کتاب کا ترجمہ کروایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مَتَمَتَّعِ ہوں۔ نیز اس  
کتاب کو اسکول و مدارس کے نصاب میں شامل کرنا بے حد، بے حد، بے حد مُفید ہے۔

میری دُعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب سے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مُستفیض فرمائے اور اس کتاب کے مؤلف کو جزائے خیر دے۔

امین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

محمد صالح المنجد

دارالعلوم احمدیہ

## (2) تقریظ جلیل

از: مفتیان کرام مدظلہم دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسلمان کیلئے سب سے اہم اور عزیز ترین متاع اُس کا ایمان ہے اور سب سے زیادہ اسی کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ شیطان ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے اور اس کا سب سے شدید حملہ اسی ایمان پر ہوتا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہر مسلمان اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر میں لگا رہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا، اولیاء کرام سے وابستگی کے ساتھ مزید جو اہم اقدامات اس سلسلے میں کئے جاسکتے ہیں انہیں بروئے کار لائے۔ ایمان کی حفاظت کے اہم ذرائع میں سے ایک ذریعہ یہ ہے کہ جو چیزیں ایمانیات میں داخل ہیں اور جن چیزوں سے ایمان پر اثر پڑتا ہے اُن کا علم حاصل کیا جائے تاکہ ہم ہر وقت ایسی تمام چیزوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں جو ایمان کے منافی ہیں۔ ان چیزوں کا علم حاصل کئے بغیر گُریات سے بچنا نہایت مُشکل ہے لیکن نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ جس طرح کثیر مسلمان دین کے دیگر

شعبوں سے متعلق غفلت و کاہلی اور لاعلمی کا شکار ہیں اسی طرح ایمانیات اور کفریات جیسے اہم اور نازک مسائل سے بھی غافل و کاہل ہیں اور آئے دن نجانے کتنے مسلمان ایسے ہیں جو مذاق میں یا لپکے ہانکتے ہوئے کفریہ جملے بول دیتے ہیں اور اس روایت و حکم کا مصداق بنتے ہیں کہ بعض اوقات آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی ایسا لکھ بول دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہمیشہ کی ناراضی لکھ دیتا ہے۔

موضوع کی نزاکت و اہمیت کے پیش نظر اس موضوع پر علماء نے بکثرت کتابیں لکھی ہیں۔ تقریباً ہر فقہی کتاب میں ”کتاب السیر“ کے نام سے اس موضوع سے متعلق مواد موجود ہوتا ہے اور علم الکلام کی کتابوں میں بھی اس موضوع پر باب باندھے جاتے ہیں۔ اس موضوع پر امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا کلام فتاویٰ رضویہ اور المعتمد المستند میں جبکہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا کلام بہار شریعت اور فتاویٰ امجدیہ میں موجود ہے۔ اسی طرح دیگر علماء اہلسنت کی بھی اس موضوع پر نہایت مفید اور علمی کتابیں موجود ہیں۔

سیدی، مُرشدی، شیخ طریقت، امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات مبارکہ تبلیغ و اشاعت دین اور مسلمانوں کی اصلاح احوال کیلئے دُنیا بھر میں معروف و مقبول ہے۔ آپ نے جس طرح عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی، اسے پروان چڑھایا، دُنیا کے کونے کونے تک پہنچایا، کثیر کُتب تصنیف فرمائیں، بیانات کئے، مدنی مذاکرے فرمائے، آپ نے اپنی تمام تر مصروفیات کو اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے لئے وقف کر دیا ہے، یہاں تک کہ آپ نے اپنی کھانے کی مجلسوں تک کو اصلاح

اُمت کیلئے وقف کر رکھا ہے۔ ہر واقفِ حال شخص آپ کی حفاظتِ ایمان کی کڑھن کو بہتر طور پر جانتا اور سمجھتا ہے۔ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے اسی جذبے کے پیش نظر آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اس ناڑک موضوع پر قلم اُٹھایا اور محنتِ شاقہ کے بعد کثیر کتابوں کے مواد کو پیش نظر رکھ کر اپنی عادتِ مبارکہ کے مطابق نہایت آسان الفاظ و پیرایہ میں اس موضوع پر زیرِ نظر عظیم و ضخیم اور جمیل و جلیل کتاب تالیف فرمائی۔

**حقیقت** یہ ہے کہ اس موضوع پر قلم اُٹھانا نہایت ہی دُشوار اور کٹھن کام ہے۔ مواد کی فراہمی، اُس کی صحت کا التزام، اکابر بزرگانِ دین اور ائمہ دین کی تحقیقات سے مطابقت، تمام مواد کی تسہیل و تخریج پھر حسی الامکان بار بار بکثرت علماء سے کتاب میں مذکور بیسیوں جزئیات پر مفصل کلام اور خط و کتابت کرنا کوئی آسان کام نہیں، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے سب سے پہلے اس کتاب کے لئے مواد اکٹھا کیا، اس کو ترتیب دینے کے بعد دعوتِ اسلامی کی مجلسِ افتاء کے مفتیان کرام کو تفتیش کیلئے بھیجا، مجلسِ افتاء نے باقاعدہ کئی ہفتوں تک کئی کئی گھنٹوں کی طویل نشستوں میں اس کتاب کے ایک ایک جزئیہ پر غور کیا، جن پر اشکال تھا اصل کُتب سے مراجعت اور بڑی بحث و تمحیص و غور و فکر کے بعد اس جزئیہ کو رکھنے یا نہ رکھنے پر اتفاق کیا۔ نیز کثیر احکام کا جزئیات کی روشنی میں استخراج کیا، مختلف متعارض جزئیات کی تنقیح کے ساتھ ساتھ کسی کلمہ کے توہین آمیز ہونے یا نہ ہونے نیز موہم ہونے یا صریح ہونے پر بھی تفصیلی کلام کیا گیا۔ پھر کئی دفعہ بنفسِ نفیس امیر اہلسنت مدظلہ العالی کی موجودگی میں پوری پوری رات اس کتاب کے جزئیات و احکامات کے متعلق بحث ہوتی رہی، بالآخر یہ گوہر نایاب گوہر مُراد تک پہنچا۔ مذکورہ طریقہ کار سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس کتاب کا طویل سفر کیسے گزرا لیکن پھر بھی امیر اہلسنت دامت

برکاتہم العالیہ کی طبیعت میں مایوسی اور ہمت ہارنا نام کو نہیں آیا بلکہ اہم کاموں کے متعلق غور کر کے، ہدف مقرر کر کے تن دہی کے ساتھ اس میں لگے رہے اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیا۔

**اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کتاب کو امیر اہلسنت مدظلہ العالی نے** اس قدر جانفشانی اور احتیاط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ بلا مبالغہ اُردو زبان میں ایمانیات اور کفریات کے موضوع پر اس سے زیادہ جامع، مفید اور اہم کتاب آج تک دیکھنے میں نہیں آئی۔ پھر اس موضوع پر لکھی جانے والی دیگر کتب کے مقابلہ میں اس کتاب میں بعض خصوصیات کے حوالہ سے انفرادیت بھی ہے کہ اس کتاب میں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے جو نیات جمع کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ دور میں بولے جانے والے کفریہ جملے اور کفریہ افعال اور گانوں کے کفریہ اشعار کی نشاندہی بھی فرمائی اور ان کو علماء کرام کے جو نیات کی روشنی میں مدلل بھی فرمایا اور جہاں ممکن ہوا وہاں اس جملہ کے کفریہ ہونے کی علت بھی بیان فرمائی، ساتھ ہی ساتھ اس کتاب میں جا بجا اصلاح کے مدنی پھول، آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، صحابہ کرام اور بزرگان دین کے اقوال و واقعات اور شرعی احکام بھی پیش فرمائے تاکہ اس کتاب کا پڑھنے والا اکتاہٹ کا شکار بھی نہ ہو اور احکام شرعیہ اور اصلاح کے مدنی پھولوں سے استفادہ بھی کر سکے۔

**مجلس افتاء (دعوت اسلامی) کے تمام مفتیان کرام کو اس بات کا اقرار ہے کہ ہم نے** اس کتاب کا کئی بار بغور مطالعہ کیا ہے اور اپنی معلومات کی حد تک اسے شرعی غلطیوں سے مبرا پایا ہے۔ مجلس افتاء نے اس کتاب پر جو کام کیا اس کے نتیجے میں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب رسم الافتاء کے تمام تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ اس میں

موجود تمام ترا حکام اصول تکفیر کے تمام تر لوازمات اور ضوابط کی رعایت کرتے ہوئے نیز فقہاء اور متکلمین کے مذہب کو سامنے رکھتے ہوئے بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس بات کا بطور خاص خیال رکھا گیا ہے کہ کُتُبِ فقہ میں جو فقہاء کے مذہب کی رعایت کرتے ہوئے لزوم پر بھی تکفیر کی جاتی ہے جبکہ متکلمین کے نزدیک صرف التزام پر تکفیر ہوتی ہے تو ایسا اُسلوب اختیار کیا جائے کہ احکام متکلمین کے مذہب ہی پر بیان کئے جائیں اور فقہاء کی عبارات اس انداز سے پیش کی جائیں جس سے جُزئیہ کے انطباق میں پیچیدگی نہ ہو، البتہ کہیں کہیں صرف مذہب فقہاء ہی بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ امیر اہلسنت مدظلہ العالی کو پوری اُمت کی طرف سے دُنیا و آخرت میں عظیم سے عظیم تر جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ نے اُمتِ مُسلمہ کو جو عظیم تحفہ عطا فرمایا ہے اس کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ آپ کے علم و عمل اور عمرو عافیت میں مزید برکتیں پیدا فرمائے۔ آپ کے فیض کو عام سے عام تر فرمائے اور آپ کے صدقے ہمیں اخلاص اور خدمتِ دین کا جذبہ عطا فرمائے اور اس کتاب کا نفع پوری دُنیا میں عام فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(1) محمد حاکم

(2) حفص بن علی السمرقانی

(3) ابو محمد علی اصغر الدقاری المدنی

### (3) تقریظ جلیل

عالم نبیل، فاضلِ جلیل اُستاز العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اعظم صاحب قبلہ مدظلہ العالی

(تعلیمی رضوی دارالافتاء بریلی شریف یو پی، ہند)

اس کتاب میں ایمان و توحید و کفر و شرک کی تعریفات، کافر و مرتد کی تعریف و احکام کفر، التزامی و کفر لزومی کی تعریف و احکام وغیرہا بہت سارے اہم مسائل کے بیان کے ساتھ ساتھ کئی سو اقوال کفریہ اور چند افعال کفریہ کا بیان ہے، سوال و جواب کی شکل میں اکثر بلکہ سب احکام، فقہ حنفی کی مُستند و مُعتمد کُتب فقہ و فتاویٰ، فتاویٰ رضویہ و بہارِ شریعت و درمختار و ردالمحتار و فتاویٰ عالمگیری وغیرہا کُتب کے حوالوں سے بیان کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ کتاب نہایت مُستند و مُعتمد ہو کر عوام و خواص علماء دین و مفتیانِ شرع متین طلبہ و مُدَرِّسین سب کے لیے ایک بہت مفید علمی خزانہ ہے۔ بڑی محنت و مشقّت کافی و طویل چدّ و جہد جاں کاہِ مطالعہ کے بعد کئی سو اقوال کفریہ کو جمع کر کے ان کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

شاید اب تک اُردو زبان میں اس موضوع پر ایسی اتنی ضخیم و جیم کتاب کی ترتیب و تالیف نہیں کی گئی، مولیٰ تعالیٰ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قادری رضوی امیر دعوتِ اسلامی اور ان کے رفقاء کارِ علماء کرام و مفتیانِ عظام کو اس عظیم شاہ کار پر دونوں جہاں میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ فقیر نے اوّل سے آخر تک اس کتاب کا مطالعہ کیا صحیح و راجح و مفتی بہ مسائل پر مشتمل پایا۔ مولائے کریم اس کتابِ مُستطاب کو مقبولِ خاص و عام اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ تام بنائے، اور اہل ایمان کو اس کے مطالعہ کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ سید المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام

مؤلف موصوف اور ان کے معاونین اس عظیم دینی کارنامہ انجام دینے پر

فقیر کی طرف سے اور فقیر کے تلامذہ و معتقدین و محبین و دارالعلوم مظہر اسلام کے مدد رسیں کی طرف سے بھی مبارک باد صد مبارک تہنیتی کلمات قبول فرمائیں۔

محمد اعظم غزالی

۱۱ ربیع الآخر ۱۴۳۱ھ

### (4) تقریظ جلیل

عالم نبیل، فاضل جلیل اُستاز العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی دامت برکاتہم العالیہ (مفتی دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، ہند)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ  
بقدر حاجت علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ حدیث میں  
ارشاد ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (مشکوٰۃ ص ۳۴)

طہارت، نماز روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ عبادات کے مسائل سیکھنا فرض عین ہے، لیکن  
عقائد کے وہ بنیادی مسائل جن کے اعتقاد سے آدمی مسلمان ہوتا ہے اور انکار سے  
کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے، ان مسائل کا سیکھنا عبادات کے مسائل سے اہم اور فرض  
عین ہے۔ درمختار میں ہے: و اعلم ان تعلم العلم یكون فرض عین۔ رد المحتار  
میں ہے: وفي تبیین المحارم لا شک فی فرضیة العلم الفرائض  
الخمس ..... و علم الالفاظ المحرمة أو المكفرة و لعمری هذا من اهم  
المهمات فی هذا الزمان لانك تسمع كثيراً من العوام یتكلمون بما  
یکفر و هم عنها غافلون۔ (مقدمہ رد المحتار، جلد اول، ص ۲۹)

بہت سے ایسے انسان ہیں جو اپنی جہالت کے سبب ایسے اقوال بگ دیتے ہیں یا ایسے  
افعال کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جن کی وجہ سے وہ دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتے ہیں،



اور انہیں اس کا احساس تک بھی نہیں ہوتا۔ اس لیے اُردو زبان میں ایک ایسی عام فہم کتاب کی ضرورت تھی جس میں ان اقوال و افعال کا تفصیلی بیان ہو جو ایمان و عقیدے کے خلاف ہیں، مگر یہ سعادت حضرت امیر دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ النورانی کے حصے میں لکھی تھی۔ موصوف نے اس موضوع پر 41 ابواب اور 675 صفحات پر مشتمل سوال و جواب کے انداز میں ایک کتاب تحریر فرمائی جس کا نام ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ ہے۔ اس کتاب کو میں نے از اول تا آخر بغور مطالعہ کیا ہے، میری معلومات کے مطابق اس موضوع پر اتنے کثیر اقوال و افعال کفریہ پر مشتمل کوئی اور کتاب معرض وجود میں نہیں آئی۔

یہ کتاب مستند و معتمد کتابوں سے ماخوذ ہے، اس میں مذکور سب احکام صحیح و دُرست ہیں۔ اگر یہ کتاب مسلم اسکولوں اور کالجوں میں داخل نصاب کر لی جائے تو دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے والے نوجوان اس کتاب کے مطالعہ سے گمراہی و کفریات سے بچ سکتے ہیں، یہ کتاب صرف عوام ہی کے لیے مفید نہیں بلکہ علمائے کرام حُشی کہ موجودہ دور کے مفتیانِ عام کے لیے بھی اعلیٰ درجے کی مفید ہے۔

میری دُعا ہے کہ اللہ عزوجل حضرت امیر دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کو اسلام اور سُنیت کی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، ان کے ظن ہمایوں کو دراز سے دراز تر فرمائے اور ان کا فیض عام کرے اور اس کتاب کو مقبولِ انام بنائے اور اسے ہدایت کا ذریعہ کرے اور اس تصنیف میں ان کے شرکائے کار کو بھی اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

امین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والتسلیم

محمد نسیم مصباحی

خادم الافکار والقرآن  
جامعہ رشرفنیہ مبارکپور اعظمیہ  
مہاراجہادی الآخرہ سال ۱۴۱۸ھ دہشتنبہ مبارک

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب

شیطنِ اِسْ اَمّ ترين كتاب كو مكمّل پڑھنے سے روکنے كى  
 بهر پور كوشش كريگا مگر آپ اس كا وار نلكام بنا  
 ديجهے، ان شاء الله عزوجل ايمان كى حفاظت كى مدنى  
 سوچ كا وه انمول خزانه هاتھ آئے گا كه شيطان سر پيٲ  
 كر ره جائىگا۔

### دُرُودِ شَرِيفِ كى فَضيلت

سركارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نماز کے بعد حمد و ثنا اور دُرُودِ  
 شَرِيفِ پڑھنے والے سے فرمایا: ”دُعَا مانگ، قبول كى جائے  
 گى، سُوَال كر، ديا جائے گا۔“ (سُنَنُ النُّسَايِ ص ۲۲۰ حديث ۲۲۰)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

ايمان پر موت كى كسى كے پاس ضمانت نهیں

اللّٰهُ رَحْمٰنٌ عَزَّوَجَلَّ كے كر وڑھا كر وڑا احسان كه اُس نے بهیں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

انسان بنایا، مسلمان کیا اور اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا۔ جس طرح بے شمار کُفار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اسی طرح مُتَعَدِّدِ بَدَنُصِيبِ مسلمانوں کا مَعَاذُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ایمان سے مُخْرِف (مُن - ح - رِف) ہو جانا (یعنی پھر جانا) بھی ثابِت ہے۔ اور جو ایمان سے پھر کر یعنی مُرْتَد ہو کر مرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں رہے گا۔ چنانچہ پارہ 2 سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت نمبر 217 میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ  
فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ  
حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ  
النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۱۷﴾

تَرْجَمَهُ كَتَرَ الْإِيمَانَ: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے، پھر کافر ہو کر مرے، تو ان لوگوں کا کیا آکارت گیادنیامیں اور آخرت میں، اور وہ دوزخ والے ہیں، انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مُزَوَّل

ایمان پہ رپِّ رحمت، دیدے تو استقامت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

## نہ جانے ہمارا خاتمہ کیسا ہو!

ایک طویل حدیثِ پاک میں نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح

أَفْلاکِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اولادِ آدم مختلف

طبقات پر پیدا کی گئی ان میں سے بعض مومن پیدا ہوئے حالتِ

ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مرے گئے، بعض کافر پیدا ہوئے

حالتِ کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مرے گئے جبکہ بعض مومن

پیدا ہوئے مومنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کفر پر رخصت

ہوئے بعض کافر پیدا ہوئے، کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر

مرے گئے۔ (سُنَنُ التَّرْمِذِيِّ ج ۴ ص ۸۱ حدیث ۲۱۹۸)

## شیطان عزیزوں کے روپ میں ایمان چھیننے آئے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں آنے کو تو ہم آگے مگر اب دنیا

سے ایمان کو سلامت لے جانے کیلئے سخت دشوار گزار گھاٹیوں

سے گزرنا ہوگا اور پھر بھی کچھ نہیں معلوم کہ خاتمہ کیسا ہوگا!

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

آہ! آہ! آہ! موت کے وقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کریگا حتیٰ کہ ماں باپ کا روپ دھار کر بھی ایمان پر ڈاکے ڈالے گا اور یہود و نصاریٰ کو دُرست ثابت کرنے کی مذموم سعی کرے گا۔ یقیناً وہ ایسا نازک موقع ہوگا کہ بس جس پر اللہ رَحْمَنٌ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم و احسان ہوگا وہی کامیاب و کامران ہوگا اور اسی کا ایمان سلامت رہے گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 83 پر فرماتے ہیں کہ امام ابن الحاج مکی (المملکی) قُدَسَ سِرُّہُ ”مَدْخَل“ میں فرماتے ہیں کہ دم نزع دو شیطان، آدمی کے دونوں پہلو پر آ کر بیٹھتے ہیں ایک اُس کے باپ کی شکل بن کر دوسرا ماں کی۔ ایک کہتا ہے: وہ شخص یہودی ہو کر مرا تو (بھی) یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چین سے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے: وہ شخص نصرانی (یعنی کرچین ہو کر دنیا سے) گیا تو (بھی) نصرانی (کرچین) ہو جا کہ نصاریٰ (کرچین) وہاں بڑے آرام سے ہیں۔ (المدخل لابن الحاج ج 3 ص 181)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

واقعی معاملہ بڑا نازک ہے، بربادیِ ایمان کے خوف سے خائفین کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔

فَكَرِ مَعَاشِ بَدِّ بَلَاءِ هَوْلِ مَعَادٍ جَانِغًا

لاکھوں بلا میں پھسنے کو روح بدن میں آئی کیوں (حدائقِ بخشش شریف)

## پیدا نہ ہونے والا قابلِ رشک ہے

حدیثِ مبارک میں کثرتِ اُمت کی ترغیب دلائی گئی ہے اور ہمارے پیارے پیارے آقا مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بروزِ قیامت اس اُمت کے کثیر ہونے پر خوش ہونگے اور دیگر اُمتوں پر فخر کریں گے لہذا اولاد کے حصول کی خواہش میں دنیا و آخرت کی بھلائی پانے کے لئے اچھی اچھی نیتیں کرنی چاہئیں لیکن آج دنیا میں جو بے اولاد ہوتا ہے وہ عموماً خوب دل جلاتا ہے اور بچہ پانے کیلئے نہ جانے کیسے کیسے جتن کرتا ہے۔ اگر اس کا مَطْمَحِ نظر (یعنی مقصدِ اصلی) فقط گھر کی زینت اور دُنیا کی راحت ہے، حصولِ اولاد سے مقصودِ آخرت کی مَنفَعَت کی کوئی اچھی نیت نہیں، تو ایسا بے اولاد آدمی نادانستہ طور پر گویا ”کسی“ کے دُنیا میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ سچ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

پیدا ہونے اور پھر بہت بڑے امتحان میں مبتلا ہونے کی آرزو کر رہا ہے! میری یہ بات شاید وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو ”بُرے خاتمے کے خوف“ میں مبتلا ہو۔ ایک خائف بزرگ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کا خلاصہ ہے: ”مجھے بڑے سے بڑے نیک بندے پر بھی رشک نہیں آتا، جو کہ قیامت کی ہولنا کیوں کا مشاہدہ کرے گا، مجھے صرف اُس پر رشک آتا ہے جو ”کچھ بھی“ نہ ہو۔“ (یعنی پیدا ہی نہ ہو) (حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص

۹۳ رقم ۱۳۷۰ اِمْلَخَصًا) امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلبہ خوف کے وقت فرمایا: کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا! (الطَّبَقَاتُ الْكُبْرَى لابن سعد ج ۳ ص ۲۷۲) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ اَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور

ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا قبر و خشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا  
آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

## قابلِ رشک وہی ہے جو قَبْرِ کے اندر مومن ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں جیتے جی مومن ہونا یقیناً باعثِ

سعادت ہے مگر یہ سعادت حقیقت میں اُسی صورت میں سعادت

ہے کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت ایمان سلامت رہے۔ خدا کی

قسم! قابلِ رشک وہی ہے جو قَبْرِ کے اندر بھی مومن ہے۔

جی ہاں جو دنیا سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوا وہی

حقیقی معنوں میں کامیاب اور جو جنت کو پالے وہی با مُراد ہے۔

چنانچہ پارہ 4 سورہ ال عمران آیت نمبر 185 میں ارشاد

ہوتا ہے:

فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ

الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ

الدُّنْيَا إِلَّا لَمَتَاعُ الْعُرُوفِ ۝۱۸۵

میرا نازک بدن جہنم سے

کر جو اے رسول جنت میں

ترجمہ کنز الایمان: جو آگ سے بچا کر

جنت میں داخل کیا گیا وہ مُراد کو پہنچا اور

دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

بہر غوث و رضا بچا یا رب

اپنے عطار کو عطا یا رب

## بُری صحبت ایمان کیلئے خطرناک ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بُری صحبت ایمان کیلئے بہت خطرناک



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اس کے باوجود ہم بُرے دوستوں سے باز نہیں آتے، گپ شپ کی بیٹھکوں سے خود کو نہیں بچاتے، مذاقِ مسخریوں، اور غیر سنجیدہ حرکتوں کی عادتوں سے پیچھا نہیں چھڑاتے۔ آہ! بُری صحبت کی کُحُوسَت ایسی چھائی ہے کہ لمحہ بھر کیلئے بھی تنہائی میں یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایمان کی حفاظت کی اگرچہ چاہت ہے تاہم اِس کیلئے بُرے دوست چھوڑنے بلکہ کسی قسم کی قربانی دینے کی ہمت نہیں۔ یاد رکھئے! بُرا دوست ایمان کیلئے باعثِ نقصان ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا کی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔“ (مسند امام احمد ج ۳ ص ۱۶۹۔ ۱۶۸) حدیث (۸۰۳۳) مُفسِّر شہیر حکیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا مطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے، تمہارا رنج پُر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے: **وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** (ترجمہ کنز الایمان :

اور سچوں کے ساتھ ہو (پ ۱۱، التوبة: ۱۱۹) حُوفِیاء فرماتے ہیں کہ

انسانی طبیعت میں اخذ یعنی لے لینے کی خاصیت ہے۔ حریص کی

صحبت سے حرص، زاہد کی صحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا۔ خیال رہے

کہ خُلَّت دلی دوستی کو کہتے ہیں جس سے مَحَبَّت دل میں داخل

ہو جاوے۔ یہ ذکر دوستی و مَحَبَّت کا ہے کسی فاسق و فاجر کو اپنے پاس

بٹھا کر مُتَّقِی بنا دینا تبلیغ ہے۔ حُصُو رِ انور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے

گنہگاروں کو اپنے پاس بلا کر مُتَّقِیوں (یعنی پرہیزگاروں) کا سردار بنا

دیا۔

(مرآة المناجیح ج ۶ ص ۵۹۹)  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

آپ کے قدموں میں گر کر موت کی یامِصْطَفَیٰ

آرزو کب آئیگی بر بے کس و مجبور کی

**ایمان کی حفاظت کیلئے الگ تھلگ رہنے والا**

ایک شخص سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ حضرت سپیدنا البودرداء

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پاس تشریف لا کر جب اس کا سبب

دریافت کیا تو اُس نے کہا: ”میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چھن جائے اور مجھے اس کی خبر تک نہ ہو۔“ (قُوْتُ الْقُلُوبِ ج ۱ ص ۴۶۸ مَلَخَّصًا) اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ أَنْ يَرْحَمَكَ هُوَ وَأَنْ كَسَىٰ صَدَقَ هَمَارِي مَغْفِرَتِ هُوَ۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو  
آستانے پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

**ایمان لوٹنے کیلئے چھینا چھپٹی!**

آہ! نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! موت لمحہ بہ لمحہ قریب آرہی ہے، قبور کی منزل کی جانب برابر آگے کوچ جاری ہے۔ تصور کیجئے کہ ہم گویا بڑی احتیاط کے ساتھ ایمان کو بحفاظت سینے سے چھپائے ہوئے ہیں، ایک طرف نفسِ امارہ ایمان پر جھپٹ رہا ہے، تو دوسری طرف شیطان پینترے بدل بدل کروا کر رہا ہے، تیسری طرف بدنہب ایمان پر گمند ڈالنے میں مصروف ہیں تو چوتھی طرف سے دنیا کی بے جا محبت ایمان کے درپے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹا لکھتا اور ایک تیراٹا حد پیرا بتاتا ہے۔

ہے! یعنی یوں سمجھئے کہ کوئی ہاتھ مروڑ رہا ہے، کوئی ٹانگ کھینچ رہا

ہے، کوئی مکے رسید کر رہا ہے، کوئی لاتیں اُچھال رہا ہے، ہر ایک پورا

زور لگا رہا ہے کہ کسی طرح ہم سے ایمان چھین لے۔ آہ! اس

حالت میں ایمان کی دولت کو سلامت لیکر قبر میں کیسے داخل ہوں!

ترجمہ: وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ خدا سر پہ اَجَلِ آ کے کھڑی ہے

شیطان سے عَطَّارِ کَا ایمان بچا لو

## سَلْبِ اِيْمَانِ كِي فِكْر ميں شَب بھر گَرِيه وَ زَارِي

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامِ اِيْمَانِ

چھن جانے کے خوف سے کُرزاں و ترساں رہا کرتے تھے چنانچہ

حضرت سَيِّدِ نَاوِيْفِ بنِ اَسْبَاطِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ فَرَمَاتِي هِي: ميں

ايك دَفْعَه (دَفْعَه) حضرت سَيِّدِ نَاوِيْفِ بنِ اَسْبَاطِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ

كِي پَاسِ حَاضِرِ هُوَا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ سَارِي رَاتِ رَوْتِي

رَهِي۔ ميں نِي دَرِيَا فِت كِيَا: كِيَا آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ گَنَا هُوَلِ كِي

خَوْفِ سِي رَوْرَهِي هِي؟ تُو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ نِي اِيك تَنَكَا اُٹْھَا يَا

اُو ر فر مَا يَا كِي گَنَا تُو اِنِّ لِي عَزَّ وَ جَلَّ كِي بَار گَاهِ ميں اِس تِنَكِي سِي بَهِي كَم

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پروردگار کا کلمہ توبہ تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

حیثیت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چھین جائے۔ (منہاج العابدین ص ۱۶۹) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ أَنْ بِرِحْمَتِ هُوَ وَأَنْ كَسَىٰ صَدَقَ هَمَارِي مَغْفِرَتِ هُوَ۔**

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے  
ہو ایمان پر خاتمہ یا الہی

### صَبْحِ مُؤْمِنٍ تَوَشَّامِ كَافِرٍ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور اکرم، نُوْرٍ مُّجَسَّمٍ، شاہِ بنی آدم، رحمتِ عالم، شہنشاہِ عَرَبِ وَعَجَمِ، رسولِ مُّحْتَشَمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُعْظَمٌ ہے: ”ان فتنوں سے پہلے نیک اعمال کے سلسلے میں جلدی کرو! جو تاریک رات کے جھوں کی طرح ہوں گے۔ ایک آدمی صُحِّحٌ كَوْمُوْمِنٍ ہوگا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مؤمن ہوگا اور صُحِّحٌ كَافِرٍ ہوگا۔ نیز اپنے دین کو دنیاوی ساز و سامان کے بدلے فروخت کر دے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(صحیح مسلم حدیث ۱۱۸ ص ۷۳)

گا۔“

ہیں غلام آپ کے جتنے کرو دُور اُن سے ننتے

بُری موت سے بچانا مدنی مدینے والے

**ایمان پر موت آتی ہو تو آج اور ابھی آجائے!**

آہ! آہ! آہ! دل پر بھی تو قابو نہیں، یہ بھی کبھی تو لہ ہے تو کبھی ماشہ۔

ابھی جذبات کچھ ہیں تو چند لمحات کے بعد کچھ ہوں گے۔ کاش!

ایمان کی حفاظت کے جذبے پر استقامت ملتی۔ صد کروڑ کاش!

عافیت کے ساتھ ایمان پر موت کی تڑپ کو دنیا میں آسان زندگی

گزارنے کے ارمان پر سبقت حاصل ہو جاتی۔ حُجَّةُ الْإِسْلَام

حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی سے منقول کردہ

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد کا خلاصہ ہے: اگر ایمان پر

موت میرے اپنے کمرہ خاص کے دروازے پر مل رہی ہو اور

شہادت عمارت کے صدر دروازہ (MAIN ENTRANCE)

پر منتظر ہو تو شہادت اگرچہ اعلیٰ درجہ کی سعادت ہے مگر میں کمرہ کے

دروازے پر ملنے والی ایمان پر موت کو فوراً قبول کر لوں گا کہ کیا

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

معلوم عمارت کے صدر دروازے تک پہنچتے پہنچتے میرا دل بدل  
جائے اور میں ایمان پر ملنے والی موت کے شرف سے ہی محروم  
ہو جاؤں!

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۱۱ مُلَخَّصًا)

مریضِ مَحَبَّتِ کادم ہے لبوں پر

مدہ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سرہانے اب آجاؤ شاہِ مدینہ

## دل میں کبھی ایمان تو کبھی نفاق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل کو ”قَلْب“ اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ  
جب دیکھو مُنْقَلَب (مُن - ق - لب) ہو جاتا یعنی بار بار بدلتا رہتا  
ہے، رات کو دل میں آتا ہے کہ کل سے خوب عبادتیں اور ریاضتیں  
کروں گا مگر صبح کو یہی دل بدل کر گناہوں کے دَلَدَل میں ڈال دیتا  
ہے۔ کبھی دل پر خوفِ خدا سے پکپی طاری ہو جاتی اور آنکھوں سے  
آنسو جاری ہو جاتے ہیں تو کبھی گناہوں کی ایسی ضد چڑھ جاتی ہے  
کہ اَلَا مَانَ وَالْحَفِیْظ۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ  
مُناَفِقِیْن اور اَسْبَابِ نِفَاق کے علم کے ماہر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرمایا کرتے: دل پر کبھی تو ایسی گھڑی آتی ہے کہ وہ ایمان سے بھر

فرمان مصنف: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

جاتا ہے حتیٰ کہ اس میں سُوءی کی نوک جتنی بھی نفاق کے لیے

گنجائش باقی نہیں رہتی اور کبھی اس پر ایسی گھڑی وارد ہوتی ہے کہ وہ

مُنافقت سے پُر ہو جاتا ہے اور اس میں سُوءی کی نوک جتنی جگہ بھی

ایمان کے لیے باقی نہیں بچتی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۳۱)

مُلَخَّصًا) اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ أَنْ يَرْحَمَكَ هُوَ

اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مزدول ہو پُر حُبِّ جانان سے یارب بچا ہر گھڑی جرم و عیساں سے یارب

میں دُنیا سے جس دم چلوں جاں سے یارب نہ خالی ہو دل میرا ایماں سے یارب

**جموٹی خوشامد سے دینداری جاتی رہتی ہے!**

صدرُ الشَّرِيعَةِ، بدرُ الطَّرِيقَةِ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد

علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: نفاق کہ زبَان سے

دعویٰ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار، یہ بھی خالص کفر

ہے، بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ

ہے۔ هُوَ رَاقِدَسٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنَّ قَدَسٌ فِي كَفِّهِ لَوْ كَفَّ



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُوْرُوْدِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

اِس صِفَت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کُفْرِ باطنی پر قرآن ناطق ہوا، نیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرما دیا کہ یہ مُنَافِق ہے۔ اب اِس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت، قطع کے ساتھ (یعنی یقینی طور پر) مُنَافِق نہیں کہا جاسکتا، کہ ہمارے سامنے جو دعویٰ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے، جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو مُنَافِی ایمان (یعنی ایمان کے خلاف) ہے نہ صادر ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ اول ص ۹۶)

مُنافقت کی دوسری قسم نفاقِ عملی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کام کرے جو مسلمانوں کے شایانِ شان نہ ہو مُنَافِقین کے کروت ہوں جیسا کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے: مُنَافِق کی تین نشانیاں ہیں ﴿۱﴾ جب بات کرے تو جھوٹ بولے ﴿۲﴾ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور ﴿۳﴾ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(صَحیحُ البُخاری ج ۱ ص ۲۴ حدیث ۳۳)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کسی بھی لمحے آسکتی ہے، اور یہ کس قدر تشویش کی بات ہے کہ اگر موت اُس لمحے آئی جس لمحے دل ایمان سے خالی اور نفاق سے بھرپور ہو تو ذرا سوچئے تو سہی ہمارا کیا ہوگا افسوس! اکثر ہمارا حال یہ ہوتا ہے کہ دل میں کچھ اور زبان پر کچھ، دل کے اندر مُحَاطَب (یعنی جس سے بات کی جائے اُس) کے بارے میں بُغض کے پچھو بھرے ہوتے ہیں مگر اُس کے سامنے خوشامدانہ انداز میں اُس کی تعریف کے پُل باندھتے چلے جاتے ہیں، یقیناً یہ عملی منافقت ہے جو کہ **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ** کی ناراضگی کی صورت میں ایمان کیلئے سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا خلاصہ ہے: بعض اوقات ایک شخص جب گھر سے نکلتا ہے تو دیندار ہوتا ہے مگر جب گھر لوٹتا ہے تو دیندار نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ملنے جُلنے والوں کی خواہ مخواہ تعریفیں کرتا ہے حالانکہ جس کی تعریف کر رہا ہے وہ شخص مَدَمَّت کا مستحق ہوتا ہے مگر اس (تعریف کرنے والے) شخص کی زبان اور دل میں اختلاف ہوتا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جسے تم مرتین (ظہر اسلام) پر ڈرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ہے۔ (قُوْتُ الْقُلُوْبِ ج ۱ ص ۷۱ مَلْخَصًا)

خوشامد کے عادیوں کیلئے بس عبرت ہی عبرت ہے، سچ یہی ہے کہ زیادہ بولنے میں پھنسنا ہی پھنسنا ہے۔ یاربِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمیں اخلاص کی دولت اور زبان کے قفلِ مدینہ کی نعمت سے نواز دے۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو  
کر اخلاص ایسا عطا یا الہی

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

**جس کو بربادی ایمان کا خوف نہ ہو گا.....**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ایمان کی سلامتی کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے، صد کروڑ کاش! ہر وقت بُرے خاتمے کے خوف سے دل گھبراتا رہے، دن میں بار بار توبہ و استغفار کا سلسلہ رہے۔ اللہ غَفَّارٌ عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم بار سے ایمان کی حفاظت کی بھیک مانگنے کی رٹ جاری رہے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنوی دولت کی حفاظت کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر بُرّ و دُشرف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

مُعَامَلے میں غفلت اُس کے ضیاع (یعنی ضائع ہونے) کا سبب بن سکتی ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت مُعَامَلہ ایمان کا ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ صَفْحہ 495 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا ارشاد ہے: علمائے کرام فرماتے ہیں: ”جس کو سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو نَزَع کے وقت اُس کا ایمان سَلْب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔“

زندگی اور موت کی ہے یا الٰہی کشمکش  
جاں چلے تیری رضا پر بے کس و مجبور کی

ایک ”عَلَطَ لَفْظ“ بھی جہنّم میں جھونک سکتا ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اچھی صحبتیں کمیاب (گم-یاب) ہو گئیں!  
زبان کی عَدَمِ حفاظت کا دَوْر دَوْرہ ہو گیا! ہماری اکثریت کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ جو منہ میں آیا یک دیا! افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشی اور ناخوشی کا احساس کم ہو گیا۔ زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی اہمیت (اَہَمِّیَّت) کے تعلق سے ایک عبرت انگیز حدیثِ پاک

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرودِ پاک نہ پڑھے۔

ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ، باعِثِ زُؤْلِ سِکِنَةِ صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجُّہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اُس کے بھُت سے دَرَجے بلند کرتا ہے۔ اور کبھی اللہ پاک کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔ (بُخاری ج ۴ ص ۲۴۱ حدیث ۶۴۷۸) اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اُس سے بھی زیادہ فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۳ ص ۳۱۹ حدیث ۸۹۳۱)

بک بک کی کہیں لٹ نہ جہنم میں گرا دے

اللہ زباں کا ہو عطا قُفْلِ مَدِیْنِہ

**ہاتھ میں آگ کی چنگاری**

آج کل حالات ناگفتہ بہ ہیں، دنیا کی مَحَبَّت اکثر کے دل پر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ بُحْرہ دو سو بار رُوڈ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

غالب ہے، ایمان کی حفاظت کا ذہن کم ہو گیا! ایمان بچانا بھی ضروری ہے مگر اس کیلئے کوشش کرنے کا کوئی خاص جذبہ نہیں، ایمان کو سنبھالنا اور احکامِ اسلام کی پیروی کرنا نفسِ بدکار پر ایک امرِ دشوار ہے۔ میرے آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سردار، سرکارِ والا تبار، ہم غریبوں کے نمکسار، شفیعِ روزِ شمار، محبوبِ پروردگار، جنابِ احمدِ مختار عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اُس وقت لوگوں کے درمیان اپنے دین پر صبر کرنے والا، آگ کی چنگاری پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔“

(سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ ج ۳ ص ۱۵۱ حدیث ۲۲۶۷)

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی مرا حشر میں ہو گا کیا یا الہی  
بنادے مجھے نیک، نیکوں کا صدقہ گناہوں سے ہر دم بچا یا الہی  
سنت کا ترک کہیں کفر تک نہ پہنچا دے!

حضرتِ سیدنا ابو محمد سہیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:  
خوف کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اَزَلٰی کے تعلق سے ڈرتا رہے (کہ نہ جانے میرے بارے میں کیا طے ہے، آیا اچھا خاتمہ یا کہ بُرا خاتمہ!) اور اس بات سے بھی خوفزدہ رہے کہ کہیں کوئی کام **خلافِ سُنَّت** (یعنی سُنَّت کو مٹانے والی بُری بدعت کا ارتکاب) نہ کر بیٹھے جس کی نُحُوسْت اُسے کفر تک پہنچا دے۔

(قُوْتُ الْقُلُوْبِ ج ۱ ص ۴۶۷)

مذہبِ  
عُقْمٰی میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ  
مذہبِ  
مسلمہ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
بیٹھوں جو درپاکِ پیغمبر کے کُھُورِ ایمان پہ اُس وقت اٹھانا مولیٰ

## گناہ کرنے سے دل کالا ہو جاتا ہے

آہ! گناہوں کا سلسلہ رُکنے کا نام نہیں لیتا، مَعْصِيَّت کی مصیبت جان نہیں چھوڑتی، افسوس! گناہوں کی عادت نے کچھ ایسا ڈھیٹ بنا چھوڑا ہے کہ گناہ کرنے سے دل بھی قَطْعاً نہیں لرزتا، ہائے! ہائے! گناہوں کی کثرت کی نُحُوسْت کہیں بربادیِ ایمان کا سبب نہ بن جائے! گناہوں کے عادیوں کو خبردار کرتے ہوئے حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَيِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی **صالحین** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِيْن کا ارشادِ عالی نقل فرماتے ہیں: ”بیشک گناہ کرنے سے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

دل کالا ہو جاتا ہے، اور دل کی سیاہی کی علامت و پہچان یہ ہے کہ گناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، اطاعت کی سعادت نہیں ملتی اور نصیحت اثر نہیں کرتی۔ اے عزیز! تم کسی بھی گناہ کو معمولی مت سمجھو اور کبیرہ گناہوں پر اصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو توبہ کرنے والا گمان نہ کرو۔“ (منہاج العابدین ص ۳۵)

مذہب  
کے توبہ میں پھر گناہوں میں ہو ہی جاتا ہوں مبتلا یا رب  
نیم جاں کر دیا گناہوں نے مرضِ عصیاں سے دے شفا یا رب  
مذہب

## مرنے کے بعد نوجوان بوڑھا ہو گیا!!!

ہائے! ہمارا یہ نازک بدن تو نہ گرمی سہہ سکتا ہے نہ ہی سردی۔ اگر مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ایمان برباد ہو گیا تو یہ عذابِ نار کیسے برداشت کر سکے گا! آہ! جہنم کی ہولناکیاں!! حضرت سیدنا ہشام بن حسان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: میرا ایک بیٹا جوانی کی حالت میں فوت ہو گیا۔ بعد از وفات میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ بوڑھا ہو چکا ہے۔ میں نے پوچھا: اے بیٹے! تو بوڑھا کس طرح ہو گیا؟ تو اُس نے جواب دیا: جب فلاں شخص مرنے کے بعد دنیا



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سے ہمارے پاس پہنچا تو دوزخ نے اُسے دیکھ کر ایک سانس لی  
جس کی وجہ سے ہم سب ایک پل میں بوڑھے ہو گئے!

نَعُوذُ بِاللَّهِ الرَّحِيمِ مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ - یعنی ہم اللہ عزَّوَجَلَّ جو  
کہ بڑا مہربان ہے اُس کی پناہ مانگتے ہیں دردناک عذاب سے۔

(منہاج العابدین ص ۱۶۷)

گر تو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی ہائے! میں نارِ جہنم میں جلوں گا یارب!  
عفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا اگر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یارب!

**جو مومن ہے وہ خدا سے ڈرے**

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 4 سورہ ال عمران آیت نمبر 175  
میں ارشاد فرماتا ہے:

وَخَافُونَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۴۵﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور مجھ سے

(پ ۴ ال عمران ۱۷۵) ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

**کاش! خوفِ خدا نصیب ہو جائے**

اے کاش! اس آیتِ مقدّسہ کے صدقے غفلت کا پردہ چاک  
ہو جائے اور امیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ ہمیں صحیح معنوں میں خوفِ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پروردگار کا کلمہ لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

خدا بھی میسر آ جائے، دُنیا کی بے ثباتی کا حقیقی معنوں میں  
 احساس ہو جائے، کاش! کاش! کاش! بُرے خاتمے کا ڈر دل  
 میں گھر کر جائے، اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگیوں کا ہر دم  
 دھڑکا لگا رہے، نَزَع کی سختیوں، موت کی تلخیوں، اپنے غسلِ مِیّت و  
 تکفین و تدفین کی کیفیتوں، قبر کی اندھیرویوں اور وحشتوں، منکر و مکبر  
 کے سُوالوں، قبر کے عذابوں، محشر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُلصراط  
 کی دہشتوں، بارگاہِ الہی کی پیشیوں، میدانِ قیامت میں چھوٹی  
 چھوٹی باتوں کی بھی پُرسشوں اور سب کے سامنے عیب کھلنے کی  
 رُسوائیوں، جہنم کی خوفناک چٹنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں  
 اور اپنے نازوں کے پلے بدن کی نزاکتوں، جہت کی عظیم نعمتوں  
 سے محرومیوں وغیرہ وغیرہ کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے۔ اور  
 اے کاش! یہ خوف ہمارے لئے ہدایت و رحمت کا ذریعہ بن  
 جائے جیسا کہ پارہ 9 سورۃُ الاعراف آیت نمبر 154 میں ارشادِ  
 ربِّ العباد ہے:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

هُدًى وَرَحْمَةً لِّلَّذِينَ هُمْ  
لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿۱۵۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: ہدایت اور  
رحمت ہے ان کیلئے جو اپنے رب سے

(پ ۹ الاعراف ۱۵۳) ڈرتے ہیں۔

زمانے کا ڈر میرے دل سے مٹا کر  
تو کر خوف اپنا عطا یا الہی  
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ  
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الہی

## خوفِ خدا سے کیا مراد ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ”خوفِ خدا“ سے مراد یہ ہے کہ اللہ  
عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضگی، اس کی  
گرفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں اس  
کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ  
رہنے کا نام خوفِ خدا ہے۔ اے کاش! ہمیں حقیقی معنوں میں خوفِ  
خدا نصیب ہو جائے۔ آہ! آہ! آہ! ہم تو اپنے خاتمے کے بارے میں  
اللہ قَدِیر عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر جانتے ہیں نہ کبھی جیتے جی جان  
سکیں گے۔ زبانِ رسالت سے جنت کی بشارت کی عظیم سعادت  
سے بہرہ مند قطعاً جتنی ہستیوں کے خوفِ خدا کی باتیں جب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ توبہ اور دس مرتبہ توبہ پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

پڑھتے سنتے ہیں تو اپنی غفلت پر واقعی حسرت ہوتی ہے۔ چُٹانچہ  
پڑھئے اور گڑھئے:

## سات صحابہ کے رِقْتِ انگیز کلمات

﴿1﴾ امیرُ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ایک بار پرندے کو دیکھ کر فرمایا: ”اے پرندے! کاش! میں  
تمہاری طرح ہوتا اور مجھے انسان نہ بنایا جاتا“ ﴿2﴾ حضرت

سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے: ”کاش! میں ایک

درخت ہوتا جس کو کاٹ دیا جاتا“ ﴿3﴾ امیرُ الْمُؤْمِنِینِ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: ”میں اس بات کو  
پسند کرتا ہوں کہ مجھے وفات کے بعد اٹھایا نہ جائے“ ﴿4, 5﴾

حضرت سیدنا طلحہ اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے:

”کاش! ہم پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے“ ﴿6﴾ اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں: ”کاش!  
میں نکیا مَثَبِیًّا (یعنی کوئی بھولی بھری چیز) ہوتی“ ﴿7﴾ حضرت سیدنا

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: ”کاش! میں راکھ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

ہوتا۔“ (قُوْتُ الْقُلُوْبِ ج ۱ ص ۴۵۹ - ۴۶۰ مَلَخَّصًا) اللّٰهُ رَبُّ

الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ اَنْ پَرِ رَحْمَتِ هُوَ اُوْر اَن كَسَدَقِ  
ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کاش! ایسا ہو جاتا خاک بن کے طیبہ کی مصطفیٰ کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا  
پھول بن گیا ہوتا گلشنِ مدینہ کا کاش! ان کے صحرا کا خار بن گیا ہوتا  
میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا نخل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا  
گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا  
جاں کنی کی تکلیفیں دَنَح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرغ بن کے طیبہ میں دَنَح ہو گیا ہوتا  
آہ! کثرتِ عصیاں ہائے! خوفِ دوزخ کا کاش! اس جہاں کا میں نہ بشر بنا ہوتا

شور اُٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا عطار

گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

عوامی بیٹھکوں سے دُور رہنے میں عافیت ہے

یٹھے یٹھے اسلامی بھائیو! ماحولِ بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے،

زبانوں کی لگا میں اکثر ڈھیلی ہو چکی ہیں، سنی علماء کی صحبتوں سے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُخترِ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

محروم، مَدَنی ماحول سے دُور، غیر سنجیدہ نوجوانوں بلکہ اسی طرح کے بک بک جھک جھک کرنے والے بڑے بڑے بوڑھوں کی فُضول بیٹھکوں سے حساس شخص بہت گھبراتا ہے، کیوں کہ ایسی جگہوں پر زبانی قینچیوں کی طرح چل رہی ہوتی ہیں، معاذ اللہ بسا اوقات کُفْرِیَّہ کلمات بھی بک دیئے جاتے ہیں۔ ایسی مجلسوں میں بربادیِ ایمان کا سخت خطرہ رہتا ہے۔ نیکی کی دعوت دینے یا کسی سخت حاجت پڑنے پر شرعی اجازت ملنے پر حسبِ ضرورت شرکت کرنے کے علاوہ ایسی محفلوں سے دُور رہنا بے حد ضروری ہے۔

تُو دوزخ سے ہم کو بچا یا الہی <sup>مُزَوِّجِل</sup> دے فردوس بہرِ رضا یا الہی <sup>مُزَوِّجِل</sup>  
 بُری صحبتوں سے بچا یا الہی <sup>مُزَوِّجِل</sup> تو کر دوست اچھے عطا یا الہی <sup>مُزَوِّجِل</sup>  
 تو ایماں پہ مجھ کو اٹھا یا الہی <sup>مُزَوِّجِل</sup>  
 جہنم سے کر دے رہا یا الہی <sup>مُزَوِّجِل</sup>

تشویش سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ ضروریاتِ دین میں سے کسی ضرورتِ دینی کا انکار یونہی جو فعلِ منافیِ ایمان (یعنی ایمان کی ضد) ہے مثلاً بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا ایسا قطعاً کفر ہے کہ اس میں جہالت بھی عذر نہیں یعنی اس کا کفر ہونا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوے، شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

معلوم ہو یا نہ ہو دونوں ہی صورتوں میں کفر ہے۔ چنانچہ

علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عمدۃ القاری میں ارشاد

فرماتے ہیں: ”ہر اس انسان کی تکفیر کی جائے گی (یعنی اُس کو کافر قرار

دیا جائے گا) جو صریح کلمہ کفر منہ سے نکالے یا پھر ایسا فعل کرے

جو کفر کا باعث ہو اگرچہ وہ یہ جانتا نہ ہو کہ یہ کلمہ یا فعل کفر ہے۔“

(عمدۃ القاری ج ۱ ص ۴۰۳)

## افسوس! کفریات کی معلومات نہیں

افسوس! ہماری غالب اکثریت کو کُفْرِیَّہ کلمات کی مکاتھ

معلومات بھی نہیں۔ ہر ایک کو اپنے بارے میں یہ خوف رکھنا چاہئے

کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ سے کوئی ایسا قول یا فعل صادر ہو جائے

جس کے سبب معاذ اللہ ایمان برباد ہو جائے اور کیا کرایا سب

اکارت جائے، اور معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کفر ہی پر دُنیا سے

سفر ہو جائے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم مقدّر ہو جائے۔

**کُفْرِیَّہ کلمات عام ہونے کے بعض اسباب**

افسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل فلموں ڈراموں، فلمی گانوں،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اخباری مضمونوں، جنسی و رومانی ناولوں، عشقیہ و فسقیہ افسانوں، بچوں کی بیہودہ کہانیوں، طرح طرح کے بے تکے ہفت روزوں، حیا سوز ماہناموں اور مُخَرَّبِ اخلاق ڈائجسٹوں اور مزاحیہ چٹکلوں کی کیسٹوں وغیرہ کے ذریعے کفریہ کلمات عام ہوتے جا رہے ہیں۔

### کُفْرِيهَ كَلِمَاتِ كَيْ مَتَعَلِقِ عِلْمٍ سِيكْهِنَا فَرَضِ هِي

یاد رکھئے! کُفْرِيهَ کَلِمَاتِ كَيْ مَتَعَلِقِ عِلْمٍ حاصل کرنا فرض ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صَفْحَه 624

پر فرماتے ہیں: **مُحَرَّمَاتِ بَاطِنِيَه**: (یعنی باطنی ممنوعات

مثلاً) **تَكْبُرٌ وَّرِيَاوُ عَجَبٌ** (یعنی خود پسندی) و **حَسَدٌ وَّغَيْرُهَا** اور ان

کے **مُعَالَجَاتِ** (یعنی علاج) کہ ان کا علم بھی ہر مسلمان پر **أَهْمُ**

فرائض سے ہے۔ (1) مزید صَفْحَه 626 پر فتاویٰ شامی کے

مدینہ

(1) **إِحْيَاءُ الْعُلُومِ** جلد ۳ میں مُتَعَدَّدِ بَاطِنِيِ امراض کا بیان کیا گیا ہے، اس کا بغور مطالعہ کرنا نیز مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سُنَّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سننا مدنی رسائل پڑھنا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ان فرضِ علوم کو سیکھنے کے ذرائع ہیں۔



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاڑ لکھتا ہے۔

حوالے سے فرماتے ہیں: حرام الفاظ اور کفریہ کلمات کے مُتَعَلِّق علم سیکھنا فرض ہے، اس زمانے میں یہ سب سے ضروری اُمور ہیں۔  
(رَدُّ الْمُحْتَرَج ۱ ص ۱۰۷)

## کُفْرِيَه كَلِمَاتٍ سَي مُتَعَلِّقٍ اَهَم ضابطه

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! قول کا کفر ہونا اور بات اور قائل (یعنی کہنے والے) کو کافر مان لینا اور بات ہے۔ کفر لزومی (جسے فقہی کفر بھی کہتے ہیں) کے مرتکب کو بھی اگرچہ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلام کافر کہتے ہیں۔ مگر علمائے مُتَكَلِّمِينَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ المُبِین کفر لزومی والے کی تکفیر نہیں کرتے۔ ”کُفْرُ التَّزَامِي (کی تعریف) یہ (بیان کی گئی ہے) کہ ضروریاتِ دین سے کسی شے کا تصریحاً (یعنی صاف صاف) خلاف کرے یہ قطعاً اِجْمَاعاً (یعنی سب کے نزدیک) کفر ہے۔“ علمائے مُتَكَلِّمِينَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ المُبِین کا طریقہ ہی زیادہ محتاط ہے۔ میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 15 میں کُفْرِيَه كَلِمَاتٍ پر فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

السَّلام کا فتویٰ کفر ذکر کرنے کے بعد آگے چل کر صفحہ 445 پر فرماتے ہیں: ”اگرچہ ائمہ مُحَقِّقِينَ وَعُلَمَاءُ مُتَّابِينَ انھیں کافر نہ کہیں اور یہی صواب (یعنی صحیح) ہے۔ هُوَ الْجَوَابُ وَبِهِ يُفْتَى وَعَلَيْهِ الْفُتُوٰى وَهُوَ الْمَذْهَبُ وَعَلَيْهِ الْاِعْتِمَادُ وَفِيهِ السَّلَامَةُ وَفِيهِ السَّدَادُ. یعنی ”یہی جواب ہے، اسی کے ساتھ فتویٰ دیا جاتا ہے، اسی پر فتویٰ ہے، یہی مذہب ہے، اسی پر اعتماد ہے، اسی میں سلامتی ہے اور یہی دُرُست ہے۔“ لہذا بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ کو کسی مسلمان کا قول یا فعل بظاہر کفر نظر آئے تب بھی جذبات میں آ کر محض اپنی اٹکل سے اُس کو کافر و مرتد نہ ٹھہرائیں، مُقْتِنَانِ اہلسنت کی خدمت میں رُجوع لائیں، وہ جس طرح فرمائیں اُسی کو عملی جامہ پہنائیں۔

### بغیر علم کے دینی بحثیں کرنے والو خبردار!

دین کے متعلق جو بات یقینی طور پر معلوم ہو وہی بیان کرنی چاہئے، زیادہ عقل کے گھوڑے دوڑانا ایمانیات کے معاملے میں انتہائی خطرناک ہوتا ہے کہ ٹھوکر لگنے پر آدمی بسا اوقات کفریات کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زُور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

گہری کھائی میں جا پڑتا ہے اور اُسے اس بات کا پتا تک نہیں چلتا کہ اس کا ایمان برباد ہو چکا ہے! چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 159 تا 160 پر فرماتے ہیں: امام حُجَّةُ الْإِسْلَام محمد غزالی پھر علامہ مناوی شارح جامع صغیر پھر سیدی عبدالغنی نابلسی حدیقہ میں فرماتے ہیں: ”کوئی آدمی بدکاری اور چوری کرے تو باؤ جو دگناہ ہونے کے اس کے لئے یہ عمل اتنا مُہلک (ہلاک خیز) اور تباہ کن نہیں جتنا بلا تحقیق علمِ الہی کے بارے میں کلام کرنا مُہلک (یعنی ہلاک کرنے والا) ہے کیونکہ بلا تحقیق اور بغیر پُختگیِ علم کے کہیں وہ کفر کا مرتکب ہو جائے گا اور اسے علم بھی نہیں ہوگا! اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے تیرنا جانے بغیر دریا کی موجوں اور لہروں پر سوار ہونے کے، اور شیطان کی فریب کاریاں جو عقائد اور مذاہب سے تعلق رکھتی ہیں کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ اور اللہ عزَّ وَّجَلَّ سب کچھ خوب جانتا ہے۔“

(الْحَدِيثُ النَّدِيَّةُ ج ۲ ص ۲۷۰)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

## مفتی دعوتِ اسلامی کی فرمائش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مفتی دعوتِ اسلامی الحاج مفتی

محمد فاروق عطاری مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی فرمائش اور انہیں

کے تعاون سے اُمت کی خیر خواہی کے مقدّس جذبے کے تحت

”کُفْرِیْہِہ کَلِمَاتِ کَے بارے میں سُوالِ جواب“ کا کام

شروع ہوا تھا، پھر اس میں طویل وقفہ آ گیا۔ یہ کام دشوار ہی نہیں

دشوار ترین تھا، الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے کبھی کبھی معمولی سا قلم تو

چلایا ہے مگر زندگی میں کبھی اتنے نازک اور کٹھن موضوع پر قلم

اُٹھانے کی جُرات نہیں کی تھی۔ بہر کیف اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّتِ

عَزَّوَجَلَّ کی اعانت اور نبی رحمت کی حمایت کے بھروسے ہمت کر

کے دوبارہ کام شروع کیا اور بالآخر چند بے ربط فقرات ترتیب

دینے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ غالباً اس عنوان پر اردو زبان میں

اس طرح کی کوئی کتاب اس سے پہلے کبھی منظرِ عام پر نہیں

آئی۔ اندازِ حسی الامکان آسان رکھا ہے، کہیں کہیں قصداً مشکل

الفاظ لکھ کر اعراب لگا کر ثوابِ آخرت کی نیت سے ہلا لین میں ان

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کے معنی بھی لکھ دیئے ہیں تاکہ اسلامی بھائیوں کو دیگر دینی کُتُب کے مُطالَعہ میں سہولت ہو کہ ہر کتاب میں اس طرح کا انداز نہیں ہوتا مگر میں نے اس کتاب میں کہیں بھی فقط اپنی رائے سے کوئی حکم شرعی قائم نہیں کیا۔ دیگر کُتُب کے ساتھ ساتھ بالخصوص فتاویٰ رضویہ شریف سے خوب خوب رہنمائی حاصل کی ہے اور پھر دعوتِ اسلامی کی مَدَنی مجلس المدینۃ العلمیۃ کے علمائے کرام دَامَتْ بَرَکَاتُهُمْ الْعَالِیَہ سے تخریج و نظر ثانی کروائی ہے۔ نیز مفتیانِ اہلسنت کَثَرَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى (اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ایسوں کی کثرت فرمائے۔ امین) نے اس کتاب کو بِالْإِسْتِیْعَاب (یعنی از ابتدا تا انتہا) پڑھا/ سنا ہے اور تفتیش فرمائی ہے اور ان حضرات کی اجازت ملنے پر ہی اس کی اشاعت کی گئی ہے۔

## سَرَسری دیکھنے اور سیکھنے کا فرق

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْهِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اعلیٰ حضرت کی عنایات اور علمائے اہلسنت کی نوازشات سے آئندہ صَفَحَات میں کُفْرِیَّہ کلمات کی سُو الَّا جواباً مختصر سی معلومات فراہم کرنے کی سعی کی گئی ہے جو کہ کلماتِ کفر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کا فرض علم حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ ”سرسری نظر دَوڑا لینے“ اور ”سیکھنے“ کے فرق کو ہر طالب علم خوب جانتا ہے۔ لہذا خود کو ”طالب علم“ تصور کرتے ہوئے بمطابق اس مقولہ: **السَّبْقُ حَرْفٌ وَالتَّكْرَارُ الْفَّ** یعنی ”سبق (اگرچہ) ایک حرف ہو (مگر اس کو یاد کرنے کیلئے اس کی) تکرار ایک ہزار بار ہونی چاہئے۔“ اس کتاب میں دیئے ہوئے مضامین کو حتمی الامکان ”سیکھنے“ کی کوشش کیجئے۔ اگر آپ خاص خاص باتوں کو ذہن نشین کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

### کتابوں کی آغلاط دُرست کروانے کا طریقہ

اگر اس کتاب کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو مفتیانِ اہلسنت سے رُجوع فرمائیں، اگر اس کتاب میں کہیں غلطی پائیں تو تحریری طور پر مع نام و پتہ و فون نمبر مُطَّلَع فرما کر خود کو ثواب کا حقدار بنائیں۔ نام و پتہ و فون نمبر یوں بھی ضروری ہوتا ہے کہ اگر پڑھنے والے کو غلط فہمی ہوئی ہو تو دُور کرنے کی سعی کی جاسکتی ہے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھئے! کہ زبانی نشاندہی کرنے یا کسی کے ذریعے کہلوادینے سے کتابوں کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

غلطیوں کی اصلاح مشکل ہوتی ہے۔

## دعائے عَطَّار

يَا رَبِّ مِصْطَفَىٰ عَزَّ وَجَلَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! هِرْطِرْحِ كِ كَفْرِ

سے ہماری حفاظت فرما! يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! ہمارا ایمان سلامت

رکھنا۔ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! ہمیں ایمان و عاقبت کے ساتھ مدینہ

منورہ میں زیرِ گنبدِ خضرا جلوہٴ محبوب میں شہادت، حجتِ البقیع میں

مدفن اور حجتِ الفردوس میں اپنے مدنی حبیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! اس کتاب

”کُفْرِيَّہِ کَلِمَاتِ كِ بَارِے مِیْنِ سُوَالِ جَوَابِ“ کو لکھنے،

پڑھنے، تقسیم کرنے اور ہر طرح کی معاونت کرنے والوں کو دونوں

جہان کی بھلائیوں سے مالا مال فرما۔

کفریہ بات ادا نہ ہو لب سے ایسا محتاط دے بنا یارب

میرا ایماں سدا رہے محفوظ سارے نبیوں کا واسطہ یارب

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## بعض اہم اصطلاحات کے بارے میں سوال جواب ایمان کی تعریف

**سوال:** ایمان کی تعریف بتادیتے۔

**جواب:** ایمان لغت میں تصدیق کرنے (یعنی سچا ماننے) کو کہتے ہیں۔

(تفسیر قرطبی ج ۱ ص ۱۴۷) ایمان کا دوسرا لغوی معنی ہے: اَمِن

دینا۔ چونکہ مومن اچھے عقیدے اختیار کر کے اپنے آپ کو دائمی  
یعنی ہمیشہ والے عذاب سے اَمِن دے دیتا ہے اس لئے اچھے

عقیدوں کے اختیار کرنے کو ایمان کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸)

اور اصطلاحِ شرع میں ایمان کے معنی ہیں: ”سچے دل سے اُن

سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین سے ہیں۔“

(ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۹۲)

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ہر بات میں سچا جانے، حضور

کی حقانیت کو صدقِ دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا مُقَرَّر (یعنی اقرار



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کرنے والا) ہو اسے مسلمان جانیں گے جبکہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا انکار یا تکذیب (یعنی جھٹلانا) یا توہین نہ پائی جائے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۲۵۴)

## کُفْر کی تعریف

**سوال:** کُفر کے کیا معنی ہیں؟

**جواب:** کُفر کا لغوی معنی ہے: ”کسی شے کو چھپانا۔“ (الْمَفْرَدَات ص ۷۱۴)

اور اصطلاح میں کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو بھی کُفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریاتِ دین کی تصدیق کرتا ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۹۲) جیسے کوئی شخص اگر تمام ضروریاتِ دین کو تسلیم کرتا ہو مگر نماز کی فرضیت یا ختمِ نبوت کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ کہ نماز کو فرض ماننا اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آخری نبی ماننا دونوں باتیں ضروریاتِ دین میں سے ہیں۔

## ضروریاتِ دین کی تعریف

**سوال:** ضروریاتِ دین کسے کہتے ہیں؟

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

**جواب:** ضروریاتِ دین، اسلام کے وہ احکام ہیں، جن کو ہر خاص و عام

جاتے ہوں، جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وَحْدَانِيَّت (یعنی اس کا ایک ہونا)،

انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی نُبُوَّت، نماز، روزے، حج،

جنت، دوزخ، قیامت میں اٹھایا جانا، حساب و کتاب لینا وغیرہا۔

مثلاً یہ عقیدہ رکھنا (بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے) کہ حُضُورِ حِمَّةٍ

لِّلْعَلَمِينَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ”خَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ ہیں حُضُورِ اَكْرَمِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ عوام سے مراد

وہ مسلمان ہیں جو علماء کے طبقہ میں شمار نہ کئے جاتے ہوں مگر

علماء کی صحبت میں بیٹھنے والے ہوں اور علمی مسائل کا ذوق رکھتے

ہوں۔ وہ لوگ مراد نہیں جو دُور دراز جنگلوں پہاڑوں میں رہنے

والے ہوں جنہیں صحیح کلمہ پڑھنا بھی نہ آتا ہو کہ ایسے لوگوں کا

ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اس دینی ضروری کو غیر ضروری

نہ کر دے گا۔ البتہ ایسے لوگوں کے مسلمان ہونے کے لئے یہ بات

ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر (یعنی انکار کرنے والے) نہ

ہوں اور یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے۔ ان

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں۔ (بہارِ شریعت حصہ اول ص ۹۲ ملخصاً)

ضروریاتِ دین کی مزید وضاحت کیلئے نَزْهَةُ الْقَارِي شرح صحیح

البخاری جلد اول صَفْحَه 239 سے اقتباس ملاحظہ ہو، چنانچہ

شَارِحِ بَخَارِي حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ

القوی فرماتے ہیں: ایمان کی تعریف میں ضروریاتِ دین کا (جو)

لفظ آیا ہے، اس سے مراد وہ دینی باتیں ہیں جن کا دین سے

ہونا ایسی قطعی یقینی دلیل سے ثابت ہو جس میں ذرہ برابر شبہ نہ

ہو اور ان کا دینی بات ہونا ہر عام و خاص کو معلوم ہو۔ خواص سے

مُرَادِ عُلَمَاءِ ہیں اور عوام سے مراد وہ لوگ ہیں جو عالم نہیں مگر علماء کی

صُحْبَتِ میں رہتے ہوں۔ اِس بنا پر وہ دینی باتیں جن کا دینی بات

ہونا سب کو معلوم ہے مگر ان کا ثبوت قطعی نہیں تو وہ ضروریات

دین سے نہیں مثلاً عذابِ قبر، اعمال کا وزن۔ یونہی وہ باتیں

جن کا ثبوت قطعی ہے مگر ان کا دین سے ہونا عوام و خواص سب

کو معلوم نہیں تو وہ بھی ضروریاتِ دین سے نہیں، جیسے

ضرمان مصطفیٰ: (مسئلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

صلیٰ بیٹی (1) کے ساتھ اگر پوتی ہو تو پوتی کو چھٹا حصہ ملیگا۔

جن دینی باتوں کا ثبوت قطعی ہو اور وہ ضروریات دین سے نہ ہوں ان کا منکر (یعنی انکار کرنے والا) اگر اس کے ثبوت کے قطعی ہونے کو جانتا ہو تو کافر ہے اور اگر نہ جانتا ہو تو اسے بتایا جائے، بتانے پر اگر حق مانے تو مسلمان اور بتانے کے بعد بھی اگر انکار کرے تو کافر۔ (شامی ج ۳ ص ۳۰۹)

وہ باتیں جن کا دین سے ہونا سب کو معلوم ہے مگر ان کا ثبوت قطعی نہیں ان کا منکر کافر نہیں اگر یہ باتیں ضروریات مذہبِ اہلسنت سے ہوں تو (انکار کرنے والا) گمراہ اور اگر اس سے بھی نہ ہو تو خاطی (یعنی خطار کار)۔

مدینہ

(1) نزہۃ القاری کے نسخوں میں اس جگہ ”بیٹی“ کے بجائے ”بیٹیوں“ لکھا ہے جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ حضرت علامہ ابن مہمم علیہ رحمۃ اللہ السلام ”المسایرہ“ صفحہ 360 پر تحریر فرماتے ہیں: جن کا ثبوت قطعی ہے مگر وہ ضروریات دین کی حد کو نہ پہنچا ہو جیسے (میراث میں) صلیٰ بیٹی کے ساتھ اگر پوتی ہو تو پوتی کو چھٹا حصہ ملنے کا حکم اجماع امت سے ثابت ہے... الخ

(المسایرہ ص ۳۶۰)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

## ضَرُورِیَاتِ مَذہبِ اہلسنّت

مذہبِ اہلسنّت کی ضَرُورِیَاتِ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا مذہبِ اہلسنّت سے ہونا سب عوام و خواصِ اہلسنّت کو معلوم ہو۔ جیسے عذابِ قبر، اعمال کا وزن۔ (نُزْهُةُ القاری شرح صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۳۹)

## توحید کی تعریف

**سوال:** توحید کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** اللہ تعالیٰ کو اُس کی ذات و صفات اور احکام و افعال میں شریک سے پاک ماننا توحید ہے۔

## شِرک کی تعریف

**سوال:** شرک کے کیا معنی ہیں؟

**جواب:** شرک کا معنی ہے: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو واجبُ الوُجُو دیا مستحقِ عبادت (کسی کو عبادت کے لائق) جاننا یعنی اَلْوَهِيَّتِ میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے۔ اس کے سوا کوئی بات کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۹۶ مُلَخَّصاً)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

## واجِبُ الوُجُوْدِ کسے کہتے ہیں؟

**سوال:** ابھی آپ نے واجبُ الوُجُوْدِ کی اصطلاح بیان کی اس کے معنی بھی بتا دیجئے۔

**جواب:** واجبُ الوُجُوْدِ ایسی ذات کو کہتے ہیں جس کا وجود (یعنی ”ہونا“) ضروری اور عَزَمُ مُحال (یعنی نہ ہونا غیر ممکن) ہے یعنی (وہ ذات) ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی، جس کو کبھی فنا نہیں، کسی نے اس کو پیدا نہیں کیا بلکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے۔ جو خود اپنے آپ سے موجود ہے اور یہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات ہے۔

(ہمارا اسلام حصہ ۲، ص ۹۵)

## نفاق کی تعریف

**سوال:** نفاق کی کیا تعریف ہے؟

**جواب:** زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نفاق ہے۔ یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔ سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری حیات کے زمانے میں اس صفت کے کچھ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا گنہ گار بڑھتا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

افراد بطورِ منافقین مشہور ہوئے، ان کے باطنی گُفر کو قرآنِ مجید

میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

بعطائے الہی عَزَّوَجَلَّ اپنے وسیعِ علم سے ایک ایک کو پہچانا اور نام

بنام فرما دیا کہ یہ یہ منافق ہیں۔ اب اس زمانے میں کسی مخصوص

شخص کی نسبت یقین سے کہنا کہ وہ مُنافِق ہے ممکن نہیں کہ

ہمارے سامنے جو اسلام کا دعویٰ کرے ہم اُسے مسلمان ہی سمجھیں

گے جب تک کہ ایمان کے مُنافی (یعنی ایمان کے اُلٹ) کوئی

قول (بات) یا فعل (کام) اُس سے سرزد نہ ہو۔ البتہ نفاق یعنی

مُنافقت کی ایک شاخ اس زمانے میں بھی پائی جاتی ہے کہ بہت

سے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جائے تو

اسلام کے دعوے کے ساتھ ساتھ بہت سے ضروریاتِ دین کا

انکار بھی کرتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ اول ص ۹۶ مُلَخَّصاً)

## مُرْتَد کی تعریف

سوال: مُرتد کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ضروریاتِ دین سے ہو۔ یعنی زبان سے کلمہ کفر کے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوں بعض افعال (کام) بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف (قرانِ پاک) کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۳)

## کُفْرِ کی اقسام اور تکفیر کے بارے میں سوال جواب

### کلماتِ کُفر کی قسمیں

سوال: کلماتِ کُفر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: کلماتِ کُفر کی دو قسمیں ہیں (۱) لُزْمٌ و (۲) اِیْتْرَامٌ

کفر۔ چنانچہ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اقوالِ

کُفر یہ دو قسم کے ہیں (۱) ایک وہ جس میں کسی معنی صحیح کا بھی

اجتمالی (یعنی پہلو) ہو (۲) دوسرے وہ کہ اس میں کوئی ایسے معنی

نہیں بنتے جو قائل کو کُفر سے بچاوے۔ اس میں اول کو لُزْمٌ



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زُور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیرا اور لکھتا اور ایک تیرا واحد پیرا بنتا ہے۔

**كُفْر** کہا جاتا ہے اور قسم دُوم کو **التزام كُفْر**۔ زُوم کفر کی صورت میں بھی فقہائے کرام (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام) نے حکم کُفْر دیا مگر **مُتَكَلِّمِينَ** (1) (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُسِيْن) اِس سے سکوَت کرتے (یعنی خاموشی اختیار فرماتے) ہیں۔ اور فرماتے ہیں جب تک **التزام** کی صورت نہ ہو قائل کو **کافر** کہنے سے سکوَت کیا جائیگا اور احوط (یعنی زیادہ محتاط) یہی مذہب **مُتَكَلِّمِينَ** (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُسِيْن) ہے۔ واللہ اعلم۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۵۱۲، ۵۱۳)

## زُوم و التِّزَام کی تفصیل

**سوال:** زُوم کُفْر اور التِّزَام کُفْر کی مزید تفصیل بیان کر دیجئے۔

**جواب:** زُوم کُفْر کی تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بات عین کُفْر نہیں مگر کُفْر تک پہنچانے والی ہے اور التِّزَام کُفْر یہ ہے کہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا صراحةً (یعنی واضح طور پر) خلاف کرے۔ چنانچہ میرے آقا علی حضرت، امامِ اہل

دینہ

(1) جو علمائے کرام علم کلام یعنی علم عقائد کے ماہر ہوتے ہیں اور نقلی یعنی شرعی دلائل کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل سے بھی عقائد کو ثابت کرتے ہیں انھیں **مُتَكَلِّمِينَ** کہا جاتا ہے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سنت، مُجِدِّ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرحمن لُزُومِ وَالتَّزَامِ کے مُتَعَلِّقِ فرماتے ہیں: ”سَيِّدُ الْعَالَمِينَ

مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ (عَزَّ وَجَلَّ وَ) صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جو کچھ اپنے

رب (عَزَّ وَجَلَّ) کے پاس سے لائے ان سب میں ان کی تصدیق کرنا

اور سچے دل سے ان کی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے اور

مَعَاذَ اللَّهِ (عَزَّ وَجَلَّ) ان میں سے کسی بات کا جھٹلانا اور اس میں ادنیٰ

شک لانا کُفْر (ہے)۔ پھر یہ انکار جس سے خدا مجھے اور سب

مسلمانوں کو پناہ دے، دو طرح ہوتا ہے (۱) لُزُومِي و (۲)

التَّزَامِي۔ التَّزَامِي یہ کہ ضروریاتِ دین سے کسی شے کا

تصریحاً (یعنی صاف صاف) خلاف کرے یہ قَطْعاً اِجْمَاعاً کُفْر

ہے اگرچہ (خلاف کرنے والا) نامِ کُفْر سے چوڑے اور کمالِ اسلام کا

دعوئی کرے۔۔۔۔۔۔ جیسے طَائِفَةٌ تَالَفَتْ نِيَّاصِرَهُ (یعنی ہلاک

و برباد ہونے والے نچری فرقہ والوں) کا، وُجُودِ مَلَكَ وَجَنِّ وَشَيْطَانٍ وَ

آسْمَانٍ وَنَارٍ وَجَنَّاتٍ وَمُحْزَنَاتٍ انبياء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام سے اُن معانی

پر کہ اہل اسلام کے نزدیک هُوَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر ہیں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر ڈرؤ و درپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

انکار کرنا اور اپنی تاویلاتِ باطلہ و توہماتِ عاطلہ (یعنی جھوٹی تاویلوں اور خالی و ہموں) کو لے کر نہ ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے شوشے انہیں کُفر سے بچائیں گے، نہ مَحَبَّتِ اسلام و ہمدردی کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے۔۔۔۔ اور **نُزُومِ** یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کُفر نہیں مگر مُنْجِرِ بَکُفْر (یعنی کُفر کی طرف لے جانے والی) ہوتی ہے، یعنی مآلِ سُخْن و لا زِمِ حَلْمِ کو ترتیبِ مُقَدَّمات و تَسْمِیْمِ تقریبات کرتے لے چلئے تو انجامِ کار اس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۴۳۱)

رَفَعَهُ اللهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ

اعلیٰ حضرت کے فتوے کا آسان لفظوں میں خلاصہ

**سوال:** سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک فتوے کے بیان کردہ اقتباس کا آسان لفظوں میں خلاصہ کر دیجئے۔

**جواب:** میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہل سنت، مُجِدِّ دین و مِلَّتِ مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن اپنے مبارک فتوے کے مذکورہ اقتباس میں ایمان و کفر کی تعریف بیان کرنے کے بعد کفر کی دو اقسام **نُزُومِ التِّزَامِ** (ان۔ت۔زام) کا ذکر کرتے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شامِ درودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہوئے فرماتے ہیں: (۱) اِلْتِزَامِ کُفْرٍ یعنی ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی خلاف کرنا۔ چاہے وہ خلاف کرنے والا بظاہر اسلام کا کیسا ہی شیدائی بنتا ہو اور بے شک کفر کے نام سے چڑھتا ہو مگر اس پر حکمِ کفر ہے اور وہ اسلام سے خارج ہے۔ جیسا کہ نہجری فرقہ والے جو کہ بظاہر اسلام اور ملتِ اسلامیہ کی مَحَبَّتوں کا خوب دم بھرتے اور بڑھ چڑھ کر اپنے آپ کو مسلمانوں میں گھپاتے ہیں مگر کئی ضروریاتِ دین کا خلاف کرتے ہیں مثلاً ملائکہ، جنّات، شیطان، آسمان، جنت، دوزخ اور معجزاتِ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَام کے وہ معانی جو کہ ہمارے مکی مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بتواتر ثابت ہیں اور سبھی اہلِ اسلام کا جن پر اتفاق ہے ان کو تسلیم کرنے کے بجائے الٹی سیدھی تاویلوں کے ذریعے اپنے من گھڑت جُداگانہ معنی بیان کرتے ہیں۔ لہذا نہجریوں کو ان کے حُبِّتِ اسلام کے دعوے ہرگز کفر سے نہیں بچا سکتے (۲) نَزْوِمِ کُفْرٍ عینِ کُفْرٍ تو نہیں ہوتا مگر کفر تک لے جانے والا ہوتا ہے۔ یعنی کلام کا انجام اور حکم کا لازم کفرِ حقیقی ہے۔ مراد یہ کہ اگر مُقَدِّمات کو ترتیب دیا جائے اور تقریبات کو مکمل کرتے جائیں تو بالآخر کسی ضروری دینی کا

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڑ رُوڈ پڑھو تمہارا رُوڈ مجھ تک پہنچتا ہے۔

انکار لازم آئے۔ اس کی بہت سی صورتیں ہوتی ہیں۔

## اختلافی کُفر کے بارے میں حکم

**سوال:** ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس کے ”قول“ کے کُفر ہونے

نہ ہونے میں ائِمّۃ دین یعنی فقہا اور مُتکَلِّمین کا اختلاف ہو۔

**جواب:** ایسا شخص اگرچہ اسلام سے خارج نہیں، تاہم اس کیلئے توبہ و تجدید

ایمان و نکاح کا حکم ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام

اہل سنت، مُجَدِّدِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرّحمن فرماتے ہیں: ”پھر جبکہ ائِمّۃ دین (یعنی فقہا اور مُتکَلِّمین) ان

کے کفر میں مُختلف ہو گئے تو راہ یہ ہے کہ اگر اپنا بھلا چاہیں جلد از

سر نو کلمۂ اسلام پڑھیں۔“ چند سطور بعد مزید فرماتے ہیں: ”اس

کے بعد اپنی عورتوں سے تجدید نکاح کریں کہ کفرِ خلائی (یعنی جس

قول یا فعل کے کُفر ہونے میں فقہا اور مُتکَلِّمین کا اختلاف ہو اُس) کا حکم

یہی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۴۴۵، ۴۴۶)

## کُفرِ لزومی میں اعمال برباد ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

**سوال:** جس کے کسی قول یا فعل کے کفر ہونے میں ائِمّۃ دین یعنی فقہا اور

مُتکَلِّمین کا اختلاف ہو، کیا اُس کے بھی تمام اعمال برباد ہو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُوڑو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

جاتے ہیں؟

**جواب:** نہیں۔ کیوں کہ یہ کُفْر لُزومی ہے اور ایسا شخص اسلام سے

خارج نہیں ہوتا، اس کا نکاح بھی نہیں ٹوٹتا اس کی بیعت بھی برقرار رہتی ہے اور اس کے سابقہ اعمال بھی برباد نہیں ہوتے۔ البتہ اس

کیلئے تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا حکم ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہل سنت، مُجِدِّ دین و مِلّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نقل کرتے ہیں: علامہ حسن بن عمار

شُرُئِبَلالی (علیہ رحمۃ اللہ الوالی) شَرَحِ وَهْبَانِيَه میں پھر علامہ

عَلَانِي (علیہ رحمۃ اللہ الباقی) شَرَحِ تَنْوِيرِ میں فرماتے ہیں:

”جو مُتَّفِقِہ کفر ہو وہ اعمالِ صالحہ اور نکاح کو باطل کر دیتا ہے اور

اسکی اولاد اولادِ زنا ہوگی۔ اور جس (قول یا فعل کے کفر ہونے) میں

خِلاف (یعنی اختلاف) ہو تو اسے اِسْتِغْفَارِ، توبہ اور تجدیدِ (ایمان و)

نِکاح کا حکم دیا جائے گا۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۴۴۶)

**کیا قطعی کُفر میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے؟**

**سوال:** اگر کُفر قطعی ہو (مثلاً قادیانی کا کُفر) اور کوئی مفتی اس میں اختلاف

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کرے تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** وہ ”مفتی“ ہی نہیں جو قطعی کفر میں اختلاف کرے بلکہ عوام کے

ساتھ ساتھ ایسے مفتی کا حکم بھی فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے

نزدیک یہ ہے: مَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهِ وَكُفْرِهِ فَقَدْ كَفَرَ - یعنی

جو اُس (قطعی کفر بننے والے کافر) کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ

خود کافر ہے۔

(ذُرْمُخْتَار ج ۶ ص ۳۵۶)

## مسلمان کو کافر کہنا کیسا؟

**سوال:** کسی سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو کافر کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** صَدْرُ الشَّرِيعَةِ بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد

علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”کسی مسلمان کو کافر کہا تو

تعزیر (یعنی سزا) ہے۔ رہا یہ کہ وہ قابل (یعنی مسلمان کو کافر کہنے

والا) خود کافر ہوگا یا نہیں، اس میں دو صورتیں ہیں: (1) اگر

اسے مسلمان جانتا ہے تو کافر نہ ہوا اور (2) اگر اسے کافر

اعتقاد کرتا (یعنی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ کافر ہے) تو خود کافر ہے کہ

مسلمان کو کافر جاننا دین اسلام کو کفر جاننا ہے اور دین اسلام

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرین (ظہر اسلام) پر ڈر دو پاک پرھو تو مجھ پر بھی پڑھوے تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کو کفر جاننا کفر ہے۔ ہاں اگر اس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جس کی بنا پر تکفیر ہو سکے اور اس نے اُسے کافر کہا اور کافر جانا تو (کہنے والا) کافر نہ ہوگا۔ (دُرِّمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار ج ۶ ص ۱۱۱) نیز فرمایا: (مسلمان کو بطور گالی) بد مذہب، منافق، زندیق، یہودی، نصرانی، نصرانی کا بچّہ، کافر کا بچّہ کہنے پر بھی تعزیر (سزا) ہے۔“ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۲۶، ۱۲۷، دُرِّمُخْتَار ج ۶ ص ۱۱۲، اَلْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۷۴) البتہ جو واقعی کافر ہے اُس کو کافر ہی کہیں گے۔

## دوسرے کے بارے میں کافر ہونے کی آرزو

**سوال:** زید نے بکر سے کہا: ”کاش! تو سیکھ ہوتا کہ کم از کم تیرے چہرے پر داڑھی تو ہوتی۔“ زید کے بارے کیا حکم ہے؟

**جواب:** زید بے قید کے اس قولِ بد تدرّاز بول میں کفر پر راضی رہنا پایا جا رہا ہے یہ کہنا کفر ہے حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نقل کرتے ہیں: ”سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: کسی کے کفر پر راضی ہونا بغیر کسی تفصیل کے



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شَرِيف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

کُفْر ہے۔“ (منح الروض للقاری ص ۴۸۴، ۴۸۵)

## بے خیالی میں کُفْر بک دینا

**سوال:** اگر کسی کے منہ سے بے خیالی میں کُفْر نکل گیا مثلاً کہنا چاہتا تھا، ”اللہ مالک ہے“ مگر معاذ اللہ منہ سے نکلا، ”اللہ مالک نہیں“ کیا اس صورت میں بھی کافر ہو جائیگا؟

**جواب:** قائل کا قول تو یقیناً کُفْر ہے مگر اس کی تَكْفِير نہیں کی جائیگی کہ بے خیالی میں یہ کلمہ صادر ہوا۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کُفْر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہارِ نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی توجیح کی (یعنی جو کچھ منہ سے نکلا اُس پر اُڑ رہا) تو اب کافر ہو گیا کہ کُفْر کی تائید کرتا ہے۔“ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۴)

## نابالغ کا کُفْر بکنا

**سوال:** اگر کوئی نابالغ بچہ کلمہ کُفْر بک دے تو کیا اُس پر بھی حکم کُفْر لاگو

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑے۔

ہو جاتا ہے؟ اگر ہاں تو پھر جب بالغ ہونے کے بعد اُس کو پتا چلے کہ میں نے نابالغی میں کُفر بکا تھا اور جو کُفر بکا تھا کچھ کچھ یاد ہے صحیح طرح یا ذبھی نہیں تو اب کس طرح توبہ کرے؟

**جواب:** نابالغ سمجھدار کا کُفر و اسلام مُعْتَمَر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت،

امام اہل سنت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: سمجھدار بچہ اگر اسلام کے بعد کُفر کرے

تو ہمارے نزدیک وہ مُرْتَد ہوگا۔ (ماخوذ از فتاویٰ افریقہ ص ۱۶)

معلوم ہوا بالغ یا سمجھدار نابالغ کُفر کرے تو مُرْتَد ہو جائے گا۔ اگر

بالغ ہونے کے بعد احساس ہوا اور اگر کُفر یہ قول یاد ہے تو خاص

اُس سے توبہ کرے اور اگر شک ہے یا یاد نہیں تو اُس مُشْکوک

کُفر یہ کلمہ سمیت ہر قسم کے کُفر سے توبہ کرے۔ یعنی اس طرح

کہے: ”میں تمام کُفریات سے توبہ کرتا ہوں۔“ پھر کلمہ پڑھ لے۔

**نابالغ بچے کے مسلمان ہونے کا مسئلہ؟**

**سوال:** والدین میں ایک کافر ہے اور دوسرا مسلمان۔ اس صورت میں بچوں کو

مسلمان شمار کریں گے یا کافر؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز دِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

**جواب:** نابالغ مگر سمجھدار بچے کے مسلمان یا کافر ہونے میں خود اسی بچے کا

اعتبار ہے البتہ نا سمجھ بچے میں تفصیل یہ ہے کہ کافر میاں بیوی میں

سے اگر کوئی ایک مسلمان ہو گیا تو اُن کے نابالغ نا سمجھ بچے مسلمان

ہونے والے کے تابع ہوں گے یعنی مسلمان مانے جائیں گے

لہذا کافر باپ زندہ ہو یا مر گیا ہو، ماں کے قبولِ اسلام سے نا سمجھ

نابالغ بچے خود بخود مسلمان ہو گئے۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرَّحْمٰنِ فتاویٰ رضویہ جلد 26 صَفْحَہ 327 پر فرماتے ہیں: ”ماں

کے مسلمان ہونے سے دونوں نابالغ بچے مسلمان ہو گئے۔“

پدایہ و درختار وغیرہا میں ہے: (قہمائے کرام زَحْمَتُهُمُ اللّٰهُ السَّلَام

فرماتے ہیں:) بچے والدین میں بہتر دین والے کے تابع ہوتا

ہے۔ (تَوْبِیْرُ الْاَبْصَارِ ج ۴ ص ۳۶۷)

**نابالغ کا کفر کس عمر میں مُعْتَبَر ہے؟**

**سوال:** نابالغ بچے کا کفر کس عمر میں مُعْتَبَر ہے؟

**جواب:** سات برس یا زیادہ عمر کا بچے جو کہ اچھے بُرے کی تمیز رکھتا ہو وہ اگر کفر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر بڑا درویش لطف پر دھوا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کرے گا تو کافر ہو جائے گا کیوں کہ اُس کا کفر و اسلام معتبر

ہے۔ (مُلْتَمَسٌ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۲۴۲)

کافر کو کافر کہنا ضروری ہے

**سوال:** کافر کو کافر کہنا جائز ہے یا ناجائز؟

**جواب:** کافر کو کافر کہنا نہ صرف جائز بلکہ بعض صورتوں میں فرض ہے۔

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد

علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”ایک یہ وہا بھی پھیلی ہوئی ہے

کہتے ہیں کہ ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ

اس کا خاتمہ کُفر پر ہوگا۔“ یہ بھی غلط ہے۔ قرآنِ عظیم نے کافر کو

کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ (چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:)

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴿۱﴾ تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْاِيْمَانِ: تم فرماؤ اے

(پ ۳۰ الکافرون ۱) کافرو!

اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو، تمہیں کیا معلوم کہ

اسلام پر مرے گا، خاتمہ کا حال تو خدا (عَزَّوَجَلَّ) جانے۔ آگے چل

کر مزید فرماتے ہیں: بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ ”ہم کسی کو کافر

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نہیں کہتے عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں۔“ مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہونگے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علمائے انھیں بتائے یا عوام کے لیے کوئی شریعت جدا گانہ ہے؟ جب ایسا نہیں تو پھر عالم دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے! نیز یہ کہ ضروریات (دین) کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علمائے ہی جانیں۔ عوام جو علمائے کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی اُن سے بے خبر نہیں ہوتے۔ پھر ایسے معاملہ میں پہلو تہی اور اعراض (یعنی منہ پھیرنے) کے کیا معنی!

(بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۳، ۱۷۴)

قطعاً کافر کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے مزید بہار شریعت حصہ اول میں ہے: ”مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے..... قطعاً کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے..... اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں! جتنی دیر اسے کافر کہو گے اتنی دیر اللہ اللہ اللہ کرو یہ ثواب کی بات ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کر لو! مقصود یہ ہے کہ اسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً (یعنی یقینی طور پر) کافر کہو، نہ یہ کہ اپنی صلحِ گل سے اس کے کُفر پر پردہ ڈالو۔“ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۹۸)

## کیا عام آدمی حکم کُفر لگا سکتا ہے؟

**سوال:** گھر کے فرد یا دوست وغیرہ کی کوئی بات سُن یاد دیکھ کر کیا عام آدمی بھی اُس کو کافر کہہ سکتا ہے؟

**جواب:** جب کسی بات کے کُفر ہونے کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہو مثلاً کسی مفتی صاحب نے بتایا ہو یا کسی معتبر کتاب مثلاً بہارِ شریعت یا فتاویٰ رضویہ شریف وغیرہ میں پڑھا ہو تب تو اُس کُفری بات کو کُفر ہی سمجھے ورنہ صرف اپنی اٹکل سے ہرگز ہرگز کسی مسلمان کو کافر نہ کہے۔ کیوں کہ کئی جملے ایسے ہوتے ہیں جن کے بعض پہلو کُفر کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور بعض اسلام کی طرف اور کہنے والے کی نیت کا بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اُس نے کون سا پہلو مُراد لیا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مُجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

فرماتے ہیں: ہمارے اُمّہ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اگر کسی کلام میں 99 احتمال کُفر کے ہوں اور ایک اسلام کا تو واجب ہے کہ احتمالِ اسلام پر کلام محمول کیا جائے جب تک اس کا خلاف ثابت نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۰۴، ۶۰۵)

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کسی کلام میں چند معنی بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اُس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل (کہنے والے) نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی (کفریہ معنی والی) ہے تو (اب) کلام کا مُحْتَمَل (مُحْتَمَل۔ مَل) ہونا (یعنی کلام میں تاویل کا پایا جانا) نفع نہ دیگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضرور نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۳)

## بِغیرِ علمِ کے فتویٰ دینا کیسا؟

سوال: جو مفتی نہ ہونے کے باوجود بغیر علم کے فتویٰ دے اُس کیلئے کیا حکم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ہے؟

**جواب:** ایسا شخص سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ سرکارِ مدینہ، قرار

قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو آسمان وزمین کے فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے

ہیں۔“ (الجامعُ الصغیر ص ۵۱۷ حدیث ۸۴۹۱) میرے آقا علی

حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 716 پر فرماتے ہیں: سند

حاصل کرنا تو کچھ ضرور نہیں، ہاں باقاعدہ تعلیم پانا ضرور ہے (تعلیم

خواہ) مدرسہ میں ہو یا کسی عالم کے مکان پر۔ اور جس نے بے قاعدہ

تعلیم پائی وہ جاہلِ محض سے بدتر، ”نیم مُلا خطرۃ ایمان“ ہوگا۔ ایسے

شخص کو فتویٰ نویسی پر جُرأتِ حرام ہے۔ اور اگر فتویٰ سے اگرچہ

صحیح ہو، (مگر) وجہ اللہ مقصود نہیں (یعنی دُرست فتویٰ ہو تب بھی اگر اللہ

کی رضا مطلوب نہیں) بلکہ اپنا کوئی دنیاوی نفع منظور ہے تو یہ دوسرا سبب

لعنت ہے کہ آیات اللہ کے عوضِ ثمنِ قلیل (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتوں

کے بدلے تھوڑا بھاء) حاصل کرنے پر فرمایا گیا:



فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ سچ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ ،  
وَلَا يَكْفُرُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۗ وَلَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۷۷﴾

ترجمہ کنز الایمان: آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں، اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن، اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کیلئے درد

(پ ۳ ال عمران ۷۷) ناک عذاب ہے۔

## غَلَطُ مَسْئَلِهِ بَتَانَا سَخْتٌ كَبِيرٌ هُوَ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 711 تا 712 پر فرماتے ہیں: جھوٹا مسئلہ بیان کرنا سخت شدید کبیرہ (گناہ) ہے اگر قصداً ہے تو شریعت پر افتراء (یعنی جھوٹ باندھنا) ہے اور شریعت پر افتراء اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پر افتراء ہے، اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿۶۹﴾

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پر جھوٹ باندھتے

(پ ۱۱ یونس ۶۹) ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔

فرمان مصنف (علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

## اگر عالم بھول کر غلط مسئلہ بتا دے تو گناہ نہیں

اور اگر بے علمی سے ہے تو جاہل پر سخت حرام ہے کہ فتویٰ دے۔  
ہاں اگر عالم سے اِتِّفَاقاً سہو (بھول) واقع ہوا اور اُس نے اپنی  
طرف سے بے احتیاطی نہ کی اور غلط جواب صادر ہوا تو  
مُواخَذَہ (مُ-آ-خ-ذَہ) نہیں مگر فرض ہے کہ مُطَّلَع ہوتے ہی فوراً اپنی  
خطا ظاہر کرے، اس پر اصرار کرے تو پہلی شق یعنی اِفْتِرَاء (جھوٹ  
باندھنا) میں آجائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۱۱، ۷۱۲)

## جاہل سے مسئلہ پوچھنا کیسا؟

**سوال:** جان بوجھ کر کسی جاہل سے مسئلہ پوچھنا کیسا؟

**جواب:** گناہ ہے۔ تاجدار رسالت، محبوب ربِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ سراپا عبرت ہے: مَنْ اَفْتَى بِغَيْرِ عِلْمٍ  
كَانَ اِثْمُهُ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ. یعنی ”جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو  
اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔“

(سُنُّنُ اَبِي دَاوُد ج ۳ ص ۴۴۹ حدیث ۳۶۵۷)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحِ رُودِ شَرِيفِ پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مفسرِ شہیرِ حکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ الحنان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ جو شخص علماء کو چھوڑ کر جاہلوں سے مسئلہ پوچھے اور وہ غلط مسئلہ بتائیں تو (بتانے والا تو گنہگار ہے ہی) پوچھنے والا بھی گناہ گار ہوگا کہ یہ عالم کو چھوڑ کر اس کے پاس کیوں گیا، نہ یہ پوچھتا نہ وہ غلط بتاتا۔ دوسرے یہ کہ جس شخص کو غلط فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بے علم کا مسئلہ شرعی بیان کرنا سخت جرم ہے۔“

(مرآة المناجیح ج ۱ ص ۲۱۲)

## مُرتد کے بارے میں سوال جواب

### مُرتد کسے کہتے ہیں؟

سوال: مُرتد کسے کہتے ہیں؟

جواب: مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے (ایسا) کَلِمَةُ کُفْرِ بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یونہی بعض افعال بھی ایسے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھوے تک تمہارا رنج پُر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہوتے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بُت کو سجدہ کرنا۔ مُصَنَّف

شریف (قرآن پاک) کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۱۷۳)

## مُرْتَد کی دُنیا میں سزا

سوال: کیا مُرتد کی دنیا میں بھی کوئی سزا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی

مطبوعہ 182 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 9

صَفْحَہ 174 تا 175 پر صدرُ الشَّرِيعَہ، بدرُ الطَّرِيقَہ حضرت

عَلَامَہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو شخص

مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُرتد ہو گیا تو مُسْتَحَب ہے کہ حاکمِ اسلام

اُس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شُبہ بیان کرے تو اُس کا

جواب دے اور اگر مُہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز

اسلام کی تلقین کرے۔ یوہیں اگر اُس نے مُہلت نہ مانگی مگر امید

ہے کہ اسلام قبول کر لے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے۔

پھر اگر مسلمان ہو جائے فَبِہَا (یعنی بہت بہتر) ورنہ قتل کر دیا جائے۔

بغیر اسلام پیش کیے اُسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے۔

(ذُرِّمُخْتَار ج 6 ص 346-349)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## کیا مُرتد کو ہر کوئی قتل کر سکتا ہے؟

**سوال:** کیا مُرتد کو ہر کوئی قتل کر سکتا ہے؟

**جواب:** جی نہیں۔ یہ صرف بادشاہِ اسلام کا کام ہے۔ چنانچہ صدرُ

الشَّرِيعَةِ، بدرُ الطَّرِيقَةِ حضرتِ عَلامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی

علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مُرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے

پر قتل کر ڈالنا بادشاہِ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ

ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تَعَوُّض نہ کیا گیا (یعنی روک ٹوک

نہ کی گئی) تو ملک میں طرح طرح کے فساد پیدا ہونگے اور فتنہ کا سلسلہ

روز بروز ترقی پذیر ہوگا، جس کی وجہ سے اَمْنِ عامہ میں خلل پڑیگا،

لہذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مُقتضائے حکمت (یعنی مصلحت کا تقاضا)

تھا۔ اب چونکہ حکومتِ اسلام ہندوستان میں باقی نہیں، کوئی روک

تھام کرنے والا باقی نہ رہا، ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے

دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے، نئے نئے مذہب پیدا ہوتے

رہتے ہیں، ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب

ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں، ان تمام خرابیوں کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاٹا حد پیرا بتاتا ہے۔

باعثِ تہیٰ نیا مذہب ہے۔ ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لیے قرآن و حدیث میں ارشاد ہوئی، اگر مسلمان اُس پر عمل کریں تمام قصوں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جُول چھوڑ دیں، سلام کلام ترک کر دیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، اُن کے ساتھ کھانا پینا، اُن کے یہاں شادی بیاہ کرنا غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۵)

### عورت یا بچہ مُرتد ہو تو سزا

**سوال:** اگر عورت یا سمجھدار بچہ مُرتد ہو جائے تو کیا اُس کو بھی قتل کیا جائے گا؟

**جواب:** نہیں۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عورت یا نابالغ

سمجھ وال (یعنی سمجھدار) بچہ مُرتد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے۔ بلکہ قید

کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۵، عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۴)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

## مُرتد کی اولاد حرامی ہوتی ہے

**سوال:** کیا مُرتد کی اولاد حرامی ہوگی؟

**جواب:** جی ہاں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہائے کرام

رَحْمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے نقل کرتے ہیں: جو شخص معاذ اللہ مُرتد ہو

جائے اُس کی عورت حرام ہو جاتی ہے، پھر اسلام لائے تو اُس سے

جدید نکاح کیا جائے۔ اس سے پہلے اس کلمۂ کفر کے بعد

کی صحبت سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر

کلمۂ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس

گُفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مُرتد کے کلمہ پڑھنے

سے اس کا گُفر نہیں جاتا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۲۹۹-۳۰۰)

## کیا مُرتد کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں؟

**سوال:** کیا کلمۂ کُفر بکنے سے تمام اعمال اِکارت ہو جاتے ہیں؟

**جواب:** کُفر قَطعی بک کر یا اس طرح کا فعل کفر کر کے جو کافر و مُرتد ہوا

اس کے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ پارہ 2 سُورۃ البَقْرہ آیت

نمبر 217 میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

وَمَنْ يَدِّدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ  
فَيَبُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ  
حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ  
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾

تَرْجَمَهُ كَنْزَ الْإِيمَانِ: اور تم میں  
جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر  
کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا  
اکارت گیا دنیا اور آخرت میں اور  
وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس  
میں ہمیشہ رہنا۔

(پ ۲ البقرة ۲۱۷)

**كُفْرٌ بَكْنَى وَالِے كِى هَا مِىں هَاں مَلَانِے وَالِے كَا حَكْمِ**  
**سؤال:** كُفْرٌ بَكْنَى وَالِے كِى هَاں مِىں هَاں مَلَانِے وَالِے كِى هَاں مِىں كِىَا حَكْمِ  
شرعى ہے؟

**جواب:** اگر فقہی و لزومی کفر بکنا ہے تو بکنے والا اور ہاں میں ہاں ملانے والا  
اسلام سے خارج نہ ہوئے اور سابقہ نیک اعمال بھی برباد نہ  
ہوئے۔ البتہ توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی والے کو تجدید  
نکاح کا حکم دیا جائے گا البتہ بلا اِکْرَاهِ شرعی ہوش و حواس میں صریح  
کُفْرٌ بَكْنَى وَالِے، ایسے ہی صریح کلمہ کفر کے معنی سمجھنے کے باوجود  
ہاں میں ہاں ملانے والا اور تائید میں سر ہلانے والا بھی کافر و مرتد



فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہو جاتا ہے اور شادی شدہ تھا تو نکاح ٹوٹ جاتا، کسی کا مُرید تھا تو بیعت ختم ہو جاتی اور زندگی بھر کے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں، اگر حج کر لیا تھا تو وہ بھی گیا، اب بعدِ تجدیدِ ایمان صاحبِ استطاعت ہونے پر نئے سرے سے حج فرض ہوگا۔

### مُرتد دوبارہ ایمان لائے تو نماز روزے کے مسائل

**سوال:** اگر کوئی مسلمان معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُرتد ہو جائے تو اُس کی سابقہ نماز روزہ اور حج کے بارے میں کیا مسئلہ ہے؟ نیز اگر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو کیا احکام ہیں؟

**جواب:** مُرتد ہوتے ہی اُس کے پچھلے تمام نیک اعمال بَشْمُولِ نماز، روزہ، حج وغیرہ ضائع ہو گئے۔ دوبارہ ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ جو نمازیں زمانہ اسلام میں قضا ہوئی تھیں اُن کی قضا ایمان لانے کے بعد بھی باقی ہے اور یہی حکم روزہ رمضان ہے۔ چنانچہ دُرِّمُختار میں ہے: ”اور زمانہ اسلام میں جو عبادتیں ترک کیں، اِرْتِدَادِ یعنی دین سے مُنْحَرِفِ ہونے (دین سے پھر جانے) کے بعد از سر نو مسلمان ہونے پر ان کو

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُزُود پڑھو تمہارا رُزُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

دوبارہ ادا کرے، کیونکہ نماز اور روزہ کا ترک گناہ ہے اور ارتداد کے بعد (اگرچہ نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں مگر) گناہ باقی رہتے ہیں۔ اگر (پہلے حج کر لیا ہو تب بھی) صاحبِ استطاعت ہونے پر حج نئے سرے سے فرض ہوگا۔ (ذکر مختار ج ۶ ص ۳۸۳-۳۸۵) ہاں زمانہ ارتداد میں رہ جانے والی نمازوں اور دیگر عبادتوں کی قضاء نہیں ہے اور اس دوران جو عبادتیں کی ہیں وہ مقبول بھی نہیں۔

**مُرتدین کی صحبت سے ایمان برباد ہو سکتا ہے**

**سوال:** مُرتد کی صحبت میں بیٹھنا کیسا ہے؟

**جواب:** حرام ہے۔ یہ یاد رہے کہ بغیر دلیل قطعی صرف شک کی بنا پر کسی کو

مُرتد نہیں بول سکتے۔ مُرتدین کے ساتھ نشست و برخاست (یعنی

اٹھنے بیٹھنے) کے متعلق کئے جانے والے ایک سوال کے جواب میں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 278 پر

فرماتے ہیں: ان کے پاس نشست و برخاست حرام ہے اُن سے

میل جو ل حرام ہے اگرچہ اپنا باپ یا بھائی بیٹے ہوں۔ اللہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ رُو دِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کہیں

وَاِمَّا يُسِيْبُكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا

تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر

تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ

ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ (پ ٧ الانعام ٦٨)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: تم نہ پاؤ گے

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ

ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ

(عَزَّ وَجَلَّ) اور پچھلے دن پر کہ دوستی

حَادَّ اللّٰهَ وَرَأْسُوْهُ وَلَوْ كَانُوْا

کریں اُن سے جنہوں نے اللہ

اَبَاءَهُمْ اَوْ اَبْنَاَهُمْ اَوْ

(عَزَّ وَجَلَّ) اور اس کے رسول (صلی اللہ

اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم) سے مخالفت کی اگرچہ

وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے

والے ہوں۔

(پ ٢٨ المجادلة ٢٢)

فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 328 پر ہے: مُرْتَدَّوْنَ میں سب

سے بدتر مُرْتَدَّ "مُنافِق" ہے۔ یہی وہ ہے کہ اس کی صحبت ہزار

کافر کی صحبت سے زیادہ مُضِر (نقصان دہ) ہے کہ یہ (بظاہر)

مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## مُرتد کی نمازِ جنازہ کا حکم شرعی

**سوال:** مرتد اور کافر کے جنازہ کی نماز ادا کرنے والے کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے؟

**جواب:** مرتد اور کافر کے جنازے کا ایک ہی حکم ہے۔ مذہب تبدیل کر کے

عیسائی (کرسچین) ہونے والے کا جنازہ پڑھنے والے کے بارے

میں پوچھے گئے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت

امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 170 پر ارشاد فرماتے

ہیں: اگر بہ ثبوت شرعی ثابت ہو کہ میت عیاذاً باللہ (خدا کی پناہ)

تبدیل مذہب کر کے عیسائی (کرسچین) ہو چکا تھا تو بیشک اُس کے

جنازہ کی نماز اور مسلمانوں کی طرح اس کی تجہیز و تکفین سب حرام

قطع تھی۔ قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے):

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَّ

أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ط

ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں

سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا

اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

(پ ۱۰ التوبہ: ۸۴)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرین (ظہیر اسلام) پر ڈر دو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

مگر نماز پڑھنے والے اگر اس کی نصرائیت (یعنی کرسچین ہونے) پر مطلع نہ تھے اور برہنائے علم سابق (پچھلی معلومات کے سبب) اسے مسلمان سمجھتے تھے نہ اس کی تجہیز و تکفین و نماز تک اُن کے نزدیک اس شخص کا نصرانی (کرسچین) ہو جانا ثابت ہوا، تو ان افعال میں وہ اب بھی معذور و بے قصور ہیں کہ جب اُن کی دانست (معلومات) میں وہ مسلمان تھا، اُن پر یہ افعال بجالانے بڑے عم خود شرعاً لازم تھے، ہاں اگر یہ بھی اس کی عیسائیت سے خبردار تھے پھر نماز و تجہیز و تکفین کے مُرتکب (مُرت - کب) ہوئے قطعاً سخت گنہگار اور وبال کبیرہ میں گرفتار ہوئے، جب تک توبہ نہ کریں نماز ان کے پیچھے مکروہ۔ مگر معاملہ مُرتدین پھر بھی برتنا جائز نہیں کہ یہ لوگ بھی اس گناہ سے کافر نہ ہوں گے۔ ہماری شرع مُطہّر صراطِ مُستقیم ہے، اِفراط و تفریط (یعنی حد اعتدال سے بڑھانا گھٹانا) کسی بات میں پسند نہیں فرماتی، البتہ اگر ثابت ہو جائے کہ اُنہوں نے اُسے نصرانی جان کر نہ صرف بوجہ حماقت و جہالت کسی غرض دنیوی کی نیت سے بلکہ خود اسے بوجہ نصرائیت مستحق تعظیم و قابل تجہیز و تکفین و نماز جنازہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُز و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

تصوّر کیا تو بیشک جس جس کا ایسا خیال ہوگا وہ سب بھی کافر و مرتد ہیں اور ان سے وہی معاملہ برتنا واجب جو مرتدین سے برتا جائے! اور ان کی شرکت کسی طرح روا نہیں، اور شریک و معاون سب گنہگار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

### کافر کو مرحوم کہنا کیسا؟

**سوال:** اپنے مرے ہوئے مُرتد باپ کو مرحوم کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** ارتداد کا علم ہونے کی صورت میں مرحوم کہنا کفر ہے۔ صدر الشریعہ،

بَدْرُ الطَّرِيقَه، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”جو کسی کافر کیلئے اس کے مرنے کے بعد

مغفرت کی دُعا کرے یا کسی مُردہ مُرتد کو مرحوم (یعنی رحمت کیا جائے) یا

مغفور (یعنی مغفرت کیا جائے) یا کسی مرے ہوئے ہندو کو بَیِّنْ كُنْهُ

(بے گُن۔ ٹھ) باشی (یعنی چٹی) کہے وہ خود کافر ہے۔“

(بہار شریعت حصہ اس ۹۷)

نماز اور درسِ فیضانِ سنت میں والدین کیلئے دعائے مغفرت کا نازک مسئلہ

**سوال:** اگر کسی کے والدین یا دونوں میں سے ایک کافر یا مُرتد ہو تو وہ فیضانِ

فرمان مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و دپاک نہ پڑھے۔

سنت کا درس دینے کے بعد یہ دعا: ”یا اللہ ہماری، ہمارے ماں

باپ کی اور ساری اُمت کی مغفرت فرما۔“ کر سکتا ہے یا نہیں؟ نیز

نماز میں اس قرآنی دعاء سَابَّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ ..... کا

یہ حصہ سَابَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيْيْ اِنْ (یعنی اے ہمارے پروردگار!

میری اور میرے ماں باپ کی مغفرت فرما۔ اِنْ) پڑھے یا نہیں؟

**جواب:** اگر والدین کافر ہوں تو اُن کے لئے دعائے مغفرت کرنا کفر

ہے۔ اس لئے درسِ فیضانِ سنت میں دعا کے یہ الفاظ ”ہمارے

ماں باپ کی“ نہ بولے بلکہ اس طرح دعاء کرے: یا اللہ ہماری

اور ساری اُمت کی مغفرت فرما۔ نماز میں بھی ایسی دعا نہیں پڑھ سکتا۔

اگر سوال میں مذکور دعاء کا ترجمہ جانتا ہے کہ والدین کی بخشش کی دعا

اس میں ہے اور جانتا ہے کہ اس کے والدین کافر یا مرتد ہیں پھر بھی

جان بوجھ کر اپنے والدین کی مغفرت کی نیت سے اس نے یہ دعا کی

تو اس دعا کرنے والے پر حکم کفر ہے اور توبہ و تجدیدِ ایمان اس پر

فرض ہے۔

**خاندان کا کوئی فرد بالفرض کافر ہو تو....**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ یا خاندان کا کوئی فرد اگر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُزِ دِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہو گے۔

مَعَادَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ کافر یا مُرتد ہو تو واقعی سخت آزمائش ہوتی ہے، مگر کسی صورت شریعت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ذیل میں دی ہوئی آیت اور اس کے تحت دیا ہوا مضمون پڑھیں گے تو ان شاء اللہ عَزَّ وَجَلَّ استقامت ملنے کے ساتھ ساتھ معلومات کا خزانہ لاجواب ہاتھ آئے گا۔ چنانچہ پارہ 28 سورہ مُجَادَلہ آیت نمبر 22 میں ارشادِ ربِّ العباد ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ  
حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَلَوْ كَانُوْا  
اٰبَاءَهُمْ اَوْ اَبْنَاَهُمْ اَوْ  
اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ

ترجمہ کنز الایمان: تم نہ پاؤ گے  
ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ  
اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے  
جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول  
سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ

یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ (پ 28 المجادلہ 22)

## مسلمان کی پہچان

مفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ،  
شانِ حبیبِ الرحمن صَفْحَہ 235 تا 236 پر فرماتے ہیں: یہ آیت



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کریمہ بھی حضورِ عَلَیْہِ السَّلَام کی نعت ہے اور مسلمانوں کی پہچان ہے۔ اس میں مسلمانوں کی نشانی یہ بتائی گئی کہ مومن ہرگز ایسا نہیں کر سکتا کہ اللہ و رسولِ عَلَیْہِ السَّلَام کے دشمنوں سے مَحَبَّت رکھے اگرچہ وہ اس کے خاص اہلِ قرابت ہی ہوں۔ جس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ ماں باپ کا بہت بڑا حق ہے، مگر حقِ مصطفیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مقابلہ میں کسی کا کچھ حق نہیں۔

**ماں باپ اگر کافر ہوں تو ان سے مَحَبَّت حرام ہے**

حضورِ عَلَیْہِ السَّلَام کا حکم ہے کہ داڑھی رکھو۔ ماں یا باپ یا یار دوست کہیں کہ داڑھی مُنڈاؤ اور ہرگز جائز نہیں کہ مُنڈائے۔ رب کا حکم ہے کہ نماز پڑھو اور روزہ رکھو۔ ماں کہے: یہ کام نہ کر۔ ماں کی بات ہرگز نہ مانی جاوے گی۔ کیوں کہ اللہ و رسولِ عَلَیْہِ السَّلَام کا حق سب پر مُقَدَّم (یعنی سب سے بڑھ کر) ہے۔ اسی طرح اگر کسی کا بیٹا یا بھائی یا باپ یا ماں کافر ہوں، تو ان سے مَحَبَّت، دوستی تمام کی تمام حرام ہیں۔

**صحابہ نے جنگ میں کافر رشتے داروں کو قتل کیا**

اس آیت کی تفسیر صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کی زندگی ہے۔ چنانچہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگِ اُحد میں اپنے والد ”جراح“ کو قتل کیا، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند عبد الرحمن کو جو اُس وقت کافر تھے مقابلہ کے لئے بلایا کہ عبد الرحمن آؤ! آج باپ بیٹے دو دو ہاتھ ہو جائیں! لیکن حضور علیہ السلام نے ان کو روک دیا (الحمد لله عز وجل حضرت سیدنا عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد میں مسلمان ہو گئے) حضرت مُصعب بن عُمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عُمیر کو قتل کیا جو کافر تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو قتل کیا جو کافر تھا، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربیعہ کے لڑکوں عتبہ اور شیبہ کو جنگِ بدر میں قتل کیا جو ان کے قرابت (رشتہ دار) تھے، خدا اور رسول پر ایمان لانے والوں کو (جسمانی) رشتہ داری کا کیا پاس!

(روح البیان ج ۹ ص ۱۲۴ خزائن العرفان ص ۸۷۰)

گستاخوں سے میل جول رکھنا بے ایمانوں کی نشانی ہے

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ السلام

فر جان مصلحتاً: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کی شان میں گستاخی کرنیوالوں سے میل جول اور مَحَبَّت رکھنا حرام ہے اور بے ایمانوں کی نشانی۔ سعادت مند فرزند اپنے باپ کے دشمنوں سے مَحَبَّت نہیں کرتا، اگر کوئی شخص کسی کی ماں کو گالی دیدے، تو (اُس کا بیٹا) اس سے بولنا گوارا نہیں کرتا، تو جن پر دونوں جہان (اور) ماں و باپ قربان ان (پیارے) پیارے، مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بدگوئی کرنے والوں کے پاس اُٹھنا بیٹھنا اور اُن سے مَحَبَّت کرنا کیوں کر گوارا کیا جاسکتا ہے! اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو ہر مذہب کے جلسوں اور صحبتوں میں بے دھڑک شرکت کرتے ہیں۔ خدائے پاک (بچنے کی) توفیق عطا فرمائے۔ (امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

### سانپ جان اور بُرا دوست ایمان لیتا ہے

تا تُؤْتانی دُور شو از یارِ بد یارِ بد بدتر بُود از مارِ بد  
 مارِ بد تنها ہمیں برجاں زَنَد یارِ بد بر دین و بر ایمان زَنَد  
 (مثنوی شریف کے ان دو اشعار کا خلاصہ ہے کہ) جہاں تک ہو سکے بُرے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پروردگار کا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

دوست سے دُور رہو کہ بُرا دوست سانپ سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔

سانپ تو صرف جان لیتا ہے جبکہ بُرا یا ریا ایمان لیتا ہے۔

دولت مند (اگر) ڈاکو سے مَحَبَّت رکھے تو ایک دن (اُسی ڈاکو کے

باعث) اپنی دولت برباد کر دے گا۔ اسی طرح دولتِ ایمان رکھنے

والا اگر بے ایمانوں سے مَحَبَّت رکھے، تو ایک دن اپنا ایمان کھو

دیگا۔ آج بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بُروں کی صحبت میں

بیٹھ کر بدن مذہب بن گئے۔ (شانِ حبیب الرحمن ص ۲۳۵-۲۳۶)

## قادِیانی کافر ہیں

**سوال:** ختمِ نبوت کے منکرین یعنی جو قادیانیوں کو کافر نہ مانے اُس کے

بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** مرزائیوں (قادیانیوں) کے کفر پر مُطَّلَع ہو کر انہیں کافر نہ سمجھنے والا

خود کافر مرتد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۳۲۱ مَلْخَصاً)

میں قادیانیوں کے تمام گروہ شامل ہیں۔ وہ قادیانی بھی جو مرزا

غلام احمد کو نبی مانیں اور وہ بھی جو مرزا کو مُجِدِّ دِیَا مَسِیح مانیں اور وہ بھی

جو ان میں سے تو کچھ نہ مانیں مگر اس کو محض مسلمان مانیں بلکہ وہ بھی

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

کافر و مرتد ہیں جو اس کے عقائد کو جاننے کے باوجود اسکے کافر ہونے پر شک کریں۔ قادیانی عقائد کی تفصیل میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے رسائل میں موجود ہے جو ردِ مرزا نیت کے نام سے مل سکتے ہیں۔ (ایمان کی حفاظت ص ۵۵)

## حُسامُ الحَرَمینِ کے مُتَعَلِّقُ سَوال

سُوال: کیا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتابِ مُستطابِ حُسامِ الحَرَمینِ سے آپ مُتَّفِقِ ہیں؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَکْمَلِ اِتِّفَاقِ ہے۔ میں حُسامُ الحَرَمینِ کے ایک ایک لفظ بلکہ ہر حرف کا مُوَيِّد ہوں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دینِ وِملَّت، حامیِ سنّت، ماجیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیرِ و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے حُسامُ  
 الحَرَمین میں گستاخانِ رسول کی گستاخانہ عبارات کی شرعی گرفت  
 فرما کر گستاخوں کی تکفیر فرمائی ہے۔ اس کتاب پر حَرَمینِ  
 طَبِیْن کے اُس دَوْر کے جید علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی  
 تصدیقات موجود ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے بھی ۹ اذیقعدہ  
 ۱۴۱۹ھ کو اس پر چند تائیدی سطور لکھی ہیں۔ جو دعوتِ اسلامی  
 کے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی اس کتاب میں برابر شامل  
 کی جاتی ہیں۔ دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں اور  
 اسلامی بہنوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی خاطر جاری کئے  
 جانے والے ”مَدَنی انعامات“ میں ہر سال کم از کم ایک بار حُسامُ  
 اَلْحَرَمین کا مطالعہ کرنے کی بھی ترغیب موجود ہے۔ دعوتِ  
 اسلامی سے وابستہ پڑھے لکھے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں  
 میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو گا جس نے کم از کم ایک بار  
 حُسامُ اَلْحَرَمین کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ ”حُسامُ اَلْحَرَمین“ پر کی  
 جانے والی تائیدی بنام ”مَدَنی التجاء“ کی نقل ملاحظہ فرمائیے:

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ڈر و شرف نہ پڑھا اس نے جہاں کی۔

مَدَنِي الْجَنَّةِ - عَدِيْنِه مُحَمَّدِيْن وَعَدَارَقَادِرِيَا وَمَوْعِدِيَا مِنْ  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کر و لیک کر و کر لیا کر و کر اسان کہ اس نے صبح

سلاں کیا اور دامن رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم بھارت کا مقولہ ہے  
دیا۔ سلطنت مدینہ منورہ اور سرحد اتر مکہ مکرمہ صلی اللہ علیہ وسلم

تہ سداقے صبح جہاں ہم شکر ثلوثیئے کرام کے فیضان سے مالا مال ہیں  
وہاں اللہ عز و جل کے ولی، عاشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نائبِ موعودتہ جلی

محمد دین مصطفوی سیدی و مرشدی امام احمد رضا کا  
غلیبہ رحمتہ الرحمن کا فیضان بھی بھارت لے ان شاہد اللہ بامت فلاح دوزین

ہے۔ آپ ایک ایسے مُتَّبِعِ عَالَم تھے کہ جس نے ان پر عمل کیا  
علم کے دریا بہا رہے۔ آپ کو کتبِ مبارکہ سے آج بھی ایذا دینا

فیضیاب ہو رہی ہے۔ زیر نظر کتاب **تعمیر و الايمان مع**  
**حُسام المرصين** کے تو کیا کہنے! واللہ العظیم جل کبر لے میرے

آقا احمد رضائے یہ کتابیں لکھ کر دودھ کا دودھ اور  
پانی کا پانی کر دیا!

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کا  
کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا  
رہی اللہ عنہ

تمام اسلامی بیرون لہ اسلام بیٹوں سے میری مدنی الجنات

یہ کہ پہلی فرصت میں اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ اور  
اس میں دی ہوئی ہدایات پر پہنچنے سے محفل کریں۔ اعلیٰ حضرت  
کی جملہ تحریریں عین قرآن و سنت کی مطابق ہیں۔ اگر شیطان کے وسوسوں  
میں پھنس کر میرے آقا اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کی کسی بھی تحریر پر  
تنقید کریں یا تنقید کرنے والے کی صحبت اختیار کریں اللہ اس سے  
محبت بھی کرے تو خیر دار کسی ایمان سے باقونہ دھو بیٹھیں۔  
میں بیوں کے رسول شیخ عمروں مسمیٰ مدنی سے  
بیعت پاک میں بن جائے تشریح پر رسول اللہ سے صلوات

19 ذوالقعدة 1418ھ

توبوا الى الله

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

توبوا الى الله

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

توبوا الى الله

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

توبوا الى الله

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحِ رُودِ شَرِيف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

## مُرتد کی دعوت کھانا کیسا؟

**سوال:** مُرتد کے یہاں جا کر دعوت کھانا کیسا ہے؟

**جواب:** حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں

فرمایا: نہ اُن کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ اُن کے ساتھ پانی پیو، نہ اُن

کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ اُن کے جنازہ کی نماز

پڑھو۔ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّوْطِيِّ ج ۲ ص ۴۰۱ حدیث ۶۶۶۹) میرے آقا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ فیضِ دَرَجَتِ میں سُوْال

ہوا: اگر کوئی قادیانی مسجد کے خرچ کے واسطے روپیہ وغیرہ دے یا کسی

طالبِ علم یا اور شخص کو مکان پر بلا کر کھانا کھلائے یا بھیج دے ان

دونوں صورتوں میں کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ یا وہ روپیہ مسجد میں

لگانا کیسا ہے؟ بَيِّنُوا تَوَجَّرُوا (بیان فرمائیے اجر پائیے)

**الجواب:** نہ وہ روپے لئے جائیں، نہ کھانا کھایا جائے، اور اُس

کے یہاں جا کر کھانا سخت حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ

رضویہ ج ۲۴ ص ۳۲۸) مگر یہ یاد رہے کہ بلا دلیلِ شرعی محض اُکُل

پسچو سے یافقط شک کے سبب کسی مسلمان کو مُرتد نہیں کہہ سکتے۔



ضَرَمَانَ مَصْلُفَةً (سَلَّمَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے، کَلَّ تہارا گجھ پُر دُرُودِ پاک پڑھنا تہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

جیسے کسی کو قادیانیوں کے پاس اٹھتے بیٹھتے دیکھا تو اگرچہ اس کا یہ فعل حرام ہے مگر صرف اس وجہ سے اس کو قادیانی نہیں کہہ سکتے۔ ہاں جب کسی کا قادیانی ہونا یا کسی دوسری قسم کا مُرتد ہونا قطعی طور پر ثابت ہو جائے تو پھر اسے کافر ماننا ضروری ہے اور بوقت ضرورت کافر کہنا بھی۔

## مُرتد کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

**سوال:** مُرتد اگر بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر قربانی کا جانور ذبح کرے تو قربانی ہو جائے گی یا نہیں؟

**جواب:** قُربانی بھی نہیں ہوگی اور اُس جانور کا گوشت کھانا بھی حرام ہوگا۔

چاہے جانور قربانی کا ہو یا کوئی اور۔ مثلاً مُرتد نے بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر مرغی ذبح کی تو وہ بھی حرام ہے۔ صدرُ الشَّرِيعَةِ،

بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرتِ عَلَامَةِ مَوْلَانَا مُفْتِي مُحَمَّدِ امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ

القوی فرماتے ہیں: ”مُرتد کا ذبیحہ مُردار ہے اگرچہ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ

کر ذبح کرے۔ یُوہیں (مُرتد نے) گُنتے یا بازا تیر سے جوشِ کار کیا

ہے وہ بھی مُردار ہے اگرچہ چھوڑنے کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ کہہ لی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہو۔“ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۷۷، عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۵)

**مُرْتَد کی قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں یا نہیں؟**

**سوال:** مُرْتَد کے گھر سے آیا ہوا قربانی کا گوشت کھانا کیسا ہے جب کہ مسلمان قصاب نے ذبح کیا ہو۔

**جواب:** قربانی کا جانور ہو یا عام ذبیحہ، قاعدہ یہ ہے کہ مسلمان کا ذبح کردہ

گوشت ذبح سے لیکر کھانے تک ایک لمحے کیلئے بھی مسلمان کی نظر سے اوجھل ہو کر اگر مُرْتَد یا غیر کتابی کافر کے قبضے میں نہ گیا ہو تو

اُس کا کھانا حلال ہے ورنہ حرام۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر وقتِ ذبح

سے وقتِ خریداری تک وہ گوشت مسلمان کی نگرانی میں رہے، بیچ

میں کسی وقت مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہو اور یوں اطمینان کافی

حاصل ہو کہ یہ مسلمان کا ذبیحہ ہے تو اس کا خریدنا، جائز اور کھانا

حلال ہوگا۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۲۸۲)

**مُرْتَد بیٹا، باپ کی وراثت کا حقدار ہے یا نہیں؟**

**سوال:** اگر بیٹا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُرْتَد ہو گیا ہو تو وہ اپنے باپ کی وفات کے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر ایک مرتد رُوڈو شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراڑا بڑھکتا اور ایک تیراڑا حد پہنچاتا ہے۔

بعد و رِشہ پائے گا یا نہیں؟

**جواب:** نہیں پائے گا۔ کیوں کہ مُرتد کسی کا وارث نہیں ہوتا۔ صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مُرتد کسی مُعاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہو سکتا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا اُس میں مُرتد کا کوئی وارث نہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۹ ص ۷۷، ۱، دُرِّ مُختار، رَدُّ الْمُختار ج ۹ ص ۳۸۱)

## مُرتد سے مسلمان کیا سلوک کریں؟

**سوال:** مسلمانوں کو مُرتد کے ساتھ کیا رویہ (ر۔ وی۔ یہ) رکھنا چاہئے؟

**جواب:** اس سلسلے میں فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ صَفْحہ 298 تا 299 سے

گستاخی رسول والے امتحانی پرچے کے مُتعلّق ایک مبارک فتوے

کا اقتباس ملاحظہ ہو۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت،

مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

”ان نام کے مسلمان کہلانے والوں میں جس شخص نے وہ ملعون

پرچہ مُرتب کیا وہ کافر مُرتد ہے، جس جس نے اس پر نظر ثانی کر

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کے برقرار رکھا وہ کافر مُرتد، جس جس کی نگرانی میں تیار ہو وا وہ کافر مُرتد، طلبہ میں جو کلمہ گو تھے اور انھوں نے بخوشی اس ملعون عبارت کا ترجمہ کیا اپنے نبی کی توہین پر راضی ہوئے یا اسے ہلکا جانا یا اس کو اپنے نمبر گھٹنے یا پاس نہ ہونے سے آسان سمجھا وہ سب بھی کافر مُرتد، بالغ ہوں خواہ (سجھدار) نابالغ، ان چاروں فریق میں ہر شخص (چونکہ مُرتد ہو چکا ہے لہذا اُس) سے مسلمانوں کو سلام کلام حرام، میل جُول حرام، نشست و برخاست حرام، بیمار پڑے تو اُس کی عیادت کو جانا حرام، مَر جائے تو اس کا جنازہ اٹھانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان (یعنی قبرستان) میں دفن کرنا حرام، مسلمانوں کی طرح اس کی قبر بنانا حرام، اسے مٹی دینا حرام، اس پر فاتحہ حرام، اسے کوئی ثواب پہنچانا حرام بلکہ خود قاطع اسلام (یعنی مُرتد کو ایصالِ ثواب کرنا کفر) جب ان میں کوئی مر جائے اُس کے اَعزّہ اقرّباً مسلمین اگر حکم شرع مانیں تو اس کی لاش دَفِعِ عَفْونَت (یعنی بدبو سے نجات) کے لئے مُردار گتے کی طرح بھنگی چماروں سے ٹھیلے میں اٹھوا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلوا کر اُوپر سے آگ پتھر جو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈرؤد پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

چاہیں پھینک پھینک کر پاٹ دیں کہ اس کی بدبو سے ایذا نہ ہو۔ یہ احکام ان سب (مُرتدین) کے لئے عام ہیں۔ اور جو جو ان میں نکاح کئے ہوئے ہوں ان سب کی جوڑوئیں (یعنی بیویاں) ان کے نکاحوں سے نکل گئیں اب اگر قُرْبَت ہوگی حرام حرام حرام و زِنائے خالص ہوگی اور اس سے جو اولاد پیدا ہوگی وَلَدَ الرَّئِثَانَا ہوگی۔ عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ عِدَّت گزر جانے پر جس سے چاہیں نکاح کر لیں۔ ان (مُرتدین) میں جسے ہدایت (نصیب) ہو اور (وہ) توبہ کرے اور اپنے کفر کا اقرار کرتا ہو پھر مسلمان ہو، اُس وقت یہ احکام جو اس کی موت سے متعلق تھے مُنتہی (یعنی ختم) ہوں گے، اور وہ مُمانعت جو اُس میل جُول کی تھی جب بھی باقی رہے گی، یہاں تک کہ اس کے حال سے صدقِ ندامت و خُلوصِ توبہ و صحّتِ اسلام ظاہر و روشن ہو مگر عورتیں اس سے (یعنی مُرتد شوہر کے توبہ و تجدیدِ ایمان کر لینے کے باوجود) بھی نکاح میں واپس نہیں آسکتیں، انھیں اب بھی اختیار ہوگا کہ چاہیں دوسرے سے نکاح کر لیں یا کسی سے نہ کریں، ان پر کوئی جبر نہیں پہنچتا۔ ہاں ان (عورتوں) کی

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتد میں اور کسی مرتدہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مرضی ہو تو بعد (قبول) اسلام ان (یعنی سابقہ شوہروں) سے بھی نکاح کر سکیں گی۔“

امتحانی پرچہ میں مُرتد لیڈر کے بارے میں سوال آئے تو۔۔۔؟

**سوال:** اس جواب سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امتحانی پرچوں میں کسی مُرتد لیڈر کے فضائل کے بارے میں سوال ہو تو اُس کا جواب نہ دیا جائے؟

**جواب:** بے شک نہ دیا جائے چاہے امتحان میں فیل ہونا پڑے۔ اگر اس لیڈر کے مُرتد ہونے کے بارے میں یقینی معلومات ہونے کے باوجود جواب میں مسلمان لکھ دیا تو لکھنے والا بالغ یا سمجھدار نابالغ طالب علم خود کافر و مُرتد ہو جائے گا مزید تفصیل گزشتہ جواب میں موجود ہے۔

لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم دنیا میں پیدا ہو کر واقعی سخت امتحان میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ بہت احتیاط سے زندگی بسر کرنی چاہئے اگر خدا نخواستہ کسی کے قول و فعل سے اس پر کفرِ قطعی نافذ ہو گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے بغیر توبہ و تجدیدِ ایمان کے موت آپہنچی تو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

چاہے لاکھ حاجی نمازی ہو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ کی آگ میں جلنا پڑے گا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان قطعی (قَطَّ - عی) جنتی ہونے کے باوجود خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے۔ چنانچہ تین صحابہ کرام علیہم الرضوان کے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ڈوبے ہوئے عبرت انگیز ارشادات ملاحظہ ہوں:

### ﴿1﴾ کاش میں مینڈھا ہوتا

اسلام کے عظیم سپہ سالار حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں حضور سرِ پانور، فیض گنجور، شاہِ غمپور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس اُمت کا امین فرمایا۔ اپنے بارے میں کہا کرتے تھے: کاش میں مینڈھا ہوتا، میرے گھر والے مجھ کو ذبح کر لیتے، میرا گوشت کھا لیتے اور شور بہ پی لیتے۔ (الزهد للامام احمد بن حنبل ص ۲۰۳) اللّٰهُ رَبُّ الْعَزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَيْ اَنْ يَّرَحْمَتِ هُوَ اَوْ اَنْ كَيْ صَدَقَ هَمَارِي مَغْفِرَتِ هُوَ۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

### ﴿2﴾ کاش! میں راکھ ہوتا

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُو دُ پُاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش! میں راکھ ہوتا جسے ہوائیں اُڑالے جاتیں۔

(الزهد للامام احمد بن حنبل ص ۱۷۲) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ  
کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت  
ہو۔ امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

### ﴿3﴾ کاش! میں روزِ قیامت نہ اٹھایا جاؤں

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضورِ پُر نور، شافعِ یومِ النُّشورِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مُقَرَّب ترین صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے ہیں، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے غلبے کی بنا پر فرماتے ہیں: کاش! مرنے کے بعد مجھے دوبارہ نہ اٹھایا جاتا۔ (إحياء العلوم ج ۴ ص ۲۲۶) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت  
ہو۔ امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا قبر و حشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا  
آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے  
کاش! مری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## وَجُودِ الْمُهَيِّ كِے انكار كے بارے میں سوال جواب

”اللہ ہوتا تو غریبوں کا ساتھ دیتا“ کہنا کیسا؟

**سوال:** کسی نے مشکلات سے تنگ آ کر یہ کہہ دیا: ”اگر واقعی اللہ عزَّ وَّجَلَّ ہوتا تو غریبوں کا ساتھ دیتا، مجبوروں کا سہارا ہوتا“ اس بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے۔

**جواب:** مذکورہ جملے سے صاف ظاہر ہے کہ کہنے والا اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے وجود ہی کا انکار کر رہا ہے کہ غریبوں مجبوروں کی مدد نہ ہونا اس وجہ سے ہے کہ (مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَّجَلَّ) اللہ عزَّ وَّجَلَّ نہیں ہے اگر ہوتا تو ان کی مدد ہوتی۔ کہنے والا کافر و مرتد ہے۔

## ”اللہ ہوتا تو ضرور سنتا“ کہنا کیسا؟

**سوال:** یہ کہنا کیسا کہ ”مجھے ایسا لگتا ہے کہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ نہیں ہے اگر ہوتا تو میری دعا ضرور سنتا۔“

**جواب:** اس جملے میں اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے وجود کا انکار پایا جا رہا ہے۔ کہنے والا کافر ہو گیا۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب تک آسائش ملتی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خوش رہتے ہیں مگر جوں ہی روزی میں تنگی وغیرہ کے ذریعے آزمائشیں آتی ہیں تو اول فُول بکنے اور خدا کی پناہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بُرا بھلا کہنے لگتے ہیں جیسا کہ پارہ 30 سُورَةُ الْفَجْرِ کی آیت نمبر 15 اور 16 میں اللہُ رَحْمٰنُ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهُۥ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۙ ۱۵  
وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اِهٰنِنِ ۙ ۱۶

تَرْجَمَهُ كُنْزَ الْاِيْمَانِ : لیکن آدمی تو جب اُسے اُس کا رب (عَزَّوَجَلَّ) آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے: میرے رب (عَزَّوَجَلَّ) نے مجھے عزّت دی اور اگر آزمائے اور اس کا رِزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے: میرے رب (عَزَّوَجَلَّ) نے مجھے خوار کیا۔

(پ ۳۰ سُورَةُ الْفَجْرِ ۱۵، ۱۶)

**دشواری کے ساتھ آسانی ہوتی ہے**

اگر بیماری، بے روزگاری یا کسی طرح کی دشواری کا سامنا ہو تو صَبْر،

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پروردگار کا کلمہ لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

صَبْرٌ اور صرف صَبْرٌ ہی کرنا چاہئے کہ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے  
صَبْرٌ کرنے والوں کے لئے ڈھیروں ڈھیروں ڈھیرا اجر رکھا ہے۔ اللّٰهُ  
باری عَزَّوَجَلَّ نے ہر دشواری کے ساتھ آسانی بھی رکھی ہے، چنانچہ  
پارہ 30 سُورَةُ الْمَنْشُرِ کی آیت نمبر 5 اور 6 میں ارشادِ  
ربّانی ہے:

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝  
إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝

تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: تو بیشک  
دُشْوَارِی کے ساتھ آسانی ہے، بیشک

دُشْوَارِی کے ساتھ آسانی ہے۔ (پ ۳۰ الم نشرح ۵-۶)

## خُذَاءِ، جَزَا اور سَزَا کا انکار

**سوال:** ایک شخص نے کہا: خالق، مالک، زندگی، موت، جزا و سزا بس سب  
یوں ہی ایک سوچ ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** کہنے والا اگر مسلمان تھا تو کافر و مرتد ہو گیا۔ اس قولِ بد تراز  
بول میں ربِّ و دُودِ عَزَّوَجَلَّ کے وُجُودِ کا انکار ہے جو کہ بدترین کُفْر  
ہے۔ نیز اس میں موت اور جزا و سزا کا بھی انکار ہے اور یہ بھی  
صَرَحِ کُفْرِیَاتِ ہیں۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ابھی تو بہ کر لینے اور زبان کو قابو میں رکھنے میں عاقبت ہے، ورنہ جو لوگ گُفر کی موت مر کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے واصلِ جہنم ہو جائیں گے وہ بہت ہی چچھتا نہیں گے۔ ان جہنمیوں کا اور اہل جنت کا مکالمہ (مُکا۔ ل۔ مہ) ملاحظہ فرمائیے جو کہ نہایت ہی قابلِ عبرت ہے۔ چنانچہ اس کو پارہ 29 سورۃ المذثر کی آیت نمبر 40 تا 47 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

فِي جَنَّتٍ يُتَسَاءَلُونَ ﴿٣٠﴾  
عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ مَا سَأَلَكُمُ  
فِي سَقَرٍ ﴿٣٢﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ  
الْمُصَلِّينَ ﴿٣٣﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمِ  
الْمَسْكِينِ ﴿٣٤﴾ وَكُنَّا خُوضَ مَعَ  
الْخَافِضِينَ ﴿٣٥﴾ وَكُنَّا كَذِبُ  
بِیَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٦﴾ حَتَّى  
اَتَّانَا الْيَقِينُ ﴿٣٧﴾

اللہ عزوجل کا جسم ماننا کیسا؟

سوال: اللہ عزوجل کو انسان کی طرح بدن والا ماننا کیسا ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ سچ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

**جواب:** ایسا کہنے یا ماننے والا کافر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام

اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ

رضویہ، جلد 14، صفحہ 250 پر ”دُرِّ مُخْتَار“ کے حوالے سے نقل

کرتے ہیں: ”اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر

ہے جیسے یہ کہنا کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَجْسَامُ كَمَا نَحْنُ جَسْمٌ هُوَ۔“

(دُرِّ مُخْتَار ج ۲ ص ۳۵۸)

”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَكَانٌ سِوَايَ هُوَ“

کے بارے میں سوال جواب

”روزی دینے والا اوپر بیٹھا ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ”روزی دینے والا یا انصاف کرنے والا اوپر بیٹھا ہے۔“ کہنا کیسا؟

**جواب:** یہ کلمہ کُفْر ہے کیوں کہ اس میں اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ عَزَّوَجَلَّ کے

لئے سَمْت و مکان ثابت کئے گئے ہیں۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ ، بَدْرُ

الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مؤلانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مکان ثابت کرنا کُفْر ہے کہ وہ

مکان سے پاک ہے، یہ کہنا کہ ”اوپر خدا ہے نیچے تم“ یہ کلمہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

کُفْر ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۰، فتاویٰ قاضی خان ج ۴ ص ۴۷۰)

## بچوں کو اللہ کہنا سکھائیے

**سوال:** اپنے بچوں کو بعض لوگ یہی ذہن دیتے ہیں کہ اللہ اوپر ہے۔ لہذا

ان بچوں کو جب پیار سے پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو

فورا آسمان کی طرف اُنکلی اٹھادیتے ہیں۔ ایسا سکھانا کیسا؟

**جواب:** اس طرح وہی سکھاتا ہوگا جس کا اپنا ذہن بھی یہی ہوتا ہوگا کہ

مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ”اللہ تعالیٰ اوپر ہے یا اوپر اُس کا مکان ہے

جس میں وہ رہتا ہے“ یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ اللہ تعالیٰ جہت

(یعنی سمت) سے بھی پاک ہے اور مکان سے بھی۔ بچے کو اشارہ مت

سکھائیے بلکہ جوں ہی بولنے کے لائق ہو سب سے پہلے اُس کی

زبان سے لفظ ”اللہ“ نکلوانے کی کوشش فرمائیے۔ اس کے

بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا لِلّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہنا

سکھائیے۔ نیز اُس کو یہ کہنا بھی سکھائیے: اللہ ہمارا جان سے

بھی قریب ہے۔ پارہ 26 سورہ ق آیت نمبر 16 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحہ رُوڈ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ارشاد فرماتا ہے:

وَنَحْنُ اقْدَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ  
الْوَسْرِيِّينَ ①

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم دل کی  
رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی  
علیہ رحمۃ اللہ الہامادی فرماتے ہیں: یہ کمالِ علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے  
حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں، ”وَرِيد“ وہ رگ ہے  
جس میں خون جاری ہو کر بدن کے ہر ہر جُز و (یعنی حصے) میں پہنچتا  
ہے، یہ رگ گردن میں ہے۔ معنی یہ ہیں کہ انسان کے اُجزاء ایک  
دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی چیز پردے  
میں نہیں۔ (خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ ص ۸۲۶)

”اللہ“ کا اشارہ گونگے بہرے کس طرح کریں؟

سوال: آج کل گونگے بہروں کو تربیت دینے والے ”اللہ“ کا اشارہ آسمان  
کی طرف اُنکلی اُٹھوا کر سکھاتے ہیں یہ کہاں تک دُرست ہے؟

جواب: یہ طریقہ قطعاً (قَطْ - ماً غَلَطْ ہے۔ ان بے چاروں کے ذہن میں  
یہی نظریات بیٹھ جاتے ہوں گے کہ ”اللہ تعالیٰ اوپر ہے یا اوپر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو، نیک تمہارا رنج پُر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اُس کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے، یہ دونوں باتیں کفر ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ چہت (یعنی سمت) سے بھی پاک ہے اور مکان سے بھی۔ آسمان کی طرف اشارہ کرنے کے بجائے ان کو ہاتھ کے ذریعے لفظ ”اللہ“ بنانا سکھانا چاہئے اور اس کا طریقہ نہایت ہی آسان ہے۔ سیدھے ہاتھ کی انگلیاں معمولی سی گُشاہہ کر کے انگوٹھے کا سر اوپر کی طرف تھوڑا سا بڑھا کر شہادت کی انگلی کے پہلو کے وسط میں لگا لیجئے اب سیدھی ہتھیلی کی پشت کی طرف دیکھئے تو لفظ اللہ محسوس ہوگا۔ اسی طرح کر کے اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی کی اگلی طرف دیکھیں گے تو اللہ لکھا ہوا نظر آئے گا۔

## فَلَمِيسِ كُفْرِيَاتِ سِيكْهِنِي كَا ذَرِيْعَه هِيَسِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے لئے مکان اور چہت (یعنی سمت) ثابت کرنے والے جملے لوگوں میں کافی رائج ہوتے جا رہے ہیں مثلاً ”اوپر والا“ کہنا تو بہت زیادہ عام ہے۔ جو کہ اکثر لوگوں نے زیادہ تر فلموں ڈراموں سے سیکھا ہے۔ چونکہ ہر مسلمان کفریات کی پہچان نہیں کر پاتا، اس وجہ سے نہ جانے کتنے مسلمان



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

روزانہ یہ غلطیاں کرتے ہوں گے۔ جن لوگوں سے زندگی میں کبھی ایک بار بھی یہ جملہ صادر ہو گیا ہوا نہیں چاہیے کہ اس سے توبہ کریں اور نئے سرے سے کلمہ پڑھیں اور اگر شادی شدہ ہیں تو نئے سرے سے نکاح بھی کریں۔ کاش! مسلمان بُرے خاتمے کا ڈراپنے اندر پیدا کریں، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں سے کنار کشی اختیار کریں اور ضروریاتِ دین کا علم حاصل کریں۔ آہ! موت ہر وقت سر پر کھڑی ہے! موت بیماریوں، دھماکوں، ہنگاموں، سیلابوں، طوفانی بارشوں، زلزلوں، آتش زدگیوں، نیز تیز رفتار گاڑیوں کے حادثوں کے ذریعے اچھے خاصے کڑیل جوانوں کو بھی فوری طور پر اُچک کر لے جاتی ہے اور ساری خرمستیاں اور فنکاریاں خاک میں مل جاتی ہیں۔

جل گئے پروانے شمعیں پانی پانی ہو گئیں

میرا تیرا ذکر ہو کر انجمن میں رہ گیا

”اللہ آسمان سے دیکھ رہا ہے“ کہنا کیسا؟

سوال: بدنگاہی کرنے والے کو ڈرانے کیلئے یہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں کہ، اللہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاڑ لکھتا ہے۔

عَزَّوَجَلَّ آسمان سے دیکھ رہا ہے۔

**جواب:** نہیں کہہ سکتے کہ یہ کفر یہ جملہ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد 2

صَفْحَه 259 پر ہے: ”اللہ تعالیٰ آسمان سے یا عرش سے دیکھ رہا

ہے“ ایسا کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری ج 2 ص 259) ہاں بدننگا ہی بلکہ کسی

بھی طرح کا گناہ کرنے والے کو یہ احساس دلایا جائے کہ ”اللہ

عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔“ جیسا کہ پارہ 30 سورة العلق کی 14

ویں آیت کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ يَعْلَم بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝۱۰۱ ترجمہ کنز الایمان: کیا نہ جانا کہ

اللہ عزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔

## ہزار حج سے بہتر عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! حقیقی معنوں میں ہمارے ذہن

میں ہر وقت یہ بات جمی رہے کہ اللہ عزَّوَجَلَّ ہمیں دیکھ رہا ہے

اگر واقعی اس تصور کی معراج نصیب ہو جائے تو پھر گناہوں کا صُدر

نہیں ہو سکتا۔ حضرت سیدنا امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں: حضرت حصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: ”ایک

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو یا ککھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بار بیٹھنا ہزار حج سے بہتر ہے۔“ اس ایک بار بیٹھنے سے مراد یہی ہے کہ تمام تر توجہ جمع کر کے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاضر تصور کرنا (کہ اللہ عزوجل مجھے دیکھ رہا ہے) (الرِسَالَةُ الْقَشِيرِيَّةُ ص ۲۲۱) اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كِي اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امين بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

**آنکھوں میں آگ کی سلائی پھرائی جائے گی**

کاش! نگاہوں کی حفاظت کی عادت بن جائے، یقیناً بدنگاہی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں: ”جس نے نامحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی بروز قیامت اُس کی آنکھ میں آگ کی سلائی پھرائی جائے گی۔“

(بَحْرُ الدُّمُوعِ، ص ۱۷۱-۱۷۲)

**آنکھوں کے قفلِ مدینہ کا ایک مدنی نسخہ**

حُجَّةُ الْاِسْلَامِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا اِمَامِ مُحَمَّدِ عَزَّوَالِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِي نَقْل

مدینہ

(۱) بدنگاہی کے ساتھ ساتھ فضول نگاہی سے بھی بچنا اور حیا سے اکثر نظریں نیچی رکھنا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ”آنکھوں کا قفلِ مدینہ“ کہلاتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کرتے ہیں: حضرت سیدنا جُنَیدِ بَغْدَادِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی سے کسی نے عرض کی: یاسیدِی! میں آنکھیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا چاہتا ہوں، کوئی ایسی بات ارشاد فرمائیے جس سے مدد حاصل کروں۔ فرمایا: یہ ذہن بنائے رکھو کہ میری نظر کسی دوسرے کو دیکھے اس سے پہلے ایک دیکھنے والا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) مجھے دیکھ رہا ہے۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۲۹) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کِی اُن پَر رَحْمَتِ هُو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### نیچی نظر رکھنے کا لاجواب طریقہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت سیدنا حَسَّانِ بْنِ اَبِی سِنَانِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّانِ نماز عید کے لیے گئے۔ جب واپس گھر تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اہلیہ کہنے لگی: آج آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر تمہارے پاس واپس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ (کتابُ الْوَرَعِ مع موسوعه امام ابن

ابی الدنيا، ج ۱ ص ۲۰۵) سبْحَنَ اللّٰهُ! اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِالْاَضْرُورَتِ

بالخصوص بھیڑ کے موقع پر ادھر ادھر دیکھتے ہی نہیں کہ مبادا (یعنی ایسا

نہ ہو کہ) شرعاً جس کی اجازت نہ ہو اس پر نظر پڑ جائے! (گزرے

ہوئے نیک بندوں کی ایک علامت بیان کرتے ہوئے) حضرت سیدنا

داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: نیک لوگ فضول ادھر ادھر دیکھنے

کو ناپسند کرتے تھے۔ (ایضاً ص ۲۰۴) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ

کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت

ہو۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

## کوئی دیکھ تو نہیں رہا!

حضرت سیدنا فرقد سنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مُنْفِقٌ جَب

دیکھتا ہے کہ اُسے کوئی (آدمی) نہیں دیکھ رہا تو وہ گناہ کر ڈالتا ہے۔

افسوس! کہ وہ اس بات کا تو خیال رکھتا ہے کہ لوگ اُسے نہ

دیکھیں مگر اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے اس بات کا لحاظ نہیں کرتا۔

(ایضاً ص ۱۳۰) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

## ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے  
ارے او مجرم بے پروا دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے  
(حدائقِ بخشش شریف)

**مَدَنِي التَّجَاة:** سنتوں بھرے بیان کا کیسٹ بنام: ”اللہ دیکھ رہا

ہے“ مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ حاصل کر کے خود بھی سنئے اور گھر  
والوں کو بھی سنائیے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ انتہائی مفید پائیں گے۔

”اوپر اللہ کا سہارا“ کہنے کا حکم شرعی

**سوال:** کسی سے یوں کہنا کیسا ہے کہ ”اوپر اللہ کا سہارا“ زمین پر آپکا  
سہارا۔“

**جواب:** کُفر ہے کہ اس میں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَى کے لئے مکان و سمت  
کو ثابت کیا جا رہا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ”اوپر والا“ کہنا کیسا؟

**سوال:** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کے لیے اوپر والا، بولنا کیسا ہے؟

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُوْرُوْدِ پاکی پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

**جواب:** اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ کی ذات کے لئے لفظ ”اُوپر والا“ بولنا کفر

ہے کہ اس لفظ سے اسکے لئے چہمت (یعنی سمت) کا ثبوت ہوتا ہے

اور اسکی ذات چہمت (سمت) سے پاک ہے جیسا کہ حضرت علامہ

سَعْدُ الدِّينِ تَفْتَا زَانِي عَلِيه رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِي فرماتے ہیں: ”اللّٰه

تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ مکان میں ہونے سے پاک ہے اور جب وہ

مکان میں ہونے سے پاک ہے تو چہمت (یعنی سمت) سے بھی پاک

ہے، (اسی طرح) اُوپر اور نیچے ہونے سے بھی پاک ہے۔“ (شرح

العقائد ص ۶۰) اور حضرت علامہ ابن نجيم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل

فرماتے ہیں: ”جو اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کو اُوپر یا نیچے قرار دے تو اُس پر حکم

کفر لگایا جائے گا۔“ (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۳) لیکن اگر کوئی شخص

یہ جملہ بلندی و برتری کے معنی میں استعمال کرے تو قائل پر حاکم

کفر نہ لگائیں گے مگر اس قول کو بُرا ہی کہیں گے اور قائل کو اس

سے روکیں گے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج ۱ ص ۲)

”اللہ مسجد، مندر ہر جگہ ہے“ کہنا

**سوال:** کسی نے کہا: اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ہر جگہ ہے، کعبہ میں بھی ہے، مسجد میں بھی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے، مندر میں بھی ہے اور گر جا میں بھی ہے،“ کہنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** کہنے والے پر لُؤ و مِ کفر کا حکم ہے کیوں کہ اس میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مکان ثابت کیا گیا ہے۔ اس طرح کے کلمات حمدیہ کلام میں بعض نعت خوان پڑھتے ہیں، ان کو توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا چاہئے۔

**”اللہ مکان سے پاک ہے“ اس کی وضاحت**

**سوال:** آج کل عموماً عوام یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اوپر رہتا ہے، اُس کا آسمان پر مکان ہے۔ بے شمار لوگ یوں بھی بولتے ہیں کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہر جگہ ہے۔ حالانکہ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ جگہ و مکان سے پاک ہے۔ مہربانی کر کے اس کی وضاحت کر دیجئے۔

**جواب:** بے شک اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ عَزَّوَجَلَّ جگہ و مکان سے پاک ہے۔ دراصل فلمیں ڈرامے دیکھ دیکھ کر اور بیہودہ غزلیں اور فلمی گانے سُن سُن کر بہت سے لوگوں کے ذہنوں کے اندر سوال میں مذکورہ



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرین (ظہر اسلام) پر ڈر دو پاک پرھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

گفری عقیدہ جم گیا ہے۔ اور ان لوگوں سے سُن سُن کر اولادِ در اولاد  
 ذہنوں میں معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ عقیدہ مُتَقَل ہو جا رہا ہے۔ علم  
 دین و علمائے دین سے دُوری کے باعث اللہ الرَّحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ کا  
 جگہ اور مکان سے پاک ہونا بعض اذہان قبول نہیں کر پاتے۔  
 خدائے حَتَّانِ وَمَتَّانِ جَلَّ جَلَالُهُ کے جگہ و مکان سے پاک ہونے پر  
 یوں تو بے شمار دلائل ہیں مگر میں صرف ایک دلیل عرض کرنے کی  
 کوشش کرتا ہوں، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قبولِ حق کا جذبہ رکھنے  
 والا ذہن فوراً قبول کر لے گا! یہ بات ذہن نشین فرما لیجئے کہ اللہ  
 کَرِیْمُ عَزَّوَجَلَّ قدیم ہے یعنی ہمیشہ ہمیشہ سے ہے۔ وہ تب سے ہے  
 کہ جب اب تب کب، یہاں وہاں اوپر نیچے، دائیں بائیں وغیرہ  
 کچھ بھی نہ تھا۔ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی صفات کے علاوہ ہر چیز  
 حَادِثْ ہے۔ حَادِثْ، قدیم کی ضد ہے۔ حَادِثْ یعنی وہ کہ جو عدم  
 سے وجود میں آئے۔ اس کو اور آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ جو  
 پہلے سے نہ تھا مگر بعد میں موجود ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان  
 اللہ کَرِیْمِ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی صفات کو قدیم ہی مانتا ہے اور اس

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُز و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

کے علاوہ ہر چیز بعد میں بنائی گئی اس کو بھی تسلیم کرتا ہے تو بس اتنی سی بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ بعد میں بنائی جانے والی چیزوں میں یقیناً زمین و آسمان، عرش و کرسی، اوپر نیچے دائیں بائیں وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اوپر ہے یا آسمان پر ہے یا عرش پر ہے یا ہر جگہ ہے تو پھر آسمان، عرش بلکہ ہر جگہ کو قدیم ماننا لازم آئے گا یا پھر یہ ذہن بنانا پڑے گا کہ پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ جگہ و مکان سے پاک تھا بعد میں جوں جوں وہ عَزَّوَجَلَّ چیزیں بناتا گیا اُن میں ”رہتا“ چلا گیا۔ جب ”اوپر“ وُجُود میں آیا تو اوپر آ گیا، جب ”نیچے“ کی تخلیق ہوئی تو نیچے اُتر آیا، ”عرش“ بنایا تو عرش پر پہنچ گیا اور جب ”جگہیں“ پیدا کیں تو ہر جگہ تشریف لا کر رہنے لگا۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

اللہ کرے دل میں اُتر جائے مری بات (امین)

امید ہے کہ مسئلہ سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ بہر حال شرعی حکم یہی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ”اوپر“ یا ”آسمان پر رہتا ہے“ یا ”ہر جگہ ہے“ کہنا کفر لُزومی ہے۔ یہ عقیدہ رکھنے والا مسلمان اگرچہ علمائے مُتکلمین رَحِمَهُمُ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑے۔

اللہ المبین کے نزدیک اسلام سے خارج نہیں ہوتا تاہم فقہائے کرام رَحْمَتُهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ کے نزدیک اس پر حکم کفر ہے۔ لہذا اس پر لازم ہے کہ توبہ، تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کرے۔

## مکان کے متعلق کفریات کی 7 مثالیں

﴿1﴾ اللہ تعالیٰ کے لئے چہت (یعنی سمت) ماننا کفر ہے یعنی یہ کہنا اللہ تعالیٰ اوپر ہے وغیرہا۔ (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۳) صدرُ الشَّرِيعَةِ، بدرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ چہت (یعنی سمت) و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت و جمع و خوادث سے پاک ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۸ ص ۸)

﴿2﴾ خدا کے لئے مکان ثابت کرنا (یعنی ماننا یا کہنا) کفر ہے۔

(الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۳)

﴿3﴾ اللہ تعالیٰ کے لئے جسم اور مکان ثابت کرنا کفر ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے مبارک رسالے ”قَوَارِعُ الْقَهَّارِ“

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ بُرّہ دو سو بار رُوڈ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 29 صفحہ 119 تا 285) میں دیکھی جاسکتی ہے۔

﴿4﴾ یہ کہنا کہ ”اوپر خدا ہے نیچے تم ہو۔“ یہ کلمۂ کفر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ 9 ص 180، فتاویٰ قاضی خان ج 3 ص 340)

﴿5﴾ جو کہے: ”اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے“ اگر تو اس نے وہ مراد لیا جو ظاہراً

اخبار (یعنی احادیثِ مبارکہ) میں ہے اس کی حکایت (یعنی اُسی کا

بیان) ہے تو پھر کفر نہیں۔ اگر مکان کی نیت ہے تو کفر ہے اور اگر

کچھ بھی نیت نہیں تب بھی اکثر فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام

کے نزدیک کفر ہے۔ (المحررات ج 5 ص 203، فتاویٰ رضویہ ج 13

ص 282) فسوس! اس طرح کے جملے لوگوں میں بکثرت بکے جاتے

ہیں۔ آپ غور فرمائیجئے اگر خدا نخواستہ زندگی میں کبھی اس طرح بول

دیا ہے تو بہ تجددِ ایمان و تجدیدِ نکاح کر لیجئے۔

﴿6﴾ یہ کہنا کہ ”کوئی مکان کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ذاتِ خدا موجود نہ ہو“

کلمۂ کفر ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج 14 ص 20، مجمع الانہر ج 2 ص 505)

﴿7﴾ جو کہے: ”اللہ تعالیٰ آسمان سے یا عرش سے دیکھ رہا ہے“ یہ قول کفر

(فتاویٰ عالمگیری ج 2 ص 254)

ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر بڑا درویش لطف پر دھوا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

## اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توہین کے بارے میں سوال جواب

”اللہ ظالموں کا ساتھ دیتا ہے“ کہنا

**سوال:** کوئی اپنے دشمن سے تنگ آ کر اگر اس طرح بک دے کہ ”فُلاں شخص نے ہماری ناک میں دم کر رکھا ہے اور دُکھ کی بات تو یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی ایسوں ہی کے ساتھ ہوتا ہے“۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسا کہنا کفر ہے کہ اس جملہ میں ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ کو ظالموں کا ساتھ دینے والا قرار دے کر اُس کی توہین کی گئی ہے۔

## خدا کی ناراضگی کو ہلکا جاننا کیسا؟

**سوال:** یہ کہنا کیسا ہے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناراض ہونے کی پرواہ نہیں، مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہیں۔

**جواب:** اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی کو ہلکا جاننا پایا جا رہا ہے۔ اور اُس عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بے خوف ہونے کا پہلو بھی موجود ہے لہذا مذکورہ جملہ کفریہ ہے۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

”کسی سے کہا کہ گناہ نہ کر ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا۔“ اُس

نے کہا: میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا: خدا کے عذاب کی کچھ پروا

نہیں۔ یا ایک نے دوسرے سے کہا: ”تُو خدا سے نہیں ڈرتا؟“ اُس

نے غصّہ میں کہا: ”نہیں۔“ یا کہا: خدا کیا کر سکتا ہے؟ اس کے

سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے یا کہا: خدا سے ڈر۔ اُس

نے کہا: خدا کہاں ہے؟ یہ سب کلماتِ کفر ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۱۸۰)

### امام اعظم کا خوفِ خدا اعزّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ دنیا ہی کو اپنا سب کچھ بنا

بیٹھتے، موت کو بھلا بیٹھتے اور نیک لوگوں سے رشتہ تڑا بیٹھتے ہیں وہ

عام طور پر بے لگام ہوتے ہیں، ان کی زبان گویا ان کے دل کے

آگے ہوتی ہے، دل کی طرف رجوع کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی

بس جو کچھ زبان کی نوک پر آیا پھسل کر باہر آجاتا ہے اور وہ ہر دم بک

بک کرتے رہتے ہیں اور پھر اس طرح مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ زبان سے

گفریات سرزد ہونے کا امکان بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہمیں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اپنے اندر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ پیدا کرنا چاہئے۔ کروڑوں خفیوں کے پیشوا اور میرے آقا و مولا حضرت امامِ اعظم، فقیہِ اَفْحَم، امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوفِ خدا ملاحظہ ہو۔ چنانچہ منقول ہے، ایک بارسیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سے گفتگو فرما رہے تھے کہ کسی بات پر اچانک اُس شخص نے امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اَتَّقِ اللّٰهَ! یعنی خدا کا خوف کرو! ان الفاظ کا اُس کے مُنہ سے نکلنا تھا کہ سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ زرد پڑ گیا، سر جھکا لیا اور فرمانے لگے: بھائی! اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر دے، علم پر جس وقت کسی کو ناز ہونے لگے اُس وقت وہ اس بات کا ضرورت مند ہوتا ہے کہ کوئی اس کو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی یاد دلا دے۔

(عقود الحمان ص ۲۲۷)

## اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بھول سے پاک ہے

سوال: ”میری قسمت میں شاید اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کچھ لکھنا ہی بھول گیا ہے“ یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا کہنا کفر ہے۔ کیوں کہ اس قول میں اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ کی شدید ترین توہین کرتے ہوئے اسے ”بھول جانے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

والاقرار دیا گیا ہے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ بھول جانے سے پاک ہے۔ اور ہر وہ بات جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بھول جانا ثابت کیا جائے خالص کفر ہے۔ چنانچہ پارہ 16 سورہ طہ کی آیت نمبر 52 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنسَى ﴿٥٢﴾ تَرْجَمَهُ كَنُزُ الْاِيْمَانِ: میرا رب

(پ ۱۶ ظہ ۵۲) (عَزَّوَجَلَّ) نہ بہکے نہ بھولے۔

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بھول منسوب کرنا**

**سوال:** ”نہ جانے میرا بلاوا کب آئے گا؟ شاید بنانے والا بھول گیا ہے۔“

یہ کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** ایسا کہنا کفر ہے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھولنے سے پاک ہے۔

بہار شریعت میں ہے: ”کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے

مرتا نہیں اُس کے لیے کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں“ یہ

کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۹، عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹)

**اللہ میاں کہنا کیسا؟**

**سوال:** اللہ میاں کہنا کیسا؟



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

**جواب:** اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کے ساتھ ”میاں“ کا لفظ بولنا ممنوع ہے۔ اللہ پاک،

اللہ تعالیٰ، اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اور اللہ تبارک و تعالیٰ وغیرہ بولنا

چاہئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”(اللہ

تعالیٰ کے لئے) میاں کا اطلاق نہ کیا جائے (یعنی نہ بولا جائے) کہ وہ

تین معنی رکھتا ہے، ان میں دو ربُّ العزّت کے لئے مُحال (یعنی

ناممکن) ہیں، میاں (یعنی) آقا اور شوہر اور مرد و عورت میں زنا کا دلال،

لہذا اطلاق ممنوع۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۱۴)

## ”ایمان“ کا لباس کس کو ملیگا؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب بھی کوئی آفت آ پڑے خواہ

طویل عرصے تک بے روزگاری یا بیماری دُور نہ ہو یا مسائل حل نہ

ہوں، ہر موقع پر صرف صَبْر صَبْر اور صَبْر سے کام لینا اور

آخرت کا ثواب و اجر حاصل کرنا چاہئے۔ حضرت سپیدُ نادر اودعلیٰ

نَبِیْنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں عرض

کی: اے میرے رب! جو آدمی تیری رضا کے حُصول کے لیے

مُصیبتوں پر صَبْر کرتا ہے اُس پریشان اور غمگین آدمی کا بدلہ کیا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اُس کا بدلہ یہ ہے کہ میں اُسے

ایمان کا لباس پہناؤں گا اور اُس سے کبھی بھی نہیں اُتاروں گا۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۹۰) اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ اَنْ پَر

رَحْمَتِ هُوَ اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

**”کیسے یقین کروں کہ اللہ سُنتا ہے۔“** کہنا کیسا؟

**سُوال:** اگر کوئی پریشان حال یوں کہہ بیٹھے: ”کیسے یقین کروں کہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ سُنتا ہے۔“ تو کیا حُکم ہے؟

**جواب:** ایسا کہنا کفر ہے کیوں کہ مذکورہ جملہ میں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

کے سمیع ہونے (یعنی سننے والا ہونے کی صفت) پر شک کیا جا رہا ہے جو

کہ خالص کُفر ہے۔ یا فرض یہ جملہ دُعا کے موقع پر بولا گیا

اور کہنے والا اگر اپنے اس قول سے یہ مراد لیتا ہے کہ ”کیسے یقین

کروں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُعا قبول کرتا ہے“ تو یہ معنی بھی کُفر یہ

ہیں کہ اس میں مُطلقاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُعا نہ قبول کرنے کا اظہار کیا

جا رہا ہے، حالانکہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَى پارہ 24 سورۃ الْمُؤْمِنِ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

کی آیت نمبر 60 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي  
اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط  
تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْاِيْمَانِ : اور  
تمہارے رب (عَزَّوَجَلَّ) نے فرمایا:  
مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

ہے تیرا فرماں اُدْعُونِي، ہے یہ دعا ہو قبر نہ سُونِي  
جلوہ یار سے اس کو بسانا، یا اللہ مری جھولی بھر دے  
”اللہ صابروں کے ساتھ ہے“ کا انکار

**سوال:** کسی پریشان حال نے پھر کر کہا: کہتے ہیں، ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ صَبْرُ  
کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“ میں کہتا ہوں، یہ سب بکواس ہے۔  
اس طرح کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** کھلا گُفْر ہے کہ اس قول میں رَبُّ الْعَالَمِينَ کی سخت توہین، اور  
اس آیت قرآنی کا انکار اور اسکی بھی توہین پائی جا رہی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْاِيْمَانِ : بے شک  
اللَّهُ (عَزَّوَجَلَّ) صابروں کے ساتھ ہے۔ (پ ۲ البقرة ۱۵۳)

کر بلا والوں سے بڑھ کر مُصِیْبِتِ زِدہ کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پریشان حال کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

رضا پر راضی رہے اور اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے دل ہی دل میں کہے کہ شہیدانِ وِاسِیرِ اِنِ کَرِ بِلَا عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانِ پَرِ جَوِ مُصِیْبَتِیْنَ اَنِیْ تَحِیْنَ وہ یقیناً مجھ پر آنے والی مصیبتوں سے کروڑوں گنا زیادہ تھیں مگر اُنہوں نے ہنسی خوشی برداشت کیس اور صَبْر کر کے جَنّت کے حقدار بنے۔ میں کہیں بے صبری کر کے آخرت کی سعادت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ یقیناً یقیناً یقیناً دُنوی پریشانیوں، تنگدستیوں، بیماریوں وغیرہ میں صَبْر کرنے والوں کیلئے آخرت کی خوب خوب راحت سامانیاں ہیں۔

## مُصِیْبَتِ كِی عَجِیْبِ حَكْمَتِ

حضرت سیدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک نبی علیہ السلام نے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض کی: اے میرے ربُّ العزّت! مومِن بندہ تیری اطاعت کرتا اور تیری مَعْصِیّت (نافرمانی) سے بچتا ہے (لیکن) تُو اَس سے دنیا لپیٹ لیتا اور اس کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ اور کافر تیری اطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری مَعْصِیّت (نافرمانی) پر جُرْأَت کرتا ہے لیکن تُو اَس سے مصیبت کو دُور رکھتا اور اُس کیلئے دنیا کُشاہہ کر دیتا ہے (آخر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوے، نیک تمہارا جھ پڑو دُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اس میں کیا حکمت ہے؟) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وَحی فرمائی:

بندے بھی میرے ہیں اور مصیبت بھی میرے اختیار میں ہے اور

سب میری حَمْد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں۔ مومِن کے

زِمَّہ گناہ ہوتے ہیں تو میں اس سے دنیا کو دُور کر کے اس کو

آزمائش میں ڈالتا ہوں تو یہ (آزمائش و مصیبت) اس کے

گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے

گا تو میں اسے نیکیوں کا بدلہ دُوں گا اور کافر کی (دُنوی اعتبار سے)

کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اُس کیلئے رِزْق کُشَادَہ کرتا اور مصیبت کو

اُس سے دُور رکھتا ہوں تو یوں اُس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے

دیتا ہوں حتیٰ کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اُس کے

گناہوں کی اس کو سزا دوں گا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۶۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نظام کو الٹا کہنے والا کافر ہے

سوال: اگر کوئی یوں کہے: "اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَمَا تَوَسَّوْا فِيهِ" تو کیا حکم شرعی ہے؟

ہے۔ "تو کیا حکم شرعی ہے؟"

جواب: ایسا کہنے والا کافر ہو گیا۔ کیوں کہ مذکورہ جملہ ربِّ مبین عَزَّوَجَلَّ کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

شدید ترین توہین ہے۔

”اللہ مکاروں کا ساتھ دیتا ہے“ کہنا کیسا؟

سوال: ”اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَمَّارُونَ اور مَکَّارُونَ کا ساتھ دیتا ہے۔“ یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: کہنے والا کافر ہو گیا کیوں کہ یہ جملہ قرآنِ مبین کے صریح مخالف اور اللہ ربُّ الْعَالَمِينَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى کی سخت ترین توہین پر مبنی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ کر دیکھ لیا!

سوال: کسی نے مشورہ دیا: بھائی! اپنا معاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ دیجئے۔

جواب دیا: ”میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ کر بھی دیکھ لیا، کچھ نہیں ہوتا!“ یہ جواب کیسا ہے؟

جواب: یہ جواب اللہ متین عَزَّوَجَلَّ کی توہین پر مبنی اور کفر ہے۔

اللہ کو حاسد کہنا کیسا ہے؟

سوال: کوئی خوش خوش جا رہا ہو کہ راہ میں پتھر سے ٹھیس لگے اور پاؤں زخمی

ہو جائے اس پر اگر وہ اس طرح شکوہ کرے: ”یا اللہ! کیا تو بھی

میری خوشی پر حسد کرتا ہے؟“ اس کا حکم شرعی بیان کر دیجئے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاڑ کھتا ہے۔

**جواب:** خالص کلمہ کُفر ہے، کیوں کہ مَعَاذِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اس نے اللّٰهَ

وَاجِدَ عَزَّ وَجَلَّ کو حاسد کہہ کر اُس کی سخت ترین توہین کی ہے۔

## ہاتھوں ہاتھ سزا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربُّ الانام عَزَّ وَجَلَّ کے ہر کام

میں حکمتیں ہی حکمتیں ہوتی ہیں۔ تکلیف پر صبر کر کے اجر

حاصل کرنا چاہئے کیوں کہ آفات و بلیات، کَفَّارَةً سَيِّئَاتٍ اور

باعثِ تَرْغَمِي دَرَجات ہوتی ہیں۔ چنانچہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہ

نُبُوَّت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربِّ العزَّت عَزَّ وَجَلَّ و

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جب کسی بندے

سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہ کی سزا فوری طور

پر اُسے دنیا ہی میں دے دیتا ہے۔“

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ ج ۵ ص ۶۳۰ حدیث ۱۶۸۰۶)

## آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ممکن نہیں

آہ! ہم تو سراپا گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، کاش! جب بھی

کوئی مصیبت پیش آئے اس وقت یہ ذہن بنانا نصیب ہو جائے کہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

شاید آخرت کے بجائے دنیا ہی میں سزا دے دی گئی ہے۔ اس طرح اُمید ہے کہ صبرِ آسان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مقابلے میں دُنیا کی سزا انتہائی آسان ہے۔ دُنیا کی مصیبت آدمی برداشت کر ہی لیتا ہے مگر آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ناممکن ہے یہاں تک کہ اگر کوئی کہہ دے کہ میں قبر یا جہنم کا عذاب برداشت کر لوں گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

”اللہ بدمعاش کے ساتھ ہے“ کہنا کیسا؟

سوال: اگر کسی بدمعاش سے بیزار ہو کر مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ کوئی یوں کہہ دے کہ ”فلاں کو خوفِ خدا سلئے نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ خود اُسکے ساتھ ہے کہ جا بیٹا..... تو لوگوں کی بہن بیٹی کے دوپٹے اُتار، ان پر جھوٹے الزامات لگا تو جو بھی کر میں تیرے ساتھ ہوں۔“ اس کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: مذکورہ جملہ ربِّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی شدید توہین کی وجہ سے کفر ہے۔  
کیچڑ میں لٹھڑے ہوئے بچہ سے درسِ عبرت  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حکمت ہوتی ہے۔ یہ ذہن مت بنائیے کہ صرف نیک بندوں ہی پر امتحان آتا ہے، بسا اوقات گنہگاروں کو بھی مصیبتوں میں مبتلا کر کے اُن کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک کیا جاتا ہے۔ چنانچہ۔

مفسر شہیر حکیمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اتان اپنی دلپذیر تقریر میں فرماتے ہیں: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی جگہ سے گزر رہے تھے، ملاحظہ فرمایا، ایک بچہ کچھڑ میں گر گیا ہے اور اس کے کپڑے و جسم لٹھڑ گئے ہیں، لوگ دیکھتے ہوئے گزر جاتے ہیں، کوئی پرواہ بھی نہیں کرتا۔ کہیں دُور سے ماں نے دیکھا، دوڑتی ہوئی آئی، دو تھپڑ بچے کے لگائے، کپڑے اُتار کر دھوئے، اُسے غسل دیا۔ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو یہ دیکھ کر وجد آ گیا اور فرمایا کہ یہی حال ہمارا اور رحمتِ الہی (عَزَّوَجَلَّ) کا ہے۔ ہم گناہوں کی دلدل میں لٹھڑ جاتے ہیں، کسی کو کیا پرواہ! مگر رحمتِ الہی (عَزَّوَجَلَّ) کا دریا جوش میں آتا ہے، ہم کو مصیبتوں کے ذریعے دُرُست کیا جاتا ہے اور توبہ و عبادات کے پانی سے غسل دے کر صاف فرماتا ہے۔ مفسر شہیر حکیمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار

ضَرَمَانَ مَصْلُفًا: (مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

خان علیہ رحمۃ الختان یہ حکایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: جب مہربان ماں کچھ سزا دیکر تنبیہ کر سکتی ہے تو خالق و مالک اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے بعض اوقات سزا دیکر اصلاح فرماتا ہے۔

(معلم تقریر ص ۳۳)

”اللہ بخشے گا نہیں تو کہاں جائیگا!“ کہنا کیسا؟

**سوال:** یہ کہنا: کیسا اللہ غفورٌ رحیم ہے ”ضرور بخشے گا، بخشے گا نہیں تو جائے گا کہاں!“

**جواب:** جو اللہ تبارک و تعالیٰ پر کسی دوسرے کو قادرِ مانے اور ربِّ

غَفُورٌ عَزَّ وَجَلَّ کو محکوم و مجبور قرار دے وہ کافر ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ قادرِ مطلق ہے، سب پر حاکم ہے، سب اسی کے محتاج ہیں، اس پر کسی کا زور نہیں چلتا۔ مذکورہ جملہ ”ضرور بخشے گا، بخشے گا نہیں تو جائے گا کہاں!“ میں اللہ تعالیٰ کو مجبور و محکوم اور غیر قادرِ ماننے کا پہلو نمایاں ہے اس جملے پر حکم کفر ہے۔

”فُلان اللہ کو ٹھگتا ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** بڑی رات کے نوافل پڑھنے والے نے کہا: ”میں تو سال بھر کچھ نہیں

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڑ رُوڑ پڑھو تمہارا رُوڑ و مجھ تک پہنچتا ہے۔

کرتا بڑی رات کو اللہ کو ٹھگ لیتا ہوں۔“ یا کہا: ”فلاں یوں تو کبھی نماز نہیں پڑھتا مگر بڑی رات کو اللہ کو ٹھگ لیتا ہے۔“

**جواب:** ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو ٹھگ لیتا ہوں“ اور ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو ٹھگ لیتا ہے۔“ یہ دونوں کلمات صریح کفریات ہیں۔ ان دونوں باتوں میں اللہ رب العلمین عَزَّوَجَلَّ کو دھوکہ کھا جانے والا مانا گیا ہے جو کہ اُس کی شدید ترین توہین ہے اور اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی توہین کرنے والا کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔

کیا اللہ کو سخی کہہ سکتے ہیں؟

**سوال:** اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو سخی کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو سخی نہیں جو ادا کہنا چاہئے۔ میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 27 صفحہ 165 پر فرماتے ہیں: اسمائے الہیہ توقیفیہ (یعنی قرآن و حدیث کی طرف سے اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے ٹھہرائے ہوئے نام) ہیں، یہاں تک کہ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُہُ کا جو ادا ہونا اپنا ایمان مگر اُسے سخی نہیں کہہ سکتے کہ شرع (شرع) میں وارد نہیں۔ مفسر شہیر

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

حکیمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الختان فرماتے ہیں: مُحَمَّدٌ وَرَبُّهُ عَرَبٌ میں عُمُوًّا سَخِيًّا اُسے کہتے ہیں جو خود بھی کھائے اوروں کو بھی کھلائے۔ جَوَادٌ وہ جو خود نہ کھائے اوروں کو کھلائے۔ اِسِيًّا لِیَ اللّٰهِ تَعَالٰی کو سَخِيًّا نہیں کہا جاتا ہے۔ سَخِيًّا کے مقابل (OPPOSITE) بَخِيْلٌ ہے (اور بَخِيْلٌ وہ ہے) جو خود کھائے اوروں کو نہ کھلائے۔ جَوَادٌ کا مقابل (OPPOSITE) مُمَسِكٌ ہے (اور مُمَسِكٌ وہ ہے) جو نہ کھائے نہ کھانے دے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام دُنوی اُخْرُوٰی نعمتیں دُنیا کے لیے ہیں اُس (کی اپنی ذات) کیلئے نہیں۔

(مرآة ج اص ۲۲۱)

## خدا کو رام کہنا کیسا؟

سوال: خدا عَزَّوَجَلَّ کو رام کہنا کیسا؟

جواب: صدرُ الشَّرِيعَةِ بدرُ الطَّرِيقَةِ عَلَّامُہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: خدا کو رام کہنا ہندوؤں کا مذہب ہے۔ وہ چونکہ اسے ہر شے میں ”رما ہوا“ یعنی حُلُول (1) کیا ہوا جانتے

دینہ

(1) حُلُول یعنی ایک چیز کا دوسری چیز میں اس طرح داخل ہونا کہ دونوں میں تمیز نہ ہو سکے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہیں، اس وجہ سے اسے رام کہتے ہیں اور یہ عقیدہ کفر ہے اور  
اسے (یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ کو) رام کہنا بھی کلمہ کفر ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۱۸)

## اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ عَزَّوَجَلَّ كِي تَوْهِينِ كِي مَمْلُوقِ كُفْرِيَاتِ كِي 50 مَثَالِي

﴿1﴾ ”اللَّهُ تُو ہمارے لئے“ ڈائنام 80 کی گولی“ کھا کر سو گیا ہے۔“ یہ  
کہنا صریح کفر ہے۔

﴿2﴾ پیارا ایسا ہے کہ خدا کو بھی حیرت ہے۔ یہ کلمہ کفر ہے۔

﴿3﴾ فلاں کی حرکتوں سے تو اللہ عزَّوَجَلَّ بھی پریشان ہے یا ﴿4﴾ فلاں کو  
پیدا کر کے تو اللہ تعالیٰ بھی پچھتا رہا ہے یہ دونوں صریح  
کفریات ہیں۔

﴿5﴾ ”وہ تو اللہ کے چھوڑے رہتا ہے“ یہ کلمہ کفر ہے۔

﴿6﴾ خدا کو مخلوق کہنا ﴿7﴾ خدا کا بندہ بننے سے انکار کرنا ﴿8﴾ خدا کی  
نفی (یعنی انکار) یہ تینوں صریح کلمات کفر ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۲۷۸)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (ظہر اسلام) پر ڈر دو پاک چڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

﴿9﴾ کسی شخص سے کہنا کہ ”تُو خدا کو بھول جا“ کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۲۷۸)

﴿10﴾ ”رب رُوٹھتا ہے تو رُوٹھے میرا محبوب مجھ سے نہ رُوٹھے۔“ یہ

کلمۂ کفر ہے۔ اس طرح کے جملے عام طور پر فلمی گانوں میں

استعمال ہوتے ہیں۔ معنی جاننے کے باؤ جو لوگ ایسے گانے بخوشی

چلاتے اور سنتے ہیں ان سب پر بھی حکم کفر ہے۔

﴿11﴾ یہ کہنا کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خطا کرتا ہے یا ﴿12﴾ یہ کہنا کہ اس میں کوئی

نقص (یعنی خامی) ہے۔ یہ دونوں کفریات ہیں۔

﴿13﴾ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے کسی شے میں خلل کرنے کا عقیدہ کفر یہ ہے۔

﴿14﴾ جو کہے: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے میری بیماری اور بیٹے کی مشقت کے

باؤ جو داگر مجھے عذاب دیا تو اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔“ یہ کہنا کفر ہے۔

(الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۹)

﴿15﴾ جو کہے: ”اے اللّٰهُ! مجھے رزق دے اور مجھ پر تنگدستی ڈال کر ظلم نہ

کر۔“ ایسا کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۲۶۷)

﴿16﴾ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ظلم کی نسبت کرنا، اسے ظالم کہنا کفر

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر بُرّ و دشرف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۳۲)

﴿17﴾ جو شخص کہے: ”اللّٰهُ جانتا ہے کہ یہ کام میں نے نہیں کیا حالانکہ (اس کو معلوم ہے کہ) وہ کام اس نے کیا ہے۔“ تو اُس پر حکم کفر ہے۔

(منح الروض الازھر للقاری ص ۵۱۱)

اس طرح کا جملہ مسجد میں آ کر سوال کرنے والے اور اس کے علاوہ کئی مواقع پر بکثرت استعمال ہوتا ہے بلکہ بعض لوگوں کا تو یہ ”تکبیر کلام“ ہوتا ہے۔ سچی بات میں اگر کہا تو حرج نہیں تاہم اس طرح کہنے کی عادت نکال دینا مناسب ہے کہ عادت ہوئی تو جھوٹی بات پر بھی منہ سے نکل سکتا ہے۔

﴿18﴾ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو کسی بھی شے یا کسی ذات کا محتاج کہنا کفر ہے۔

﴿19﴾ ”اگر قیامت میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا تو میں تم

سے اپنا حق لے لوں گا۔“ اس طرح کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲

ص ۲۵۹) کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ فیصلہ کرنے

میں شک کا اظہار ہے۔

﴿20﴾ کسی زبان دراز آدمی سے کہا: ”خدا تمہاری زبان کا مقابلہ نہیں کر

قرآن مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑے۔

سکتا میں کیسے کر سکوں گا۔“ یہ کہنا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۰)

﴿21﴾ ایک نے دوسرے سے کہا: اپنی عورت کو قابو میں کیوں نہیں رکھتا؟

اُس نے کہا: ”عورتوں پر خُدا کو تو قدرت ہے نہیں، مجھے کہاں سے

ہوگی!“ یہ کہنا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۰)

﴿22﴾ ”ارے یہ تو اتنا چالاک ہے کہ خدا کو بھی دھوکہ دیدے“ یہ کَلِمَةُ

کفر ہے۔

﴿23﴾ ایک نے دوسرے پر ظلم کیا، مظلوم نے کہا: خدا نے یہی مُقَدَّر کیا

تھا۔ ظالم نے کہا: ”میں اللہ کے مُقَدَّر کئے بغیر کرتا ہوں۔“ یہ کُفر

ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۰، عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۱)

﴿24﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی تصغیر (تص - غیر) کرنا کُفر ہے، جیسے کسی کا

نام عبد اللہ یا عبد الخالق یا عبد الرحمن ہو، اُسے پکارنے میں آخر

میں الف وغیرہ ایسے حُرُوفِ مِلادیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی

ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۰، اَلْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۳) تصغیر کا

مطلب ہے کسی شے کو چھوٹا کر کے بیان کرنا، جیسے کتاب سے

کتابچہ، مکھ سے مکھڑا، کمر سے کمریا، روپیہ سے رُپئی، آنکھ سے



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز دِ پاک پڑھا اس کے دو سال کے گناہ معاف ہو گے۔

آنکھڑی، نگر سے نگری یا نگر یا وغیرہ وغیرہ۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بعض اسمائے الہیہ جن کا اطلاق (یعنی بولا جانا) غیر اللہ (یعنی اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے سوا دوسروں) پر جائز ہے ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے جیسے علی، رشید، کبیر، بدیع۔ کیونکہ بندوں کے (رکھے جانے والے ان) ناموں میں وہ معنی مُراد نہیں جن کا ارادہ اللہ تعالیٰ پر اطلاق کرنے (یعنی بولے جانے) میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں اَلْف ولام ملا کر بھی نام رکھنا جائز ہے مثلاً اَلعلی، الرَّشید، ہاں اس زمانے میں چونکہ عوام میں ناموں کی تصغیر کرنے کا بکثرت رواج ہو گیا ہے لہذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام (رکھنے) سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خصوصاً جب اسمائے الہیہ کے ساتھ عبد کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا مثلاً عبد الرَّحیم، عبدُ الکریم، عبدُ العزیز کہ یہاں مُضافِ الیہ (1) سے مُراد اللہ تعالیٰ ہے اور

دینہ

(1) علمِ نحو میں ”مُضاف“ وہ اسم ہے جسے دوسرے اسم کی طرف نسبت دی جائے اور ”مُضافِ الیہ“ وہ اسم جس کی طرف کوئی دوسرا اسم منسوب کیا جائے۔ جیسے: ”اللہ کا بندہ“ اس میں ”بندہ“ مُضاف اور ”اللہ“ مُضافِ الیہ ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ایسی صورت میں تصغیر اگر قصداً ہوتی تو معاذ اللہ گُفَر ہوتی کیونکہ یہ اس شخص کی تصغیر نہیں بلکہ معبودِ برحق جَلَّ جَلالُه کی تصغیر ہے مگر عوام اور ناواقفوں کا یہ مقصد یقیناً نہیں ہے اسی لیے وہ حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ ان کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ احتمال (یعنی گمان) ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۵۴ مکتبۃ المدینہ، دُزِ مُختار، رُدالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۸)

﴿25﴾ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کیلئے یہ ماننا کہ وہ سوتا ﴿26﴾ اُوٹھتا اور ﴿27﴾

بہکتا ہے کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۱۸۳)

﴿28﴾ جو شخص دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلامِ حقیقی کا مدعی (دعویدار) ہو

کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۱۸۶)

﴿29﴾ یہ کہنا کہ ”اللہ تعالیٰ کا علم قدیم نہیں ہے۔“ کفر ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲)

﴿30﴾ جو اللہ کے لئے باپ یا ﴿31﴾ بیوی یا ﴿32﴾ بیٹا مانے وہ کافر

ہے اور جو ممکن کہے وہ گمراہ بددین ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ اول ص ۱۸)

﴿33﴾ اگر ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے۔ جیسے یہ کہنا کہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے۔ یا کہے: ”جیسے ہمارے ہاتھ  
بیاپاؤں ہیں ایسے ہی جسم کے ٹکڑے اللہ عزوجل کے لئے بھی ہیں۔“

(درمختار ج ۲ ص ۳۵۸)

﴿34﴾ اللہ عزوجل کی طرف جہالت یا ﴿35﴾ عجز (یعنی مجبور ہونا) یا

﴿36﴾ نقص (یعنی خامی) کی نسبت کرنا کفر ہے۔

(البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۲)

﴿37﴾ ”خدا سے چھین لاؤں گا“ کہنا کلمہ کفر ہے۔

﴿38﴾ یہ کہنا: ”چھوڑو یا! خدا سے ہم خود ہی نمٹ لیں گے۔“ یہ کلمہ

کفر ہے۔

﴿39﴾ جو کہے کہ معدوم (یعنی جو ابھی وجود میں نہیں آئی ایسی) شے اللہ تعالیٰ کو

معلوم نہیں وہ کافر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳)

﴿40﴾ جس نے کہا: ”اگر اللہ تعالیٰ مجھے فلاں کے ساتھ جنت میں داخلے کا

حکم کرے گا تو میں نہیں جاؤں گا۔“ کہنے والا کافر ہے۔

(منح الروض ص ۵۲۲)

فرحان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

﴿41﴾ کسی نے کہا: ”اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں کے بغیر جنت دی تو میں

جنت میں نہ جاؤں گا یا ﴿42﴾ کہا: ”اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں عمل

کی وجہ سے جنت دی تو میں جنت میں نہ جاؤں گا“ ایسے پر حکم کفر

ہے۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَرِ ج ۲ ص ۵۰۹)

﴿43﴾ ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا: ”اگر اللہ عزَّوَجَلَّ بھی تیری

سِفارش کرے تو میں اُس کی سِفارش قبول نہیں کروں گا۔“ ایسا کہنا

کفر ہے۔

﴿44﴾ ”اگر خدا بھی مجھے اس کام کا حکم دیتا تو میں نہ کرتا۔“ یہ کہنا کفر

ہے۔ (عالمگیری ص ۲۵۸)

میرے آقا علی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس

مسئلے کے تحت فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں اور اگر اس سے یہ مراد لی

جائے کہ اس کام کا کرنا مجھ پر بہت بھاری ہے اس حیثیت سے کہ

اگر یہ کام اللہ عزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل کیا ہوا فرض ہوتا تو بھی

میرا نفس مجھے اس کے کرنے سے ضرور منع کرتا تو اس کی تکفیر نہیں کی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

جائے گی۔ (مترجم حاشیہ عالمگیری باب احکام المرتدین ص ۲۴)

﴿45﴾ دو آدمیوں میں لڑائی ہوئی، کسی نے کہا: صلح کر لو۔ اس پر اُس نے کہا: تم تو کیا اگر خدا کہے تب بھی صلح نہیں کروں گا۔ یہ کلمہ کُفْر ہے۔

﴿46﴾ ایک نے دوسرے سے کہا: میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں۔

دوسرے نے کہا: ”میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا ﴿47﴾“ کہا: یہاں

کسی کا حکم نہیں چلتا،“ کہنے والا کافر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۹)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرماتے ہیں: یہ کلمہ ”خدا کا حکم نہیں جانتا“ جب مطلق کہا جائے اور

اس سے مراد استخفاف (ہلکا جاننا) و توہین حکم خدا ہو تو اس کے کفر

ہونے میں کوئی شک نہیں ہاں اگر اس نے اس کے حقیقی معنی مراد

لئے جو شریعت کو نہ جاننے کے ہیں تو کفر نہیں اور جب اس (یعنی

کہنے والے) کی مراد معلوم نہیں تو تکفیر نہ کرنے میں حفاظت ہے

اگرچہ زیادہ ظاہر اس سے استخفاف (یعنی ہلکا جاننا۔ توہین) ہی ہے۔

(مترجم حاشیہ عالمگیری باب احکام المرتدین ص ۲۵)

﴿48﴾ ”میرے ظلموں سے تجھے خدا بھی نہیں بچائے گا۔“ یہ کہنا کفر ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

﴿49﴾ کسی شخص سے کہا گیا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا طلب کرو۔“ اُس نے جواب دیا: ”مجھے نہیں چاہئے۔“ جواب دینے والے پر حکم کفر ہے۔

(منع الروض ص ۵۲۲)

﴿50﴾ کسی نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر دے،“ محسن بولا: مجھے جزائے خیر نہیں چاہئے۔ محسن پر حکم کفر ہے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

## اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کے بارے میں سَوَالِ جَوَابِ

### اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرنا کیسا؟

سوال: اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرنا کیسا؟

جواب: قطعی کفر ہے اور مُعْتَرِضِ كَافِرٍ وَمُرْتَدٍ۔

اللَّهُ پر اعتراض کرنا کیوں کُفر ہے؟

سوال: یہ بھی وضاحت کر دیجئے کہ آخر اعتراض کرنا کیوں کُفر ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**جواب:** اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض سے بچنے کا شریعت میں حکم ہے اور ہر

مسلمان کا حکم شریعت کے آگے سر تسلیم خم ہے۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خالق

و مالک ہے، اُسی عَزَّوَجَلَّ کے پیدا کردہ بندے کا اُس عَزَّوَجَلَّ پر

اعتراض کرنا اُس عَزَّوَجَلَّ کی شدید ترین توہین ہے۔ مَعَاذَ اللّٰهِ

عَزَّوَجَلَّ اگر اعتراض کی اجازت دیدی جائے تو پھر جس کی سمجھ میں

جو کچھ آئے گا وہ کہتا پھرے گا کہ مثلاً اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں کام

کیوں کیا؟ فلاں کام کیوں نہیں کیا؟ اس کو یوں نہیں اور یوں کرنا

چاہئے تھا وغیرہ وغیرہ۔ اگر عقلاً بھی دیکھا جائے تو اعتراض کرنا غلط

ہی ہے کیوں کہ اعتراض اُس پر قائم ہوتا ہے جس میں کوئی خامی ہو یا

جو غلطیاں یا غلط فیصلے وغیرہ کرتا ہو جبکہ ربّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی

ذاتِ ستُوہ صِفات ہر طرح کی خامی و خطا سے پاک ہے۔ ہاں یہ

بات جُدا ہے کہ ناقصِ العقل بندہ بعض باتوں کی مصلحتیں نہ سمجھ

پائے۔ بہر حال مسلمان کو چاہئے کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام کو مہین

بر حکمت ہی یقین کرے خواہ اس کی اپنی عقل میں آئے یا نہ

آئے۔ زبان پر آنا کجا دل میں بھی اعتراض کو جگہ نہ دے۔ اس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ضمّن میں فتاویٰ رضویہ شریف جلد 29 میں موجود ایک تفصیلی فتوے سے سُرخیوں اور اپنی بساطِ بھرتسہیل (1) (تسن۔ ہیل) کے ساتھ اقتباس پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں ”اعتراض کرنا کیوں کفر ہے؟“ اس کا جواب اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَہُت اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرّتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجدّد دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

**ستر ہزار جادوگر سجدہ میں گر گئے!**

”ابن جریر“ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ جب

\_\_\_\_\_ دینہ

(1) سہل کرنا، آسان کرنا۔



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سَيِّدُ نَامُوسَىٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَوْمُوسَىٰ عَزَّوَجَلَّ نِي رَسُوْل كِر كِي  
 فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ علیہ السلام چلے تو ندا ہوئی، مگر اے موسیٰ!  
 فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دل میں کہا: پھر میرے  
 جانے سے کیا فائدہ ہے؟ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم السلام  
 نے کہا: اے موسیٰ! آپ کو جہاں کا حکم ہے جائیے، یہ وہ راز ہے کہ  
 باوصفِ کوشش (یعنی کوشش کے باوجود) آج تک ہم پر بھی نہ  
 گھلا۔

اور آخر نَفْعِ بَعَثَتْ (یعنی رسول کے بھیجنے کا فائدہ) سب نے دیکھ لیا کہ  
 دشمنانِ خدا ہلاک ہوئے، دوستانِ خدا نے ان کی (یعنی حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام کی) غلامی اختیار کر کے عذاب سے نجات پائی۔ ایک  
 جلسے میں ستر ہزار سحر سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے:

اَمْثَابِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱۱۱ رَبِّ  
 ترجمہ کنز الایمان: ہم ایمان  
 لائے جہان کے رب پر، جو رب ہے  
 مُوسَىٰ وَ هَارُونَ ۝۱۱۲

موسیٰ اور ہارون کا۔ (پ ۹ الاعراف ۱۲۱، ۱۲۲)

دَرَسِ عَطَّارٍ: بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! انبیائے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ معصوم ہوتے ہیں وہ ہرگز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض نہیں کرتے۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ کے دل میں خیال آنا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ برہنائے اعتراض نہیں حکمت پر غور کرتے ہوئے تھا، اور آپ علی نبینا وعلیہ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ کو حکمت کانوں سے سنانے بتانے کے بجائے آنکھوں سے دکھانے کی ترکیب فرمائی گئی اور وہ یہ کہ فرعون چونکہ شقی اَزَلٰی (یعنی ہمیشہ کیلئے بد بخت) تھا اس لئے ایمان نہ لایا مگر آپ علی نبینا وعلیہ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ کے اُس اَزَلٰی کافر کے پاس نیکی کی دعوت دینے کا ثواب کمانے کیلئے تشریف لے جانے کی بَرَکت سے 70 ہزار جادو گرا ایمان لے آئے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن مزید فرماتے ہیں: مولیٰ عَزَّوَجَلَّ قادر تھا اور ہے کہ بے کسی نبی (اور آسمانی) کتاب کے تمام جہان کو ایک آن میں ہدایت (عنایت) فرمادے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُم عَلَى الْهُدٰى

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۲۵﴾

اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن۔ (پ۱۷ انعام ۳۵)

**اللہ چاہتا تو کسی کو بھوک ہی نہ لگتی**

مگر اس نے دنیا کو عالم اسباب بنایا اور ہر نعمت میں اپنی حکمت بالغہ کے مطابق مختلف حصہ رکھا ہے۔ وہ چاہتا تو انسان وغیرہ

جانداروں کو بھوک ہی نہ لگتی، یا بھوکے ہوتے تو کسی کا صرف نام

پاک لینے سے، کسی کا ہوا سونگھنے سے پیٹ بھرتا۔ زمین جو تنے

(یعنی ہل چلانے) سے روٹی پکانے تک جو سخت مشقتیں پڑتی ہیں

کسی کو نہ ہوتیں۔ مگر اُس (عَزَّوَجَلَّ) نے یونہی چاہا اور اس میں بھی

بے شمار اختلاف (فرق) رکھا۔ کسی کو اتنا دیا کہ لاکھوں پیٹ اس کے

دَر سے پلتے ہیں اور کسی پر اس کے اہل و عیال کے ساتھ تین تین

فاقے گزرتے ہیں۔ غرض ہر چیز میں،

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ط  
نَحْنُ قَسَمْنَا بِيَهُم مَّعِيشَتَهُمْ  
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

ترجمہ کنز الایمان: کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں؟ ہم نے ان میں ان کی زیست

کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا۔ (پ ۲۵ الزخرف ۳۲)

کی فیر نکلیاں ہیں۔ (مگر) احمق بد عقل، یا اُجھل بد دین (یعنی سخت جاہل گمراہ) وہ اس کی ناموس (بارگاہِ عظمت) میں چُون وچرا کرے کہ ”یوں کیوں کیا، یوں کیوں نہ کیا؟“ سنتا ہے! اس کی شان ہے:

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ  
عَزَّوَجَلَّ، جُوچا ہے کرے۔

ترجمہ کنز الایمان: اللہ

(پ ۱۳ ابرہیم ۲۷)

اس کی شان ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ①  
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حکم فرماتا ہے جوچا ہے۔

(پ ۶ المائدہ، ۱)

اس کی شان ہے:

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ②

ترجمہ کنز الایمان: اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان

سب سے سوال ہوگا۔ (پ ۱۱۷ الانبیاء ۲۳)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُختر و رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

## ہزاروں اینٹوں کی تقسیم کی بہترین مثال

زید نے روپے کی ہزار اینٹیں خریدیں، پانسو (500) مسجد میں لگائیں، پانسو پانخانہ کی زمین اور قَد مچوں (1) میں۔ کیا اس سے کوئی اُلجھ سکتا ہے کہ ایک ہاتھ کی بنائی ہوئی، ایک مٹی سے بنی ہوئی، ایک آوے (بھٹی) سے پکی ہوئی، ایک روپے کی مول لی (یعنی خریدی) ہوئی ہزار اینٹیں تھیں، اُن پانسو میں کیا خوبی تھی کہ مسجد میں صرف (استعمال) کیس؟ اور ان میں کیا عیب تھا کہ جائے نجاست (نجاست خانے) میں رکھیں۔ اگر کوئی احمق اس (اپنے پلے سے اینٹیں خرید کر لگانے والے) سے پوچھے تو وہ یہی کہے گا کہ میری ملک تھیں میں نے جو چاہا کیا۔

بادشاہ سے الجھنے والے فقیر کو کوئی عقلمند نہیں کہتا

جب مجازی (غیر حقیقی) جھوٹی ملک کا یہ حال ہے تو حقیقی سچی ملک کا کیا پوچھنا! ہمارا اور ہماری جان و مال اور تمام جہاں کا وہ ایک اکیلا

\_\_\_\_\_  
دینہ

(1) w.c. یا گھڈی کے پائے۔ جس پر پاؤں رکھ کر قضائے حاجت کیلئے بیٹھتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا گنہ گار بڑا ہو گا اور تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پاک نرالا سچا مالک ہے۔ اس کے کام، اس کے احکام میں کسی کو

مجالِ دَمِ رَدَن (دم مارنے کی جرأت) کیا معنی! کیا کوئی اس کا

ہمسمر (ہم پلہ) یا اس پر افسر ہے جو اس سے ”کیوں اور کیا“ کہے!

مالکِ علی الاطلاق (یعنی مالکِ مطلق، ہر کام کا مالک و مختار) ہے، بے

اشتراک ہے (شرکت سے پاک)، جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے گا۔

ذلیل فقیر بے حیثیت حقیر اگر بادشاہِ جبّار سے اُلجھے تو اس کا سر کھجایا

ہے، شامت نے گھیرا ہے۔ اس (بادشاہ سے اُلجھنے والے) سے ہر

عاقِل (یعنی عقلمند) یہی کہے گا: اُو بد عقل بے ادب! اپنی حد پر رہ۔

جب یقیناً معلوم ہے کہ بادشاہِ کمالِ عادل اور جمعِ کمالِ صفات میں

یکتا و کامل ہے تو تجھے اس کے احکام میں دَخل دینے کی کیا مجال!۔

گدائے خاک نشینی تو حافظِ مخروشِ نظامِ مملکتِ خویشِ سُہرا و دانند (1)

(تو خاک نشین گداگر ہے اے حافظ! شرم مت کر، اپنی سلطنت کے نظام کو بادشاہ

جانتے ہیں)

دینہ

(1) دیوانِ حافظ ص ۲۵۸

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

**سیٹھ تو دانا نوکر پر بھی اعتراض نہیں کیا کرتا**

**افسوس!** کہ دُنیوی، مجازی (غیر حقیقی) جھوٹے بادشاہوں کی نسبت

تو آدمی کو یہ خیال ہو اور **مَلِكُ الْمُلُوكِ** (بادشاہوں کا بادشاہ)

بادشاہِ حقیقی **جَلَّ جَلَالُهُ** کے احکام میں رائے زنی کرے۔ سلاطین تو

سلاطین اپنا برابرزی بلکہ اپنے سے بھی کم رتبہ شخص بلکہ اپنا نوکر یا

غلام (بھی) جب کسی صفت کا استاد ماہر ہو اور خود یہ شخص (یعنی اُس

نوکر کا سیٹھ اگر) اس سے آگاہ نہیں تو اس کے اکثر کاموں کو ہرگز نہ

سمجھ سکے گا (کہ) یہ سیٹھ اتنا ادراک (شعور) ہی نہیں رکھتا۔ مگر عقل

سے حصہ ہے تو (سیٹھ ہونے کے باوجود) اُس (نوکر) پر مُعْتَرَض بھی نہ

ہوگا۔ جان لے گا کہ یہ اس کام کا استاد و حکیم ہے، میرا خیال وہاں

تک نہیں پہنچ سکتا۔ غرض اپنی فہم (عقل) کو قاصر (ناقص) جانے گا نہ

کہ اُس (نوکر) کی حکمت کو۔ پھر ربُّ الأرباب، حکیم حقیقی، عالمِ

السِّرِّ وَالْخَفِيِّ عَزَّ جَلَالُهُ کے اَسْرَار (یعنی بھیدوں) میں

خوض (غور) کرنا اور جو سمجھ میں نہ آئے اُس پر مُعْتَرَض ہونا اگر بے

دینی نہیں (تو) جُون (یعنی پاگل پن) ہے اگر جُون نہیں (تو) بے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُوڈ و شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹا ہر لکھتا اور ایک تیراٹا حد ہزار بتاتا ہے۔

دینی ہے۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (اور اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ جو

تمام جہانوں کا پروردگار ہے)

”مِقْنَا طِيسِ قُطْبِ تَارِهِ كِي طرف كِيوں!“ يه اعتراض كوئى بهى نهى كرتا

اعلى حضرت رحمة اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: اے عزیز! کسی بات کو

حق جاننے کیلئے اس کی حقیقت جاننی لازم نہیں ہوتی، دنیا جانتی ہے

کہ مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے اور مقناطیس قوت دیا ہوا لوہا ستارہ

قُطْبِ كى طرف توجّه كرتا ہے۔ (یعنی مقناطیس كى خاصیت يه ہے کہ اُس

كارخ قُطْبِ تَارِهِ كى طرف بهى رھتا ہے) مگر اس كى حقیقت وگنہ (تہ)

كوئى نهى بتا سكتا کہ اس خاكى (زَمِيْنِ) لوہے اور اُس افلاكى

(آسمانى) ستارے ميں کہ يهّاں سے كروڑوں ميل دُور ہے باهم

كيا اُلْفَتْ؟ اور كيوں كراُس سے اس كى جھت (يعنى سَمْت) كا شُعُور (سمجھ)

ہے؟ اور ايك يهى نهى عالم ميں هزاروں ايّسے عَجَابْ هِيں کہ

بڑے بڑے فلاسفہ خاك چھان كر مرگئے اور اُن كى گنہ (يعنى تہ) نہ

پائى۔۔۔ پھر اس (نہ جاننے) سے اُن باتوں (يعنى اُن هزاروں



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

عجائبات) کا انکار نہیں ہو سکتا۔ آدمی اپنی جان ہی کو (یعنی اپنے ہی بارے میں) بتائے (کہ) وہ کیا شے ہے جسے یہ ”میں“ کہتا ہے، اور کیا چیز جب نکل جاتی ہے تو مٹی کا ڈھیر بے حس و حرکت رہ جاتا

ہے! (فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۲۹۳ تا ۲۹۶)

”اللہ نے میری قسمت اچھی نہیں بنائی“ کہنا کیسا؟

**سوال:** اگر کوئی یوں کہے: ”میں بہت پریشان ہوں، پتا نہیں، کیا خطا مجھ سے

ایسی ہوئی ہے، جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے! میں نے دیکھا، اللہ

عز و جلّ مجھ سے بالکل خوش نہیں اور اللہ عز و جلّ نے میری قسمت

ابھی تک تو ذرا بھی اچھی نہیں بنائی؟“ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ جملہ کہ ”پتا نہیں، کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے جس کی مجھ کو سزا مل

رہی ہے“ بہت بُرا ہے ایسا ہرگز ہرگز نہ کہا جائے کیونکہ ہم گناہوں

سے معصوم نہیں، ہم تو خطاؤں میں سر تا پا ڈوبے ہوئے ہیں۔ گناہوں

سے معصوم صرف انبیاء و فرشتے علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ مدنی

مشورہ ہے، فیضانِ سنت (جلد اول) صفحہ 1032 تا 1042

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُور دیا کہ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کا مُطالِعہ فرما لیجئے۔ اور دوسرا جملہ کہ ”میں نے دیکھا  
..... (الخ)۔ اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کا  
پہلو نمایاں ہے جو کہ کُفر ہے۔ اور اعتراض ہی مقصود ہو تو صریح  
کُفر ہے۔

”اللہ نے میرے نصیب میں پریشانی کیوں رکھی ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** اللہ تعالیٰ نے آخر میرے ہی نصیب میں اتنی پریشانی کیوں رکھی ہے؟  
یہ جملہ کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** اس جملے میں اللہ تعالیٰ پر اعتراض کا پہلو نمایاں ہے جو کہ کُفر ہے۔  
اور اعتراض ہی مقصود ہو تو صریح کُفر ہے۔

شہوت پرستی بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کو قابو میں رکھنا بے حد ضروری

ہے، کہیں زبان کی بے احتیاطی ہمیشہ کیلئے دوزخ میں نہ جھونک

دے۔ اپنے آپ کو ہمیشہ گناہوں سے بچاتے رہنا چاہئے کہ

گناہوں کی نُحُوست سے ایمان برباد ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ یاد

رکھئے! شہوت پرستی بھی بُرے خاتمے کا ایک سبب ہے لہذا جن

ضرمان مصطفیٰ: (مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کو غیر عورتوں کے خیالات تک کریں یا **اَمْرَدِ حَسِينٍ** (یعنی پُر کَشش لڑکے) سے شہوت کے باوجود دوستی، نزدیکی یا اُن کو لذت کے ساتھ دیکھنے، لپٹا لینے، مذاق مسخری دکھینچا تانی کرنے، گلے میں ہاتھ ڈالنے کی خواہش ہو وہ اس حکایت کو پڑھ لیا کریں یا ذہن میں دوہرایا کریں:

## دو اَمْرَدِ پَسَنَدِ مَوْذِنُوں كِى بَرِبا دِى

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بیاناتِ عطار یہ حصّہ دُووم“ صفحہ 123 تا 127 پر ہے: حضرت سیدنا عبداللہ بن احمد مَوْذِنِ رَحْمَۃ

اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ ایک شخص پر نظر پڑی جو غلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا تھا: ”یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ مجھے دنیا سے مسلمان ہی رخصت کرنا۔“ میں نے اُس سے پوچھا: اس کے علاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے؟

اُس نے کہا: میرے دو بھائی تھے، بڑا بھائی چالیس سال تک مسجد میں بلا معاوضہ اذان دیتا رہا۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

تو اُس نے قرآنِ پاک مانگا، ہم نے اُسے دیا تا کہ اس سے برکتیں حاصل کرے، مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: ”تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتقادات و احکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور نصرانی (کرسچین) مذہب اختیار کرتا ہوں۔“

پھر وہ مر گیا۔ اس کے بعد دوسرے بھائی نے تمیں برس تک مسجد میں فی سبیل اللہ عزّ و جلّ اذان دی۔ مگر اُس نے بھی آخری وقت نصرانی (یعنی کرسچین) ہونے کا اقرار کیا اور مر گیا۔ لہذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ یا خیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ حضرت سپدنا عبد اللہ بن احمد مؤدّن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے استفسار فرمایا، کہ تمہارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے؟ اُس نے بتایا، ”وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور مردوں (یعنی بے ریش لڑکوں) کو (شہوت سے) دیکھتے تھے۔“ (الروض الفائق ص ۱۷)

## رشتے دار کا رشتے دار سے پردہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غَضَب ہو گیا! کیا اب بھی غیر عورتوں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُو رُو دِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

سے بے پردگی اور بے تکلفی سے باز نہیں آئیں گے؟ کیا اب بھی غیر عورتوں نیز اپنی بھابھی، چچی، تائی، مُمّانی (کہ یہ بھی شرعاً سب غیر عورتیں ہی ہیں ان) سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچائیں گے؟ اسی طرح چچا زاد، تایا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد کا نیز بیوی کی بہن اور بہنوئی کا آپس میں پردہ ہے۔ نامحرم پیر اور مریدنی کا بھی پردہ ہے۔ مریدنی اپنے نامحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی۔

## اَمْرَدَ كُو شَهْوَتِ سَيِّدِكُنَا حَرَامُ هِيَ

خبردار! اَمْرَدَ (یعنی خوبصورت لڑکا) تو آگ ہے آگ! شہوت کے باوجود اَمْرَدَ (خوبصورت لڑکے) کا قُرب، اُس کی دوستی اُس کے گلے میں ہاتھ ڈالنا اس کے ساتھ مذاق مسخری، آپس میں کشتی، کھینچا تانی اور لپٹا لپٹی جہنم میں جھونک سکتی ہے۔ اَمْرَدَ (خوبصورت لڑکے) سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے اگرچہ اُس بے چارے کا کوئی قُصُوْر نہیں، اَمْرَدَ ہونے کے سبب اُس کی دل آزاری بھی مت کیجئے مگر اُس سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضروری ہے۔ ہرگز اَمْرَدَ کو اسکوٹُر پر اپنے پیچھے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مت بٹھائیے، خود بھی اُس کے پیچھے مت بیٹھئے کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اُس کی تپش ہر صورت میں پہنچے گی۔ شہوت نہ ہو جب بھی اَمْرَد سے گلے ملنا محکَمِ فتنہ (یعنی فتنے کی جگہ) ہے، اور شہوت ہونے کی صورت میں گلے ملنا بلکہ ہاتھ ملانا بلکہ فُتھائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: اَمْرَد کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔ (ذمّ مختار ج ۲ ص ۹۸، تفسیرات احمدیہ ص ۵۵۹) اُس کے بدن کے ہر حصے حتیٰ کہ لباس سے بھی نگاہوں کو بچائیے۔ اس کے تصوّر سے اگر شہوت آتی ہو تو اس سے بھی بچئے، اُس کی تحریر یا کسی چیز سے شہوت بھڑکتی ہو تو اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے نظر کی حفاظت کیجئے، حتیٰ کہ اُس کے مکان کو بھی مت دیکھئے۔ اگر اس کے والد یا بڑے بھائی وغیرہ کو دیکھنے سے اس کا تصوّر قائم ہوتا ہے اور شہوت چڑھتی ہے تو ان کو بھی مت دیکھئے۔

### اَمْرَد کے ساتھ 70 شیطان

اَمْرَد (خوبصورت لڑکے) کے ذریعے کئے جانے والے شیطانِ عیّار و مکار کے تباہ کاروار سے خبردار کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: منقول ہے، عورت کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرین (ظہر اسلام) پر ڈرو پاک پرھو تو چھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

## ساتھ دُشطان ہوتے ہیں اور اُمرد کے ساتھ ستر۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۲۱)

بہر حال اَجْنَبِيَّةِ عَمْرَت (یعنی جس سے شادی جائز ہو) اُس سے اور اُمرد (یعنی حسین لڑکے) سے اپنی آنکھوں اور اپنے وجود کو دُور رکھنا سخت ضروری ہے ورنہ ابھی آپ نے اُن دو بھائیوں کی اموات کے تشویشناک معاملات پڑھے جو بظاہر نیک تھے۔ مہربانی فرما کر دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ مختصر رسالہ اُمرد پسندی کی تباہ کاریاں پڑھ لیجئے۔

نفسِ بے لگام تو گناہوں پہ اُکساتا ہے

توبہ توبہ کرنے کی بھی عادت ہونی چاہئے

”اللہ میرے دشمنوں کو خوشحال رکھتا ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** اگر کوئی پریشانی میں یوں کہہ بیٹھے: ”میں جن لوگوں سے پیار کرتا

ہوں وہ تو پریشانی میں رہتے ہیں جبکہ میرے دشمنوں کو اللہ

عَزَّوَجَلَّ خوشحال رکھتا ہے۔“ ایسے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَى پر اعتراض کی نیت سے کہا تو کُفر ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

ہمارے حق میں کیا بہتر ہے، ہمیں نہیں معلوم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کرتا ہے یقیناً وہ صحیح کرتا

ہے بسا اوقات بعض معاملات بندے کی سمجھ میں نہیں آتے لیکن

اُس کے حق میں اُسی میں بہتری ہوتی ہے۔ چنانچہ پارہ دوسرا سورۃ

البقرہ کی آیت 216 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا

تَرْجَمَهُ كَسْرَ لَا يُمَانِ: اور قریب

ہے کہ کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ

تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے

کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ

تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ

(پ ۲ البقرہ ۲۱۶)

(عَزَّوَجَلَّ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کہنا کہ ”غریبوں کا ساتھ نہیں دیتا“

سوال: اس جملہ ”اللہ نے ہر موڑ پر یہ ثابت کیا کہ میں مجبوروں اور غریبوں کا

ساتھ نہیں دیتا۔“ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی واضح طور پر توہین کی گئی ہے۔ صریح کفر

ہے۔



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈرود پاک نہ پڑھے۔

## ”اللہ ظالموں کا ساتھ دیتا ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** اگر کوئی یوں کہے: ”لوگوں کے ساتھ جو چاہیں کریں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اُن ظالموں کو قتل آزادی ہے،“ تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر کہنے والے کی نیت یہ ہے کہ ظالموں کو اللہ ربِّ عَزَّتْ وَعَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل اور مہلت ملی ہوئی ہے تو کفر نہیں ہاں اگر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ پر اعتراض کے طور پر کہا ہے تو صریح کفر ہے۔ یاد رہے کہ کسی ظالم کو ڈھیل ملنے یا اس کی فوری یا جیتے جی پکڑ نہ ہونے میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمتیں ہوتی ہیں اگرچہ ہماری سمجھ میں نہ آئیں۔ ظالموں کو ڈھیل دینے کے سلسلے میں پارہ 29 سورۃ الْقَلَم کی آیت نمبر 44، 45 میں ارشاد ہوتا ہے:

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾ وَأُمَلِّ لَهُمْ ط  
 اِنَّا كٰۤيۡدِيۡنَا مَتِيۡنٰٓ ﴿۴۰﴾

تَرْجَمَهُ كُنُزَ الْاِيْمَانِ: قریب ہے کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، بے شک میری

خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔

(پ ۲۹ القلم ۴۴، ۴۵)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر تو مجھ دو سو بار زُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

پارہ 4 سورہ آل عمران آیت 178 میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 أَنَّمَا نُبِئُهُمْ خَيْرٌ لَّا نُنْفِسُهُمْ  
 إِنَّمَا نُبِئُهُمْ لِيَازِدُوا  
 إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۷۸﴾

تَرْجُمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اور ہرگز کافر  
 اِسْ گُمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم  
 انہیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ ان کے  
 لئے بھلا ہے، ہم تو اسی لئے انہیں  
 ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں  
 اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔  
 (پ ۴ آل عمران ۱۷۸)

”اللہ کو چاہئے کہ بُروں سے فوراً بدلہ لے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ بُرے لوگوں کو فوراً سزا دے کر بدلہ لے لیا کرے تو کم از کم لوگ تو مطمئن ہو جائیں کہ واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھتا ہے۔“ ایسا کہنے والے کیلئے کیا حکم ہوگا؟

**جواب:** اس جملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر یہ اعتراض ہے کہ وہ بُرے آدمی سے فوراً بدلہ کیوں نہیں لے لیتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرنا کفر ہے۔

**آفت و راحت کے بارے میں پُر حکمت روایت**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کو غصے میں یا پریشانی کے وقت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر بڑا دُشمن ہے اور اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

زبان پر قابو رکھنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کہ کہیں کوئی ایسی شکایات یا خُرافات منہ سے نہ نکل جائیں جس سے ایمان کے لالے پڑ جائیں۔ دُنیوی آفت و مصیبت مسلمان کے حق میں اکثر بہت بڑی نعمت ہوتی ہے، جیسا کہ منقول ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جب میں کسی بندے پر رحم فرمانا چاہتا ہوں تو اُس کی بُرائی کا بدلہ دنیا ہی میں دیتا ہوں، کبھی بیماری سے، کبھی گھر والوں میں مصیبت ڈال کر، کبھی تنگیِ معاش سے، پھر بھی اگر کچھ بچتا ہے تو مرتے وقت اُس پر سختی کرتا ہوں حتیٰ کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اُس دن تھا جس دن کہ اُس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔ اور مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ میں جس بندے کو عذاب دینے کا ارادہ رکھتا ہوں اُس کو اُس کی ہر نیکی کا بدلہ دُنيا ہی میں دیتا ہوں، کبھی جسم کی صحت سے، کبھی فراخیِ رزق سے، کبھی اہل و عیال کی خوش حالی سے، پھر بھی اگر کچھ رہ جاتا ہے تو مرتے وقت اُس پر آسانی کر دی جاتی ہے حتیٰ کہ جب مجھ سے ملتا ہے تو اُس کی نیکیوں میں سے کچھ بھی نہیں رہتا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کہ وہ نارِ جہنم سے بچ سکے۔  
(شرح الصدور ص ۲۸)

## آسائشوں پر مت پھولو!

گاڑیوں، عمارتوں، دولتوں، صحّتوں اور طرح طرح کی نعمتوں کی اپنے اوپر کثرتوں کو دیکھ کر ڈر جانا چاہئے کہ کہیں یہ دنیا میں نیکیوں کی جزانہ ہو اور عُربتوں، آفتوں، بیماریوں اور طرح طرح کی مصیبتوں کا اپنے اوپر سلسلہ دیکھ کر صبر کرنا اور دل بڑا رکھنا چاہئے کہ ہو سکتا ہے یہ آخرت کی راحت سامانیوں کا پیش خیمہ ہو۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سے ہم دونوں جہاں کی بھلائیاں طلب کرتے ہیں۔

ڈرتھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہوگی یا روزِ جزا  
دی اُن کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں  
”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ گنہگاروں کی نہیں سنتا“ کہنا کیسا؟

**سوال:** یہ کہنا کیسا کہ ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہم گنہگاروں کی نہیں سنتا۔“

**جواب:** ”نہیں سنتا“ یہ جملہ ہمارے یہاں ”قبول نہیں فرماتا“ کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے۔ لہذا یہاں اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ہم گنہگاروں کی دُعا قبول نہیں فرماتا اور یہ جملہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پارہ 24 سورة المؤمن آیت 60 کے حصے ”اُدْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط“  
 (ترجمہ کنز الایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا) کے خلاف  
 ہونے کی وجہ سے گمراہی پر مشتمل ہے اس سے توبہ کرنا فرض ہے اور  
 آئندہ اس طرح کی باتوں سے اجتناب کرنا (یعنی بچنا) ضروری  
 ہے۔ ہاں، اگر اللہ تبارک و تعالیٰ پر اعتراض کرنے کی نیت  
 سے کہا تو صریح کفر ہے۔

”اللہ نے ساری مصیبتیں مجھ پر ڈالی ہیں“ کہنا

سوال: پریشانیوں سے تنگ آ کر اگر کوئی یوں بک دے: ”اللہ عزوجل نے  
 مجھے آج تک دیا ہی کیا ہے؟ خُو د تو آسمان پر بیٹھا حکومت کر رہا ہے  
 اور ساری مصیبتیں اور پریشانیاں میرے گھر میں ڈال رکھی ہیں،  
 زندگی کے کسی بھی حصے میں مجھے خوشی نہیں ملی۔“ تو کیا حَلْم ہے؟

جواب: اس میں واضح طور پر اللہ رب العلمین عزوجل کی توہین کے ساتھ  
 ساتھ اُس پر اعتراض کرنا اور اُس کیلئے مکان ماننا پایا جا رہا ہے۔  
 یہ کلام کُفْرِیَات سے بھرپور ہے۔ کہنے والا کافر ہو گیا۔

ہر ایک کو امتحان کیلئے تیار رہنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کے ساتھ زندگی گزارنے والا ہی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر روپاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کامیاب ہے، بڑا نازک معاملہ ہے، شیطان ہر وقت ایمان کی گھات میں لگا رہتا ہے۔ مصیبت آنے پر صَبْر کرتے ہوئے ہر حال میں ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ ہمارا مالک و مختار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے بے حساب جنت میں داخل فرمائے اور جسے چاہے امتحان میں مبتلا کر کے صَبْر کی توفیق عطا فرما کر انعام و اکرام کی بارشیں فرمائے۔ مومنین کا مل و وہی ہے جو ہر حال میں ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کا شکر گزار بندہ بن کر رہے۔ مُصِیْبَتوں کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کر کے خود کو ہمیشہ کیلئے جہنم کے حوالے کر دینے والا شخص بہت ہی بڑا بد نصیب ہے۔ ہر مسلمان کو امتحان کے لئے تیار رہنا چاہئے، خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا پارہ 2

سُوْرَةُ الْبَقْرَةِ کی آیت نمبر 214 میں فرمانِ عبرت نشان ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ  
وَلَسَّآيَاتِكُمْ مِّثْلُ الَّذِينَ  
خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ  
تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: کیا اس گمان  
میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی  
تم پر اگلوں کی سی رُوْدَاد (حالت) نہ آئی۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

## کنگھیوں سے گوشت نوچے گئے

صدرُالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

علیہ رحمۃ اللہ الہادی خزانۃ العرفان صفحہ 53 پر مُندرجہ بالا

آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اور جیسی سختیاں اُن (یعنی اگلے

مسلمانوں) پر گزر چکیں ابھی تک تمہیں پیش نہ آئیں۔ یہ آیت

غزوہٴ احزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی

اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں۔ اس میں انہیں صبر کی

تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) میں تکالیف

برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا رحمہم اللہ تعالیٰ کا معمول رہا

ہے، ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں۔ بخاری

شریف میں حضرت سیدنا خطاب بن اُرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سایہٴ کعبہ میں

اپنی چادر مبارک سے تکیہ کئے تشریف فرما تھے۔ ہم نے حضور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کی کہ حضور ہمارے لئے کیوں دُعا نہیں

فرماتے؟ ہماری کیوں مدد نہیں کرتے؟ فرمایا: تم سے پہلے لوگ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گرفتار کئے جاتے تھے، زمین میں گڑھا کھود کر اُس میں  
دبا دیئے جاتے تھے، آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے  
جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت نوچے  
جاتے تھے اور ان میں سے کوئی مصیبت انہیں ان کے دین  
سے روک نہ سکتی تھی۔ (بخاری ج ۴ ص ۳۸۶ حدیث ۶۹۴۳)

## گناہوں کے سبب ایمان برباد ہو گیا

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیدنا  
شیمان راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دونوں ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ سیدنا  
سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ساری رات روتے رہے۔ سیدنا شیمان  
راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سببِ رگریہ دریافت کیا تو فرمایا: مجھے  
بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے۔ آہ! میں نے ایک شیخ سے  
چالیس سال علم حاصل کیا۔ اُس نے ساٹھ سال تک مسجد الحرام  
زَادَهَا لِلّٰهِ شَرَفًاو تَعْظِيمًا میں عبادت کی مگر اُس کا خاتمہ گُفر پر ہوا۔ سیدنا  
شیمان راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا: اے سفیان! وہ اس کے گناہوں  
کی شامت تھی (یعنی گناہوں کے سبب اُس کا ایمان برباد ہو گیا) آپ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہرگز مت کرنا۔ (سبع سنابل ص ۳۴) اللّٰهُ

رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كِي اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور ان كے

صَدَقَ هَمَارِي مَغْفِرَتِ هُو۔

امين بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

”اللہ نے مصیبتوں کے پہاڑ توڑے ہیں“ کہنا

سوال: یہ جملہ کہنا کیسا کہ ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر مُصِیْبَتوں کے پہاڑ توڑے

ہوئے ہیں؟“

جواب: اس جملہ میں اعتراض کا پہلو نمایاں ہے اس لئے کُفر ہے۔

”اللہ کے خزانے میں میرے لئے کچھ نہیں“ کہنا کیسا؟

سوال: کسی نے کہا: ”شاید اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے خزانے میں میرے لئے کچھ بھی

نہیں ہے، میری دنیاوی خواہشات اس نے کبھی پوری نہیں کیں،

زندگی بھر میری کوئی دُعا قبول نہیں ہوئی، جس کسی سے مَحَبَّت کی وہ

دُور چلا گیا، میرا ہر خواب ٹوٹا، میرے تمام اَزْمَان کچلے گئے، اب آپ

ہی بتائیں میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر کیسے ایمان لاؤں؟“ اس کے بارے

میں کیا حکم ہے؟

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

**جواب:** مذکورہ کلمات، ربِّ کائناتِ عَزَّوَجَلَّ پر شدید اعتراضات سے پُر اور

کفریات سے بھرپور ہیں نیز قائل نے اپنے ایمان سے خود ہی انکار بھی کر دیا ہے۔ یہ کلمات کہنے والا کافر و مرتد ہے۔

## مُصِیْبَتِ چھپانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکالیف پر شکوہ کرنے کے بجائے

صَبْر کی عادت بنانی چاہئے کہ شکایت کرنے سے مُصِیْبَتِ دُور

نہیں ہو جاتی بلکہ بے صبری کرنے سے صَبْر کا اجر ضائع ہو جاتا

ہے۔ بلا ضرورت مُصِیْبَتِ کا اظہار کرنا بھی اچھی بات نہیں۔ چنانچہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول

اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رِسُولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس کے مال یا جان میں

مُصِیْبَتِ آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں کو اس کی

شکایت نہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما

دے۔“ (المُعْتَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِیِّ ج ۱ ص ۲۱۴ حدیث ۷۳۷)

**داڑھ میں درد کا شکوہ کرنے والے کو تَنْبِیْہ**

حُجَّةِ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے شک تمہارا رنج بڑو دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کرتے ہیں: حضرت سیدنا **احف بن قیس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میری داڑھ میں شدید درد ہوا جس کے سبب میں ساری رات نہ سو سکا۔ میں نے دوسرے دن اپنے چچا جان علیہ رحمۃ المٰتان کی خدمت میں شکایت کی کہ میں داڑھ کے درد کی وجہ سے ساری رات نہ سو سکا۔ اس بات کو میں نے تین بار دہرایا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: تم نے ایک ہی رات میں ہونے والے اپنے درد کی اتنی زیادہ شکایت کر ڈالی! حالانکہ میری آنکھ کو ضائع ہوئے تیس برس ہو چکے ہیں، (اگرچہ دیکھنے والوں کو معلوم ہو مگر اپنی زبان سے) میں نے کبھی کسی سے اس کی شکایت نہیں کی! (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۶۴) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ أَنْ يَرْحَمَكَ** ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

## مُصِيبَتِ زِدْ مَتِ كَهْمِرَاوَا!

**سوال:** جو لوگ پریشانیوں اور تنگ دستیوں وغیرہ کی وجہ سے شکوہ و شکایت کرتے بلکہ بعض اوقات معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفْرِیہ کَلِمَاتِ بک

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دیتے ہیں ایسوں کو کس طرح سمجھایا جائے؟

**جواب:** ایسے لوگوں کو پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ بے شمار نعمتوں کا احساس

دلا کر سمجھایا جاسکتا ہے چنانچہ پارہ 14 سورۃ النحل آیت نمبر 18

میں ارشادِ قرآنی ہے:

وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا  
تَرْجَمَهُ كَنْزَ الْإِيمَانِ: اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔

بندے کو چاہئے کہ ان نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا رہے

کہ اس طرح نعمتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا جیسا کہ ہمارے

پیارے اللہ کریم عَزَّوَجَلَّ کا پارہ 13 سورۃ ابراہیم آیت

نمبر 7 میں ارشادِ عظیم ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ  
تَرْجَمَهُ كَنْزَ الْإِيمَانِ: اگر احسان

مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ (پ ۱۳ ابراہیم ۷)

جو نادان انسان خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کی نعمت و احسان کا کفران

(یعنی ناشکری) کرتے ہیں ان کو خدائے مجید عَزَّوَجَلَّ نے عذاب

شدید کی وعید بھی ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ اسی آیت کریمہ میں آگے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹا پڑھتا اور ایک تیراٹا حدیث پڑھتا ہے۔

بیان کیا گیا ہے:

وَلٰئِن كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ تَرْجَمَهُ كَنزَ الْاِيْمَانِ : اور اگر

(پ ۱۳ ابراہیم ۷) ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

رَبِّ كَانَتْ عَزَّوَجَلَّ مَوْمِنِيْنَ وَمَوْمِنَاتٍ كُوَامْتِحَانَاتٍ مِيْلٍ مَّبْتَلَا كِر

کے ان کے سپیئات (یعنی گناہوں کو) مٹاتا اور درجات بڑھاتا ہے۔ لہذا جب بھی مصیبت آئے پارہ 20 سُورَةُ الْعَنْكَبُوْتِ كِي

دوسری آیت کریمہ کو ذہن میں لے آئیے:

اَحْسَبَ النَّاسَ اَنْ يُّتْرَكُوْا تَرْجَمَهُ كَنزَ الْاِيْمَانِ : كِيَاوُك

اَنْ يُّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا

چھوڑ دیئے جائیں کہ کہیں: ہم ایمان

لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ (پ ۲۰ العنكبوت ۲)

**عام مسلمان بھی آزمائے جاتے ہیں**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! صرف انبیاء و مرسلین علیہم السلام،

صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اولیاء کا ملین

رَحْمَهُمُ اللّٰهُ الْمِيْنِ کا ہی امتحان نہیں لیا جاتا، عام مسلمان بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

آزمائے جاتے ہیں۔ اور پھر صَبْرُکَر کے خوب اجر کماتے ہیں۔

چنانچہ خدائے رَحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

تَرْجَمَهُ كَنْزَ الْاِيْمَانِ: اور ضُرور

ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور

بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں

اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا

ان صَبْرُ والوں کو کہ جب ان پر کوئی

مُصِيبَةٌ پڑے تو کہیں: ہَمَّ اللّٰهُ

(عَزَّوَجَلَّ) کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی

طرف پھرنے۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان

کے رُب (عَزَّوَجَلَّ) کی دُرُودِی

ہیں اور رَحْمَتِ اور یہی لوگ راہ پر

ہیں۔

(پ ۲ البقرة ۱۵۵ تا ۱۵۷)

جے سوہنا مرے دُکھ وِجِ راضی

تے میں سَکھ نو چلھے پاواں

خُدا کا ہر کام حکمت بھرا ہوتا ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً رَبُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

میں کثیر یا کثیر حکمتیں ہوتی ہیں، اُن حکمتوں تک ہماری عقل ناقص کی رسانی نہیں۔ کبھی بندہ کو پریشانی میں مبتلا کر کے اس کے گناہوں کو مٹایا یا آدراجت کو بڑھایا جاتا ہے۔ بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ کسی کام میں اپنے لئے بہتری سمجھتا ہے حالانکہ وہ کام اسکے لئے بہتر نہیں ہوتا۔ رپ کریم تبارک و تعالیٰ اپنی حکمتِ عظیم سے اسے اُس سے بچالیتا ہے۔ چنانچہ پارہ 2 سُوْرَةُ البَقْرَةِ کی آیت نمبر 216 میں خُدائے رَحْمَن عَزَّ وَجَلَّ کا فرمانِ حکمت نشان ہے:

وَعَسَىٰ أَنْ تَحْبُوا شَيْئًا  
وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

ترجمہ کنز الایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ

تمہارے حق میں بُری ہو۔ (پ ۲ البقرة ۲۱۶)

## کاش میری کوئی دعاء نہ قبول ہوتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری جن دُعاؤں کی قبولیت کا اثر دُنیا میں ظاہر نہیں ہوتا وہ بھی درحقیقت مقبول ہی ہے چنانچہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّه عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: دُعا عا بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی ﴿۱﴾ یا تو جلد ہی اس کی دعا کا نتیجہ (زندگی) میں ظاہر ہو

ضرمان مصطفیٰ: (مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جاتا ہے یا ﴿۲﴾ اس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے

یا ﴿۳﴾ پھر اس جیسی کوئی مصیبت اس بندے سے دور فرما دیتا

ہے۔ (مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۴ ص ۳۷ حدیث ۱۱۱۳۳) ایک دوسری روایت

میں ہے (کہ جب بندہ آخرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا

میں مقبول نہ ہوئی تھیں) تمنا کرے گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی

دُعا قبول نہ ہوتی (یعنی سب آخرت کے واسطے جمع ہو جاتیں)

(المُسْتَذْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۲ ص ۱۶۴ حدیث ۱۸۶۲)

مترجم

## اللّٰهَ كِي رِضَا پَر رَا ضِي رِهْنِي

مسلمان کو چاہئے کہ جب بھی مصیبت پہنچے تو صَبْر و شکر کے ساتھ

اس مقولہ کا مصداق بنا رہے کہ ”رِضَا ئے مَوْلَى اِزْهَمَہ اَوْلَى“، یعنی اللّٰهَ

عَزَّ وَجَلَّ کی مرضی سب سے بہتر ہے۔ مُفَسِّرِ شہیرِ حَکِيمِ الْاُمَّتِ

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللّٰہان نور العِرفان صَفْحَہ

531 پر فرماتے ہیں: ”بعض دَیہاتی لوگ ایمان لے آتے، اگر

ایمان (لانے) کے بعد اولاد، دولت، تندرستی پاتے تو کہتے کہ

اسلام سچا دین ہے اور اگر اس کے خلاف ہوتا (یعنی ان کو آفات اور



فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڑ رُوڈ پڑھو تمہارا رُوڑ مجھ تک پہنچتا ہے۔

مصائب پیش آتے اور دُنوی فوائد نہ پہنچتے) تو کہتے: (مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)

اسلام بُرا دین ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے ہیں تب سے

مصیبت میں پڑ گئے ہیں!“ چنانچہ پارہ 17 سورۃ الْحَجّ کی

گیارہویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْاِيْمَانِ: اور کچھ

آدَمی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بندگی

ایک گنارہ پر کرتے ہیں پھر اگر

انھیں کوئی بھلائی بن گئی جب تو چین

سے ہیں اور جب کوئی جانچ

(آزمائش) آپڑی منہ کے بل پلٹ

گئے، دنیا اور آخرت دونوں کا گھانا

یہی ہے صریح نقصان۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ

عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ

خَيْرٌ اِطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ

فِتْنَةٌ اِنْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۗ ذٰلِكَ هُوَ

الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝۱۱

مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ تحریری بیان خودکشی کا علاج (80)

صَفَحَات) کا مطالعہ مصیبت زدوں میں صَبْر کا جذبہ ابھارنے کیلئے

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید رہیگا۔

ہے صبر تو خزانہ فردوس بھائیو!

عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُوْرُوْدِ پاکی پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

”اللہ پر اعتراض کرنا صریح کفر ہے“ کے پچیس حُرُوف کی

نسبت سے اعتراض والے کُفْرِیَات کی 25 مثالیں

﴿1﴾ جو شخص بطورِ اعتراض کہے: میں نہیں جانتا کہ اللہ نے یہ چیز قرآنِ پاک میں کیوں ذکر کر دی! یہ کہنا کفر ہے۔

(بِنَعِ الرَّوْضِ لِلْقَارِی ص ۴۵۷)

﴿2﴾ اگر کوئی بطورِ اعتراض کہے: ”اللہ نے آخِر عَرَبِی ہی میں قرآنِ پاک کیوں نازل کیا، اُردو یا سندھی یا فلاں زبان میں نازل کرنا چاہئے تھا۔“ مُعْتَرِض کافر ہے۔

﴿3﴾ اعتراض کرتے ہوئے یہ کہنا: ”اللہ نے فجر کی نماز بہت جلدی رکھ دی ہے“ کفر ہے۔

﴿4﴾ بطورِ اعتراض یوں کہنا: ”کبھی ہم فلاں کے ساتھ تھوڑا کچھ کر لیں اللہ تعالیٰ فوراً ہمیں پکڑ لیتا ہے۔“ یہ کَلِمَةُ کُفْرِ ہے۔

﴿5﴾ ”وہ شخص لوگوں کے ساتھ کچھ بھی کرے اللہ کی طرف سے اُس کو فُل (FULL) آزادی ہے۔“ یہ کَلِمَةُ کُفْرِ ہے۔

﴿6﴾ بطورِ اعتراض یہ کہنا: ”اللہ کو ہم غریبوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔“ یہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## کلمہ کفر ہے۔

﴿7﴾ ”اللہ نے ہمیشہ میرے دشمنوں کا ساتھ دیا ہے“ یہ کہنا کفر ہے۔

﴿8﴾ ”ہمیشہ سب کچھ اللہ پر چھوڑ کر دیکھ لیا کچھ نہیں ہوتا“ یہ کہنا کفر ہے۔

﴿9﴾ ”اللہ نے آج تک میری کوئی دُعا پوری نہیں کی“ یہ کلمہ کفر

ہے۔

﴿10﴾ ”ایک شخص نے ہماری ناک میں دم کر رکھا ہے، مزے کی بات یہ

ہے کہ اللہ بھی ایسوں کے ساتھ ہوتا ہے“ یہ کلمہ کفر ہے۔

﴿11﴾ ”جو کچھ وہ ہمارے ساتھ کرتا ہے اللہ خود کھڑے ہو کر اس کے ساتھ

ہمارا تماشا دیکھتا ہے“ یہ کلمہ کفر ہے۔

﴿12﴾ جو کہے: ”مجھے نہیں معلوم اللہ نے جب مجھے دنیا میں کچھ نہ دیا تو مجھے

پیدا ہی کیوں کیا!“ یہ قول کفر ہے۔ (بِنَعْرِ الرَّوْضِ، ص ۵۲۱)

﴿13﴾ بطور اعتراض یہ کہنا: ”میں نہیں جانتا اللہ نے فلاں کو کیوں پیدا

کر دیا!“ کفر ہے۔ (بِنَعْرِ الرَّوْضِ، ص ۵۲۲)

﴿14﴾ ”دنیا بنانے والے کیا تیرے من میں سمائی! کاہے کو دنیا بنائی!“ یہ

## کلمہ کفر ہے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم برہمن (ظہیر اسلام) پر ڈر دو پاک پرھو تو مجھ پر بھی برھوے ملک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

﴿15﴾ جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا: ”اے اللہ! تُو نے مال لے لیا،

فُلاں چیز لے لی، اب کیا کرے گا؟ اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا؟“ یہ قول کفر ہے۔  
(الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۷)

﴿16﴾ کسی مسکین نے اپنی محتاجی دیکھ کر یہ کہا: ”اے خُدا! فُلاں بھی تیرا بندہ

ہے اُسے تُو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قَدَر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے؟“ ایسا کہنا کفر ہے۔  
(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲)

﴿17﴾ ”آپ کے اللہ نے اُس ظالم شخص کو کچھ نہ دکھایا“ یہ کَلِمَةُ کُفْرٍ

ہے۔

﴿18﴾ اگر کسی نے بیماری، بے رُو زگاری، غُرُبت یا کسی مصیبت کی وجہ سے

اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: ”اے میرے رب! تُو مجھ پر کیوں ظلم کرتا ہے؟ حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔“ تو وہ کافر ہے۔

﴿19﴾ ”اللہ نے ہمیشہ بُرے لوگوں کا ساتھ دیا ہے۔“ یہ کَلِمَةُ کُفْرٍ ہے۔

﴿20﴾ ”اللہ نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے“ یہ کَلِمَةُ کُفْرٍ ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و ڈشرف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کبوں ترین شخص ہے۔

﴿21﴾ جو کہے: ”اللہ تعالیٰ نے ایسا کام کیا جس میں حکمت نہیں۔“ یہ قول

کفر ہے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۲)

﴿22﴾ ”اللہ نے یہ حکم تو سراسر فضول دے دیا ہے“ یہ کلمہ کفر ہے۔

﴿23﴾ ”خدا کے احکام میں بے جا سختی ہے۔“ یہ کلمہ کفر ہے۔

﴿24﴾ کسی سے کہا گیا: فلاں تیرے ساتھ صحیح نہیں کر رہا۔ یہ سُن کر اُس نے

کہا: ”میرے ساتھ تو خدا بھی صحیح نہیں کر رہا۔“ یہ جواب کفر یہ

ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰)

﴿25﴾ جس نے کوئی بُرا جانور دیکھ کر کہا: ”اللہ کو بھی کوئی اور کام نہ تھا جو

ایسا جانور پیدا کر دیا!“ یہ کلمہ کفر ہے۔ (ایضاً ص ۲۶۲)

## قرآنِ پاک کی توہین کے بارے میں سوال جواب

سوال: قرآنِ پاک کی توہین کرنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے۔

رِشْوَتِ كُوْهُدَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ كَيْسَا؟

سوال: رشوت کو ہذا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ (ترجمہ کنز الایمان: یہ میرے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

رب کے فضل سے ہے (پ ۱۹ النمل ۴۰)) کہنا کیسا؟

**جواب:** رشوت کا لین دین قطعاً حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے۔

مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اس کو پروردگار عَزَّ وَجَلَّ کا فضل قرار دینا کفر ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے باکی اور سرکشی بہت مہنگی پڑتی ہے۔

آئیے ایک عبرتناک حکایت سماعت فرمائیے چنانچہ

## فرعون کا فتویٰ خود اسی کے منہ پر

ایک مرتبہ حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْهِ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام فرعون

کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا

حکم ہے ایسے غلام کے بارے میں جس نے اپنے آقا کی دولت و

نعمت میں پرورش پائی پھر اُس کی ناشکری کی اور اُس کے حق میں نہ

صرف منکر (یعنی انکار کرنے والا ہوا) بلکہ خود ”آقا“ ہونے کا مدعی

(دعویدار) بن گیا۔ اس پر فرعون نے یہ جواب دیا کہ جو نمک حرام

غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اُس کے مقابل (یعنی

مقابلے پر) آئے، اُس کی سزا یہ ہے کہ اُس کو دریا میں ڈبو دیا جائے۔

چنانچہ فرعون جب خود دریا میں ڈوبنے لگا تو حضرت سیدنا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

چبرئیل امین عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کر دیا اور اس کو اس نے پہچان لیا۔

(خزائن العرفان ص ۳۵۰ تفسیر کبیر ج ۶ ص ۲۹۶)

## مزاج پُرسی کے جواب میں آیت کا مذاق اُڑانا

سوال: ایک نے طبیعت پوچھی تو دوسرے نے مذاق کرتے ہوئے جواب دیا:

نَصْرَمِنَ اللّٰهِ وَ تْهِيك يه جواب کیسا ہے؟

جواب: کفر ہے کہ یہ آیت قرآنی نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ط

ترجمہ کنز الایمان: اللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) کی مدد اور جلد آنے والی فتح (پ ۲۸

الصف ۱۳) سے استہزاء (یعنی مذاق اُڑانا) ہے۔

## اگر قرآنِ پاک ہاتھ سے چھوٹ جائے؟

سوال: اگر بے خیالی میں صحف (قرآن شریف) ہاتھ سے چھوٹ کر یا الماری

سے سُرک کر زمین پر تشریف لے آئے تو؟

جواب: نہ گناہ ہے نہ ہی اس کا کوئی کفارہ۔

## قرآنِ پاک زمین پر پٹخ دیا تو؟

سوال: اگر کسی نے معاذ اللہ قرآنِ پاک زمین پر پٹخ دیا تو اس کیلئے کیا حکم

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر روپاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے؟

**جواب:** معاذ اللہ جان بوجھ کر قرآن پاک کو زمین پر ٹنچ دینا اس کی توہین

ہے اور یہ گُفْر ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۴۱)

## حُکْمِ قُرْآنِ کُو غَلَطْ جَانِنَا کُفْرْ هِی

**سُوال:** جو قرآن پاک کے بیان کردہ احکام کو سچا نہ مانے اُس کیلئے کیا حکم

ہے؟

**جواب:** جو قرآن پاک کی بیان کردہ کسی بھی چیز کے سچا ہونے میں شک

کرے وہ کافر ہے۔

## ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ اپنائیے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غفلت کا دور دورہ ہے، مدنی ماحول

سے دُوری، علم دین سے عدم دلچسپی، صرف دنیا بنانے کی لگن اور

فقط دھن کمانے کی دھن انتہائی تشویش ناک ہے۔ غفلت کی نیند

سے بیدار ہو جائیے، ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ اپنائیے،

بُرے خاتمے کے خوف سے آنسو بہائیے، خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ

کے باعث تنہائی میں رونے کی عادت بنائیے اور زبان اور آنکھوں



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر زُرو دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

بلکہ ہر عضوِ بدن پر قفلِ مدینہ لگائیے، غیر ضروری باتوں سے بچتے ہوئے خاموشی کی عادت اپنائیے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ایمان بھی سلامت رہے گا، جہنم سے پناہ بھی ملے گی اور جنت الفردوس میں داخلہ بھی نصیب ہوگا۔

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں

ہر عضو کا عطار لگا قفلِ مدینہ

## نجات کے تین مدنی پھول

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نجات کیا ہے؟ فرمایا:

﴿۱﴾ اپنی زبان کو روک رکھو (یعنی اپنی زبان وہاں کھولو جہاں فائدہ

ہو، نقصان نہ ہو) اور ﴿۲﴾ تمہارا گھر تمہیں کفایت کرے (یعنی بلا

ضرورت گھر سے نہ نکلو) اور ﴿۳﴾ گناہوں پر رونا اختیار کرو۔

(سنن الترمذی ج ۴ ص ۱۸۲ حدیث ۲۴۱۴)

## رونے کے فضائل پر دو روایات

(۱) فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: جو شخص خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ سچ اور س مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

سے روتا ہے وہ ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا حتیٰ کہ دودھ تھن میں

واپس آجائے۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، ج ۳ ص ۲۳۶ حدیث ۱۶۳۹)

(2) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللّٰهُ

عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے ایک آنسو کا بہنا میرے نزدیک ایک ہزار

دینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(شُعَبُ الْاِيْمَانِ ج ۱ ص ۵۰۲ رقم ۸۴۲)

## موسیقی کے ساتھ تلاوت

سوال: موسیقی کے ساتھ قرآن شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مزامیر (یعنی آلاتِ موسیقی) کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا کفر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۲)

## کیا قرآن پڑھنا کفر بھی ہو سکتا ہے؟

سوال: کیا قرآن پڑھنا کبھی کفر بھی ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ مثلاً شانِ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اہانت

(یعنی گستاخی) کی نیت سے کوئی آیت پڑھنا۔ چنانچہ

## فاروقِ اعظم نے پیش امام کو قتل کروا دیا!

مفسرِ شہیر حکیمِ الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ،

فرمان مصنفہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

اپنی عظیم الشان کتاب شانِ حبیب الرحمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صفحہ 260 پر روح البیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک امام ہر نماز میں پارہ 30 کی سورت عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ 0 ہی پڑھا کرتا تھا۔ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خبر ہوئی تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اُس امام کو بلا کر قتل کرادیا، کیونکہ ہر نماز میں یہ سورت پڑھنے سے معلوم فرمایا (یعنی اس کو پہچان لیا) کہ یہ مُنافِق ہے اور اس کے دل میں حضور علیہ السّلام سے بغض ہے، اس لئے اِس سورت کو ہر نماز میں پڑھتا ہے جو بظاہر عتاب معلوم ہوتی ہے۔

(رُوح البیان ج ۱۰ ص ۳۳۱)

## سورہ اِخْلَاصِ پڑھنے والے صحابی کی حکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُری نیت سے قرآنِ کریم کی سورت پڑھنے والے بدنصیب گستاخِ رسول کا کتنا دردناک انجام ہوا! اب اچھی نیت سے قرآنِ پاک کی سورت پڑھنے والے خوش نصیب ”صحابی“ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکایت پڑھ کر آنکھیں

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہد رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ٹھنڈی کیجئے۔ چنانچہ یہی مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ بعض آیات بعض آیات سے افضل ہیں، ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہر نماز میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (کی سورت) پڑھتے تھے۔ حضور علیہ السّلام نے پوچھا کہ تم یہ کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا کہ اس میں میرے رب کی صفات کا ذکر ہے، اس لئے مجھے یہ سورۃ پیاری معلوم ہوتی ہے۔ حضور علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ رب تعالیٰ اس سے مَحَبَّت فرماتا ہے۔

(مشکوٰۃ، ج ۲ ص ۲۰۱ حدیث ۲۱۲۹ شان حبیب الرحمن ص ۲۶۰)

### قرآنِ پاک پڑھانے والے کی نقالی

**سوال:** قرآن شریف پڑھانے والے کی مذاق اُڑانے کے انداز میں نقالی کرنا کیسا؟

**جواب:** کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام فرماتے ہیں: جو مذاق اُڑانے کے طور پر قرآن شریف پڑھانے والے اُستاذ کی طرح ڈنڈا پکڑ کر بچوں کو سمجھاتا ہے اُس پر حکم کفر ہے کیونکہ قرآنِ پاک پڑھانے والا بھی علماء شریعت کی طرح ہے، پس قرآنِ کریم یا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے شک تمہارا رنج بڑو دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

قرآنِ کریم کے پڑھانے والے سے استہزاء (مذاق اُڑانا) کفر

ہے۔ (منع الروض الازھر للقاری ص ۴۷۱)

## سورہ لَهَب کی توہین

**سوال:** جو پورے قرآنِ پاک کی نہیں فقط اُس کے کسی حصے کی توہین کرے مثلاً

کہے: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو چاہئے تھا کہ سورہ لَهَب نازل نہ فرماتا۔

**جواب:** اس قول میں ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض ہے اور یہ کفر ہے۔ یاد

رکھئے! جو شخص قرآنِ شریف یا اس میں سے کسی حصہ کی توہین

کرے یا اس کو گالی دے یا اس کا انکار کرے یا اس کے کسی حرف کا یا

کسی آیت کا انکار کرے یا اس کو جھٹلائے یا اس کے کسی حصہ یا کسی

حکم کو جھٹلائے جس کی اس میں تصریح کی گئی ہے یا جس کی اس

میں نفی کی گئی (یعنی انکار کیا گیا) ہے اُس کو ثابت کرے یا جس کو اس

میں ثابت کیا گیا ہے، اُس کی نفی (یعنی انکار) کرے حالانکہ وہ انکار

کرنے والا اس کو جانتا ہے یا اس میں کچھ شک کرتا ہے تو وہ

بالاجماع علمائے کرام کے نزدیک کافر ہے۔

## آیتِ قرآنی "نہ ماننے" کا حکم

**سوال:** قرآنِ پاک کی کسی آیتِ مبارکہ کو نہ ماننے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

**جواب:** اس طرح کے ایک سوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت،

امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرماتے ہیں: آیت کونہ ماننا یعنی انکار کرنا کفر ہے، اس کے پیچھے

نماز کیسی! مگر عوام ”نہ ماننا“ اسے بھی کہتے ہیں کہ گناہ خلاف آیت

قرآنی واقع ہوا اور اسے آیت سنائی گئی اور وہ اپنے گناہ سے باز نہ

آیا، یہ باز نہ آنا اگر محض شامتِ نفس سے ہو، (کہ) آیت پر (تو)

ایمان رکھتا ہے۔ نہ اس سے انکار کرتا ہے نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے تو

(اگرچہ) گناہ ہے (مگر) کفر نہیں۔ پھر اگر وہ گناہ خود کبیرہ ہو یا

بوجہ عادت کبیرہ ہو جائے اور یہ شخص اعلان کے ساتھ اس کا مرتکب

ہو تو فاسقِ معلن ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی یعنی پڑھنی گناہ

اور پڑھی ہو تو پھیرنی واجب۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۳۱۸)

**کیا انجیل پر بھی ایمان لانا ہو گا؟**

**سوال:** کیا انجیل پر بھی ایمان لانا ضروری ہے؟

**جواب:** جی ہاں۔ بلکہ ہر آسمانی کتاب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ چنانچہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُود و شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیرا طائر لکھتا اور ایک تیرا طاحہ پراز بھتا ہے۔

فقہائے کرام رَحْمَتُهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: جو شخص کسی آسمانی

کتاب کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ (منح الروض ص ۲۵۶)

**کیا رد و بدل والی انجیل پر بھی ایمان لانا ضروری ہے؟**

**سوال:** سنا ہے انجیل وغیرہ میں لوگوں نے کافی رد و بدل کر ڈالا ہے کیا پھر بھی

اس پر ایمان لانا ہوگا؟

**جواب:** صدرُ الشَّرِيعه، بدرُ الطَّرِيقه حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد

علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی آسمانی کتابوں کے بارے میں اسلامی

عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

بہارِ شریعت حصہ اول صَفْحَہ 29 پر فرماتے ہیں: سب آسمانی

کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلامُ اللہ ہیں، اُن میں جو کچھ

ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے، مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی

کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمّت کے سپرد کی تھی، اُن سے

اُس کا حِفْظ (تَحْفُظ) نہ ہو سکا، کلامِ الہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں

میں ویسا ہی باقی نہ رہا، بلکہ اُن کے شریروں نے تو یہ کیا کہ اُن میں

تحریفیں کر دیں، یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا۔ لہذا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پروردگار کا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

جب کوئی بات اُن کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب (قرآن مجید) کے مطابق ہے، ہم اُس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی تحریفات (تبدیلیوں) سے ہے اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب (نہ درست مانیں نہ جھٹلائیں)، بلکہ یوں کہیں کہ: اَمْنَتْ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ. ”اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ) اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔“

## مِیْمَن قَوْمِ كُو مَذَاقًا قِرَآنَ سَے ثَابِت كَرْنَا

سؤال: کچھ میمن وغیر میمن لوگ مل کر بیٹھے تھے۔ اس میں میمن برادری کے بارے میں بات چھڑی، اس پر ایک شخص نے مذاقاً کہا: میمن بھائیوں کی تو بہت بڑی شان ہے دیکھو ان کا ذکر قرآن مجید میں بھی موجود ہے! یہ کہہ کر اُس نے لہجے کے ساتھ پارہ 30 سُورَةُ الْبَلَدِ کی 18 ویں آیت کریمہ اُولَئِكَ اَصْحَابُ الْمِیْمَنَةِ ﴿١٨﴾ تلاوت کی۔ یہ سُن کر حاضرین میں ہنسی کا فوارہ اُبل پڑا۔ ان سب کیلئے کیا



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر ڈرؤ اور دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حکم شرعی ہے؟

**جواب:** آیت قرآنی کا مذاق اُڑانا کُفر ہے اور جو جان بوجھ کر بخوشی مُتَّفِق ہو

کر ہنسا اس پر بھی حکم کُفر ہے۔ ہاں جو بے اختیار ہنس پڑا یا جس کو سمجھ نہ پڑی اور دوسروں کو دیکھ کر ہنس دیا اُس پر حکم کُفر نہیں۔

**قراءت کے انکار کا کیا حکم ہے؟**

**سوال:** قراءت کی کتنی قسمیں ہیں؟ اگر کسی نے کسی قراءت کا انکار کیا تو؟

**جواب:** سات قراءتیں مُتَوَاتِر ہیں ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنا

کُفر ہے۔ اسی وجہ سے علمائے کرام فرماتے ہیں: جہاں جو قراءت

راج ہو وہاں وہی پڑھیں تاکہ کوئی شخص لاعلمی میں اس کا انکار نہ کر

دے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ

کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد

اول صفحہ 33 پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: قرآنِ عظیم

کی سات قراءتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں، ان میں

معاذ اللہ کہیں اختلافِ معنی نہیں، وہ سب حق ہیں، اس میں اُمت

ضم مان مصلحتاً: (مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتجع اور کسی مرتجہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت (قراءت) آسان ہو وہ پڑھے، اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قراءت رائج ہے عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے، جیسے ہمارے ملک میں قراءت عاصم بروایت حفص، کہ لوگ ناواقفی سے انکار کریں اور وہ معاذ اللہ کلمہ کفر ہوگا۔

### قرآن وحدیث کو کہنا ”کوئی چیز نہیں“

**سوال:** ولید نے غلطی کی، اس پر نوید نے اُس کی اصلاح کیلئے آیات کریمہ و احادیث مبارکہ سنائیں اس پر ولید آیات و احادیث کے بارے میں بولا: ”یہ کوئی چیز نہیں ہے۔“ ولید مسلمان رہا یا نہیں؟

**جواب:** ولید مسلمان نہ رہا۔ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: اس کا قرآن وحدیث کے متعلق یہ کہنا کہ ”یہ کوئی چیز نہیں ہے“، یہ تو خالص ایسا کفر ہے جس پر مرتدوں والے احکام جاری ہوتے ہیں، لہذا اس پر تجہید اسلام ضروری ہے اور مسلمان ہو کر عورت کی رضا مندی سے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڈ پڑھو تمہارا رُوڈ مجھ تک پہنچتا ہے۔

دوبارہ اس سے نکاح کرے، اگر اس سے نکاح پر راضی نہ ہو تو بیوی کو اختیار ہے کہ وہ عدت پوری کر کے کسی اور سے اپنی مرضی کے مطابق نکاح کرے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۶۵۴)

## قرآن پاک کی توہین کی تقریباً 4 مثالیں

﴿1﴾ قرآن کریم یا مسجد یا اسی طرح کی وہ چیزیں جو شرعاً معظّم (دینی شعار) ہیں ان کی جس نے توہین کی اُس نے کفر کیا۔

(مَنَعُ الرَّوْضِ الْاَزْهَرِ لِلْقَارِي ص ۴۵۷)

﴿2﴾ قرآن مجید کی کسی آیت کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ (ایضاً ص ۴۵۸)

﴿3﴾ جان بوجھ کر قرآن پاک کو زمین پر پھینکنا کفر ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۴۱)

﴿4﴾ جس نے دف یا کسی باجے کے ساتھ قرآن شریف پڑھا اُس نے کفر کیا۔ (مَنَعُ الرَّوْضِ ص ۴۵۶)

﴿5﴾ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے کسی وعدے یا ﴿6﴾ وعید کو ٹھٹھلائے وہ کافر ہے۔

(ایضاً ص ۴۵۶)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُو رُو دِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

﴿7﴾ جس نے بطورِ توبہ قرآنِ مُبین پر پاؤں رکھا وہ کافر ہے۔

(مَنْعُ الرُّوضِ ص ۴۵۷)

﴿8﴾ جس شخص سے کہا گیا تو قرآن شریف کیوں نہیں پڑھتا؟ یا زیادہ قراءت

کیوں نہیں کرتا؟ اس نے جواب میں تحقیراً کہا: ”میرا دل بھر گیا“ یا

کہا: ﴿9﴾ ”مجھے ناپسند ہے“ یہ کہنا کفر ہے۔ (ایضاً)

﴿10﴾ جس نے دوسرے سے کہا: ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَعَةً يَدِيَا يَكَاوُ“

اُس نے کفر کیا۔ کیونکہ اس نے اس سے مذاق کا ارادہ کیا، تَبَرُّك

کا نہیں۔ (ایضاً ص ۴۵۹) یہ حکم اس صورت میں ہے جب اس سے

مذاق کا ارادہ ہو تَبَرُّك کا نہیں۔

﴿11﴾ جس نے قرآنِ کریم پڑھنے کا مذاق اڑایا اُس نے کفر کیا البتہ

اگر قاری یا اُس کی آواز ولجے کا مذاق اڑایا تو کفر نہیں۔

(ایضاً ص ۴۵۸)

﴿12﴾ جس نے بہت زیادہ تلاوتِ قرآنِ مجید کرنے والے سے کہا: ”تو

نے قرآن شریف یا فلاں سورت کا گریبان پکڑ لیا ہے۔“ اس

(ایضاً ص ۴۵۹)

نے کفر کیا۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿13﴾ کسی شخص کو نمازِ باجماعت کی طرف بلا یا گیا، اُس نے کہا: میں تو تنہا

پڑھوں گا کیونکہ قرآنِ پاک میں ہے، إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى۔ یعنی

اس نے تَنْهَى سے اُرود والا ”تنہا“ مُراد لیا، ایسا کہنا کفر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۲)

﴿14﴾ ”جو قرآنِ مجید کو غیرِ عَرَبی کہے“ اس پر حکمِ کفر ہے۔ (مَنْعُ الرِّوَاضِ

ص ۴۶۳) البتہ چند الفاظ ایسے ہیں جو ابتداءً عجمی تھے لیکن پھر وہ عربی

میں ہی داخل ہو گئے اور اب وہ بھی غیر عربی نہ رہے۔

﴿15﴾ قرآنِ کریم کی کسی آیت میں تحریف و تبدیلی کرنا یا ﴿16﴾ ایسا

کرنا جائز ماننا کفر ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۴۲۰)

﴿17﴾ ہنسی مذاق کی نیت سے بے موقع آیاتِ قرآنیہ پڑھنا کفر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۲)

﴿18﴾ جو قرآنِ پاک کو مخلوق مانے اُس نے کفر کیا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۲۰)

﴿19﴾ اگر کسی نے قرآنِ مُبین کو توہین کی نیت سے نجاست میں ڈالا یا

﴿20﴾ نجاست کے قریب پھینک دیا تو کافر ہے۔

﴿21﴾ جو شخص قرآنِ مجید کو ناقص کہے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۳ ص ۴۴۲)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (ظہر اسلام) پر ڈر دو پاک پرھو تو مجھ پر بھی پڑھوے۔ شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

﴿22﴾ اگر کوئی قرآنِ عظیم میں موجود انبیاء کے واقعات یا ﴿23﴾

رسولوں کے معجزات کا انکار کرے یا ﴿24﴾ قرآنِ کریم میں

جو چیزیں اور ﴿25﴾ ہدہد کے کلام کرنے کا تذکرہ ہے اس

میں شک کرے یا ﴿26﴾ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا

وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور جادوگروں کے قصے ﴿27﴾ واقعہ اُسرا

(مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک) ﴿28﴾ اصحابِ فیل اور ﴿29﴾ ان پر

حملہ کرنے والے اباہیل پرندوں کے واقعات ﴿30﴾ اصحاب

کہف کا قصہ ﴿31﴾ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا

وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے آگ میں ڈالے جانے کا واقعہ وغیرہ وغیرہ

قصصِ قرآن (یعنی قرآنِ پاک میں بیان کردہ قصوں) کے سچا ہونے

میں شک کرے وہ کافر ہے۔ جب کہ اصل واقعے کے وجود ہی کا

انکار کرے۔ البتہ اس کی کوئی ایسی تفصیل جو قرآنِ پاک میں

صراحت سے (یعنی صاف صاف) مذکور نہیں ہے اس کے انکار پر حکم

کفر نہیں ہے۔

﴿32﴾ ”آیات و احادیث کچھ نہیں“ کہنے والا کافر و مرتد ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۶۵۴)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر بڑا رؤوف و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

﴿33﴾ قرآنِ کریم میں جو ملائکہ ﴿34﴾ جنّات اور ﴿35﴾ شیاطین

کے واقعات ہیں ان کو ”خیالی کہانیاں“ کہنے والا کافر ہے۔

﴿36﴾ قرآنِ مجید میں جو کسی ایک لفظ ﴿37﴾ ایک حرف یا ﴿38﴾

ایک نُقْطے کی کمی بیشی کا بھی قائل ہے یقیناً کافر و مُرْتَد ہے۔

(فتاویٰ رضویہ مخرّجہ ج ۱۱ ص ۶۹۱ ماخوذاً)

﴿39﴾ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ قرآنِ پاک میں جو کچھ ہے ان میں بعض

سے بعض یقیناً ٹکراتا ہے تو وہ کافر ہے۔ اگر ناسخ و منسوخ کے سبب کہتا ہے تو

تاویل ہے اور اگر نقص یعنی خامی نکالتا ہے تو کافر۔

﴿40﴾ اگر کوئی قرآنِ پاک کے مُعْجزہ ہونے میں شک کرے یا ﴿41﴾

اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کئے جانے میں شک کرے تو

کافر ہے۔

﴿42﴾ اگر کوئی یہ کہے کہ اس زمانے میں پڑھے لکھے لوگ مل جل کر کوشش

کریں تو قرآنِ کریم کی مثل یا قرآنِ عظیم سے بہتر کتاب

لا سکتے ہیں تو وہ کافر ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑھے۔

## نبی کی گستاخی کے بارے میں سوال جواب

**سوال:** نبی کی گستاخی کرنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** نبی کی ادنیٰ سی گستاخی کرنے والا بھی کافر و مرتد ہے۔

”شفاء شریف“ صفحہ 215 پر ہے: علماء کا اجماع ہے کہ

حُضُورِ اَقْدَسِ صَلِيِّ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كِي شَانِ مِيں گستاخی كرنے والا

كافر ہے اور اس پر عذابِ الہی كی وعید جاری ہے اور امت كے

نزدك وہ واجبُ القتل ہے اور جو اس كے كفر اور عذاب ہونے ميں

شك كرهے وہ بھی كافر ہے۔ (الفتاح ۲ ص ۲۱۵)

## گستاخ کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئے؟

**سوال:** گستاخ رسول کے ساتھ مسلمانوں کو کیا سلوک کرنا چاہئے؟

**جواب:** اس ضمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں كئے كئے گئے

سوال جواب كا خلاصہ عرض كرتا ہوں:۔ سوال: ایک مقرر نے

جلسے ميں کہا: ”حُضُورِ صَلِيِّ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے خیال فرمایا کہ میرے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

دانت ایسے روشن ہیں کہ آج تک کسی کے ایسے نہ ہوئے۔

(معاذ اللہ) اِس تَکْبِیر کی بنا پر حُضُو رِ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دندان

اقدس جنگِ اُحد میں شہید ہو گیا تھا۔“ الجواب: اس نے حُضُو رِ

اقدس صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مَعَاذَ اللّٰه ”تَکْبِیر“ کا

لفظ کہا، یہ صریح کفر ہے۔ اُس کا ایمان جاتا رہا، اُس کی عورت

اُس کے زناح سے نکل گئی۔ اُس نے جیسے مجمع میں یہ جُمْلہ کہا اسی قسم

کے مجمع میں توبہ کرے اور اسلام لائے۔ اگر نئے سرے سے اسلام

نہ لائے تو مسلمانوں کو اُس سے سلام و کلام حرام، اس کے پاس

بیٹھنا حرام، اس کی شادی غمی میں شریک ہونا حرام، بیمار پڑے، تو

اُسے پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اُس کے جنازے پر جانا حرام،

اُسے غسل و کفن دینا حرام، اس کے جنازے کی نماز حرام، اسے

مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام، اُسے مرنے کے بعد

کوئی ثواب پہنچانا حرام، بلکہ اس کے کُفْر پر مُطَّلَع ہو کر جو اسے

مسلمان سمجھتا رہے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سامعاً مملہ کرے،

بلکہ اُس کے کفر میں شک بھی کرے تو وہ خود بھی کافر ہو جائے گا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ذرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اور جن لوگوں نے اس جملے کو سن کر پسند کیا، تو وہ سب پسند کرنے والے بھی اس کی مثل کافر ہو گئے اور ان کی عورتیں بھی ان کے نکاح سے نکل گئیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۶۳۶-۶۳۷)

## صحابہ کے گستاخوں کے ساتھ برتاؤ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! گستاخوں کے ساتھ اس قسم کا رویہ (رویہ یہ) اختیار کرنے کا حکم، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات سے حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: میرے صحابہ کو گالی مت دو، کیونکہ آخر زمانے میں ایک قوم آئے گی، جو میرے صحابہ کو گالی دے گی، پس اگر وہ (گالیاں دینے والے) بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرنا، اگر مر جائیں تو ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا، ان سے ایک دوسرے کا نکاح نہ کرنا، نہ انہیں وراثت میں سے حصہ دینا، نہ انہیں سلام کرنا اور نہ ہی ان کے لئے رحمت کی دعا کرنا۔

(تاریخ بغداد ج ۸ ص ۱۳۹)

جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو گالی دینے والے کے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بارے میں یہ حکم فرمایا گیا تو شاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں گستاخی کرنے والے کا معاملہ کس قدر اُشُد ہوگا؟

### مُرتد سے ہمدردی .....

**سوال:** کیا مُرتد کے ساتھ انسانی ناطے سے بھی ہمدردی نہ کی جائے؟

**جواب:** حقیقت میں دیکھا جائے تو مسلمان ہی ”انسان“ ہے۔ جبکہ جو

اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی توہین اور اُس کے پیارے

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی گستاخی کرے وہ نام نہاد انسان

پالیتین بدتر از حیوان ہے۔ مُرتد کے ساتھ ہر طرح کے مُقاطعہ

(یعنی بایکٹ) کو بھی شاید ان معنوں پر ایک گونہ ہمدردی کہا جاسکے

کہ یوں وہ کسی طرح بیزار ہو کر، تائب ہو کر دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں پناہ لے لے۔ یاد رکھئے! مُرتد سے ہمدردی کا

اظہار ایمان کیلئے زہرِ ہلاک (یعنی زہرِ قاتل) ہے۔

### مُرتد کے بارے حکمِ شرعی کو ظلم کہنا

مُرتد سے ہمدردی کرنے کی پاداش میں ایک عورت کے ایمان

سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے مُتعلّق ایک فتویٰ مُلاحظہ فرمائیے چنانچہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہِ عالی شان میں کچھ اس طرح سوال ہوا: سنیوں کے محلّے میں ایک قادیانی نیا نیا رہنے آیا۔ غیور سنیوں نے اہلِ محلّہ کو اس سے میل جول کرنے اور کسی قسم کا تعلق رکھنے سے منع کیا۔ اس پر ایک عورت نے یوں کہا: ”بڑے نمازیے پڑھ کر مٹلا ہو گئے، ہم عذاب ہی بھگت لیں گے، اس بے چارے قادیانی کو دق (یعنی تنگ) کر رکھا ہے۔“ اس عورت کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ الجواب: یہ عورت نماز کی تحقیر کرنے، عذابِ الہی کو ہلکا ٹھہرانے، قادیانی (مرید) کو اس فعلِ مسلمانان (یعنی بائیکاٹ کرنے کا کہنے کے سبب) سے مظلوم جاننے اور اس سے میل جول ترک کرنے کو ظلم و ناحق سمجھنے کے سبب اسلام سے خارج ہو گئی۔ اپنے شوہر پر حرام ہو گئی، جب تک ان کلمات سے توبہ کر کے نئے سرے سے اسلام نہ لائے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۵۴)

کیا واقعی ”گستاخ رسول کی توبہ قبول نہیں؟“

سوال: سنا ہے گستاخ رسول کی توبہ قبول نہیں۔ اگر کوئی گستاخی کا مرتب

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

واقعی نادیم ہوا تو کیا کرے؟

**جواب:** گستاخِ رسولِ کافر و مُرتد ہے۔ اس کے قبولِ توبہ کے بارے میں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہِ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ہمارے ائمہٴ مذہب رضی اللہ

تعالیٰ عنہم کے نزدیک سب (یعنی گستاخِ رسول) مُرتد ہے اور اس کے

سب احکام مثل مُرتد، مُرتد اگر توبہ کرے تَقْبَلُ وَلَا يُقْتَلُ

(قبول کریں گے اور قتل نہ کریں گے) (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۱۵۲)

سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو چرواہا کہنا کیسا؟

**سوال:** اگر کوئی شخص سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ”اُمّت کا چرواہا“

کہے، اسکے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ توہینِ آمیز لفظ ہے کہنے والا توبہ و تجدیدِ ایمان کرے۔ اسی طرح

کے ایک سؤل پر کہ کسی مقّر نے اپنی تقریر میں آقائے دو جہان

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شانِ عظمت نشان میں کہا: ”وہ اُمّت کے

چرواہے تھے۔“ صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ علامہ مولینا مفتی

محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے جواباً ارشاد فرمایا: یہ (لفظ)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

نہایت مُبْتَدَل (یعنی حقیر) و ذلیل ہے، ایسے الفاظ سے احتراز کرے (یعنی بچے) اور توبہ کرے اور تجدیدِ نکاح کرے۔ مسلمان بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کرتے تھے: رَاعِنَا۔ یعنی ہماری رعایت فرمائیے! یہود و موقح پا کر زَبَانِ دبا کر اس طرح کہتے کہ بظاہر تو وَہی (راعِنَا) معلوم ہوتا مگر وہ کہتے: ”رَاعَيْنَا“، یعنی ”ہمارے چرواہے۔“ اس پر آیتِ کریمہ نازل ہوئی، اس لفظِ ”راعِنَا“ سے مُمَانَعَتِ فرما کر یہ حکم دیا کہ ”أَنْظِرْنَا“ کہو یعنی ”ہماری طرف نظر فرمائیے“ (کہا کرو) تو جس لفظ سے راعی (یعنی چرواہا) کا ایہامِ بعید (یعنی دُور کا شبہ پڑتا) تھا اس تک سے مُمَانَعَتِ فرمائی گئی، تو ظاہر ہے کہ خود اس (چرواہا کہنے) کی مُمَانَعَتِ کس درجہ ہوگی۔ حُصُوصاً یہ اُردو کا لفظ (چرواہا) تو نہایت سَخِيف (یعنی انتہائی گھٹیا) ہے۔ (سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بارے میں) اُمّت کے نگہبان و محافظ وغیرہ الفاظ بولنا چاہئے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۲۵۷-۲۶۰)

فریاد ہے اے کشتی اُمّت کے نگہبان  
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

## مُوئے مبارک کی گستاخی کرنا کیسا؟

**سوال:** سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے موئے مبارک کی گستاخی کرنا کیسا؟

**جواب:** کسی ”بال“ کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا موئے مبارک

تسلیم کرنے کے باوجود اگر اُس کی توہین کرے تو کافر ہے۔

مُوئے مبارک کو ایذا دینے والا اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کو ایذا دیتا ہے۔ شہنشاہِ خوشِ حصال، سلطانِ شیریںِ مقال،

صاحبِ جو دو نوال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم کا ارشادِ باکمال ہے: ”جس نے میرے مبارک بال کو ایذا دی،

اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، بیشک اُس نے

اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵۴ ص ۳۰۸)

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا

لُگے ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام

**محبوب سے نسبت رکھنے والی چیز کی گستاخی کفر ہے**

یاد رکھئے! نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ

دینہ

(1) لُگے ابرِ رافت یعنی عظیمِ رحمت کے بادل کا ٹکڑا۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

والہ وسلم سے نسبت رکھنے والی کسی بھی چیز کی گستاخی کرنا کفر ہے۔

صدرُ الشَّرِيعَةِ ، بدرُ الطَّرِيقَةِ عَلَّامَهُ مَوْلِينَا مُفْتِي مُحَمَّدٍ مَجْدِ عَلِيٍّ عَظْمِيٍّ

علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”جو شخص حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَالہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام انبیاء میں آخری نبی نہ جانے یا حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ

وَسَلَّمَ کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وَسَلَّمَ کے مُوئے مبارک کو تحقیر (یعنی کھارت) سے یاد کرے، آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لباسِ مبارک کو گندہ اور میلا بتائے،

حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر

ہے۔ بلکہ اگر یوہیں کسی نے یہ کہا: حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ

وَسَلَّمَ کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار اَنْلَثْتُ ہائے مبارک (یعنی

مبارک اُنکلیاں) چاٹ لیا کرتے تھے۔ اس پر کسی نے کہا: یہ ادب

کے خلاف ہے یا کسی سُنَّتِ کی تحقیر (یعنی توہین) کرے مثلاً داڑھی

بڑھانا، مُوچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اہانت

(یعنی گستاخی) کفر ہے جبکہ سُنَّتِ کی توہین مقصود ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۱)



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

**سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر عیب سے پاک ہیں**

خُدا کی قسم! حُضوِ راکرمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر عیب سے پاک ہیں،

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز باعظمت

ہے، عشاق کو اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہر شے میں سعادتیں

اور برکتیں ہی نظر آتی ہیں۔ چنانچہ عاشقوں کے امام میرے آقا علی

حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرَّحْمٰنِ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں۔

وہ کمالِ حُسنِ حُضوِ رہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

یہی پھولِ خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

**کد و شریف کی گستاخی کرنا کیسا؟**

**سوال:** کیا کد و شریف کی توہینِ کفر ہے؟

**جواب:** کد و شریفِ مکی مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند تھا تو اگر

معاذ اللہ کسی کو اس حیثیت سے ناپسند ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کو پسند تھا تو یہ کفر ہے۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ

حضرتِ علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے، تمہارا رنج بڑا دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہیں: کسی کے اس کہنے پر کہ حضورِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کدّ و پسند تھا کوئی یہ کہے: ”مجھے پسند نہیں“ تو بعض علماء کے نزدیک کافر ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حضورِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند تھا تو کافر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۱)

## مجھے کدّ و ناپسند ہے کہنے والے کی حکایت

اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمائیے چنانچہ حضرت سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے اس روایت کا جب ذکر آیا کہ حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشُورِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کدّ و پسند تھا۔ یہ سن کر ایک شخص نے کہا: اَنَا مَا أَحِبُّ الدُّبَّاءَ یعنی میں کدّ و پسند نہیں کرتا۔ اس بات کا سننا تھا کہ حضرت سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تلوار کھینچ لی اور اُس شخص سے فرمایا: تجدیدِ اسلام کرورنہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔ (شرح الشفا للقاری ج ۲ ص ۵۱) ہاں اگر اس طرح کی صورتِ حال نہ ہو اور کسی کا نفس کدّ و شریف کو پسند نہیں کرتا اس بنا پر اگر کوئی کہتا ہے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کہ مجھے کدُ و پسند نہیں، یا مجھے کدُ و نہیں بھاتا تو اُس پر حکمِ کفر نہیں۔

یہ کہنا، کیا تمہارے نبی کو گالی دوں؟

**سوال:** فرحان نے رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ عظمت

نشانِ بیان کی تو ولید نے غصے میں بکا: ”اب کیا میں تمہارے رسول

کو گالی دوں؟“ اس جملے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** ولیدِ پلید کا قول کُفر ہے کہ اس میں واضح گستاخی موجود ہے اور

ایسی جگہ پر استیفہام (یعنی سُوالیہ انداز) گستاخی سے مانع نہیں

کہ گستاخی کا دار و مدار عُرف (رواج) پر ہے اور استیفہام (یعنی

پوچھنا) یہاں مقصود بھی نہیں۔ چنانچہ اس کی نظیر فقہاءِ کرام رَحْمَتُہُمْ

اللہ السّلام نے اس طرح ذکر فرمائی: اگر ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کا

بار بار ذکر کیا تو دوسرے نے اُس سے کہا: ”کیا وہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ)

تمہارا چچا زاد بھائی ہے؟“ یہ کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اللہ رَبُّ

الْعَلَمِینَ عَزَّوَجَلَّ کی توہین کی اور یونہی قرآن اور مسجد اور دیگر

مُعَظَّمِینَ کی توہین کُفر ہے۔ (غمزیون البصائر ج ۱ ص ۱۰۸)

**مُعَظَّمِینَ کی توہین کُفر ہے**

**سوال:** ابھی آپ نے بتایا کہ دیگر مُعَظَّمِینَ کی توہین کُفر ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹا بڑھکتا اور ایک تیراٹا حد پھاڑتا ہے۔

**مُعْظَمِينَ** کے معنی اور ان کی نشاندہی بھی کر دیجئے تاکہ بچنا آسان

ہو۔

**جواب:** مُعْظَمِينَ جمع ہے 'مُعْظَم' کی اور یہاں مُعْظَم سے مُراد ہر وہ

شے اور مقام وغیرہ ہے جس کی شرعاً عظمت مُسَلَّم ہو۔ مثلاً نبی،

فرشتہ، کعبہ، مُشْرَفہ، قرآن کریم، حدیثِ پاک، شریعت وغیرہ

چنانچہ ان میں سے کسی کی بھی توہین کرنا کفر ہے۔

”ہمارا سارا گاؤں گستاخ ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ میرے علاوہ ہمارا پورا گھریا سارا

خاندان یا ہمارے گاؤں والے سب کے سب گستاخانِ رسول

ہیں۔ ایسا کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** اگر واقعی گھریا خاندان یا گاؤں کے سارے مرد و عورت ایسے ہی

ہیں تو کہنے میں حَرَج نہیں، لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ خاندان اور

گاؤں کے اکثر مرد و عورت مسلمان ہی ہوتے ہیں۔

سارے شہر والوں کو زانی کہنے کا شرعی حکم

سارے گاؤں یا خاندان بھر کو گستاخِ رسول کہہ دینا تو یقیناً بہت

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بھاری بات ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا ایک مقرر کے بارے میں

فتویٰ ملاحظہ فرمائیے: جس نے جلسہ میں بمبئی کے سارے مسلمانوں

کی طرف بُرائی منسوب کرنے کی ناپاک سعی کی تھی۔ چنانچہ فرماتے

ہیں: اُس کا کہنا کہ ”بمبئی میں کوئی مکان یا گلی گُوچہ ایسا نہ ہوگا جس

میں شبانہ روز (یعنی دن رات) زِنا نہ ہوتا ہو۔“ اگر وہ تعمیم و تصمیم

کرتا (یعنی اگر وہ ایسے الفاظ بولتا جس سے ہر ہر فرد کا یقینی طور پر زنا میں

مُلوث ہونا سمجھا جاتا جب) تو بمبئی کے لاکھوں مسلمان مردوں،

مسلمان پارسا بیبیوں پر صریح تہمتِ ملعونہ زِنا تھی، جس کے

سبب وہ (مقرر) لاکھوں قَذف (1) کا مُرتکب ہوتا اور ایک ہی

قَذف گناہِ کبیرہ ہے اور قَذف کرنے والے پر لعنت آئی ہے تو وہ

ایک سانس میں لاکھوں گناہِ کبیرہ کا مُرتکب ہوتا اور لاکھوں

مدینہ

(1) زنا کی تہمت لگانا ”قَذف“ کہلاتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈرؤدِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

لعنتوں کا استحقاق پاتا ہے مگر اُس نے مکان اور گوجہ میں تردید سے تعمیم کو روکا اور ”نہوگا“ کے لفظ سے جزم میں فرق ڈالا (یعنی لفظ ”نہو“ گا کہنے سے کچھ بچت ہوگئی اگر ”نہوگا“ کے بجائے ”نہیں ہے“ کے الفاظ بولدیتا تو صریح تہمتِ زنا لگانے والا قرار پاتا جس کا حکم آگے گزرا۔ پھر بھی اس قدر میں شک نہیں کہ اس نے وہاں کے عام مسلمان مردوں بیبیوں کی حرمت پر دھبّا لگایا اور اسے خاص مجلسِ وعظ میں کہہ کر مسلمانوں کو ناحق بدنام کرنے اور ان میں اشاعتِ فاحشہ کا بوجھ اپنی گردن پر اٹھایا اور بکثرت مسلمانوں کو بلا وجہ شرعی ایذا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”مَنْ اَذَى مُسْلِمًا فَقَدْ اَذَانِي وَمَنْ اَذَانِي فَقَدْ اَذَى اللّٰهَ“ یعنی جس نے کسی مسلمان کو ناحق ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

(الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷)

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرا پھیلے ان کیلئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

إِنَّ الَّذِينَ يُجِبُونَ أَنْ تُشِيْعَ  
الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط  
(پ ۱۸ نور ۱۹)

جب اس پر دونوں جہان میں عذاب شدید کی وعید ہے تو یہ بھی کبیرہ ہوا اور مرتکب کبیرہ فاسق ہے اور یہ فسق بالاعلان برسرِ مجلسِ وعظ ہوا تو اس وجہ سے بھی وہ شخص فاسق مُعلن ہوا اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۵۲۹، ۵۷۰)

عام لوگوں کو بُرا بھلا کہنے کا شرعی حکم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات کو سمجھنے کے لئے فتاویٰ رضویہ شریف جلد 14 صفحہ 604 پر مرقوم سوال و جواب غور سے پڑھئے اور اگر ایسی غلطیاں کی ہیں تو توبہ کر لیجئے: **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص اُمور شرعی کی بابت یہ الفاظ کہے کہ ”شرع کیا چیز ہے! آج کل شرع پر کون عمل کرتا ہے! یہ شرع بھی ایک بحث نکال رکھی ہے“ وہ شخص (یعنی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڈ رُوڈ پڑھو تمہارا رُوڈ مجھ تک پہنچتا ہے۔

ایسا کہنے والا) عِنْدَ الشَّرْعِ کیسا ہے؟ یَبَيِّنُوا تَوَّجَرُوا۔ (یعنی بیان فرمائیے ثواب کمائیے) الجواب: اگر اس نے واقعی طور پر یہ لفظ کہے تو کافر ہو گیا اور اگر لوگوں پر طعن کے طور کہا یعنی آج کل لوگوں نے شَرْع کو ایسا سمجھ رکھا ہے تو سخت گنہگار ہوا کہ ”عام“ کہا اور لفظ بھی معنی کفر کو مؤہم ہیں۔ (یعنی مذکورہ بالا جملے میں ذہن کفریہ معنی کی طرف سبقت کرتا ہے) وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۰۴)

”سرکار حرام مال کی نیاز بھی قبول فرمالتے ہیں،“ کہنا کیسا؟

**سوال:** زید نے چندہ مانگتے ہوئے کہا: ”سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نیاز کیلئے حرام مال بھی چل جائے گا، سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے غلاموں سے حرام مال کی نیاز بھی قبول فرمالتے ہیں۔“ یہ کہنا کیسا؟

**جواب:** زید بے قید کا یہ قول غلط و باطل اور سرکارِ دو عالم، نُورِ مَجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رَسُولِ مُحْتَشَمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر افتراء (یعنی جھوٹ باندھنا) ہے۔ زید اپنے قول سے توبہ کرے اور اسے چاہئے



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُو رُو دِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کہ تجدیدِ ایمان کرے اور اگر شادی شدہ تھا تو تجدیدِ نکاح بھی کرے۔ تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 105 تا 111 ملاحظہ فرمائیے۔

**غلبہ خوف میں بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے 6 ارشادات**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آہ! کاش! ہم دنیا سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہو جائیں۔ خدا کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کیا ہے! تشویش۔۔۔ تشویش۔۔۔ انتہائی تشویش کی بات ہے۔۔۔۔۔**

**خوف۔۔۔ خوف۔۔۔ وَاللّٰهُ الْعَظِيمِ سخت خوف کا مقام ہے کہ ہم کو یہ نہیں معلوم کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا نہیں۔ آہ! ہم غفلت کی چادر اوڑھے بے خبر سو رہے ہیں۔ کاش! ہمیں حقیقی**

**معنوں میں خوفِ خدا نصیب ہو جاتا۔ ﴿1﴾ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غلبہ خوفِ خدا کے وقت فرمایا: کاش! میں (بجائے انسان کے) پتھر ہوتی ﴿2﴾ کبھی فرمایا: کاش! میں دَرخت ہوتی ﴿3﴾ کبھی**

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فرمایا: کاش! کاش! میں مٹی کا ایک ڈھیلا ہوتی ﴿4﴾ کسی موقع پر ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کاش! میں اس درخت کا پتہ ہوتی ﴿5﴾ کبھی فرمایا: کاش! میں گھاس ہوتی اور کوئی قابل ذکر شے نہ ہوتی ﴿6﴾ بوقتِ وصال فرمایا: کاش! اللہ تعالیٰ مجھے کوئی بھی چیز نہ بناتا۔ (الطبقات الكبرى لابن سعد ج ۸ ص ۵۹-۶۰) اللہ رَبُّ الْعَزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ اُنَّ بِرَحْمَتِ هُوَ اُوْر اَن كَع صَدَقَۃ ھَمَارِی مَغْفِرَتِ هُوَ۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا قبر وحشر کا سبب غم ختم ہو گیا ہوتا کاش! ایسا ہو جاتا خاک بن کے طیبہ کی مصطفیٰ کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا

میں بجائے انسان کے کوئی پودا ہوتا یا

نخل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا

کیا اللہ کیلئے لفظ ”عاشق“ استعمال کر سکتے ہیں؟

سوال: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو عاشق کہنا کیسا؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (ظہر اسلام) پر ڈر دو پاک پرھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ناجائز ہے۔ (مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں) معنی عشق اللہ عزوجل کے حق میں محالِ قطعی (یعنی قطعاً ناممکن) ہے اور ایسا لفظ بے و روثبوتِ شرعی (یعنی شرعی ثبوت کے بغیر) حضرت عترت (یعنی اللہ رب العزت عزوجل) کی شان میں بولنا ممنوعِ قطعی۔ رَدُّ الْمُحْتَارِ میں ہے: معنی محال کا وہم ممانعت کیلئے کافی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۱۱۶)

کیا کسی کو عاشقِ رسول کہہ سکتے ہیں؟

سوال: کیا کسی کو عاشقِ الہی یا عاشقِ رسول بھی نہیں کہہ سکتے؟

جواب: اگر وہ اس کا اہل ہو تو کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مَحَبَّت اور عشق

کے معنی میں قدرے فرق ہے۔ دراصل اللہ و رسول عزوجل وصلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مَحَبَّت تو ہر مسلمان کرتا ہی ہے مگر ”عاشق“

کا درجہ کوئی کوئی پاتا ہے۔ عشق کا معنی بیان کرتے ہوئے عربی

لغت ”لسان العرب“ جلد 2 صفحہ 2635 پر ہے: الْعِشْقُ

فَرَطُ الْحُبِّ یعنی مَحَبَّت میں حد سے تجاوز کرنا عشق ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

خان علیہ رحمۃ الرحمن عشق کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مَحَبَّتْ بِمَعْنَى لُغَوِيَّ جَبْ بِحُتَّةٍ اَوْ مُؤَكَّدَةً (یعنی مَحَبَّتْ جب بہت زیادہ پگنی) ہو جائے تو اسی کو عشق کا نام دیا جاتا ہے پھر جس کی اللہ تعالیٰ سے پختہ مَحَبَّتْ ہو جائے اور اس پر پختگی مَحَبَّتْ کے (اس طرح) آثار ظاہر ہو جائیں کہ وہ ہمہ اوقات اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر اور اس کی اطاعت میں مصروف رہے تو پھر کوئی مانع (یعنی رکاوٹ) نہیں کہ اس کی مَحَبَّتْ کو عشق کہا جائے، کیونکہ مَحَبَّتْ ہی کا دوسرا نام عشق ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۱۱۶ تا ۱۱۵)

## عاشقِ رسول کی 6 نشانیاں

مفسرِ شہیر حکیمُ الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب مُتَطَابِ شَانِ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ صَفْحَه 295 پر ”عاشق“ کی تعریف میں شیخ سعدی علیہ رحمۃ القوی کے دو فارسی اشعار نقل کیے ہیں:

عاشقانِ راششِ نِشاں اَسْتَ اے پسر آہِ سَرْدِ وِرنِگِ زَرْدِ وِچِشْمِ تَرِ  
گر خُرا پُرِ سُنْدِ سہِ دِیگرِ کِدامِ کَمِ خُورِ وِکَمِ گُفْتَنِ وِخُفْتَنِ حِرامِ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑے۔

ترجمہ: اے بیٹے! عاشقوں کی چھ علامتیں ہیں (۱) سرد آہیں بھرنا اور چہرہ کا (۲) رنگ زرد ہونا اور (۳) گرہ وزاری۔ اگر بقیہ تین نشانیاں بھی پوچھنا چاہو تو وہ یہ ہیں: (۴) کم کھانا (۵) کم بولنا اور (۶) کم سونا۔

دنیا کی لذتوں سے مری جان پھوٹ جائے  
مجھ کو بنا دے یا خدا <sup>عزوجل</sup> تو عاشقِ رسول

## مدینہ کو میثرب کہنا کیسا؟

**سوال:** کیا مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کو میثرب (بیت - رب) کہنا بے ادبی نہیں؟

**جواب:** ضرور بے ادبی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت،

مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد

21 صفحہ 116 پر فرماتے ہیں: مدینہ مطہرہ کو میثرب کہنا، ناجائز

و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: جو مدینہ کو میثرب کہے: وہ اللہ تعالیٰ

سے بخشش طلب کرے، یہ طابہ ہے یہ طابہ ہے۔ (مسند امام احمد

ج 6 ص 409 حدیث 18044) علامہ مناوی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُرد پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہو گے۔

”تیسیر شرح جامع صغیر“ میں فرماتے ہیں: یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا یثرب نام رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے استغفار کا حکم فرمایا اور استغفار گناہ ہی سے ہوتا ہے۔

(التیسیر شرح الجامع الصغیر ج ۲ ص ۴۲۴)

مزید تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ کے مذکورہ بالا صفحہ کا مطالعہ فرمائیں۔

### بے عطائے الہی علمِ غیب کا ماننا کیسا؟

**سوال:** یہ عقیدہ رکھنا کیسا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ عزوجل کی عطا کے بغیر علمِ غیب حاصل ہے۔

**جواب:** ایسا عقیدہ رکھنا صریح کفر ہے۔ اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ سرکارِ

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ عزوجل کی عطا سے علمِ غیب

حاصل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی

مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول

صفحہ 10 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کوئی شخص

غیر خدا کے لئے ذاتی (یعنی بغیر اللہ کے دیئے) علمِ غیب مانے وہ کافر

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت ج ۱ حصہ ۱ ص ۱۰) یونہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کے بغیر کسی کیلئے ایک ذرے کا علم یا ایک ذرے کی ملکیت ثابت کرنے والا کافر ہے۔ اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء کو جو غیب کا علم ہے یا ان میں دیگر جو بھی صفات پائی جاتی ہیں وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہیں۔

”نبی پاک کا گستاخ دوزخ میں جائے گا“

چھبیس حُرُوف کی نسبت سے سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی گستاخی کے متعلق کفریات کی 26 مثالیں

- 1 ﴿ جو یہ مانے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملی یا
- 2 ﴿ اسے جائز جانے وہ کافر ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱ ص ۳۰ مکتبۃ المدینہ)
- 3 ﴿ آیت خَاتَمُ النَّبِيِّین کے مشہور معنی میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کفر ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۲۳۳)
- 4 ﴿ جو نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے معجزہ طلب کرے وہ کافر ہے البتہ اگر اُس کے عجز (یعنی بے بسی) کے اظہار کے لئے ہو تو کفر نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۴۰۳، عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳) یعنی اُس کو یقینی طور پر جھوٹا نبی مانتے ہوئے محض اُس کی رسوائی کی خاطر معجزہ طلب کرنا کفر نہیں کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا کبھی معجزہ ظاہر نہیں کر سکتا۔

﴿5﴾ شہید کو رسول اللہ پر فضیلت دینا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۶۳۰)

﴿6﴾ یہ کہنا کہ محمد رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی طرف نماز میں خیال لے جانا اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدتر جہاں بدتر ہے۔ کفر اور سخت گستاخی ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۲۰۰، بہارِ شریعت حصہ اول ص ۱۱۳)

﴿7﴾ شیطان لعین کا علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علم غیب سے زیادہ ماننا خالص کفر ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ اول ص ۱۲۰)

﴿8﴾ حُصُوْرِ اِکْرَمِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علم شریف کو بچوں، جانوروں اور پاگلوں کے علم کی طرح کہنا صریح کفر ہے۔ (ایضاً)

﴿9﴾ پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بغض رکھنا۔ یا ﴿10﴾ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام مبارک۔ یا



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پرورد یا ککھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

﴿11﴾ رسالت یا ﴿12﴾ سیرت۔ یا ﴿13﴾ سنت کی تحقیر

کرنا کفر ہے۔

﴿14﴾ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کسی عمل مثلاً عمامہ باندھنے یا

شملہ لٹکانے وغیرہ ان کی توہین کفر ہے جب کہ سنت کی توہین

مقصود ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۱)

﴿15﴾ جو شہنشاہ زامن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف ایک لمحے کیلئے بھی

پاگل پن منسوب کرے وہ کافر ہے۔ ہاں غشی یا بیہوشی منسوب

کرنے سے کافر نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۲۸۰)

﴿16﴾ جو کہے کہ ”تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف سے ہم پر

کوئی نعمت نہیں ہے“ وہ کافر ہے۔ (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۴)

﴿17﴾ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بشریت کا

مطلقاً انکار کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۳۵۸)

﴿18﴾ بلکہ اس میں شک کرنا بھی کفر ہے کیوں کہ نبی رحمت، شفیع امت صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بشریت قرآن مجید کی نص قطعی سے ثابت

ہے۔ ہاں اپنے جیسا بشر نہ کہے خیر البشر، سید البشر کہے۔ ”بشر“

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

کے مسئلہ پر تفصیلی معلومات کیلئے مفسرِ شہیر حکیمِ الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الختان کی عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی کتاب شانِ حبیب الرحمن صفحہ 130 تا 137 کا مطالعہ فرمائیے۔

﴿19﴾ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپیلچی کہنا کفر ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۶۸۵)

﴿20﴾ خالی رسول رسول کہنا اگر بقصد ترکِ تعظیم ہے تو کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۹۹)

﴿21﴾ جو رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے واسطے کے بغیر خدا

تک پہنچنے کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۵۷۸)

﴿22﴾ جو کہے: ”اللہ تک میں بے واسطہ رسول پہنچا دیتا ہوں“ وہ کافر ہے۔

﴿23﴾ مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بہر و پیا کہنا کفرِ شدید ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۳۰۸)

﴿24﴾ جو سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو مخلوق نہ مانے وہ کافر ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ ج ۳ ص ۳۳۳)

﴿25﴾ جو سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خدا کہے یا ﴿26﴾ دونوں (یعنی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اللہ اور اس کے رسول (کوبِعَيْنِهِ (بِ عَيِّنِهِ) ایک ذات مانے وہ

کافر ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ ج ۳ ص ۲۶۵)

## معراج شریف کے بارے میں سوال جواب

### معراج شریف کا انکار کرنا کیسا؟

سوال: معراج شریف کا انکار کرنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: سفرِ معراج کے تین حصے ہیں (۱) اسرامی (۲) معراج (۳)

اعراج یا عمر و ج۔ حصہ اول اسرامی قرآن پاک کی نصِ قطعی

سے ثابت ہے چنانچہ پارہ 15 سورۃ الاسرٰی (اس کو سورۃ بنی اسرائیل

بھی کہتے ہیں) کی ابتدائی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ

لَیْلًا مِّنَ السُّجْدِ الْحَرَامِ اِلٰی

السُّجْدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بُرْکْنَا

حَوْلَہٗ لِذٰرِیَہٖ مِنْ اٰیٰتِنَا

اِنَّہٗ ہُوَ السَّیِّعُ الْبَصِیْرُ ①

دکھائیں، بیشک وہ سنتاد دیکھتا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام

سے شروع جو بہت مہربان رحم والا۔

پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے

بندے کو لے گیا مسجدِ حرام سے مسجد

اقصا تک جس کے گرد اگر وہم نے

برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں

دکھائیں، بیشک وہ سنتاد دیکھتا ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے حضور پر نور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا بیٹ المقدّس تک شب کے چھوٹے حصّہ میں تشریف لے جانا نصّ قرآنی سے ثابت ہے۔ اس کا منکر (انکار کرنے والا) کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازلِ قُرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ (صحی۔ حہ، مع۔ ت۔ مدہ، مش۔ ہورہ) سے ثابت ہے جو حدِ تو اُثر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ معراج شریف بحالتِ بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی، یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے اچلہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں۔ (حَزَائِنُ الْعِرْفَانِ ص ۴۵) عروج یا اعراج یعنی سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سر کی آنکھوں سے دیدارِ الہی کرنے اور فوق العرش (عرش سے اوپر) جانے کا منکر (انکار کرنے والا) خاطی یعنی خطا کار ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

جاگتے میں دیدارِ الہی کے دعویٰ کا شرعی حکم

**سوال:** اگر کوئی دعویٰ کرے کہ ”میں نے جاگتی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی

ذات کا دیدار کیا ہے“ اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** دنیا میں جاگتی آنکھوں سے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار صرف صرف

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خاصہ ہے۔

لہذا اگر کوئی شخص دنیا میں جاگتی حالت میں دیدارِ الہی کا دعویٰ کرے

اُس پر حکمِ کفر ہے جبکہ ایک قول اس بارے میں گمراہی کا بھی ہے

چنانچہ سیدنا ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری مِنْحُ الرُّوضِ میں

لکھتے ہیں: اگر کسی نے کہا میں اللہ تعالیٰ کو دنیا میں آنکھ سے دیکھتا

ہوں یہ کہنا کفر ہے۔ مزید لکھتے ہیں: جس نے اپنے لیے دیدارِ

خداوندی کا دعویٰ کیا اور یہ بات صراحت کے ساتھ (یعنی بالکل واضح

طور پر) کی اور کسی تاویل کی گنجائش نہیں چھوڑی تو اس کا یہ اعتقاد

فاسد اور دعویٰ غلط ہے وہ گمراہی کے گڑھے میں ہے اور دوسرے کو

گمراہ کرتا ہے۔ (مِنْحُ الرُّوضِ ص ۳۵۲، ۳۵۶)

کیا خواب میں دیدارِ الہی ممکن ہے؟

**سوال:** کیا خواب میں دیدارِ الہی عَزَّوَجَلَّ ہو سکتا ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے نیک تمہارا نچھ پڑو دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

**جواب:** ہو سکتا ہے۔ امامِ اعظم، فقیہِ اَفْحَم، شَمْسُ الْاِثْمَةِ، سِرَاجُ الْاُمَّةِ

حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں سو بار

پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا۔ چنانچہ منقول ہے: آپ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے اللہ تعالیٰ کی 99 مرتبہ خواب میں زیارت کی تو آپ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں اللہ غَفَّارَ عَزَّوَجَلَّ کا

پورے سو بار دیدار کروں گا تو اُس سے عرض کروں گا کہ **يا الله!** تُو

مخلوق کو اپنے عذاب سے کس طرح نجات دے گا؟ چنانچہ آپ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ** کی جب 100 ویں بار زیارت

کی تو اس سے سوال عرض کیا اور **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** نے جواب ارشاد

فرمایا۔ (الخیرات الحسان ص ۲۳۴) **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** نے کیا جواب

ارشاد فرمایا **مَجْلُوْلَه** کتاب میں منقول نہیں) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ**

کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت

ہو۔ امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

## حکایت

ایک اور حکایت ملاحظہ ہو چنانچہ حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

قَطَّانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَوْنَهُ فِي مِثْلِ مَا بَدَأَ، عَرَضَ  
 كِي: اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ! فِي مِثْلِ مَا بَدَأَ كَرْتَا هُوْنَ۔ اُوْر تُوْ قَبُوْل نِهِيْس فَرْمَا تَا؟  
 حَكْم هُوَا: ”اے يَحْيٰى! ميں تيري آواز كو دُوسْت رَكْهْتَا هُوں۔“  
 (اس واسطے تیری دُعاء کی قبولیت میں تاخیر کرتا ہوں)

(الرَّسَالَةُ الْقَشِيرِيَّةُ ص ۲۹۷، أَحْسَنُ الْوَعَاءِ ص ۳۵)

## حمد و نعت، منقبت اور شعرا کے بارے میں سوال جواب حمد و نعت اور منقبت کسے کہتے ہیں؟

**سوال:** حمد و نعت اور منقبت کے معنی بتا دیجئے۔

**جواب:** تینوں کے لفظی معنی قریب قریب ایک ہی ہیں یعنی تعریف و  
 توصیف۔ مگر مجازی معنی جدا جدا ہیں۔ لہذا حمد کا لفظ خدا کی تعریف  
 کیلئے بولا جاتا ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کو  
 نعت اور صحابہ کرام و اولیائے عظام علیہم الرضوان کی خوبیوں کے بیان  
 کو منقبت کہتے ہیں۔

آج کل عام شعرا ”نعت“ کم ہی لکھتے ہیں۔ عموماً ان کے کلام مجرد

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُودِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاڑ پھاڑ پھتا ہے۔

فراق، مدینہ، متورہ کی حاضری کی تڑپ یا ”استغاثہ“ یعنی فریاد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں فریاد کرنا اور امداد طلب کرنا بے شک جائز ہے۔ مُتَذَكَّرٌ تمام کلام عرف عام میں نعت ہی کہلاتے ہیں اور اس میں حرج بھی نہیں۔ نعت کے معنوی اعتبار سے نعتیہ اشعار لکھنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّ وَجَلَّ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس فن میں بھی ماہر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حقیقی معنوں میں بھی مُتَعَدِّد نعتیں لکھی ہیں مثلاً ”سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی“ ”زمین و زماں تمہارے لئے“ وغیرہ۔ نیز دیگر کلاموں میں بھی بے شمار نعتیہ اشعار پائے جاتے ہیں۔ نعت لکھنے کا اُسلوب بھی کیسا لا جواب ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک نکلی سیدھی شاخ  
مانگوں نعتِ نبی لکھنے کو رُوحِ قُدس سے ایسی شاخ (حدائق بخشش شریف)

مدینہ

(1) جنت کے سب سے اونچے درخت کا نام طوبیٰ ہے۔



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

## نعتیہ شاعری کرنا کیسا؟

**سوال:** نعتیہ شاعری کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** سنت صحابہ علیہم الرضوان ہے یعنی بعض صحابہ مثلاً حسان بن ثابت رضی

اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہما سے نعتیہ اشعار

لکھنا ثابت ہے۔ تاہم یہ ذہن میں رہے کہ نعت شریف لکھنا

نہایت مشکل فن ہے، اس کے لیے ماہر فن عالم دین ہونا چاہئے،

ورنہ عالم نہ ہونے کی صورت میں ردیف، قافیہ اور نحر (یعنی شعر کا

وزن) وغیرہ کو نبھانے کیلئے خلاف شان الفاظ ترتیب پا جانے کا

خدشہ رہتا ہے۔ عوام الناس کو شاعری کا شوق چرانا مناسب نہیں کہ

نثر کے مقابلے میں نظم میں گفریات کے ضد و رکاز زیادہ اندیشہ رہتا

ہے۔ اگر شرعی اغلاط سے کلام محفوظ رہ بھی گیا تو ”فضولیات“ سے

بچنے کا ذہن بہت کم لوگوں کا ہوتا ہے۔ جی ہاں آج کل جس طرح

عام گفتگو میں فضول الفاظ کی بھرمار پائی جاتی ہے اسی طرح ”بیان“

اور ”نعتیہ کلام“ میں بھی ہوتا ہے۔

## کیا غیر عالم نعت نہیں لکھ سکتا؟

**سوال:** کیا غیر عالم نعت شریف نہیں لکھ سکتا؟ اور اُس کی نعت پڑھنی سننی بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نہیں چاہئے؟

**جواب:** جو علمائے اہلسنت کا صحبت یافتہ ہو، شریعت کے ضروری احکام جانتا

ہو اور ہر مصرع شرعی تفتیش کسی عالم سے کروالیا کرتا ہو اس کے

لکھنے اور اُس کا لکھا ہوا علماء کا تفتیش شدہ کلام پڑھنے میں حرج

نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن غیر عالم کے نعتیہ شاعری کرنے کے

سخت خلاف تھے چنانچہ فتاویٰ رضویہ شریف سے جاہل نعت

گویوں کی مذمت کے دو اقتباسات ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾ وہ

پڑھنا سُننا جو منکراتِ شرعیہ (یعنی شرعی ممانعتوں) پر مشتمل ہو، ناجائز

ہے، جیسے روایاتِ باطلہ (یعنی من گھڑت روایتوں) و حکایاتِ مَوْضُوعہ

(یعنی بناوٹی حکایتوں) و اشعارِ خلافِ شرعِ خُصُوصاً جن میں توہین

انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہو کہ آج کل کے جاہل نعت گویوں

کے کلام میں یہ بلائے عظیم بکثرت ہے حالانکہ وہ (یعنی نبیوں اور

فرشتوں کی توہین) صریح کلمہ کُفر ہے۔ العیاذُ باللہ تعالیٰ۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۲۲) ﴿2﴾ (جاہل

ضمیر مان مصلحتاً: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ میں اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نعت خوان جب (اشعار گائیں تو شعراء بے شعور (یعنی نادان شاعروں) کے (کہ جن میں) انبیاء کی توہین، خدا پر اہتمام (تہمت) اور (پھر) نعت و منقبت کا نام بدنام، جب تو (ایسی محفل میں) جانا بھی گناہ، بھیجنا بھی حرام اور اپنے یہاں (ایسی محفل کا) انعقاد مجمعِ آثام، (یعنی گناہوں بھرا اجتماع) آج کل اکثر موعظ و مجالس عوام کا یہی حال پر ملال۔ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ۔ (ایضاً ص ۲۲ ص ۲۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ارشاداتِ عالیہ کا خلاصہ یہی ہے کہ جاہل نعت گو شاعروں کے کلام بسا اوقات کفریات سے بھر پور ہوتے ہیں لہذا ایسے کلام پڑھنے والوں کو محفلِ نعت میں بلانا بھی ناجائز، ایسی نعت خوانی میں کسی کو بھیجنا بھی حرام اور ایسے کلام کا سننا بھی گناہ۔

اعلیٰ حضرت دو کے علاوہ قصداً کسی کا (اردو) کلام نہ سنتے

**سوال:** اعلیٰ حضرت کون کون سے شعر کا نعتیہ کلام سننا پسند فرماتے تھے؟

**جواب:** نعت گو شاعروں کی اکثریت اپنے کلام میں چونکہ احکام شریعت کا

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڈ رُوڈ پڑھو تمہارا رُوڈ مجھ تک پہنچتا ہے۔

لحاظ نہیں کرتی اس وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصداً صرف دو شعرائے کرام (۱) حضرت مولینا کفایت علی کافی اور (۲) حضرت مولینا حسن رضا خان رحمہما اللہ تعالیٰ کا کلام سماعت فرماتے تھے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 225 پر ہے: ایک صاحب، (حضرت) شاہ نیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس میں بریلی تشریف لائے تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کچھ اشعار نعت شریف کے سنانے کی درخواست (یعنی نعتِ پاک پڑھنے کی خواہش ظاہر) کی۔ (اعلیٰ حضرت نے) استفسار فرمایا: کس کا کلام؟ انہوں نے (کلام لکھنے والے کا نام) بتایا اس پر ارشاد فرمایا: سوادو (شُعرا) کے کلام کے کسی کا کلام میں قصداً (یعنی ارادۃً اپنی خواہش سے) نہیں سنتا، (فقط ان دو یعنی) مولانا (کفایت علی) کافی اور (میرے بھائی) حسن میاں مرحوم کا کلام (سنتا ہوں)۔ صفحہ 227 پر مزید فرماتے ہیں: اور حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُو رُو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے! اگر بڑھتا ہے تو

الوہیت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص (یعنی توہین) ہوتی

ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے

بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں ایک جانب اصلاً حد نہیں اور نعت

شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)

## نعتیہ شاعری ہر ایک کا کام نہیں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی محفل میں غیر شرعی کلام پڑھا جا رہا ہو تو

جو معلومات رکھتا ہو اُس پر واجب ہے کہ اصلاح کرے جبکہ یہ ظن

غالب ہو کہ غلطی کرنے والا مان جائے گا اور اگر ماننے کی اُمید نہ ہو تو

فوراً اُٹھ جائے، اگر کیسٹ وغیرہ میں ناجائز الفاظ یا معانی والا شعر

سینل تو فوراً ٹیپ ریکارڈر بند کر دیجئے اور آئندہ بھی کیسٹ میں اُس

شعر کو سننے سے پرہیز کیجئے اور ممکنہ صورت میں کیسٹ اور نعت خوان

ونعت گو شاعر وغیرہ کی اصلاح کی تدبیر بھی کیجئے۔

## کس کس کا کلام پڑھنا چاہئے؟

سوال: کس کس شاعر کی لکھی ہوئی نعتیں پڑھنا سننا چاہئے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**جواب:** ہر اُس مسلمان کی لکھی ہوئی نعت شریف پڑھنی سنی جائز ہے جو

شریعت کے مطابق ہو۔ اب چونکہ کلام کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھنے

کی ہر ایک میں صلاحیت نہیں ہوتی لہذا عاقبت اسی میں ہے کہ مستند

علمائے اہلسنت کا کلام سنا جائے۔ اردو کلام سننے کیلئے مشورۃ ”نعتِ

رسول“ کے سات حروف کی نسبت سے سات اسمائے گرامی حاضر

ہیں: ﴿1﴾ امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرحمن ﴿2﴾ استاذِ زَمَن حضرت مولینا حسن رضا خان علیہ

رحمۃ المنان ﴿3﴾ خلیفہ اعلیٰ حضرت مداح الحبيب حضرت مولینا

جمیل الرحمن رضوی علیہ رحمۃ القوی ﴿4﴾ شہزادہ اعلیٰ

حضرت، تاجدارِ اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند مولینا مصطفیٰ رضا

خان علیہ رحمۃ الحنان ﴿5﴾ شہزادہ اعلیٰ حضرت، حجتہ الاسلام

حضرت مولینا حامد رضا خان علیہ رحمۃ المنان ﴿6﴾ خلیفہ اعلیٰ

حضرت صدر الافاضل حضرت علامہ مولینا سید محمد نعیم الدین مراد

آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی، ﴿7﴾ مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہان وغیرہ۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرین (ظہیر اسلام) پر ڈر دو پاک پرھو تو جھ پر بھی پڑھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

**سوال:** کیا غیر عالم شاعر کا کلام پڑھنے سننے کی بھی کوئی صورت ہے؟

**جواب:** اگر غیر عالم شاعر کا کلام پڑھنا سننا چاہیں تو کسی ماہر فن سنی عالم سے

اُس کلام کی پہلے تصدیق کروالیجئے۔ اس طرح ان شاء اللہ

عَزَّوَجَلَّ ایمان کی حفاظت میں مدد ملے گی، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی

گفریہ شعر کے معنی سمجھنے کے باوجود اس کی تائید کرتے ہوئے

جھوٹے اور نعرہ بانی داد و تحسین بلند کرنے کے سبب ایمان کے لالے

پڑ جائیں۔ غیر عالم کو نعتیہ شاعری سے اولاً بچنا ہی چاہئے اور ان اہم

مسائل کے علم سے قبل اگر کچھ کلام لکھ بھی لیا ہے تو جب تک اپنے

تمام کلام کے ہر شعر کی کسی فنِ شعری کے ماہر عالم دین سے تفتیش

نہ کروالے اُس وقت تک پڑھنے اور چھاپنے سے مُجْتَنِب (دور)

رہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ پائے کے

عالم دین تھے، آپ کے شعر کا ہر مصرع عین قرآن و حدیث کے

مطابق ہوا کرتا تھا لہذا بطور تحریثِ نعمت اپنے مبارک کلام کے

بارے میں ایک رباعی ارشاد فرماتے ہیں۔

ہوں اپنے کلام سے نہایت مَحْظُوظ بے جا سے ہے اَلْمِنَّةُ لِلّٰہِ مَحْظُوظ

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی یعنی رہے احکام شریعت مَلْخُوظ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُز و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

(خلاصہ: میں اپنے کلام سے خوب لطف اندوز ہو رہا ہوں کیوں کہ مجھ پر اللہ

عَزَّ وَجَلَّ کا احسان ہے کہ میرا کلام فضول باتوں سے محفوظ ہے۔ الحمد للہ میں

نے قرآن پاک سے نعت گوئی سیکھی ہے۔ مطلب یہ کہ الحمد للہ میرا کلام

شریعت کے عین مطابق ہے)

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
سیدی احمد رضا نے خوب لکھا ہے کلام

اُن کے سارے نعتیہ اشعار پر لاکھوں سلام

گَمَلِیَا وَالَا کُهِنَا کِیْسَا؟

**سوال:** نعتیہ اشعار میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کملیا والا بول

سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** نہیں بول سکتے۔ یہ قاعدہ یاد رکھ لیجئے کہ جس کسی چیز کی نسبت

تاجدارِ حرم، شہنشاہِ عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ہو وہ مُعْظَم

و محترم ہے لہذا اُس کی تصغیر مُطْلَقاً ممنوع ہے۔ مثلاً یہی کمل کی تصغیر

کملیا، مکھ کی مُکھڑا، آنکھوں کی آنکھڑیاں، نگر کی نَغْرِیَا

ہے۔ بارگاہِ محبوب رب ذوالجلال عَزَّ وَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میں اس طرح کے تصغیر والے الفاظ کا استعمال ممنوع ہے۔ کملیا



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑھے۔

والا کہنے کے بارے میں مزید معلومات درکار ہو تو فتاویٰ امجدیہ

جلد 4 صفحہ 260 پر فتویٰ ملاحظہ فرمائیجئے۔

## مَنْقِبَتِ مِیْن “مُكْهْرًا” بولنا کیسا؟

**سوال:** بزرگوں کی مناقب میں تصغیر والے الفاظ مثلاً مکھ کے بجائے

مُكْهْرًا، آنکھ کے بجائے انکھڑی وغیرہ لکھنا بولنا کیسا؟

**جواب:** منع ہے۔ بزرگوں کی شان میں بھی آداب کا خیال رکھنا ضروری

ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام

أحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں سوال

ہوا: (اس مصرع) ”مجھے اپنا مکھڑا دکھا شاہ جیلاں“ میں مُكْهْرًا

کا استعمال ٹھیک ہے یا نہیں؟ یَیْنُوا تُوَجَّرُوا۔ (بیان فرمائیے آنر

پائیے) جواباً ارشاد فرمایا: یہ لفظ تصغیر کا ہے، اکابر (یعنی بزرگوں) کی

مدح (یعنی تعریف و توصیف) میں منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (عرفان

شریعت ص ۳۹) ”چہرہ“ اور ”جلوہ“ یہ دونوں مُكْهْرًا کے ہم وزن

الفاظ ہیں، لہذا ”مجھے اپنا جلوہ دکھا شاہ جیلاں“ کہنے سے ادب بھی

برقرار رہے گا اور کلام کا حسن بھی دو بالا ہو جائیگا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ مجتہد دو سو بار زُرد پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

”شعر“ مجھے بتاؤ جہاں کے مالک.....“

سوال: یہ شعر کیسا ہے؟

مجھے بتاؤ جہاں کے مالک یہ کیا نظارے دکھا رہا ہے  
ترے سمندر میں کیا کمی تھی جو آج مجھ کو رُلا رہا ہے

جواب: اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کا پہلو پایا جا رہا ہے اور یہ  
گُفر ہے۔

”تو نہ ہم کو بھول جا“ کہنا کیسا؟

سوال: دُعائیں یہ اشعار پڑھنا کیسا ہے؟

یا خدا! اپنے نہ آئینِ کرم کو بھول جا ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا  
ہے دعائے بِسْمِ اللّٰہِ نِیْمِ جَاں، کہ مری خطاؤں کو بھول جا  
ہے مجھے تو تیرا ہی آسرا، تُو غَفُور ہے تو رحیم ہے

جواب: بھولنا، کے اصل معنی ”یاد نہ رہنا“ ہے۔ تو اگر قائل کی یہی مراد  
ہے تب تو کفر ہے اور کہنے والے نے لفظ ”بھولنا“ کو ”چھوڑنا“ کے  
معنی میں استعمال کیا تو کفر نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

## ”عرشِ اعظم پہ رب“ والا شعر پڑھنا کیسا؟

**سوال:** یہ شعر دُرست ہے یا نہیں؟

عرشِ اعظم پہ رب سبز گنبد میں تم کیوں کہوں میرا کوئی سہارا نہیں  
میں مدینے سے لیکن بہت دُور ہوں یہ خَلش میرے دل کو گوارا نہیں

**جواب:** اس شعر کے ابتدائی الفاظ ”عرشِ اعظم پہ رب“ عَزَّوَجَلَّ میں بظاہر

مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عرشِ اعظم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مکان مانا گیا ہے

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے مکان ماننا کفرِ لُزومی ہے۔ اگر اس شعر

کی ابتداء میں ”عرشِ اعظم کا رب“ عَزَّوَجَلَّ پڑھیں تو شعر شرعی

گرفت سے نکل جائے گا۔

## ”جب روزِ حشر تخت پہ بیٹھے گا کبریا“ کہنا کیسا؟

**سوال:** نماز کی تلقین سے متعلق ایک نظم کیسٹ میں سُنی جاتی ہے، اُس میں

بے نمازی کے مذمّت میں پڑھے جانے والے اس شعر کے

بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

جب روزِ حشر تخت پہ بیٹھے گا کبریا اُس وقت کیا کہو گے تمہیں آئے گی حیا

شرم و حیا سے اُس گھڑی سر کو جھکاؤ گے جنت تو کیا ملے گی جہنم میں جاؤ گے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**جواب:** ”جب روزِ حشر تخت پہ بیٹھے گا کبریا“ یہ الفاظ کفر یہ ہیں۔ فقہائے

کرام رَحْمَتُهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: جو کہے: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

انصاف کے لئے بیٹھایا کھڑا ہو گیا اُس پر حکمِ کفر ہے۔ (فتاویٰ

تاتار خانیہ ج ۵ ص ۴۶۶) اِس مصرع کو اگر یوں پڑھ لیں تو شعر

دُرُست ہو جائے گا: ”تم کو بروزِ حشر جو پوچھے گا کبریا“

**انبیاءِ کرامِ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ کی**

**گستاخی کے بارے میں سوال جواب**

**غیر نبی کے ساتھ علیہ السلام بولنا کیسا؟**

**سوال:** غیر نبی کے ساتھ ”علیہ السلام“ لکھنا اور بولنا کیسا ہے؟

**جواب:** منع ہے۔ چنانچہ حضرت صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ علامہ

مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں سوال

ہوا: یا حسین علیہ السلام کہنا جائز ہے یا نہیں اور ایسا لکھنا بھی کیسا ہے

اور پکارنا کیسا ہے؟ **الجواب:** یہ سلام جو نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا

ہے یہ (یعنی یہ علیہ السلام کہنا لکھنا) سلامِ تَحِیَّت (یعنی ملاقات کا سلام)

نہیں جو باہم ملاقات کے وقت کہا جاتا ہے یا کسی ذریعہ سے کہلایا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جاتا ہے بلکہ اس (یعنی علیہ السلام) سے مقصود صاحبِ اسم (یعنی جس کا نام ہے اُس) کی تعظیم ہے۔ عُرْفِ اَبِلِ اسلام نے اس سلام (یعنی علیہ السلام لکھنے بولنے) کو انبیاء و ملائکہ کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام۔ لہذا غیر نبی و مَلَکِ نبی اور فرشتے کے علاوہ) کے نام کے ساتھ علیہ السلام نہیں کہنا چاہئے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۲۴۳-۲۴۵)

## مُعْجَزَاتِ اَنْبِیَاءِ كَا اِنْكَارِ كَرْنِ وَا لِهٖ كَا حَكْم

**سوال:** انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو غلط بتانے والا کیسا ہے؟

**جواب:** معجزات کو مُطَاقَا غَلَطَ بتانے والا کافر و مُرْتَد ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۳۲۳)

**نبی کے علمِ غیب کا مُنْکِرِ مُسْلِمَانِ هِیَ یَا کَا فِر؟**

**سوال:** نبی کے علمِ غیب کا منکر مسلمان ہے یا کافر؟

**جواب:** علمِ غیب کا انکار کرنا بعض صورتوں میں کُفْر ہے بعض صورتوں میں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

گمراہی، بعض صورتوں میں نہ کفر، نہ گمراہی، نہ فسق یعنی کچھ بھی حکم نہیں ان تمام صورتوں کی تفصیل درج ذیل ہے چنانچہ حضرت علامہ سید عبد الرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

{ 1 } اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہي عالم بالذات ہے بے اُس کے بتائے ایک حرف کوئی نہیں جان سکتا۔

{ 2 } رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بعض غُیُوب کا علم دیا۔

{ 3 } رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے (جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے)، ابلیس کا علم معاذ اللہ اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں (بلکہ اس کا علم اقدس کے ساتھ کوئی مقابلہ ہی نہیں)۔

{ 4 } جو علم اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی صِفَتِ خَاصَّة (یعنی مخصوص صفت) ہے جس میں اُس کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شریک کرنا بھی شرک ہو وہ ہرگز ابلیس کے لئے نہیں ہو سکتا جو ایسا مانے قطعاً مشرک کافر ملعون بندۂ ابلیس ہے۔

{ 5 } زید و عمرو ہرنچے، پاگل، چوپائے کو علم غیب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

تعالیٰ علیہ وسلم کے مُماثل (برابر) کہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح (کھلی) توہین اور گھلا کفر ہے۔ یہ (یعنی اوپر بیان کردہ پانچوں نمبروں کے) سب مسائل ضروریاتِ دین سے ہیں اور اُن کا منکر (انکار کرنے والا)، ان میں ادنیٰ (معمولی) شک لانے والا قطعاً کافر۔ یہ قسمِ اوّل ہوئی۔

﴿6﴾ اولیائے کرام نَفَعْنَا اللّٰهَ تَعَالٰی بِرِکَاتِهِمْ فِی الدَّارِیْنِ (اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں ان کی برکتوں سے ہمیں مالا مال کرے) کو بھی کچھ علومِ غیب ملتے ہیں مگر بوساطتِ رُسلِ علیہم الصلوٰۃ والسلام (یعنی رسولوں کے ذریعے)۔ معتزلہ (نامی باطل فرقہ) خَذَ لَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی (اللّٰهُ تعالیٰ ان کو غارت کرے) کہ صرف رسولوں کے لئے اِطْلَاعِ غِیْبِ مانتے اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا علومِ غیب کا اصلاً (بالکل) حصّہ نہیں مانتے گمراہ و مُبتدِع (بدعتی) ہیں۔

﴿7﴾ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوبوں نَحْوِ صَاسِیْدِ الْمَحْبُوْبِیْنِ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کو عُمُوبِ خَمْسَہ (پانچ علومِ غیبیہ) سے بہت جُزئیّات کا علم بخشا جو یہ کہے کہ خَمْسَہ (یعنی پانچ) میں سے کسی فرد (حصّے) کا علم

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کسی کو نہ دیا گیا ہزار ہا حدیثِ متواترۃ المعنیٰ کا منکر (انکار کرنے والا) اور بد مذہب خاسر (نقصان اٹھانے والا) ہے۔ یہ قسم دُوم ہوئی۔

﴿8﴾ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعینِ وقتِ قیامت (یعنی کب آئے گی اس) کا بھی علم ملا۔

﴿9﴾ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا استِثناء جمعِ جزئیاتِ خمس (یعنی کسی استِثنا کے بغیر پانچوں علوم کے تمام حصوں) کا علم ہے۔

﴿10﴾ جملہ مکثوناتِ قلم و مکتوباتِ لوح بالجملہ روزِ اوّل سے روزِ آخر تک تمام ما کانَ و ما یكون مُندرجةً لوحِ محفوظ اور اس سے بہت زائد کا علم ہے جس میں ماورائے قیامت تو جملہ افرادِ خمس داخل اور بارہ قیامت اگر ثابت ہو کہ اس کی تعینِ وقت بھی درجِ لوح ہے تو اسے بھی شامل۔

(خلاصہ: لوحِ محفوظ پر درج کردہ جو کچھ چھپا اور ظاہر اور جو کچھ ہو چکا اور آئندہ ہونے والا ہے اس کا بھی اور اس سے بہت زیادہ چیزوں کا علم ہے اور اس میں قیامت کے علاوہ دیگر پانچ علوم کے تو تمام افراد کا علم داخل ہے اور اگر قیامت آنے کا وقت بھی لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا ہے تو اس کا بھی علم اس میں آ گیا ہے)۔



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُروُد شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

﴿11﴾ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حقیقتِ رُوح کا بھی علم ہے۔

﴿12﴾ جملہ مُتَشَابِهَاتِ قرآنیہ کا بھی علم ہے۔ یہ پانچوں مسائل قسمِ سووم

سے ہیں کہ ان میں خود علماء و ائمہ اہل سنت مختلف (ایک دوسرے سے اختلاف کرنے والے) رہے ہیں جس کا بیان بعونہ تعالیٰ واضح ہوگا ان میں مثبت و نافی (یعنی تسلیم کرنے والے اور انکار کرنے والے) کسی پر معاذ اللہ کفر کیا معنی ضلال (گمراہی) یا فسق کا بھی حکم نہیں ہو سکتا جبکہ پہلے سات مسئلوں پر ایمان رکھتا ہو۔ الخ

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۴۱۲ تا ۴۱۶)

## کیا حضرت عیسیٰ مُردے زندہ کرتے تھے؟

سوال: زید حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے

اللہ عزوجل کی عطا سے مُردوں کو زندہ کرنے اور غیب کی خبریں

دینے کے مُعجزوں کا انکار کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: زید بے قید کا اعتقادِ شیطنتِ بنیاد کفریّات سے بھرپور ہے اور وہ

قرانِ پاک کی واضح آیات کا انکاری ہے۔ چنانچہ مریضوں کے

شفا دینے اور مُردے زندہ کرنے کے مُعجزے کا بیان پارہ 3

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 49 میں ملاحظہ فرمائیے۔ خدائے

رَحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مقدّس قرآن میں حضرت سیدنا

عیسیٰ رُوحِ اللہِ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کا یہ فرمانِ عظمت

نشان بیان کیا گیا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور میں شفا دیتا

ہوں مادرزاد اندھے اور سپید داغ والے

(یعنی کوڑھی) کو اور میں مُردے جلاتا

ہوں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے۔

وَابْرِیُّ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ

وَاُحِی الْمَوْتِی بِاِذْنِ اللّٰهِ

(پ ۳ ال عمران ۴۹)

دیکھا آپ نے؟ حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحِ اللہِ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلَيْهِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صاف صاف اعلان فرما رہے ہیں کہ میں اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی بخشی ہوئی قدرت سے مادرزاد اندھوں کو بینائی اور

کوڑھیوں کو شفا دیتا ہوں حتیٰ کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتا

ہوں۔

**حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا علمِ غیب**

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحِ اللہِ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کے علم

غیب شریف کے بارے میں ان ہی کا قول بیان کرتے ہوئے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے نیک تمہارا رنج پُر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:

وَأَنْبِئِكُمْ بِمَا تَاكُلُونَ وَمَا  
تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ط  
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُم إِنْ  
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ج (۳۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں بتاتا  
ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں  
میں جمع کر رکھتے ہو۔ بیشک ان باتوں  
میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم  
ایمان رکھتے ہو۔

(پ ۳ ال عمران ۴۹)

مُنْدَرِجَةٌ بِالْآيَةِ مَبَارَكَةٍ فِي حَضْرَةِ سَيِّدِنَا عِيسَى رُوحِ اللّٰهِ عَلَيَّ  
نَبِيًّا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَاصْفِ صَافِ اِعْلَانِ نَقْلِ كَيْفَايَا هِيَ كَتَمِ  
جُو كُجْه كَهَاتِي هُو وِه مَجْهِي مَعْلُوم هُو جَاتَا هِي اُور جُو كُجْه كَهَر مِيں بچَا كَر  
رَكَهْتِي هُو اُس كَا بَهِي پَتَا چَل جَاتَا هِي۔ پِيَارِي پِيَارِي اِسْلَامِي بَهَانِيو!  
اَب يِه عِلْمِ غَيْبِ نَهِيں تُو اُور كِيَا هِي؟ حَضْرَةِ سَيِّدِنَا عِيسَى رُوحِ اللّٰهِ عَلَيَّ  
نَبِيًّا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كِي جَب يِه شَان هِي تُو آقَا عِيْسَى، مِيْطْهِي  
مِيْطْهِي مَوْلَى، مَكِّي مَدَنِي مَصْطَفِي صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي عِلْمِ غَيْبِ  
شَرِيفِ كِي كِيَا شَان هُو كِي؟ اَب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سِي اَخْر كِيَا چُھپَا  
رِه سَكْتَا هِي؟ اَب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي تُو اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُو بَهِي

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جو کہ غیبِ الغیب ہے چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے ملاحظہ فرما

لیا

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدائی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود (حدائقِ بخشش شریف)

**حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اسرائیلی بچے**

**سوال:** کیا یہ دُرست ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ

الصَّلوة وَالسَّلَام بچوں کو اُن کے گھر کے کھانوں کی تفصیلات ارشاد فرما

دیا کرتے تھے۔

**جواب:** جی ہاں۔ تفسیرِ مجمل میں ہے کہ (حضرت سیدنا) عیسیٰ روح اللہ علی

نبینا وعلیہ الصَّلوة وَالسَّلَام اپنے مکتب میں بنی اسرائیل کے بچوں کو ان

کے ماں باپ جو کچھ کھاتے اور جو کچھ گھروں میں چھپا کر رکھتے وہ

سب بتا دیا کرتے تھے۔ جب والدین نے بچوں سے دریافت کیا

کہ تمہیں ان باتوں کی کیسے خبر ہو جاتی ہے؟ تو بچوں نے بتا دیا کہ ہم

کو (حضرت سیدنا) عیسیٰ (روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصَّلوة وَالسَّلَام) مکتب

میں بتا دیتے ہیں۔ یہ سن کر ماں باپ نے بچوں کو مکتب جانے سے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُز و شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاٹا حد پراز بتاتا ہے۔

روک دیا۔ اور کہا کہ (حضرت) عیسیٰ (معاذ اللہ عَزَّ وَجَلَّ) جا دو گرہیں۔

جب (حضرت سیدنا) عیسیٰ (روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام)

بچوں کی تلاش میں بستی کے اندر داخل ہوئے تو بنی اسرائیل نے

اپنے بچوں کو ایک مکان کے اندر چھپا دیا اور کہہ دیا کہ بچے یہاں

نہیں ہیں۔ آپ (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے پوچھا کہ

گھر میں کون ہیں؟ تو شریروں نے کہہ دیا کہ گھر میں خنزیر بند

ہیں۔ تو آپ (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اچھا

خنزیر ہی ہوں گے۔ چنانچہ لوگوں نے اس کے بعد جب مکان کا

دروازہ کھولا تو مکان میں سے سُور ہی نکلے! اس بات کا بنی اسرائیل

میں چرچا ہو گیا اور ان لوگوں نے غیظ و غضب میں بھر کر آپ علی

نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو شہید کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔ یہ دیکھ کر

(حضرت سیدنا) عیسیٰ (روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کی

والدہ (حضرت سید ثنابی بی) مریم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آپ (علی نبینا و

علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ساتھ لے کر مصر کو ہجرت کر گئیں اور اس

طرح آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام شریروں کے شر سے محفوظ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

رہے۔ (تفسیر جمل ج ۱ ص ۴۲۰، عجائب القرآن ص ۷۳)

## غوثِ اعظم کا علمِ غیب

بہر حال خدائے ذوالجلال عزوجل نے بشمول حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو علمِ غیب سے نوازا ہے۔ انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی تو بڑی شان ہے، بے طائے رب الانام، بفریضان انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اولیائے عظام رحمہم اللہ السلام بھی غیب کی خبریں بتا سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اخبار الاخیار میں حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں (آر پار نظر آنے والے) شیشے (کاج کی بوتل) کی طرح ہو۔

(اخبار الاخیار ص ۱۵)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈر ڈر و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حضرت مولینا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

لَوْحِ مَحْفُوظِ اَسْتِ پِشِ اَوْلِیَاءِ  
اَزْ چِہِ مَحْفُوظِ اَسْتِ مَحْفُوظِ اَزْ خَطَا

یعنی لوحِ محفوظِ اولیاء اللہ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے پِشِ نظر ہوتا ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتا ہے۔

### بچھڑے کی بولی سمجھنے والے بُزرگ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہِ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 13 صَفْحَہ نمبر

603 تا 604 پر ایک ایمان افروز حکایت نقل کرتے ہیں کہ

امام شہاب الدین سُہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن میں حضرت شیخ عبد القاہر ضیاء الدین سُہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے حضور میں حاضر تھا کہ ایک دہقانی (یعنی دیہاتی) ایک بچھڑا لایا اور عرض کی یہ ہماری طرف سے حضرت کی نذر ہے، اور چلا گیا۔

بچھڑا آ کر حضرت کے سامنے کھڑا ہوا، حضرت نے فرمایا: یہ

بچھڑا مجھ سے کہتا ہے: ”میں آپ کی نذر نہیں ہوں، میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

حضرت شیخ علی بن یتیمی کی نذر ہوں، آپ کی نذر میرا بھائی ہے۔“ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ دہقانی ایک اور **بچھڑا** لایا جو صورت میں اُس کے مشابہ (ملتا جلتا) تھا اور عرض کی: اے میرے سردار! میں نے حُصُور کی نذر یہ بچھڑا مانا تھا اور وہ **بچھڑا** جو پہلے میں حاضر لایا تھا وہ میں نے حضرت شیخ علی بن یتیمی کی نذر مانا ہے، مجھے دھوکا ہو گیا تھا۔ یہ کہہ کر پہلے **بچھڑے** کو لے لیا اور واپس چلا گیا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۴۷) **اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كِي اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔**

امين بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

**یٹھے یٹھے** اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا شیخ عبد القاہر سُہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی **بچھڑے** کی بولی بھی سمجھ گئے! رہا یہ کہ **بچھڑے** کا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کلام کرنا تو یہ **بچھڑے** کی نہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت تھی۔ ورنہ بے زبان حیوان کو کیا پہچان اور وہ لینے دینے کے معاملات کو کیا سمجھے!



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڈ رُوڈ پڑو تمہارا رُوڈ مجھ تک پہنچتا ہے۔

جب ولی کی یہ شان ہے تو نبی کی کیا شان ہوگی اور پھر سید الانبیاء

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وعلیہم السلام کا کیا مقام ہوگا!

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کا یا ہی پلٹ دیں دنیا کی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

یہ شان ہے خدمتگاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا

## کیا عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں؟

**سوال:** کیا حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وفات

پا چکے ہیں؟

**جواب:** جی نہیں۔ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی ظاہری

وفات نہیں پائی۔ اللہ عزوجل نے آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ

والسلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے۔ چنانچہ صدر الشریعہ،

بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ

اللہ القوی فرماتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان

پر اٹھالیا۔ (پارہ 6 سورة النساء آیت نمبر 157 میں ہے)

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (ترجمہ

کنز الایمان: اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر سوم تیر و زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

ان کیلئے اسکی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا۔ (ب ۶ النساء ۱۰۷) (مزید اس سورت کی

آیت نمبر 158 میں ارشاد ہوتا ہے): **بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ط**

(ترجمہ کنز الایمان: بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔ ب ۶ النساء

(فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۲)

(۱۰۸)

**حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ایمان افروز واقعہ**

**سوال:** حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان

پر اٹھائے جانے کا واقعہ بیان کر دیجئے۔

**جواب:** حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے

جب یہودیوں کے سامنے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو چونکہ یہودی

توراہ شریف میں پڑھ چکے تھے کہ ”حضرت عیسیٰ مسیح (علیہ السلام)

ان کے دین کے بعض احکام کو منسوخ کر دیں گے۔“ اس لئے وہ

آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہو گئے۔ یہاں تک کہ

جب حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ محسوس

فرمایا کہ یہودی اپنے کفر پر اڑے رہیں گے اور وہ مجھے شہید کرنے

کے درپے ہوں گے تو ایک دن آپ (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

مَنْ أَنْصَارِيَّ إِلَى اللَّهِ ط

ترجمہ کنزالایمان: کون ہیں جو

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہو کر میری مدد کریں؟ (پ ۲۸ الصف ۱۴)

بارہ یا اٹیس حواریوں نے یہ کہا:

نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ

ترجمہ کنزالایمان: ہم دین خدا

(پ ۲۸ الصف ۱۴) (عَزَّوَجَلَّ) کے مددگار ہیں۔

باقی تمام یہودی اپنے کفر پر جتھے رہے۔ یہاں تک کہ جوشِ عداوت

میں ان لوگوں نے آپ (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو شہید

کرنے کا منصوبہ بنا لیا اور ”طیطانوس“ نامی ایک شخص کو آپ علی نبینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان میں آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ و

السلام کو شہید کر دینے کے لئے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علی

نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان کی طرف اٹھانے کیلئے حضرت

جبرئیل علیہ السلام کو ایک بدلی کے ساتھ بھیجا۔ آپ علی نبینا وعلیہ

الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ سیدہ ثنابہ بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جوش

محبت میں آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ چمٹ گئیں تو

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرین (ظہیر السلام) پر ڈر دو یا کچھ تو مجھ پر بھی پڑھوے جب تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

آپ علیؑ نَبِّينَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے فرمایا: امی جان! اب قیامت کے دن ہماری ملاقات ہوگی اور بدلی نے آپ علیؑ نَبِّينَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو آسمان پر پہنچا دیا۔ یہ واقعہ بیث المقدّس میں شبِ قدر میں وقوع پذیر ہوا۔ اُس وقت خیر طیطانوس جب بہت دیر تک مکان سے باہر نہ نکلا تو یہودی مکان میں گھس گئے تو اللہ تعالیٰ نے طیطانوس کو حضرت سیدنا عیسیٰؑ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل کا بنا دیا۔ یہودیوں نے طیطانوس کو حضرت عیسیٰؑ سمجھ کر سولی پر چڑھا دیا۔ اس کے بعد جب طیطانوس کے گھر والوں نے غور سے دیکھا تو صرف چہرہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام جیسا تھا باقی سارا بدن طیطانوس ہی کا تھا تو اس کے اہل خاندان نے کہا کہ اگر یہ مقتول حضرت عیسیٰؑ ہیں تو ہمارا آدمی طیطانوس کہاں ہے؟ اور اگر یہ طیطانوس ہے تو حضرت عیسیٰؑ کہاں گئے؟ اس پر خود یہودیوں میں جنگ و جدال کی نوبت آگئی اور انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیا اور یوں بہت سے یہودی مارے گئے۔ (تفسیر جمل ج ۱ ص ۲۲۲-۲۸، مجاہد القرآن ص ۷۳-۷۵، ماخوذاً)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر بُرّ و دشرف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

## آدم علیہ السلام کو قربانی کا بکرا کہنا کیسا؟

**سوال:** یہ کہنا کیسا کہ جب اللہ عزّ و جلّ نے آدمیوں کو دنیا میں بسانا ہی تھا تو

پھر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو قربانی کا بکرا کیوں بنایا؟

**جواب:** ایسا کہنا صریح کفر ہے۔ اس قول بدتر از بول میں اللہ عزّ و جلّ پر

بھی اعتراض ہے اور حضرت سیدنا آدم صغی اللہ علیہ نینا و علیہ

الصّلوة و السّلام کی بھی گستاخی۔

**”حضرت آدم علیہ السلام نے نافرمانی کی“ کہنا کیسا؟**

**سوال:** ”سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے نافرمانی کی“ یہ کہنا کیسا؟

**جواب:** تلاوت قرآن کریم یا قراءت حدیث پاک کے سوا اپنی طرف

سے حضرت سیدنا آدم صغی اللہ علیہ نینا و علیہ الصّلوة و السّلام خواہ کسی

نبی کو معصیت کی طرف منسوب کرنا سخت حرام بلکہ ایک جماعت

علمائے کرام رَحْمَهُمُ اللّٰهُ السّلام نے اُسے کفر بتایا۔ چنانچہ میرے

آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ

رحمۃ الرّحمن فرماتے ہیں: غیر تلاوت میں اپنی طرف سے سیدنا

آدم علیہ الصّلوة و السّلام کی طرف نافرمانی و گناہ کی نسبت حرام ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑھے۔

ائمۃ دین (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن) نے اس کی تصریح فرمائی بلکہ ایک جماعتِ علمائے کرام (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام) نے اُسے کفر بتایا۔

مولیٰ (عَزَّ وَجَلَّ) کو شایاں ہے کہ اپنے محبوب بندوں کو جس عبارت سے تعبیر (یعنی جو چاہے) فرمائے (مگر) دوسرا کہے تو اُس کی زبان گدّی کے پیچھے سے کھینچی جائے۔ **وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی** ط

(ترجمہ کنز الایمان: اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ) کی شان سب سے بلند۔ (ب) ۱۴ (النحل ۶۰) بلا تشبیہ یوں خیال کرو کہ زید نے اپنے بیٹے **عمر** کو

اُس کی کسی لغزش یا بھول پر مُتَنَبِّہ (یعنی خبردار) کرنے، ادب دینے، حُزْم و عَزْم و احتیاطِ اتم (یعنی آداب و احتیاط) سکھانے کے لئے مثلاً یہودہ، نالائق، احمق، وغیرہا الفاظ سے تعبیر کیا (کہ) باپ کو اس کا اختیار تھا۔ اب کیا **عمر** کا بیٹا بکریا غلام خالد انھیں الفاظ کو سُنَد

بنا کر اپنے باپ اور آقا **عمر** کو یہ الفاظ کہہ سکتا ہے؟ حاشا! (ہرگز نہیں) اگر کہے گا (تو) سخت گستاخ و مَر دود و ناسزا و مُسْتَحَقِّ عذاب و تعزیر و سزا ہوگا۔ جب یہاں یہ حالت (یعنی عام باپ بیٹوں کا یہ معاملہ)

ہے تو اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کی رِیْس کر کے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام کی شان میں ایسے لفظ کا بکنے والا کیونکر سخت شدید و مدید عذابِ جہنّم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُود پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہو گے۔

وَعُضِبَ الْهٰی كَامُسْتَحَقٍّ نَهْ هُوَكَا۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔ سِرْكَارِ اَعْلٰی

حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے مزید آگے چل کر یہ

نقل فرمایا ہے کہ امام ابو عبد اللہ محمد عبد رى ابن الحاج مدخل میں

فرماتے ہیں: ہمارے علماء عَرَضَ حَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ جو شخص

انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ میں سے کسی نبی کے بارے میں غیر تلاوت

وحدیث میں یہ کہے کہ انہوں نے نافرمانی یا خلاف ورزی کی تو

اس کا یہ کہنا کفر ہے۔ اس (طرح کی باتوں) سے ہم خدا کی پناہ

مانگتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۔ ب، ص ۱۱۱۹، ۱۱۲۰)

آدم علیہ السلام گندم نہ کھاتے تو.....

**سوال:** یہ کہنا کیسا کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام گندم نہ کھاتے تو ہم بد بخت

نہ ہوتے۔

**جواب:** ایسا کہنا کُفر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵)

**کیا نبی کا بدن مٹی کھا سکتی ہے؟**

**سوال:** کیا نبی کا بدن مٹی کھا سکتی ہے؟

**جواب:** ہرگز نہیں کھا سکتی۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر دعو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرًا عَظِيمُ الشَّانِ  
ہے: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيٌّ  
اللّٰهِ حَتَّى يُرَزَّقَ. ” بیشک اللہ عزَّوَجَلَّ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ  
انبیاء کرام کے بدن کھائے۔ اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو روزی دی  
جاتی ہے۔“ (سُنَنِ ابْنِ مَاجَه ج ۲ ص ۲۹۱ حدیث ۶۳۶) صدرُ  
الشَّرِيعَةِ ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی  
اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: انبیاء عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اور اولیائے  
کرام و علمائے دین و شہداء و حافظانِ قرآن کہ قرآن مجید پر عمل  
کرتے ہوں، اور وہ جو منصبِ مَحَبَّتِ پر فائز ہیں، اور وہ جسمِ جس  
نے کبھی اللہ عزَّوَجَلَّ کی مَعْصِيَّتِ نہ کی، اور وہ کہ اپنے اوقاتِ دُرُودِ  
شَرِيفِ میں مُسْتَعْرَقِ (یعنی نہایت مصروف) رکھتے ہیں اُن کے بدن کو  
مٹی نہیں کھا سکتی۔ جو شخص انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَامِ کی شان  
میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مر کر مٹی میں مل گئے، گمراہ، بد دین  
، خبیث، مُرْتَكِبِ تو ہیں۔ (بہارِ شَرِيعَتِ حِصَادِ ص ۵۷)

کیا حیاتِ النبی کہنا جائز ہے؟

سوال: کیا حیاتِ النبی کہنا جائز ہے؟



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**جواب:** بے شک جائز ہے، بلاشک جائز ہے، بلاشبہ جائز ہے۔ وَاللّٰه

بِاللّٰهِ تَاللّٰه میرے مکی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حیات ہیں۔ یہ

حدیث پاک بہت ہی مشہور ہے اور اس کو بے شمار محدثین رحمہم

اللہ المبین نے روایت کیا ہے چنانچہ اللہ کے محبوب، دانائے

غُیُوب، مُنَزَّہَ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلَا نَبِیَّاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُورِہُمْ

یُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے

ہیں۔ (مُسْنَدُ ابِی یَعْلٰی ج ۳ ص ۲۱۶ حدیث ۳۴۱۲)

مزبور  
مزبور  
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

مری چشم عالم سے چھپ جانے والے (حدائق بخشش شریف)

**کیا انبیائے کرام آمد و رفت بھی کرتے ہیں؟**

**سوال:** جب انبیاء کرام زندہ ہیں تو کیا وہ کہیں آ جا بھی سکتے ہیں یا فقط اپنے

مزارات ہی میں تشریف فرما رہتے ہیں؟

**جواب:** انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بے شک اپنی قبروں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

میں زندہ ہیں مگر وہاں قید نہیں۔ اللہ رب العزت عزوجل کی عنایت سے آتے جاتے، عبادت فرماتے ہیں: امام جلال الدین سیوطی خاتم حفاظ الحدیث (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں: ”تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اختیار ملا ہے کہ اپنے مزاراتِ طیبات سے باہر تشریف لائیں اور جملہ عالم آسمان و زمین میں جہاں جو چاہیں تصرف فرمائیں۔ (الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۲۶۳، فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۲۸۲) اس ضمن میں دو ایمان افروز احادیث مبارکہ پڑھئے اور آنکھیں ٹھنڈی کیجئے۔

## (1) موسیٰ و یونس علیہما السلام کو دیکھا

نہی رحمت، شفیع امت، شہنشاہ نبوت، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ”وادی ازرَق“ سے گزرے تو فرمایا: یہ کونسی وادی ہے؟ عرض کی گئی وادی ازرَق۔ فرمایا: گویا کہ میں (حضرت) موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بلندی سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، وہ بلند آواز میں تَلْبِیہ کہہ رہے ہیں۔ پھر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ”وادی ہرثی“ پر آئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے استفسار

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر روپوش کیا تو مجھ پر روپوش ہو گیا۔ (صحیح مسلم حدیث ۲۶۸ ص ۱۰۳) اللہ ربُّ العِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

فرمایا: یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ ”وادی ہرشی“ ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: گویا کہ میں (حضرت) یونس بن مثنیٰ (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام) کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک طاقت ور سُرخ اونٹنی پر سوار ہیں، انہوں نے ایک اونٹنی جَبَّ پہنا ہوا ہے، اونٹنی کی ٹکیل کھجور کی چھال کی ہے اور وہ تَلْبِیَہ پڑھ رہے ہیں۔ (صحیح مسلم حدیث ۲۶۸ ص ۱۰۳) اللہ ربُّ العِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

## (2) صحابہ کرام نے کس کا دست مبارک دیکھا؟

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ہم رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ تھے کہ اچانک ہم نے ایک ہاتھ دیکھا تو ہم نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یہ ہاتھ کیسا ہے جو ہم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

نے دیکھا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس ہاتھ کو دیکھا؟ ہم نے عرض کی: جی۔ فرمایا: یہ عیسیٰ بن مریم ہیں جنہوں نے مجھے سلام کیا تھا۔ (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۵۲) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ كَىٰ اَنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ اَوْر اَن كَع صَدَقَ هَمَارَى مَغْفِرَتِ هُو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی پاک شانیں تو بہت ہی بڑی ہیں۔ اولیائے عظام رَحْمَتُهُمُ اللّٰهُ السَّلَام بھی ظاہری وفات کے بعد حیات ہوتے ہیں اور جن پر خصوصی کرم ہو وہ عبادت بھی بجالاتے ہیں۔ حصولِ برکت کیلئے ایک حکایت پیش کی جاتی ہے پڑھئے اور جھومئے۔

قَبْر مِیْد جُوں هِی اُتَارَا نَمَاز پُڑھنَے لگَے!

حضرت سیدنا امام عبد الوہاب شمرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: حضرت سیدنا شیخ موسیٰ بن ماہدین زولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”ماردین“ میں رہتے تھے، وہیں وفات پائی اور اُسی مقام پر آپ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ سچ اور ستر مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ فائض الانوار زیارت گاہ خواص و عوام ہے۔

جوں ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لحد میں رکھا گیا تو قبر وسیع ہو گئی

اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے! جو شخص

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لحد میں اترا تھا وہ یہ منظر دیکھ کر بے ہوش

ہو گیا۔ (الطبقات الكبرى للشعرانی ج ۱ ص ۱۹۶) اللّٰهُ رَبُّ

الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ اَنْ يَّرَحِمْتَ هُوَ اَوْ اَنْ كَسَىٰ

ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

”ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء“ کہنا کیسا؟

سوال: کیا یہ دُرست ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ

والسلام دنیا میں تشریف لائے۔

جواب: تعدادِ مُعَيَّن نہ کی جائے۔ کہنا ہی ہو تو اس طرح کہے: ”کم و بیش

ایک لاکھ چوبیس ہزار۔۔۔۔۔“ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے

ہیں: اعیان علیہم السلام کی کوئی تعدادِ مُعَيَّن کرنا جائز نہیں، کہ خبریں اس

فرمان مصنف (علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

باب میں مختلف ہیں اور تعدادِ مُعَيَّن پُر ایمان رکھنے میں نبی کو نُبوّت سے خارج ماننے، یا غیر نبی کو نبی جاننے کا اِحتمال (یعنی پہلو) ہے، اور یہ دونوں باتیں (یعنی نبی کو نُبوّت سے خارج ماننا، یا غیر نبی کو نبی جاننا) کفر ہیں۔ لہذا یہ اعتقاد چاہئے کہ **اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ** کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ اول ص ۳۷)

گو تم بدھ کو نبی کہنا کیسا ہے؟

**سوال:** گو تم بدھ کو نبی تصوّر کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** بہت سخت جہالت و گمراہی ہے۔ حضرت فقیرِ ملت مفتی جلال

الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”رام کرشن، گوتم بدھ وغیرہ ہرگز نبی نہیں۔ انہیں نبی و رسول خیال کرنا سخت جہالت و گمراہی ہے۔“ (فتاویٰ فقیرِ ملت ج ۱ ص ۲۲) مزید تفصیلات کیلئے مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ کی کتاب **مُستطاب شانِ حبیب الرحمن صَفْحَہ 197 تا 198** کا مطالعہ فرمائیے۔

**نُبُوّتِ صِرَفِ اللّٰهِ كى عناية سے ملی ہے**

**سوال:** کیا محض عبادت و ریاضت کے ذریعے بھی کسی کو نبوت ملی ہے؟

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

**جواب:** جی نہیں۔ نُبُوّت کبھی یعنی اپنی کوشش سے حاصل کی ہوئی نہیں

ہوتی، وَہبی یعنی عطائی ہوتی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی

ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب،

”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 36 پر صدرُ الشریعہ، بدرُ

الطَّرِيقَہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرماتے ہیں: نُبُوّت کبھی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ

سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطاءِ الہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے

فضل سے دیتا ہے۔ ہاں دیتا اُسی کو ہے جسے اس منصبِ عظیم کے

قابل بناتا ہے۔ جو قبلِ حُصُولِ نُبُوّت تمام اخلاقِ رَزْوِیہ سے پاک

اور تمام اخلاقِ فاضلہ سے مُزَيَّن ہو کر جملہ مدارجِ ولایت

(ولایت کے تمام درجات) طے کر چکتا ہے اور اپنے نسب و جسم و قول و

فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے مُزَنّہ (پاک) ہوتا ہے جو

باعثِ نفرت ہو۔ اُسے عقلِ کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی

عقل سے بَدْرَجَہا زائد ہے کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اُس کے

لاکھویں حصّہ تک نہیں پہنچ سکتی (قرآن حکیم پارہ 8 سورۃ الانعام آیت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھوے، تک تمہارا گنج پر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نمبر 124 میں فرمانِ عظیم ہے: (اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ط

ترجمہ کنز الایمان: اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

(پ ۸ الانعام ۱۲۴) ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ط

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝۲۱ ترجمہ کنز الایمان: یہ اللہ کا

فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (پ ۲۷ الحدید ۲۱)

مزید فرماتے ہیں: جو اسے کسی (یعنی کوشش سے حاصل کی ہوئی)

مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت (محنت و مشقت) سے منصبِ

نبوت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳۶)

نبی کو بندہ کہنے سے انکار کرنے والے کا حکم

سوال: اُس کیلئے کیا حکم ہے جو یہ کہے کہ میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ نہیں مانتا۔

جواب: ایسا شخص مُرْتَد ہے۔ قرآنِ پاک میں مُتَعَدِّد مقامات پر ایسی

آیات ہیں جن میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ

عَزَّوَجَلَّ کا بندہ کہا گیا ہے۔ ہر نمازی پانچوں وقت نماز کے قعدے

میں کلمہ شہادت پڑھتا اور اقرار کرتا ہے: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

وَرَسُوْلُهُ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یعنی میں گواہی دیتا ہوں بے شک

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ﷺ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول

ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: جو یہ کہے کہ رسول

اللہ (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے نہیں وہ

قطعا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۳۵۷)

ڈاکیہ کا اپنے آپ کو پیغمبر کہنا

**سوال:** اگر کوئی ڈاکیہ اپنے آپ کو پیغمبر کہے اور یہ تاویل کرے کہ پیغمبر کے

معنی پیغام پہنچانے والا اور میں بھی تو ڈاک یعنی پیغام پہنچاتا ہوں۔

اس کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے؟

**جواب:** ایسا کہنے والا کافر ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ

المدینہ کی مطبوعہ 186 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“

حصہ 9 صفحہ 181 پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ

مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو اپنے

آپ کو پیغمبر کہے اور تاویل یہ کرے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

وہ کافر ہے۔ یہ تاویل مسموع نہیں (یعنی ظاہری بجاؤ کی یہ دلیل نہیں

سنی جائے گی) کیونکہ عرف میں یہ لفظ (پیغمبر) رسول و نبی کے معنی

میں ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۱، عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳)

”انبیائے کرام کا گستاخ کافر مرتد ہے“ کے اٹھائیس

حُرُوف کی نسبت سے انبیاء کی گستاخی

کے بارے میں کُفْرِیَات کی 28 مثالیں

﴿1﴾ جو کہے: حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہِ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام

اللہ کے بیٹے ہیں وہ کافر ہے۔

﴿2﴾ غیر انبیاء کے لئے وَحٰی نُبُوَّت ماننا کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ اول ص ۳۱)

﴿3﴾ جو کہے کہ نُبُوَّت عِبَادت و رِیَاضت کر کے حاصل کی جاسکتی ہے وہ

کافر ہے۔ (ایضاً ص ۳۲)

﴿4﴾ جو شخص نبی سے نُبُوَّت زائل ہو جانے کو جائز جانے وہ کافر ہے۔

(ایضاً ص ۳۲)

﴿5﴾ جو شخص یہ کہے کہ کسی نبی نے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کو چھپایا اور لوگوں تک

نہ پہنچایا وہ کافر ہے۔ (ایضاً ص ۳۳)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

﴿6﴾ جو غیر نبی کو نبی سے افضل یا ﴿7﴾ اُس کے برابر مانے وہ کافر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۳۴)

﴿8﴾ ائمۃ اہل بیت کو انبیائے کرام سے افضل جاننا کفر ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۹)

﴿9﴾ امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو جو نبیوں سے افضل یا برابر بتائے کافر

ہے۔ (ایضاً ص ۳۴)

﴿10﴾ جس نے توہین یا ﴿11﴾ دشمنی کے طور پر تمنا کی کہ انبیائے کرام

علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کوئی (فلاں) نبی نہ ہوتا اس نے کفر

کیا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵)

﴿12﴾ کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا ﴿13﴾ تکذیب (یعنی جھٹلانا) کفر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۳۵)

﴿14﴾ یہ کہنا کہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا اللہ عزَّوَجَلَّ کی شان کے آگے چمار

سے بھی ذلیل ہے یہ کلمۂ کفر ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۲ ص ۴۱۱)

﴿15﴾ حضراتِ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ناکارے لوگ کہنا خالص

کفر ہے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھاتا ہے تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

﴿16﴾ جو کہے کہ میں اس کے کلام کی تصدیق نہ کروں گا اگرچہ وہ نبی ہی

کیوں نہ ہو وہ کافر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵)

﴿17﴾ کسی سے کہا: نبی اور فرشتے بھی تیرے سامنے گواہی دیں کیا تب بھی

تو ان کی تصدیق نہ کرے گا؟ اس نے کہا ہاں۔ جواب دینے والا

کافر ہے۔ (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۴)

﴿18﴾ جو کسی نبی سے بغض رکھے وہ کافر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳)

﴿19﴾ کسی نبی پر عیب لگانا کفر ہے۔ (فتاویٰ تاتار خانیہ ج ۵ ص ۴۷۹)

﴿20﴾ انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی جناب میں گستاخی کرنا یا

﴿21﴾ ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔ مثلاً

﴿22﴾ معاذ اللہ! یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو زنا کی طرف نسبت

کرنا کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۱، عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳)

﴿23﴾ حضرت سپید نایوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام زلیخا کے عشق

میں در بدر پھرتے رہے۔ یہ کہنا کفر ہے۔

﴿24﴾ اگر کسی نے انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے ناموں کو کسی کاغذ میں

لکھا اور پھر جان بوجھ کر اس کاغذ کو نجاست میں پھینکا تو وہ کافر ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

(25) جو مجزواتِ انبیاء کا مُطَلَقاً انکار کرے وہ کافر ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۳۲۳)

(26) ”اگر فلاں نبی ہوتا تو میں اُس پر ایمان نہ لاتا“ ایسا کہنے والا کافر

ہے۔ (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۳)

(27) جو کہے: ”میں نہیں جانتا کہ آدم عَلَیْهِ السَّلَام نبی ہیں یا نہیں“ وہ کافر

ہے۔ (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۳)

(28) حضراتِ سیدِّینا حَضْرُوذُ وَالْكَفَلِ عَلَیْہِمَا السَّلَام کی نُبُوَّتِ کا انکار کفر نہیں

کیونکہ یہ اجماع سے ثابت نہیں (اگرچہ صحیح قول یہی ہے کہ یہ دونوں

حضرات نبی ہیں) (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۳)

## ساداتِ کرام کی توہین کے بارے میں سوال جواب سید کی توہین کرنا کیسا؟

سوال: سید کی توہین کرنا کیسا؟

جواب: سید کی بطور سید یعنی وہ سید ہے اس لئے توہین کرنا کفر ہے۔

(ماخوذ از مَجْمَعُ الْأَنْهَرُ ج ۲ ص ۵۰۹) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ سچا اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 420 پر فرماتے ہیں: ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور ان کی توہین حرام، بلکہ علمائے کرام نے ارشاد فرمایا: جو کسی عالم کو مولویا (مول۔ ویبا) یا کسی میر (یعنی سپہ) کو **میر** اور بروجہ تحقیر (یعنی نقارت سے) کہے کافر ہے۔

”آج کل کے سپد بس ایسے ہی ہوتے ہیں“ کہنا کیسا؟

**سوال:** بعض لوگ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ آج کل کے سپد بس ایسے ہی (یعنی بُرے) ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ قول بہت ہی بُرا ہے اگر اس جملے سے یہ مراد ہے کہ ان کو اہلیت

تسلیم کرنے کے باوجود بطور سپد ان کی توہین کر رہے ہیں تو یہ کفر ہے۔ ”سپد“ کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ میرے آقا اعلیٰ

حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”سپدِ حَسَنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد کو کہتے ہیں۔“ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۳۶۱)

**عبداللہ بن مبارک اور ایک سپد صاحب کی حکایت**

حضرت سپدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار کہیں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُروُد شریف نہ پڑھا اُس نے جہنکاں۔

تشریف لئے جا رہے تھے کہ اثنائے راہ ایک سپید صاحب مل گئے اور کہنے لگے: آپ کے بھی کیا خوب ٹھاٹھ باٹھ ہیں اور ایک میں بھی ہوں کہ سپید ہونے کے باوجود مجھے کوئی نہیں پوچھتا! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں نے آپ کے جدِ اعلیٰ مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتوں کو اپنایا تو خوب عزت پائی مگر آپ نے اپنے نانا جان کی سنتوں کو نہ اپنایا تو بے عملی کے سبب پیچھے رہ گئے! سپید ناعبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات جب سوئے تو خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہوئی، چہرہ انور پر ناراضگی کے آثار تھے، کچھ اس طرح فرمایا: تم نے میری آل کو بے عملی کا طعنہ کیوں دیا! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے قرار ہو کر بیدار ہو گئے۔ صبح معافی مانگنے کیلئے اُس سپید صاحب کی تلاش میں روانہ ہوئے، موصوف بھی انہیں کو ڈھونڈ رہے تھے۔ دونوں کی ملاقات ہوئی۔ سپید ناعبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا خواب سنایا۔ سپید صاحب نے سُن کر کہا: مجھے بھی رات میرے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر کچھ اس

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

طرح ارشاد فرمایا: تمہارے اعمال اچھے ہوتے تو عبد اللہ بن مبارک تمہاری کیوں بے ادبی کرتے! حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعدِ ندامت سید صاحب سے معافی مانگی اور سید صاحب نے بھی گناہوں سے توبہ کر کے نیکیاں کرنے کی اچھی اچھی نیتیں کیں۔ (ماخوذ از تذکرۃ الاولیاء جزء اول ص ۷۰) اللّٰهُ رَبُّ الْعَزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَيْ اَنْ يَّرْحَمْتَ هُوَ اَوْر  
ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

### سادات سے حسنِ سُلوک کی فضیلت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فتاویٰ رضویہ جلد 10 صَفْحَہ 105 پر ساداتِ کرام کے فضائل بیان کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں: ابنِ عساکر امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے راوی، رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جو میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا رنج بڑا دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صلہ اُسے عطا فرماؤں گا۔

(الْحَامِيعُ الصَّغِيرُ ص ۵۳۳ حدیث ۸۸۲۱) خطیب بغدادی امیر

المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص اولادِ عبدِ الْمُطَّلِبِ میں سے کسی کے

ساتھ دنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے

جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔ (تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۱۰۲)

ہم کو سارے سیدوں سے پیار ہے

مذہب

ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

## ساداتِ کرام کی تعظیم کی اصل وجہ

سوال: ساداتِ کرام کی تعظیم کی اصل وجہ کیا ہے؟

جواب: تعظیم کی اصل وجہ یہی ہے کہ ساداتِ حضراتِ رسولِ کائنات،

شہنشاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسمِ اطہر کا جزء (یعنی بدن

مُؤَرَّکاً کلملاً، حصہ) ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا

شاہِ امامِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 22

صَفْحَہ 423 پر فرماتے ہیں: سیدِ سنی المذہب کی تعظیم لازم ہے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اگرچہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں، اُن اعمال کے سبب اُس سے تَنَفُّر نہ کیا (یعنی نفرت نہ کی) جائے، نفسِ اعمال سے تَنَفُّر (فقط اس کی برائیوں سے نفرت) ہو۔ آگے چل کر اسی صَفْحَہ پر مزید فرماتے ہیں: ساداتِ کرام کی انتہائے نُسبِ حُصُور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہے، (یعنی ان کے جدِ اعلیٰ تو مکئی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں!) اس فضلِ اِنْسَاب (یعنی اس شَرَفِ نِسب) کی تعظیم (عام سے مسلمان تو کیا) ہر مُتَقِی پر (بھی) فرض ہے (کیوں) کہ وہ اس (سید صاحب) کی تعظیم نہیں (بلکہ خود) حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**اعلیٰ حضرت ساداتِ کرام کی تعظیم کیوں کرتے تھے؟**

**سوال:** مشہور ہے کہ اعلیٰ حضرت ساداتِ کرام کی بہت زیادہ تعظیم بجالاتے تھے اس کی اصل وجہ کیا ہے؟

**جواب:** مِلِکُ الْعُلَمَاءِ مَوْلَانَا ظَفَرُ الدِّینِ قَادِرِی رَضَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰهِ الْقَوِی

فرماتے ہیں: ساداتِ کرام مجوزِ رسول (یعنی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ مُنَوَّر کا ٹکڑا) ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ مستحق

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاٹا حد پناہ بنا ہے۔

توقیر و تعظیم ہیں۔ اور اس پر پورا عمل کرنے والا میں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کو پایا۔ اس لئے کہ کسی سپید صاحب کو وہ اُس کی ذاتی حیثیت و لیاقت سے نہیں دیکھتے بلکہ اس حیثیت سے ملاحظہ فرماتے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ”جُوء“ ہیں۔ پھر اس اعتقاد و نظریہ کے بعد جو کچھ ان (سادات کرام) کی تعظیم و توقیر کی جائے سب دُرست و بجا ہے۔ اعلیٰ حضرت اپنے قصیدہ نور میں عرض کرتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے سچے سچے نور کا تُو ہے عین نور تیرا سب گھرا نا نور کا

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۷۹) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَيْ اَنْ يَّر

رَحْمَتِ هُوَ اَوْر اَنْ كَيْ صَدَقَ هَمَارِي مَغْفِرَتِ هُو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اہلبیت پر ظلم کرنے والے پر جنتِ حرام ہے

سوال: سپیدوں پر ظلم کرنا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ چنانچہ سرورِ دوعالم،

نورِ مَجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پروردگار کا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

نے فرمایا: ”جس شخص نے میرے اہل بیت پر ظلم کیا اور مجھے میری عزتِ پاک (یعنی اولاد) کے بارے میں اذیت دی، اُس پر جنتِ حرام کر دی گئی۔“ (الشرف المؤبد لآل محمد للنہانی ص ۲۵۹)

### اہل بیت سے لڑنے والے کی شامت

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور انور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، باذن ربِّ اکبر غیبوں سے بانجبر، محبوبِ داؤرِ عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا علی، حضرت سیدنا فاطمہ، حضرت سیدنا حسن اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں فرمایا: ”جو ان سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا اور جو ان سے صلح رکھے گا میں اُس سے صلح رکھوں گا۔“

(سُننُ التِّرْمِذِيِّ ج ۵ ص ۴۶۵ حدیث ۳۸۹۶)

### سید کومار نے کی عجیب حکایت

سیدمی عبد الوہاب شعرانی قُدس سرُّہ النُّورانی فرماتے ہیں: سید شریف نے حضرت خطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں بیان کیا کہ کاشف البُحیرہ نے ایک سید صاحب کومار تو اسے اسی رات

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈر و ڈر پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

خواب میں جناب رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس حال میں زیارت ہوئی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس سے اعراض فرما رہے (یعنی رخ انور پھیر رہے) ہیں۔ اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میرا کیا گناہ ہے؟ فرمایا: تُو مجھے مارتا ہے، حالانکہ میں قیامت کے دن تیرا شفیع (یعنی شفاعت کرنے والا) ہوں۔ اس نے عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو مارا ہو۔ ارشاد فرمایا: کیا تُو نے میری اولاد کو نہیں مارا؟ اُس نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: تیری ضرب میری ہی کلائی پر لگی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی مبارک کلائی نکال کر دکھائی جس پر ورم تھا جیسے کہ شہد کی مکھی نے ڈنک مارا ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(الشرف المؤبد لآل محمد للنہانی ص ۲۶۸)

**کیا سید شاگرد کو استاد مار سکتا ہے؟**

**سوال:** تو کیا سید طالب علم کو استاد بھی مار نہیں سکتا؟

**جواب:** استاد بھی سید کو مارنے سے پرہیز کرے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت،

فرمانِ مصطفیٰ: (سُئِلَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنِ الرَّسْمِ) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ میں اور کسی مرتبہ میں شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں سوال ہوا: سید کے لڑکے سے جب شاگرد ہو یا ملازم ہو دینی یا دنیوی خدمت لینا اور اس کو مارنا جائز ہے یا نہیں؟  
الجواب: ذلیل خدمت اس سے لینا جائز نہیں، نہ ایسی خدمت پر اُسے ملازم رکھنا جائز۔ اور جس خدمت میں ذلت نہیں اس پر ملازم رکھ سکتا ہے، بحال شاگرد بھی جہاں تک عُرف اور معروف ہو (خدمت لینا) شرعاً جائز ہے، لے سکتا ہے اور اسے (یعنی سید کو) مارنے سے مُطلقِ اجتراز (یعنی بالکل پرہیز) کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۵۶۸)

## سید ملازم کے ساتھ سُلوک کا انداز

جناب سید ایوب علی صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا بیان ہے: ایک کم عمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کیلئے (اعلیٰ حضرت کے) کاشانہ اقدس میں ملازم ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سید زادے ہیں۔ لہذا (حضور اعلیٰ حضرت نے) گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ صاحبزادے سے خبردار کوئی کام نہ لیا جائے کہ مخدوم زادہ ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڈ پڑو تو تمہارا رُوڈ مجھ تک پہنچتا ہے۔

(یعنی آقا کے فرزند ہیں ان سے خدمت لینا نہیں، ان کی خدمت کرنی ہے)

لہذا) کھانا وغیرہ اور جس شے کی ضرورت ہو (ان کی خدمت میں)

حاضر کی جائے۔“ جس تنخواہ کا وعدہ ہے وہ بطور نذرانہ پیش ہوتی

رہے۔ چنانچہ حسبِ الارشادِ تعمیل ہوتی رہی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ

صاحبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۷۹)

**اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَيْ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ أَوْ ان**

**كَيْ صَدَقَ هَمَارِي مَغْفِرَتِ هُوَ۔**

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

## اہلِ بیتِ کادشمنِ دوزخی ہے

**سوال:** جو بظاہر نیک نمازی ہو مگر بلا وجہ سپیدوں سے چڑتا ہو اُس کیلئے کیا حکم

ہے؟

**جواب:** ایسا شخص جہنم کا حقدار ہے۔ چنانچہ ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ

بھی ہے کہ اگر کوئی شخص بیٹ اللہ شریف کے ایک کونے اور

مقامِ ابراہیم کے درمیان جائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے

اور پھر وہ اہلِ بیت کی دشمنی پر مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

(المُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۴ ص ۱۲۹-۱۳۰ حدیث ۴۷۶۶)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

## حوضِ کوثر پر چابک مارے جائیں گے

**سوال:** کیا یہ دُرُست ہے کہ سپید سے بلا وجہ حسد کرنے والے حوضِ کوثر سے ہٹا دیئے جائیں گے۔

**جواب:** جی ہاں ایک روایت سے یہی مُستفاد۔ چنانچہ امیر المؤمنین

حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَمَ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْمِ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ہم سے بُغض مت رکھنا کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفْلاکِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہم سے بُغض یا حسد کرے گا، اسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے چابکوں سے دُور کیا جائے گا۔ (الشرف المؤبد لآل محمد للنہانی ص ۲۵۹)

## سید اگر کوئی واردات کر بیٹھے تو؟

**سوال:** اگر سید معاذ اللہ ایسی واردات کر بیٹھے جس سے اس پر حد لازم آتی ہو تو کیا تب بھی اس کو کچھ نہ کہیں گے؟

**جواب:** میرے آقا علی حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: قاضی جوحد ووالہیہ قائم



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کرنے پر مجبور ہے، اُس کے سامنے اگر کسی سپید پر حد ثابت ہوئی تو باوجود کہ اُس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگائے گا، لیکن اُس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت رکھے کہ شہزادے کے پیر میں کچھ لگ گئی ہے اُسے صاف کر رہا ہوں۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم ص ۳۹۶)

سپید اگر گُفر بک دے تو سپید رہے گا یا نہیں؟

**سوال:** اگر کوئی سپید صریح گُفر بننے کے باعث مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُرْتَد ہو جائے تو اب وہ سپید رہا یا نہیں؟

**جواب:** ارتداد سے سیادت جاتی رہتی ہے یعنی اب وہ سپید نہ رہا۔ حضرت سپید نائوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا نافرمان بیٹا کعبان جو کہ منافق تھا، خود کو صاحبِ ایمان ظاہر کرتا مگر حقیقتہً ایمان نہیں لایا تھا لہذا وہ بھی طوفان میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا۔ اس بیٹے کے بارے میں خدائے وود عَزَّ وَجَلَّ پارہ 12 سورۃ ہود آیت نمبر 46 میں ارشاد فرماتا ہے:

يُنۡوِحُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ج

ترجمہ کنز الایمان: اے نوح! وہ

تیرے گھر والوں میں نہیں۔ (پ ۱۲ ہود ۴۶)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (ظہر اسلام) پر ڈرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے، تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ  
رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے ثابت ہوا  
کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔ (خزائن العرفان ص ۳۶۳)

### سید افضل یا عالم؟

سوال: عالم افضل ہے یا غیر عالم سید؟

جواب: سنی عالم افضل ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت،

مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے فتاویٰ

رضویہ جلد 29 صفحہ 274 پر غیر عالم سید سے عالم کو افضل قرار

دیتے ہوئے یہ دو آیات قرآنی نقل فرمائی ہیں:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ

يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط

(پ ۲۳ الزمر ۹)

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ

کیا برابر ہیں جاننے والے اور

انجان۔

ترجمہ کنز الایمان: اللہ عزوجل

تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے

جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ لَا

وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ط

(پ ۲۸ المجادلة ۱۱)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

یہ آیاتِ کریمہ ذکر کرنے کے بعد صفحہ 275 پر فرماتے ہیں: تو عند

اللہ (یعنی اللہ کے نزدیک رشتے داری سے علم کا رتبہ) فضلِ علم فضلِ نسب

سے اشرف و اعظم ہے۔ یہ میر (سید) صاحب (جب) کہ عالم نہ ہوں

اگرچہ صالح (نیک آدمی) ہوں (مگر) آج کل کے عالم سنی صحیح

العقیدہ کے مرتبہ کو شرعاً نہیں پہنچتے۔ تئویر الابصار وودر مختار میں ہے:

نوجوان عالم کو بوڑھے جاہل پر تقدّم (ت۔ قد۔ دُم یعنی آگے بڑھنے) کا

حق حاصل ہے اگرچہ وہ (جاہل شخص) قرشی (بلکہ سید) ہو۔ اللہ

عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عالموں کے درجے بلند فرمائے گا۔

چونکہ بلند دی عطا فرمانے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے لہذا جو اس کو گھٹائے گا

اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالے گا۔ (تئویر الابصار، دُرُ مختار ج ۱ ص ۵۲۲)

## عَرَبوں کی گستاخی کے

## بارے میں سوال جواب

### کیا اہلِ عَرَب کو بُرا بھلا کہنا کفر ہے

سوال: عَرَب ممالک میں کام کرنے والے بعض لوگ عَرَبوں کو بُرا بھلا کہتے

رہتے ہیں اور بعض حجاج بھی۔ کیا اس میں کوئی کفر کا پہلو نکلتا ہے؟

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑے۔

**جواب:** واقعی آج کل اکثر مسلمانوں میں یہ بلا عام ہے اس سے بچنا ضروری

ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی

مطبوعہ 205 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 6

صفحہ 31 پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”سب عربیوں

سے بہت نرمی کے ساتھ پیش آئے، اگر وہ سختی کریں ادب سے تحمل

(ت۔ح۔م۔ل یعنی برداشت) کرے اس پر شفاعت نصیب ہونے کا

وعدہ فرمایا ہے خصوصاً اہلِ حرین، خصوصاً اہلِ مدینہ۔ اہلِ عَرَب

کے افعال پر اعتراض نہ کرے، نہ دل میں کدورت (یعنی میل)

لائے، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔“ (بہارِ شریعت)

بلا مصلحتِ شرعی کسی بھی مسلمان کو بُرا بھلا کہنے کی اجازت نہیں

چہ جائیکہ اہلِ عرب حضرات کو کہ یہ تو سرکارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم کے ہم قوم ہیں۔ یا لفرض کوئی اہلِ عَرَب کو سلطانِ عرب، محبوب

ربِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے بُرا کہے تو اُس

پر حکمِ کفر ہے مگر مسلمان سے ایسا مُتَحَوِّر نہیں (یعنی سوچا بھی نہیں جا

سکتا)۔ اہلِ عَرَب کے بعض فضائل سنئے: محبوبِ رب، تاجدارِ عَرَب

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ بُحْرہ دو سو بار زُرو دیا کہ پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: عَرَب کی مَحَبَّتِ اَیْمَان ہے اور ان کا بُغْضِ کُفْر ہے، جس نے عَرَب سے مَحَبَّتِ کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّتِ کی اور جس نے ان سے بُغْضِ رکھا اُس نے مجھ سے بُغْضِ رکھا۔ (الْمُعْتَمِدُ الْاَوْسَطُ ج ۲ ص ۶۶ حدیث ۲۵۳۷) تین وُجُوہ کی بنا پر عَرَب سے مَحَبَّتِ رکھو، اس لئے کہ ﴿۱﴾ میں عَرَبِی ہوں ﴿۲﴾ قرآنِ مجید عَرَبِی ہے ﴿۳﴾ اہلِ جَنَّتِ کا کلام عَرَبِی ہے۔

(شُعْبَةُ الْاَیْمَانِ ج ۲ ص ۲۳۰ حدیث ۱۶۱۰)

## عَرَب سے بُغْضِ کب کُفْر ہے

حضرتِ علامہ مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے فرمانِ گرامی کا خلاصہ ہے: سرکارِ نامدِ ارصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عَرَبِی ہیں اور قرآن بھی اہلِ عَرَب کی زَبان میں ہے، ان نسبتوں کی وجہ سے اگر کوئی عَرَبِیوں سے بُغْضِ رکھے تو اس سے سلطانِ عَرَبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بُغْضِ لازم آئے گا جو کہ کُفْر ہے۔

(فیض القدیر للمناوی ج ۳ ص ۲۳۱ تحت الحدیث ۲۲۵)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُوڈ و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**محسوب سے منسوب ہر چیز محسوب ہوتی ہے**

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: **حُضُور** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) سے

نسبت رکھنے والی چیزوں کو **محسوب رکھنا حُضُور** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

کی **مَحَبَّت** میں داخل ہے۔ قدرتی طور پر انسان جس سے

**مَحَبَّت** رکھتا ہے اُس سے نسبت رکھنے والی تمام چیزیں اس کو **محسوب**

(یعنی پیاری) ہو جاتی ہیں۔ **حُضُور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم** سے

**مَحَبَّت** رکھنے والے بھی **حُضُور** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے وطن

پاک کے رہنے والوں اور **حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام** سے نسبت رکھنے

والی ہر چیز کو جان و دل سے **محسوب** رکھتے ہیں۔ (سوانح کربلا ص ۹)

پھر اُٹھا ولولۃ یدِ مُغیلانِ عرب

پھر کھنچا دامنِ دل سُوئے پیابانِ عرب (حدائق بخشش شریف)

**کیا کفارِ عرب سے بھی مَحَبَّت رکھنی ہوگی؟**

**سوال:** کیا کفارِ عرب سے بھی مَحَبَّت رکھنی ہوگی؟

دینہ

(1) یعنی کانٹوں کا درخت۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**جواب:** جی نہیں۔ مَحَبَّتِ اَیْمَانِ کے ساتھ مشروط ہے۔ کفار و مرتدین

عَرَب سے مَحَبَّتِ تُو دُور کی بات ہے اُن سے عداوت رکھنی واجب ہے۔ جیسا کہ حضرت عَلَامہ مَنَاوِی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: جو اہل عَرَب کا کفر یا منافق ہیں اُن سے بُغْض رکھنا بُرّ انہیں بلکہ واجب ہے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۱ ص ۲۳۱ تحت الحدیث ۲۲۵)

## کَفَّارِ عَرَب سے نفرت ضروری ہے

مُفَسِّرِ شہیرِ حَکِیْمِ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ  
حدیثِ مبارک کے اس حصے، ”عَرَب سے مَحَبَّتِ رَکھو“ کے  
تحت فرماتے ہیں: عَرَب سے مُرَادِ عَرَب کے مُؤْمِنِیْنِ ہیں۔  
کُفَّارِ عَرَب اور عَرَب کے یَہُود و نصاریٰ سے نفرت و عداوت  
ضروری ہے کہ یہ نفرت ان کے کفر سے ہے نہ کہ عَرَبِی ہونے  
سے۔ (یہی حکم مُرتدین کا ہے) مُؤْمِنِیْنِ عَرَب ہمارے سروں کے  
تاج ہیں کہ هُضُوْرِ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پڑوسی ہیں۔

(مرآة المناجیح ج ۸ ص ۳۳۳-۳۳۴)

سب کے سب عَرَبِی مسلمانوں سے ہم کو پیار ہے

مُزَوِّج

ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## اہلِ عَرَبِ عَرَبِیِ آقا کے ہم قوم ہیں

عَرَبِیِ لوگ قومیت کے اعتبار سے چونکہ عَرَبِیِ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے نسبت رکھتے ہیں لہذا مَحَبَّتِ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جو اہلِ عرب مسلمان ہیں ان کو بُرا بھلا کہنے سے زبَان کو روکا جائے، ہاں ان میں جو کفار اور مُرْتَدِین ہیں یقیناً وہ بُرے ہیں اور ان کو بُرا ہی کہا جائے گا۔ دیکھئے! ابولہب بھی عَرَبِیِ تھا مگر اُس کی مذمت میں قرآنِ پاک کی ایک پوری سورت سُورَةُ لَهَبِ موجود ہے۔ بہر حال اگر عَرَبِیوں میں سے کسی کی طرف سے بالفرض آپ کو کوئی ذاتی تکلیف پہنچ بھی گئی ہو تب بھی صبر سے کام لیجئے۔ یقیناً اس ایک کی ایذا دہی کی وجہ سے سب عَرَبِ ہرگز بُرے نہیں بن گئے۔ اہلِ عَرَبِ سے مَحَبَّتِ کیلئے ہم غلامانِ مصطفیٰ کیلئے یہی بات کافی ہے کہ ہمارے پیارے پیارے بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عَرَبِیِ ہیں۔

ہائے کس وقت لگی پھانس اَلْم کی دل میں

کہ بہت دور رہے خارِ مُغیلانِ عرب



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پڑھا تو مجھ پر انعام آئے گا۔ اس کتاب میں لکھا ہے کہ فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

## عربیوں کے فضائل پر 6 احادیثِ مبارکہ

**سوال:** اہل عرب کے فضائل پر کچھ احادیثِ مبارکہ بیان کیجئے تاکہ جو نادان مسلمان خواہ مخواہ بُرا بھلا کہتے ہیں ان کی آنکھیں کھلیں۔

**جواب:** عربیوں کے فضائل پر مبنی 6 احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

### ﴿1﴾ محبوب کے کُتے سے بھی پیار ہوا کرتا ہے

”جس نے عرب سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی۔“

(المُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ج ۲ ص ۶۶ حدیث ۲۵۳۷) عَلَّامَةُ مَنَاوِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ

القوی فرماتے ہیں: سچی مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ ہر اس چیز

سے مَحَبَّت رکھی جائے جو محبوب کی طرف منسوب ہو، کیونکہ جو شخص

کسی انسان سے مَحَبَّت رکھتا ہے اُس کے محلّے کے کُتے کو بھی اچھا

جانتا ہے۔ (فیض القدیر ج ۳ ص ۴۸۸ تحت الحدیث ۳۶۶۶)

رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چُومے

تم اور آہ! کہ اتنا دماغ لے کے چلے (حدائقِ بخشش شریف)

### ﴿2﴾ عربیوں سے بغض رکھنے والا شفاعت سے محروم

حضرت سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

رسولِ اکرم، رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ

مُحْتَشَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے اہلِ عَرَب سے

بُغْض و کدورت رکھی میری شَفَاعَت میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی

اُسے میری مَحَبَّت نصیب ہوگی۔ (ترمذی ج ۵ ص ۴۸۷ حدیث ۳۹۵۴)

﴿3﴾ عجمی صحابی کو عربی کے بُغْض سے بچنے کی تاکید

حضرتِ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سلطان

دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشانِ صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے سَلْمَان! مجھ سے بُغْض نہ رکھنا، ورنہ

تم اپنے دین سے جُدا ہو جاؤ گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ!

عَزَّ وَجَلَّ وَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں آپ سے کس طرح بُغْض رکھ سکتا

ہوں؟ آپ کے طفیل ہی تو مجھے اللہ تعالیٰ نے ہدایتِ عنایت فرمائی

ہے۔ فرمایا: (اگر) تم عَرَب سے بُغْض رکھو گے تو (گویا) مجھ سے

ہی بُغْض رکھو گے۔ (ایضاً حدیث ۳۹۵۳)

﴿4﴾ عرب سے بُغْضِ نِفَاق کی علامت ہے

امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرْتَضٰی شیرِ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ میں اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

خدا کَرَمَ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْمَ فرماتے ہیں، نبی کریم، رءُوفٌ رَّحِیْمٌ،  
محبوبِ ربِّ حَکِیْمٍ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کافرمانِ عَظِیْمٍ ہے:  
عرب سے وہی بَغْضُ رکھے گا جو منافق ہوگا۔

(الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرِیِّ ج ۱۱ ص ۱۱۸ حدیث ۱۱۳۱۲)

### ﴿5﴾ بروزِ قیامتِ عَرَبِ سب سے زیادہ قریب

محبوبِ رب، سلطانِ عرب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کافرمانِ  
عَظِیْمِ الشَّانِ ہے: قیامت کے دن لِوَاءِ الْحَمْدِ (یعنی حمد کا پرچم)  
میرے ہاتھ میں ہوگا اور اُس دن عَرَب، تمام مخلوق کی نسبت مجھ  
سے زیادہ قریب ہوں گے۔

(شُعَبُ الْاِیْمَانِ ج ۲ ص ۲۳۱ حدیث ۱۶۱۳)

### ﴿6﴾ عَرَبِ سے مَحَبَّتِ اِیْمَانِ کی علامت ہے

نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت، شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالتِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ  
وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کافرمانِ عَالِیْشَانِ ہے: حُبُّ الْعَرَبِ اِیْمَانٌ وَ بَغْضُهُمْ  
نِفَاقٌ۔ یعنی عرب کی مَحَبَّتِ اِیْمَانِ ہے اور ان کا بَغْضُ مُنَافَقَتِ۔ (الْحَامِعُ  
الصَّغِیْرُ ص ۲۲۳ حدیث ۳۶۶۴) اِس کی شرح میں امام مناوی علیہ رحمۃ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اللہ القوی نے فرمایا: ”جب کوئی انسان عَرَب سے مَحَبَّت رکھتا ہے تو یہ اس کے ایمان کی علامت ہے اور جب ان سے بُغْض رکھتا ہے تو یہ اس کے نِفَاق کی نشانی ہے کیونکہ یہ دین اہلِ عَرَب ہی میں سے ظاہر ہوا اور اس دین کا قیام انہی کی تلواروں اور حوصلوں سے تھا۔ ظاہر ہے کہ جو ان سے بُغْض رکھتا ہے وہ اسی بنا پر بُغْض رکھتا ہے اور یہ کُفر ہے۔“

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۳ ص ۴۸۸ تحت الحدیث ۳۶۶۴)

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں اَنکُشَتِ زَنَاں  
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب (حدائق بخشش شریف)

## فَرِشْتوں کی تُوہین کے بَارے میں سُوال جواب

سُوال: فرشتوں کے وُجُو د کا انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۴۹)

”مَلِكُ الْمَوْتِ كَوْبُرًا بَهْلًا“ کہنا کیسا؟

سُوال: مَلِكُ الْمَوْتِ کو بُرا بھلا کہنا کیسا ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

**جواب:** بہارِ شریعت میں ہے: دُشْمَن و مَبْغُوض (یعنی جس سے بُغض ہو اُس)

کو دیکھ کر یہ کہنا: مَلِكُ الْمَوْتِ آگئے یا کہا: ”اَسے وِیسا ہی دُشْمَن

جاننا ہوں جیسا مَلِكُ الْمَوْتِ کو“ اس میں اگر مَلِكُ الْمَوْتِ کو

بُرا کہنا (مقصود) ہے تو کُفْر ہے اور مَوْت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے

تو کُفْر نہیں۔“ یوں ہی جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام یا میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام یا

کسی فرشتے کو جو عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۱۸۲)

### حُضُورِ مَفْتٰیِ اعْظَمِ ہند کی حکایت

کہا جاتا ہے: ایک بار کسی جلسہ میں تاجدارِ اہلسنت، شہزادہ اعلیٰ حضرت

حُضُورِ مَفْتٰیِ اعْظَمِ ہند حضرت مولینا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ

الرحمن منج پر تشریف فرما تھے۔ ایک شعلہ بیان مقرر نے خفیہ پولیس کو

مخاطب کرتے ہوئے جوشِ خطابت میں کہہ دیا: ”اگر حکومت کے

رکرا ما کا تبین موجود ہیں تو لکھ لیں کہ۔۔۔۔“ یہ سنتے ہی حُضُورِ

مَفْتٰیِ اعْظَمِ علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ نے فوراً اُس کو ٹوکا اور توبہ کا حکم دیا۔

اس پر اُس مقرر نے فوراً بیان روک کر علی الاطلاق توبہ کی۔ اللہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو۔ جب تک تمہارا رُجھ پڑو دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ اَنْ يَّرَحِمْتَ هُوَ اَنْ كَسَىٰ

صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ مفتی اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ

کے ٹوکنے کا سبب یہ تھا کہ مقرر نے گورنمنٹ کی ”خفیہ پولیس“ کو  
مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ کراماً کاتبین یعنی بندوں کے اعمال لکھنے والے

بُرُورگ اور معصوم فرشتوں کے نام سے موسوم کر دیا!

پیکرِ رشد و ہدایت مفتی اعظم کی ذات

عاملِ قرآن و سنت مفتی اعظم کی ذات

”اس بات کا تو میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں“ کہنا کیسا؟

سوال: ”اس بات کا تو میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں“ کہنا کہیں کفر تو نہیں؟

جواب: یہ کفر نہیں ہے۔ یہ فرشتوں کی توہین نہیں، یہ اُردو زبان کا مُحَاوَرہ

ہے۔ کہنے والے کا منشا یہ ہوتا ہے کہ یہ بات تو میرے وہم و گمان

میں بھی نہیں، یا اس کے بارے میں میں نے کبھی سوچا تک نہیں، اگر

میں نے اس سلسلے میں ذہن کے اندر بھی کوئی ترکیب بنائی ہوتی تو

”کراماً کاتبین“ کو یقیناً معلوم ہو جاتا وغیرہ۔ یہ بات ذہن میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

رکھے کہ عموماً فرشتوں کو حسبِ حاجت اُن کے شُعبے کے مُتعلّق علمِ غیب تفویض کیا جاتا ہے۔ مثلاً بادلوں کو چلانے اور بارش برسانے والے ملائکہ کو ان امور کے مُتعلّق علمِ غیب دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جنین یعنی ماں کے رحم میں جو بچہ ہوتا ہے اُس کے پیدا ہونے نہ ہونے، اُس کے رِزق وغیرہ حُثّی کے قَبْر کے مقام تک کا علم اُس پر مامور فرشتوں کو عنایت فرمایا جاتا ہے۔ اسی طرح مَلَكُ الْمَوْتِ سَيِّدُ نَاعِزِ رَائِلِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اور ان کے مُعَاوِنِین ملائکہ کو تمام ذُوالْاَرواح کی اموات کے اوقات و مقامات سے باخبر کیا جاتا ہے۔ یوں ہی مُحَافِظِیْنِ اَعْمَالِ لکھنے والوں کو۔ پارہ 30 سورۃ الانْفِطَارِ آیت نمبر 10 تا 12 میں ارشادِ رَبِّ الْعِبَادِ ہے:

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۝۱۰  
 تَرٰ جَمْعَهُ كَنْزَ الْاِیْمَانِ: اور بیشک تم پر  
 كَمَا مَا كَاتِبِیْنَ ۝۱۱  
 نگہبان (مقرر) ہیں، مُعَوِّزِ لکھنے والے،  
 مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲  
 جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

**کیا کراماً کاتبین دلوں کا حال بھی جان لیتے ہیں؟**

**سوال:** کیا کراماً کاتبین دل کی نیتوں کو بھی جان لیتے اور اُن کو تحریر فرما لیتے ہیں؟

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زُور و شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹا بڑ لکھتا اور ایک تیراٹا حد پیرا بعتا ہے۔

**جواب:** جی ہاں۔ اس ضمن میں حدیثِ قدسی ملاحظہ فرمائیے چنانچہ حضرت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ مدینے کے سلطان،

سر دارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ایشان، محبوبِ رحمنِ عَزَّوَجَلَّ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اللّٰهُ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد

فرماتا ہے: ”جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ

کرے تو اس کو مت لکھو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو اس کا ایک گناہ

لکھ لو۔ اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو ایک

نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس نیکیاں لکھ لو۔“ ایک اور

روایت کے مطابق اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب، طیبوں

کے طیب، عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ملائکہ عرض

کرتے ہیں: پروردگار! تیرا بندہ گناہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔

حالانکہ **اللّٰهُ** عَزَّوَجَلَّ کو اس بات پر خوب بصیرت ہے۔ **اللّٰهُ**

عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”اس کا انتظار کرو، اگر یہ اس گناہ کو کرے تو اس

کا گناہ لکھو اور اگر اس کو ترک کر دے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو، کیونکہ

اس نے میری وجہ سے اس گناہ کو ترک کیا ہے۔“

(صحیح مسلم ص ۹۷ حدیث ۲۰۳، ۲۰۵)



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

## گناہ کا ارادہ ترک کرنے پر نیکی ملنے کی صورت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کراماً کا تمہیں دلوں کی نیتیں بھی جان لیتے

ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کتنا بڑا کرم ہے کہ نیکی کی صرف نیت کرنے

پر ایک نیکی کا ثواب مل جاتا ہے اور اگر بندہ گناہ کی نیت کرے تو

کچھ نہیں لکھا جاتا حتیٰ کہ اگر گناہ کا ارادہ ترک کر دے تو اس پر ایک

نیکی لکھی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ برائی کا ارادہ ترک

کرنے والے کو نیکی اسی صورت میں ملتی ہے جبکہ خوفِ خدا کی وجہ

سے ایسا کرے اگر کسی مجبوری کے تحت گناہ سے باز رہا تو اُس کو نیکی

نہیں ملی گی۔ (ماخوذ از تفہیم البخاری ج ۹ ص ۸۲)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد

علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت حصہ

16 صفحہ 258 پر فرماتے ہیں: ”معصیت کا ارادہ کیا مگر اس کو

کیا نہیں تو گناہ نہیں بلکہ اس میں بھی ایک قسم کا ثواب ہے، جبکہ یہ

سمجھ کر باز رہا کہ یہ گناہ کا کام ہے، نہیں کرنا چاہیے۔ احادیث سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈر ڈر و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ایسا ہی ثابت ہے اور اگر گناہ کے کام کا بالکل پکا ارادہ کر لیا جس کو عزم کہتے ہیں تو یہ بھی ایک گناہ ہے اگرچہ جس گناہ کا عزم کیا تھا اسے نہ کیا ہو۔  
(عالمگیری ج ۵، ص ۳۵۲)

**جب فرشتوں کا یہ مقام ہے تو آقا کی کیا شان ہو گی!**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** جب کراماً کا تبین کو دل کی باتوں کا حال معلوم ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں بلکہ ساری کائنات کے والی سرکارِ عالی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کسی کے دل کی بات کیسے چھپی رہ سکتی ہے! میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔

سر عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر  
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش شریف)

**”جیسی روح ویسے فرشتے“ کہنا کیسا؟**

**سوال:** ”جیسی روح ویسے فرشتے“ یہ محاورہ بولنا کیسا ہے؟

**جواب:** یہ جملہ بطور کہاوت بولا جاتا ہے اس لئے حکمِ کفر نہ ہوگا کہ یہاں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مقصود فرشتوں کی توہین نہیں۔ فیروز اللغات صفحہ 533 پر اس کے معنی لکھے ہیں: ”انسان خود بُرا ہوتا ہے تو اپنے ہی جیسے بُرے لوگ اور بُری چیزیں پسند کرتا ہے۔“ اس طرح کے جملوں سے احتراز (یعنی بچنا) چاہیے۔

**ہر شخص پر روزانہ 20 فرشتوں کی ذمہ داریاں**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگ کس قدر نا قدرے ہوتے ہیں کہ ملائکہ تک کو بھی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ تنقید کا نشانہ بناتے اور ان کی توہین پر اتر آتے ہیں۔ یقیناً فرشتے معصوم ہیں اور ان کے ذریعے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر عظیم احسانات فرمائے ہیں۔ انسان پر کچھ فرشتے مقرر کئے گئے ہیں، مختلف روایات میں ان کی جدا جدا تعداد بیان کی گئی ہے ان میں ایک ایمان افروز حدیثِ پاک یہ بھی ہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت والا شان میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے بتائیے کہ بندے کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ حضور سر ایا نور، فیض گنجور، شاہِ عَمِیْر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! ایک فرشتہ تیری دائیں (سیدھی) طرف ہے جو تیری نیکیوں پر مامور ہے اور یہ بائیں (اُلٹی) طرف والے فرشتہ کا امین ہے۔ جب تم ایک نیکی کرتے ہو تو اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، جب تم کوئی گناہ کرتے ہو تو بائیں (اُلٹی) طرف والا فرشتہ دائیں (سیدھی) جانب والے فرشتے سے پوچھتا ہے: (کیا) میں (اس کا یہ گناہ) لکھ لوں؟ تو وہ کہتا ہے: نہیں، شاید یہ (اپنے گناہ پر) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرے اور توبہ کرے۔ تو جب بائیں طرف والا فرشتہ تین مرتبہ گناہ لکھنے کی اجازت مانگتا ہے تو (دائیں طرف والا) کہتا ہے: ہاں (اب لکھ لو) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس سے محفوظ رکھے، یہ کیسا بُرا سا تھی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے متعلق کتنا کم سوچتا ہے اور ہم سے کس قدر کم حیا کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَاقِبٌ عَتِيدٌ ﴿۱۸﴾  
ترجمہ کنز الایمان: کوئی بات وہ  
زبان سے نہیں نکالتا کہ اُس کے

پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (پ ۲۶ ق ۱۸)

اور دو فرشتے تمہارے سامنے اور پیچھے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ط  
ترجمہ کنز الایمان: آدمی کے لئے  
بدلی والے فرشتے ہیں اُس کے آگے پیچھے

کہ حکمِ خدا اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (پ ۱۳ الرعد ۱۱)

اور ایک فرشتے نے تمہاری پیشانی کو تھاما ہوا ہے، جب تم اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے لئے تواضع (یعنی انکساری) کرتے ہو تو وہ تمہیں بلند کرتا

ہے اور جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تکبر کا اظہار کرتے ہو تو وہ تمہیں

تباہی میں ڈال دیتا ہے۔ اور دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر

(مُتَعَيِّنِينَ) ہیں، وہ تمہارے لئے صرف محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر

دُرُود پڑھنے کو محفوظ کرتے ہیں اور ایک فرشتہ تمہارے منہ پر

مُقَرَّر ہے وہ تمہارے منہ میں سانپ داخل ہونے نہیں دیتا۔ اور دو

فرشتے تمہاری آنکھوں پر مُقَرَّر ہیں۔ یہ کل دس فرشتے ہیں جو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہر انسان پر مقرر ہیں۔ رات کے فرشتے دن کے فرشتوں پر اترتے ہیں، کیونکہ رات کے فرشتے دن کے فرشتوں کے علاوہ ہوتے ہیں۔ یہ بیس فرشتے ہر آدمی پر مقرر ہیں۔

(تفسیر الطبری ج ۷ ص ۳۵۰ حدیث ۲۰۲۱۱)

## ملک الموت کو سخت دل کہنا کیسا؟

**سوال:** ایک عورت کہہ رہی تھی: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عزرا امیل علیہ

السلام کو حکم دیا کہ لوگوں کی رُوح تم قبض کیا کرو گے۔ تو انہوں نے

انکار کر دیا! اللہ عزَّ وَجَلَّ نے دوبارہ حکم دیا۔ انہوں نے پھر انکار

کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! عزَّ وَجَلَّ میں یہ کام نہیں

کر سکتا، میرا دل بہت نرم ہے، میں کسی کو تکلیف نہیں دے سکتا۔ حکم

ہوا: تمہیں یہ کام کرنا ہی ہوگا اور رُوح قبض کرنا کوئی بُرا کام بھی

نہیں۔ چنانچہ حضرت عزرا امیل علیہ السلام لوگوں کی رُوحیں قبض

کرنے لگے، یہاں تک کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل بے حد سخت

ہو گیا۔ مزید وہ عورت کہتی ہے: جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم سفرِ معراج پر تشریف لے گئے تو وہاں بھی حضرت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (ظہر اسلام) پر زود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے، تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

عزرائیل علیہ السلام استقبال کیلئے کھڑے نہ ہوئے کیونکہ ان کا دل سخت ہو گیا تھا۔ کیا یہ واقعہ کسی مستند کتاب سے ثابت ہے؟

**جواب:** دونوں روایات قطعاً واپسائت اور من جملہ خرافات اور نصوص شرعیہ

کے بالکل خلاف ہیں۔ اللہ عزوجل کے تمام فرشتے معصوم ہیں،

ان سے گناہ کا صدور ہونا محال (یعنی ناممکن) ہے۔ یہ جملہ کفریہ ہے

جس میں کہا گیا ہے: ”حضرت عزرائیل علیہ السلام روح قبض

کرنے لگے یہاں تک کہ معاذ اللہ عزوجل انکا دل سخت ہو گیا۔“

یاد رکھئے! صرف ملک الموت حضرت سیدنا عزرائیل علیہ

الصلوة والسلام ہی نہیں سب کے سب فرشتے معصوم ہیں۔ وہ اللہ

عزوجل کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہی نہیں۔ چنانچہ پارہ 14

سورۃ النحل آیت نمبر 50 میں ارشاد رب العباد ہے:

يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ

وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾

ترجمہ کنزالایمان: اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہو۔ (پ ۱۴ النحل ۵۰)

پارہ 17 سورۃ الانبیاء آیت نمبر 27 میں خدائے رحمن کافر شتوں





فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑے۔

﴿3﴾ ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے کسی اور کی روح قبض کرنے کا حکم دیا تھا اور مَلَكُ

الْمَوْتِ غلطی سے دوسرے کی روح قبض کرنے پہنچ گئے۔“ کہنا کُفْر

ہے۔ (ایضاً)

﴿4﴾ کسی بھی فرشتے کو عیب لگانا یا ﴿5﴾ اس کی توہین کرنا کفر ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۲)

﴿6﴾ اگر کسی نے جبرئیل (1)، میکائیل، اسرافیل، اور عزرائیل عَلَيْهِمُ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ناموں کو کسی کاغذ میں لکھا پھر ان کی توہین اور

تھارت کی وجہ سے گندگی میں پھینکا تو کافر ہے۔

﴿7﴾ فرشتوں کو قدیم (یعنی ہمیشہ سے) ماننا یا ﴿8﴾ خالق جاننا کفر ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱ ص ۴۸)

﴿9﴾ ”فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا ﴿10﴾ کہنا: فرشتہ نیکی کی

قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں،“ یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۱ ص ۴۹)

﴿11﴾ کسی نے کہا: ”قُلاں کی گواہی قبول نہیں کروں گا اگرچہ وہ جبرئیل و

\_\_\_\_\_

(1) اس کے تین تلفُّظ ہیں (۱) جبریل (۲) جبرئیل اور (۳) جبرائیل۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر رُزقِ دو سو بار رُزقِ دو پاک پڑھا اس کے دو سال کے گناہ معاف ہو گے۔

میرکا نیل عَلَیْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ہی کیوں نہ ہوں۔“ یہ قول کفر ہے۔

(الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۵)

﴿12﴾ جو کہے: ”حضرت جبرئیل امین عَلَیْهِ السَّلَامُ نے وحی لانے میں

غَلَطی کی“ وہ کافر و مرتد ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَرَج ج ۶ ص ۳۶۳)

﴿13﴾ جس نے کہا: حضرت عزرائیل عَلَیْهِ السَّلَامُ نے روح قبض کرنے

میں غَلَطی کی اس کا یہ قول کفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَرِ ج ۲ ص ۵۰۷)

## جِنَاتِ كے بارے میں سوال جواب

### جِنَاتِ كے وجود کا انکار کرنا کیسا؟

**سوال:** بعض لوگوں کا یہ کہنا کیسا ہے کہ جِنَاتِ کا وجود ہی نہیں، یہ سب یونہی

قصے کہانیاں ہیں!

**جواب:** جِنَاتِ كے وجود کا انکار کفر ہے۔ ان کا وجود قرآن و حدیث سے

ثابت ہے۔ قرآن مجید کی کم و بیش 25 سورتوں میں جِنَاتِ کا

تذکرہ ہے حتیٰ کہ پارہ 29 کی ایک پوری سورۃ کا نام ہی سورۃ

الْجِنِّ ہے! صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جِنِّ كے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر بڑا درویش پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

وُجُودِ کَانَ کَارِ یَا بَدِیٰ کِی قُوَّتِ کَا نَامِ دِجْنِ یَا شَیْطَانَ رِکْهِنَا کُفْرِ  
ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۵۰) اسی طرح یہ کہنا کہ دِجْنِ کوئی چیز نہیں  
بلکہ بدی کی طاقت کا نام ہی ”دِجْن“ ہے یا کہنا کہ شَیْطَانَ کوئی چیز  
نہیں بلکہ بدی کی طاقت کا نام ہی ”شَیْطَانَ“ ہے یہ کفر ہے۔

## کیا بھوت اور چڑیل کا بھی وجود ہے؟

**سوال:** کیا آسیب، بھوت اور چڑیل وغیرہ کا بھی وجود ہے؟

**جواب:** جی ہاں۔ فتاویٰ رضویہ جلد 21 صَفْحَہ 218 پر میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرَّحْمٰن کے فرمانِ والا نشان کا خلاصہ ہے: ہاں دِجْن اور ناپاک

رُوحیں مرد و عورت، احادیث سے ثابت ہیں اور وہ اکثر ناپاک

موقعوں پر ہوتی ہیں۔ انہیں سے پناہ کے لئے اسْتِجَاہِ خَانِے جانے

سے پہلے یہ دعا پڑھنا وارد ہوئی: ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبٰثٰتِ وَ

الْخَبَاثٰتِ۔ یعنی میں گندی اور ناپاک چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

(یہ یا اس طرح کی اور کوئی ماثور دعا پڑھ کر جانے سے اسْتِجَاہِ خَانِے میں رہنے

والے گندے جنات نقصان نہیں پہنچا سکتے)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## کیا انسان پر اولیا کی سواری آ سکتی ہے؟

**سوال:** مشہور ہے، بعض جگہ مرد یا عورت پر شہید یا ولی اللہ کی ”سواری“ آتی ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

**جواب:** بعض اوقات تو یہ زراڈھونگ ہوتا ہے جو کہ حُبِ جاہ اور سستی شہرت

کے بھوکے مرد و عورت عوام کو اپنی طرف متوجّہ کرنے اور بھیڑ جمانے

کیلئے ایسا کرتے ہیں اور بسا اوقات یہ شریعتاً ہوتے ہیں جو کہ

کسی انسان پر غلبہ پا کر ایسی باتیں کرتے ہیں۔ چنانچہ میرے آقا

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ

رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”یہ (یعنی شریعتاً) سخت جھوٹے کذاب

ہوتے ہیں، اپنا نام کبھی شہید بتاتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اس وجہ سے

جاہلان بے خرد (یعنی بے عقل جاہلوں) میں ”شہیدوں کا سر پر آنا“

مشہور ہو گیا، ورنہ شہدائے کرام (اور اولیائے عظام) ایسی خبیث حرکات

سے پاک و صاف ہوتے ہیں۔“ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۲۱۸)

## جِنّات کی حاضری

**سوال:** بعض مرد و عورت کو جنّات کی ”حاضری“ آتی ہے۔ اُن سے سوال

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جواب کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** جنّت سے آئندہ کی بات پوچھنی حرام ہے۔ مثلاً پوچھنا، میرا بچہ

کب تندرُست ہوگا؟ میں مقدّمہ جیتوں گا یا نہیں؟ میری فلاں جگہ

شادی ہوگی یا نہیں؟ میں امتحان میں کامیابی پاؤں گا یا نہیں؟ وغیرہ

سوالات کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ میرے

آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ

رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”حاضرات کر کے مُوَلَّکَانَ دُجَنِّ سے

پوچھتے ہیں فلاں مُقَدَّمہ میں کیا ہوگا؟ فلاں کام کا انجام کیا ہوگا؟ یہ

حرام ہے۔“ (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۷۷-۱۷۸)

**کیا جنّ کو آئندہ کی باتوں کا پتا چل جاتا ہے؟**

**سوال:** جنّ کی آئندہ کی بتائی ہوئی غیب کی خبر پر یقین کر سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** نہیں کر سکتے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولینا شاہ

امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”حاضرات

کر کے مُوَلَّکَانَ دُجَنِّ سے (آئندہ کی باتیں) پوچھتے ہیں، فلاں مقدّمہ

میں کیا ہوگا؟ فلاں کام کا انجام کیا ہوگا؟ یہ حرام ہے۔“

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

جن غیب سے نرے (یعنی مکمل طور پر) جاہل ہیں۔ ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو (یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ جن کو علم غیب ہے یہ) کُفر ہے۔ (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۷۸) جنات کو ایک سال تک حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ظاہری کا علم نہ ہو سکا۔ چنانچہ اللہ عالم الغیب جل جلالہ کی سچی کتاب قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنَّ أَنْ لَوْ  
كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا  
فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿۱۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب سلیمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) زمین پر آیا، جنوں کی حقیقت کھل گئی۔ اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔ (پ ۲۲ سب ۱۴)

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جنات علم غیب نہیں جانتے۔

## وفات سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکایت

سوال: اس آیت کریمہ میں حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور جنات کے جس واقعہ کی طرف اشارہ ہے اگر وہ بھی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ارشاد فرمادیا جائے تو مدینہ منورہ۔

**جواب:** حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف 53

سال کی ہوئی، 13 برس کی عمر میں آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

کو بادشاہت ملی، 40 برس تک آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

تحت سلطنت پر جلوہ افروز رہے۔ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

کامزافانض الانوار بیٹ المقدّس میں ہے۔ آپ علی نبینا وعلیہ

الصلوٰۃ والسلام کی مثالی وفاتِ ظاہری کا ایمان افروز واقعہ بھی سن

لیجئے:

مُلکِ شام میں جس جگہ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا و

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیمہ گاڑا گیا تھا ٹھیک اُسی (برکت والی) جگہ حضرت

سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹ المقدّس کی بنیاد

رکھی۔ مگر عمارت پوری ہونے سے قبل ہی حضرت سیدنا داؤد علی

نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفاتِ ظاہری کا وقت آ گیا چنانچہ اپنے

فرزندِ ارجمند حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو

اس عمارت کی تکمیل کی وصیت فرمائی۔ حضرت سیدنا سلیمان علی

فرمانِ مصطفیٰ: (سُئِلَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ السَّلَامُ) جس نے مجھ پر دس مرتبہ "میں اور دس مرتبہ "شامِ درودِ پاک" پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے جَنَاتِ کے ایک گُرُوْة (گ - رُوْة) کو اس کام پر لگا دیا۔ عمارت ابھی تعمیرِ مَرَاہِل سے گزر رہی تھی کہ آپ عَلٰی نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی وفاتِ ظاہری کا وقت بھی قریب آ گیا۔ آپ عَلٰی نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے دُعَا مانگی:

يَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ! میری وفات ان جَنَاتِ پر ظاہر نہ فرما اور وہ برابر عمارت کی تکمیل میں مصروفِ عمل رہیں اور ان سبھوں کو جو علمِ غیب کا دعویٰ ہے وہ بھی باطل ٹھہر جائے۔ یہ دُعَا مانگ کر آپ عَلٰی نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ محراب میں داخل ہو گئے اور حسبِ عادت اپنا عَصَا مبارک ٹیک کر عبادت میں کھڑے ہو گئے اور اسی حالت میں آپ عَلٰی نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی وفات ہو گئی۔ مگر مزدورِ جَنَاتِ برابر کام میں مصروف رہے۔ عرصہ دراز تک آپ عَلٰی نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا اسی حالت میں رہنا جَنَاتِ کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی، کیونکہ وہ بارہا دیکھ چکے تھے کہ آپ عَلٰی نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ایک ایک ماہ بلکہ کبھی کبھی دو دو ماہ برابر عبادت میں کھڑے رہا کرتے ہیں۔ الْغَرَضُ ظَاهِرِی اِنْتِقَالَ کے بعد ایک سال تک



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

آپ علی نَبِیْنَا وَعَلِیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اپنی مبارک لاٹھی سے ٹیک لگائے کھڑے رہے یہاں تک کہ حکمِ الہی عَزَّوَجَلَّ دِیمک نے آپ علی نَبِیْنَا وَعَلِیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کے عصا شریف (یعنی مبارک لاٹھی) کو کھالیا اور یوں آپ علی نَبِیْنَا وَعَلِیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کا جسمِ نازنین زمین پر تشریف لے آیا۔ اب جَنَاتِ اور انسانوں کو آپ علی نَبِیْنَا وَعَلِیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی ظاہری وفات کا علم ہوا۔ (مُلَخَّصٌ از عجائبُ القرآن ص ۱۸۹ - ۱۹۲، خزائن العرفان ص ۷۷۳-۷۷۴) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كِی اُن پَر رَحْمَتِ هُو اور ان کے صَدَقے ہماری مَغْفِرَتِ هُو۔

امین بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

## حِیَاتِ الْاَنْبِیَاءِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس قرآنی حکایت سے درس ملا کہ حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کے مُقَدَّسِ اَجْسَامِ بَعْدِ رَحَلَتِ بھئی سلامت رہتے ہیں، بَعْدِ وفاتِ قَبْرِ کی مٹی انہیں نہیں کھا سکتی۔ ”سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ“ میں ہے: سرکارِ مَدِیْنَةُ مَنَوْرَہ، سُلْطَانِ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْرُو رُوڈ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”بے شک

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیاء (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ

وَالسَّلَام) کے جسموں کو کھائے۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی زندہ ہیں

اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔“ (ابن ماجہ حدیث ۱۶۳۷ ج ۲ ص ۲۹۱)

## دو انبیاء کرام لبیک پڑھ رہے تھے

انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام اپنے مزاراتِ طیبات سے نکل کر زمین

وآسمان کے اطراف میں آتے جاتے اور تَصْرُف فرماتے ہیں۔

چنانچہ ”صحیح مسلم“ میں ہے: اللہ کے محبوب، دانائے غیوب،

مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وادی اُزْرَق

سے گزرے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ کون سی وادی

ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ وادی اُزْرَق ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم نے فرمایا: گویا میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ثَنِيَّه (گھاٹی) سے

اترتے ہوئے دیکھتا ہوں اور وہ بلند آواز سے تَلِيَّه (یعنی لَبِيك)

کہہ رہے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک گھاٹی ہَرْشِي

پر تشریف لائے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ کون سی گھاٹی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا رنج بڑو دُور ہوگا پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ ہر نشی گھائی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: گویا کہ میں یونس (عَلَيْهِ الصَّلٰوَةُ وَ السَّلَام) کو دیکھ رہا ہوں وہ ایک طاقت ور سُرخ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہوئی ہے، انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ لَبِیک پڑھتے ہوئے جارہے ہیں۔

(صَحِيح مُسْلِم ص ۱۰۳ حدیث ۲۶۶۸، ۲۶۶۹)

## جِنّات کا گزشتہ حالات بتا دینا

**سوال:** بے شک قرآنِ پاک سے ثابت ہے کہ جِنّات علمِ غیب نہیں رکھتے۔

مگر بعض اوقات ”حاضرات کے جِنّات“ گزشتہ حالات دُرست بتا دیتے ہیں، اس میں کیا راز ہے؟

**جواب:** یقیناً بسا اوقات شریعہ جِنّات گزشتہ حالات کی دُرست اِطّلاعات

دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں مثلاً آپ کو دس سال قبل سخت بخار آ گیا تھا یا آپ 15 سال قبل فلاں قبرستان میں ڈر گئے تھے یا آپ کے بچے کو سر پر چوٹ آگئی تھی وغیرہ وغیرہ۔ آپ کے بارے میں گزشتہ حالات بتانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ باتیں وہ ”حاضری کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جن، آپ کے ہمزاد سے پوچھ لیتا ہے۔ تو ہمزاد کے ذریعے ملی ہوئی اطلاع کو ”علمِ غیب“ نہیں کہتے۔ ہر شخص کے ساتھ ایک ہمزاد بھی پیدا ہوتا ہے جو کہ کافر جن ہوتا ہے اور وہ ہر وقت ساتھ رہنے کی وجہ سے اس طرح کی باتیں دیکھتا رہتا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فریمسین یعنی جادوگروں کے ایک مخصوص ٹولے کے بارے میں فرماتے ہیں: ایک شیطان علانیہ اس (جادوگر) کے ساتھ رہتا ہے جسے وہ دیکھتا ہے اور اس سے باتیں کرتا ہے اور وہ (شیطان) اسے یہ راز ظاہر کرنے سے ہر وقت مانع رہتا ہے اور یہی سبب ہے کہ فریمسین (یعنی انھیں مخصوص جادوگروں میں کا کوئی فرد) اگر شہر کے ایک کنارے سے گزرے تو دوسرے (جادوگر) کو جو شہر کے دوسرے کنارے پر ہے اطلاع ہو جاتی ہے، کیونکہ ایک کا شیطان دوسرے کے شیطان کو اطلاع کر دیتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۲۲۳)

## ہمزاد کون ہوتا ہے؟

سوال: ہمزاد کے بارے میں کچھ تفصیلات بتادیتے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹا بڑھاتا اور ایک تیراٹا حد پہنچاتا ہے۔

**جواب:** میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ

216 تا 217 پر فرماتے ہیں: ہمزاد از قسم شیاطین ہے، وہ شیطان

کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مطلقاً کافر ملعونِ ابدی ہے

سوا اُس کے جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں

حاضر تھا وہ بَرکتِ صُحبتِ اقدس سے مسلمان ہو گیا۔ صحیح مسلم میں

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: لوگو! تم میں کوئی شخص نہیں کہ جس کے

ساتھ ہمزاد جن اور ہمزاد فرشتہ نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی اے

اللہ تعالیٰ کے رسول! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کے ساتھ

بھی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ

نے میری مدد فرمائی کہ وہ (ہمزاد شیطان) مسلمان ہو گیا لہذا وہ مجھے

سوائے بھلائی کے کچھ نہیں کہتا۔ (صحیح مسلم ص ۱۵۱۲ حدیث ۲۸۱۳)

مزید معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 216 تا 219

کا مطالعہ فرمائیے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## قیامت کے بارے میں سوال جواب

**سوال:** مرکر آدمی مٹی میں مل کر ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتا ہے اب قیامت میں

کیا اٹھنا تھا! یہ جملہ کیسا ہے؟

**جواب:** یہ خالص کفار کا عقیدہ ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام

فرماتے ہیں: ”مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کفر ہے۔“

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴)

”قیامت کی بھیڑ میں چمپ جاؤں گا“ کہنا

**سوال:** زید نے بکر کو بے قُصور چائنا مارا۔ بکر نے بے قرار ہو کر کہا: قیامت

کے دن تم سے بدلہ لوں گا۔ اس پر زید نے بکا: میں بھیڑ میں چھپ

جاؤں گا! زید کے بارے میں حکم شرعی بیان کر دیجئے۔

**جواب:** زید بے قید کا یہ قول کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام

فرماتے ہیں: جو مظلوم سے کہے: تُو قیامت کی بھیڑ میں مجھے

کہاں تلاش کر سکتا ہے! یہ قول کفر ہے۔ (مَنْعُ الزَّوْضِ ص ۵۲۰)

”قیامت میں دگنا دیدوں گا“ کہنا

**سوال:** ولید نے سعید کا قرضہ دبا لیا، اس پر سعید نے اُس کو خوفِ آخرت دلایا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

تو اس پر ولید کہنے لگا: ”مجھے اور بھی رقم دیدے، قیامت میں دُگنی دیدوں گا۔“ ولید کا یہ قول کیسا ہے؟

**جواب:** ولید پلید کا یہ قول بدتر از بول کُفر یہ ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: جو قرض خواہ سے کہے: ”وس (روپے) اور دیدے قیامت میں میں بیس لے لینا“ یہ قول کفر ہے۔

(مِنَحَ الرُّوْضِ ص ۵۲۱)

”آخرت میں جو سب کا ہوگا وہ اپنا ہوگا“ کہنا کیسا؟

**سوال:** زید کو نیکی کی دعوت دی گئی تو کہنے لگا: ”میں تو بھائی گنہگار ہوں، آخرت میں جو سب کا ہوگا وہ اپنا ہوگا۔“ ایسا کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** ایسا کہنا نہایت سخت بات اور گناہ پرد لیری ہے۔ ہر شخص کو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی پکڑ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ البتہ اگر اس نے یہ جملہ عذابِ آخرت کو ہلکا جانتے ہوئے کہا تو کفر ہے۔

”قیامت میں رشوت دینی پڑگی“ کہنا کیسا؟

**سوال:** کسی مالدار کو جمع مال میں زیادہ وقت صرف کرنے کے بجائے نیک اعمال کیلئے وقت نکالنے کی درخواست کی گئی تو کہنے لگا: ”بھائی!

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود یا کلمہ کہا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

دولت کی توقیامت کے روز بھی ضرورت پڑے گی کیونکہ جنت میں داخلے کیلئے بھی رشوت دینی پڑے گی! اس جملے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** اس منہ پھٹ مالدار ذلیل و خوار کا یہ جملہ کفریہ ہے۔ فقہائے کرام

رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام فرماتے ہیں: اگر کہا: ”قیامت میں رضوان جنت (یعنی نگران فرشتہ) کو کوئی چیز نہ دی تو وہ جنت کا دروازہ نہ کھولیں گے“ یہ کلمہ کفر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۵)

## قیامت کے متعلق کفریات کی 8 مثالیں

﴿1﴾ قیامت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴، بہار شریعت حصہ اول ص ۶۷)

﴿2﴾ کسی سے کہا گیا: ”دنیا چھوڑ تا کہ تجھے آخرت ملے۔“ اس نے کہا:

”میں ادھار کے بدلے نقد نہیں چھوڑتا“ یہ قول کفر ہے۔

(الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۴)

﴿3﴾ جو کہے: ”مجھے گندم دیدے میں قیامت میں تجھے جو دیدوں گا“

یہ قول کفر ہے کیونکہ اس میں قیامت کا مذاق اڑایا گیا ہے۔

(مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۵۲۱)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

﴿4﴾ مطلقاً اس طرح کہنا: ”میرا محشر سے کیا تعلق! یا کہا: ﴿5﴾ میں

محشر (یعنی مرنے کے بعد زندہ ہو کر جمع ہونے کی جگہ) سے نہیں ڈرتا یا

کہا: ﴿6﴾ میں قیامت سے نہیں ڈرتا“ یہ تینوں اقوال کفریہ

ہیں۔ (الفتاویٰ البزازیة علی هامش الفتاویٰ الہندیة ج ۶ ص ۳۲۳)

﴿7﴾ جس نے کہا: دنیا میں روٹی ہونی چاہئے، آخرت میں جو چاہے ہو۔ یہ

کلمہ کُفْر ہے۔ (مِنَحُ الرُّوضِ ص ۵۲۲)

﴿8﴾ حسابِ قیامت کے منکر (انکار کرنے والے) پر حکم کفر ہے۔

(مِنَحُ الرُّوضِ ص ۵۲۰، بہارِ شریعت حصہ اول ص ۷۳)

## شَرِيعَتِ كِي تُوهِينِ كِي بَارے ميں سُوالِ جِواب

سؤال: شریعت کی توہین کرنا کیسا ہے؟

جواب: کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: جس شخص

نے شریعت یا اس کے مسائل کی توہین کی اُس نے کُفْر کیا۔

(مِنَحُ الرُّوضِ الْأَزْهَرِ ص ۴۷۳)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

**شریعت پر عمل کر کے کیا بھوکا مروں! کہنا کیسا؟**

**سوال:** کسی سے کہا گیا: شریعت پر عمل کرو۔ تو اس نے کہا: ”کیا شریعت پر

عمل کر کے بھوکا مروں!“ اس کا یہ جواب دینا کیسا ہے؟

**جواب:** کفر ہے۔

**”ہم کو شریعت نامنظور“ کہنا کیسا؟**

**سوال:** وراثت کی تقسیم پر گفتگو ہو رہی تھی۔ زید نے خالد سے کہا کہ ہم تم اور سبھی

مسلمان شریعت کے پابند ہیں لہذا شریعت کے مطابق فیصلہ ہونا

چاہیے۔ خالد جو وراثت کے مال پر قبضہ کیے ہوئے تھا اُس نے کہا:

”ہم کو شریعت نامنظور ہے بلکہ رواجِ منظور“ اس جملہ کہنے کی وجہ سے

خالد پر کیا حکم ہے؟

**جواب:** خالد پر حکمِ کفر ہے اور یہ کہ اس کا نکاحِ فسخ ہو گیا (یعنی نکاح ٹوٹ

گیا) اس پر توبہ فرض ہے، نئے سرے سے اسلام لائے۔ اس کے

بعد اگر عورت راضی ہو اس سے دوبارہ نکاح کرے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۹۱)

**شرعی مسائل کی کتاب کی توہین**

**سوال:** کسی نے حدیث یا شرعی مسائل کی کتاب بطور توہین زمین پر دے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

ماری اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسا کرنا کُفر ہے۔ اگر کسی نے حدیث یا شرعی مسائل یا سیرت

(رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی کتاب کو توہین اور حقارت کی نیت

سے پھینکا یا پھاڑ دیا تو اُس پر حکمِ کفر ہے۔ (ایمان کی حفاظت ص ۸۰)

فقہائے کرام رَحْمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: فقہ کی کتاب کی

توہین کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۲۸۵، مَنَحَ الرُّوضِ ص ۴۷۳)

**جَوْفَقُهُ كَالْكُلِّ هِيَ انْكَارُ كَرَمِ اُسِ كَا حَكْم**

**سوال:** فقہ کسے کہتے ہیں اور جو سمرے ہی سے فقہ کو تسلیم نہ کرے اُس کیلئے

کیا حکم ہے؟

**جواب:** فقہ (فقہ) کے لغوی معنی کلام کرنے والے کے کلام سے اس کی

عَرَض (مقصد) کو سمجھنا ہے (کتاب التعریفات ص ۱۱۹) اصطلاح میں

اَلْعِلْمُ بِاَحْكَامِ الشَّرِيعَةِ یعنی شریعت کے فروعی احکام کے علم کو فقہ

کہتے ہیں۔ (المفردات ص ۶۴۲) فقہ کے انکار کرنے والے کے

مُتَعَلِّقِ فِتَاوٰی رِضْوِیَہ جلد 14 صَفْحَہ نمبر 622 پر میرے آقا علی

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت ، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ  
الرحمن فرماتے ہیں: جو مسلمان کہلا کر فقہ (یعنی دین کی سمجھ حاصل  
کرنے) کو اصلاً (بالکل بھی) نہ مانے (تو) نہ کتابی (ہے) نہ خارجی  
بلکہ مُرْتَد ہے، اسلام سے خارج۔ اور اگر کوئی تاویل کرتا ہے تو کم  
از کم بد دین گمراہ۔ (فقہ یعنی ”دین کی سمجھ“ کا ذکر قرآن پاک میں موجود  
ہے) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَعْنِی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے:

فَكُلٌّ لَا تَفْرَمِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ  
طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ  
(پ ۱۱ التوبہ ۱۲۲) نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

(فقہ یعنی ”دین کی سمجھ“ کا تذکرہ حدیثِ پاک میں بھی ہے چنانچہ)

اور رسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ گرامی ہے: اللّٰهُ  
عَزَّ وَجَلَّ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا  
فرماتا ہے وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۷۱)

### حدیث کا انکار کرنا کیسا؟

سوال: کیا حدیث کا انکار کفر ہوتا ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوے، نیک تمہارا نچھ پڑو دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

**جواب** میرے آقا علیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: حدیثِ متواتر کے انکار پر

تکفیر کی جاتی (یعنی حکمِ کفر لگایا جاتا) ہے خواہ متواتر بِاللَّفْظ ہو یا

مُتَوَاتِرُ الْمَعْنَى اور حدیثِ ٹھہرا کر جو کوئی استخفاف کرے تو یہ مُطْلَقاً کفر

ہے اگرچہ حدیثِ اَحَادِ بَلْکَ ضَعِيفٌ بَلْکَ فِی الْوَاقِعِ اس سے بھی نازل

(یعنی کم درجہ) ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۸۰)

حدیثِ ٹھہرا کر انکار کرنے کا معنی یہ ہے کہ قائل یہ مراد لے کہ فلاں

بات سرکارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ غَلَطَ

ارشاد فرمادی تو یہ قائل قطعاً کافر و مرتد ہے۔

### مُنْکَرِ حَدِیثِ كے بارے میں حکم

**سوال:** جو مطلقاً حدیثِ کامنکر ہو اور کہتا ہو میں صرف قرآنِ مجید کو مانتا

ہوں ”حدیثِ کاکوئی اعتبار نہیں“ اُس کے بارے میں شریعت کا

کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسے منکرِ حدیث کے بارے میں میرے آقا علیٰ حضرت، امام

اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہیں: جو شخص حدیث کا منکر ہے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منکر ہے اور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منکر ہے وہ قرآن مجید کا منکر اور جو قرآن مجید کا منکر ہے اللہ واحد قہار کا منکر ہے اور جو اللہ کا منکر ہے صریح مرتد کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۳۱۲)

### حدیث، خبر اور متواتر کی تعریفات

**سوال:** برائے مہربانی، ”حدیث“ ”خبر“ اور ”متواتر“ کی تعریفات بیان کر دیجئے۔

**جواب:** شارح بخاری، نایب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولینا مفتی محمد

شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی، نُزْهَةُ الْقَارِي شَرْحِ

صَحِيحِ بُخَارِي جلد اول صَفْحَه 31 پر ان کی تعریفات یوں

بیان فرماتے ہیں: حدیث: حُضُورِ اِقْدَسِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كے

قول، فعل، حال اور تقریر کو کہتے ہیں۔ بعض حضرات اس میں تَعْمِيمِ

کرتے ہیں کہ صحابی اور تابعی کے اقوال و افعال، احوال و تقریرات

بھی حدیث ہیں۔ لیکن عام شائع ذائع پہلا ہی مُحَاوَرَه ہے۔ لفظ

حدیث سے اوّل و ہلکہ (یعنی پہلی ہی بار) میں ذہن اسی طرف جاتا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاٹا حد پراز بتاتا ہے۔

ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قول یا فعل یا حال یا

تقریر ہے۔ ”تقریر“ سے مراد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کے سامنے کسی صحابی نے کچھ کیا یا کہا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے سکوت (یعنی خاموشی کو) اختیار فرمایا یہ ”تقریر“ ہے۔

خبر: خبر اور حدیث اصل میں مرادف (یعنی ہم معنی ہی) ہیں۔ مگر کچھ

لوگ (یعنی کچھ محدثین کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام) حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے

اقوال و افعال ہی کو حدیث کہتے ہیں اور سلاطین، امراء، حکام

اور گزشتہ زمانے کے احوال کو خبر کہتے ہیں۔ حدیث متواتر: وہ

حدیث ہے جس کے راوی ہر دور میں اتنے زیادہ ہوں کہ عادت

ان سب کے جھوٹ پر متفق ہونے کو محال (یعنی ناممکن) قرار دے۔

## خبر واحد کی تعریف

**سوال:** ”خبر واحد“ کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** جس حدیث میں ”خبر متواتر“ کی کوئی ایک شرط نہ پائی جائے وہ

خبر واحد ہے۔ (شرح نخبۃ الفکر للعسقلانی ص ۳۱)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

”ہم پر رب کا کرم ہے“ کے تیرہ حروف کی نسبت سے پچھلی اُمّتوں کے اعمال کی 13 جملکیاں (1) تا 9 احکام خاص یہود کیلئے تھے اور بقیہ میں کئی دوسری اُمّتیں بھی شامل تھیں۔

﴿1﴾ زکوٰۃ میں چوتھائی مال ادا کرنا فرض تھا (1) ﴿2﴾ چربی

حرام تھی (2) ﴿3﴾ اُونٹ کا گوشت حرام تھا (3) ﴿4﴾ 6 تا 4

جس عضو سے گناہ ہوتا تھا اُس کو کاٹ دیا جاتا تھا، قصاص میں

قتل کرنا لازم تھا، ویت (یعنی خون بہا) مشروع نہ تھی (4)

﴿7-8﴾ نجس کپڑا کاٹے بغیر پاک نہیں ہوتا تھا۔ بعض گناہوں

کی سزا میں ان کی صورتوں کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا جاتا

تھا (5) ﴿9﴾ ہفتہ کے دن شکار کی اجازت نہ تھی (6)

﴿10﴾ 12 تا مالِ غنیمت حلال نہیں تھا، مسجد کے سوا کسی اور

جگہ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے، تَيْمُّم کی سہولت نہیں تھی (7)

\_\_\_\_\_

(1) تفسیر بغوی، البقرة، زیر آیت ۲۸۶، ج ۱ ص ۲۰۹ (2) بخاری ج ۲ ص ۴۶۲ حدیث

۳۴۶۰ (3) دُرْمَنْثُور، الانعام زیر آیت ۱۴۶ ج ۳ ص ۳۷۷ (4) روح المعانی، الاعراف، زیر

آیت ۱۵۷، ج ۹، ص ۱۰۹ (5) تفسیر کبیر، البقرة زیر آیت ۲۸۶ ج ۳ ص ۱۲۱ (6) دُرْمَنْثُور،

البقرة زیر آیت ۶۵ ج ۱ ص ۱۸۵ (7) بخاری ج ۱ ص ۱۳۳-۱۳۴ حدیث ۳۳۵ مرآة ج ۸ ص ۹



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

﴿13﴾ بعض قربانیوں کا گوشت دوسرے دینوں میں کھایا نہیں

جاتا تھا۔

## نیکی کی دعوت کی توہین

**سوال:** ایک مبلغ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بے نمازی کو نماز کی دعوت دی اس پر مبلغ کو کسی نے دعوتِ نماز سے منع کیا اور دعوتِ نماز کے بارے میں کہا: اس میں رکھا ہی کیا ہے! اس طرح کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں میرے آقا علی

حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: **أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ** (یعنی نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا) فرض ہے، (اور) فرض سے روکنا شیطانی کام ہے۔ بنی اسرائیل میں جنھوں نے مچھلی کا شکار کیا تھا وہ بھی بندرِ کردئے گئے اور جنھوں نے انہیں نصیحت کرنے کو منع کیا تھا کہ **لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا**

**اللَّهُ مَهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا** (ترجمہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کنز الایمان: کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا۔ (پ ۱۹ الاعراف ۱۶۴) یہ بھی تباہ ہوئے اور نصیحت کرنے والوں نے نجات پائی۔ اور یہ کہنا کہ ”اس میں رکھا ہی کیا ہے“ سب سے سخت کلمہ ہے۔ اس کہنے والے کو تجدید اسلام و تجدید نکاح چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۱۷)

## شریعت کی توہین کے متعلق کفریات کی 38 مثالیں

- 1 ﴿ جو شخص کسی حکمِ الہی عَزَّوَجَلَّ سے بارے میں کہے: ”اس پر کون قادر ہے جو اسے بجالائے“ ایسے پر حکمِ کفر ہے۔ (مَنْعُ الرُّوضِ ص ۴۷۱)
- 2 ﴿ جو کہے: مجھے اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کا حکم یا ﴿3﴾ نعی رحمتِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شریعت پسند نہیں یا ﴿4﴾ اسے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے بیک وقت چار بیویاں رکھنا حلال کی ہیں۔ اس نے کہا: مجھے یہ حکم پسند نہیں یہ تینوں کلمات کفر ہیں۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۱)
- 5 ﴿ شریعت کا مذاق اڑانا یا ﴿6﴾ توہین کرنا کفر ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۳، فتاویٰ خیرہ ج ۱ ص ۱۰۵)

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڈ پڑھو تمہارا رُوڈ مجھ تک پہنچتا ہے۔

﴿7﴾ کسی کے سامنے شریعت کی بات کی۔ اُس نے کہا: ”شریعت گئی بھاڑ میں! کیا ہر وقت شریعت شریعت کرتے رہتے ہو۔“ ایسا کہنے والا کافر ہے۔

﴿8﴾ کسی سے کہا گیا: تو کون سے مذہب پر ہے شافعی یا حنفی؟ اُس نے جواب دیا: ”میں دونوں مذہبوں پر لعنت بھیجتا ہوں“ یہ کلمۂ کُفْر ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار ج ۲ ص ۴۷۹)

﴿9﴾ جو کہے: ”ساری شریعت حیلوں اور دھوکے بازی کا نام ہے۔“ وہ کافر ہے۔ (البحرُ الزائق ج ۵ ص ۲۰۷)

﴿10﴾ جس شخص کے سامنے شریعت کا ذکر کیا گیا، اُس نے ناپسندیدگی کی آواز نکالی یا اظہار کیا یا کہا: یہ تو شر ہے۔ اُس نے کفر کیا۔ (مِنَحُ الرُّوضِ ص ۴۷۵)

﴿11﴾ اگر کسی کو حدیث سنائی جائے تو وہ کہے: ”میں نے اسٹوریاں بیہت سنی ہیں بس کرو۔“ کہنے والے پر حکم کفر ہے۔

﴿12﴾ جس کے سامنے حدیث پڑھی گئی تو اس نے کہا: ”(ایسی حدیثیں تو) بیہت سنی ہیں۔“ اگر بطور تحقیر کہا ہے تو کفر ہے۔

(فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۸)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

﴿13﴾ اگر کسی نے حدیثِ پاک یا تفسیر کی کتابوں کو توہین اور تحقارت کی

نیت سے پھینکا یا پھاڑ دیا تو کافر ہے۔

﴿14﴾ مَسْئَلَةُ شَرِيعَتِ سَن كَر كَهِنَا: ”یہ فضول گھڑنت اور زبردستی کا لٹھ چلانا

ہے۔“ یہ کلمہ کُفْر ہے۔

﴿15﴾ اگر کوئی گمان کرے کہ ”مسلمان اسلام ہی کی وجہ سے کافروں سے

پیچھے رہ گئے ہیں۔“ تو ایسا شخص کافر ہے۔

﴿16﴾ اگر کوئی خالص دینی تعلیمات کے بارے میں کہے: ”مسلمان ترقی

اُسی وقت کر سکتے ہیں جب کہ اپنی دینی بوسیدہ تعلیمات کو چھوڑ

دیں“ ایسا کہنے والا کافر ہے۔

﴿17﴾ ”ہم کو شریعت منظور نہیں، رواج منظور ہے“ کہنا کلمہ کفر

ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۶۹۱)

﴿18﴾ شریعت کو فرضی اور خود ساختہ کہنا کفر ہے۔ (ایضاً ج ۱۵ ص ۲۷۸)

﴿19﴾ ”شریعت تو مولویوں کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں“ ایسا کہنا کفر ہے۔

﴿20﴾ عدت کا انکار کرنا کفر ہے مثلاً یہ کہنا کہ عدت کی کچھ ضرورت

نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۶۵۳)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿21﴾ جو تَيْمُّم کرنے والے پر ہنسے اُس پر حکمِ کفر ہے۔

(مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۴۷۳)

﴿22﴾ مُطْلَقًا تَيْمُّم کا انکار کفر ہے نیز ﴿23﴾ تَيْمُّم کو جاہلوں کا فعل سمجھنا

بھی کفر ہے۔

﴿24﴾ یہ کہا: ”میں شرعِ دَرَع نہیں جانتا“ یا ﴿25﴾ کہا: میں شریعت کا

کیا کروں! دونوں کفریات ہیں۔ (مجمع الأنهر ج ۲ ص ۵۱۰)

﴿26﴾ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں دَرَجَات طے کرتے کرتے ایسے

دَرَجے تک پہنچ گیا ہوں کہ اب میں احکاماتِ اِلہیہ کا مُکَلَّف (یعنی

پابند) نہیں رہا۔ میرے لئے حلال و حرام، اطاعت و معصیت سب

برابر ہیں تو ایسا مُدَّعی (یعنی دعویٰ کرنے والا) کافر ہے۔

﴿27﴾ ”شریعت صرف مولویوں کیلئے ہے۔“ ایسا کہنا کفر ہے۔

﴿28﴾ اگر کوئی بلند جگہ پر بیٹھے اور اُس کے ارد گرد لوگ ہوں جو اس سے

مسائل پوچھیں اور ہنسیں اور اسے تکیے سے ماریں یعنی شریعت کا

مذاق اڑائیں تو سب پر حکمِ کفر ہے۔ (مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۴۷۱)

﴿29﴾ کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس مُعاملے میں یہ حکم ہے۔ اس

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (ظہر اسلام) پر ڈرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے، تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

نے کہا: ”شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم و رواج کی پابندی کریں گے“ ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۳، عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۲)

﴿30﴾ جو کہے: علم شریعت میں توحید نہیں یا ﴿31﴾ کہے: علم حقیقت، علم

شریعت سے اعلیٰ ہے جب کہ مقصود شریعت کی توہین ہو یا ﴿32﴾ کہے: ”علم شریعت کی کوئی حقیقت نہیں“ یہ سب کفریہ

کلمات ہیں۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَاجِ ج ۲ ص ۵۱۱)

﴿33﴾ جس نے توہین کی نیت سے کسی عالم برحق کا صحیح فتویٰ زمین پر پھینکا یا

﴿34﴾ کہا: شریعت کیا ہے! دونوں چیزیں کفر ہیں۔

(مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۴۷۲)

﴿35﴾ جس نے کہا: ”عالم شوہر پر لعنت ہو“ یہ قول کفر ہے کیونکہ اس نے علم

کے وصف (یعنی علم) پر لعنت کی اور شریعت کی توہین کی۔ (ایضاً)

﴿36﴾ جو کہے: علماء جو علم سکھاتے ہیں محض قصے کہانیاں ہیں یا ﴿37﴾

خواہشات ہیں یا محض دھوکہ ہیں یا ﴿38﴾ کہا: میں حیلوں کے علم کا

منکر ہوں۔ یہ تمام کفریہ کلمات ہیں۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شَرِيف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

## عالم و علم دین کی توہین کے بارے میں سوال جواب

**سوال:** ”میں علم دین کیوں حاصل کروں!“ کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** علم دین کو گھٹیا جانتے ہوئے ایسا کہنا کفر ہے۔ حضرت مُلّا علی

قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: اگر کسی نے کہا: ”میں کیوں علم

سیکھوں!“ یہ گفریہ قول ہے جبکہ کہنے والے نے علم کو حقیر سمجھایا

اُس نے اعتقاد کیا کہ اسے علم کی کوئی حاجت نہیں۔ (منح الروض

ص ۴۷۲) یہاں ”علم“ سے مراد علم دین ہے۔ جو لوگ علم دین کو

اَہَمِّیَّت نہیں دیتے اُن کیلئے اس میں عبرت ہی عبرت ہے۔

**کون کون سے مسائل کس کس پر سیکھنا فرض ہے۔**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل صرف و صرف دنیاوی**

علوم ہی کی طرف ہماری اکثریت کا رجحان ہے علم دین کی طرف بہت ہی کم

میلان ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ**

**مُسْلِمٍ** . یعنی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد (و عورت) پر فرض ہے (سُنَن ابن ماجہ

ج ۱ ص ۱۲۶ حدیث ۲۲۳) اس حدیثِ پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت،

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑے۔

امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے جو کچھ فرمایا اس کا آسان لفظوں میں مختصر اُخلاصہ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

سب میں اولین و اہم ترین فرض یہ ہے کہ بنیادی عقائد کا علم حاصل کرے جس سے آدمی صحیح العقیدہ سنی بنتا ہے اور جن کے انکار و مخالفت سے کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مسائل نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مُفسدات (نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمَبَارَک کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالکِ نصاب نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مسائل، صاحبِ استطاعت ہو تو مسائل حج، نکاح کرنا چاہے تو اس کے ضروری مسائل، تاجر ہو تو خرید و فروخت کے مسائل، مُزارع یعنی کاشتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، ملازم بننے اور ملازم رکھنے والے پر اجارہ کے مسائل۔ وَ عَلٰی هٰذَا الْقِيَاس (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اسی طرح ہر ایک کیلئے مسائل حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قلبیہ



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ بُحیرہ دو سو بار زُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

(باطنی فرائض) مثلاً عاجزی وِ اِخْلَاص اور تَوَكُّل و غیر ہا اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مثلاً تَكْبُر، ریا کاری، حَسَد و غیر ہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۲۳، ۶۲۴)

**”عید کا چاند نکالنا تو مولویوں کا کام ہے“ کہنا کیسا؟**

**سوال:** بعض لوگ کہتے ہیں: ”رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ يَاعَمِيدِ كَا چاند نکالنا تو مولیٰ مولویوں کا کام ہے۔“ کیا ایسا کہنا جائز ہے؟

**جواب:** اس جملے میں **عُلَمَاءِ كِي تَوَهِينِ** کا پہلو بھی ہے اگر واقعی توہین کے طور پر کہا تو کفر ہے۔

**عُلَمَاءِ كِي تَوَهِينِ كِي حِيَا سُو زِ اِنْدَا زِ**

آج کل بعض لوگ بات بات پر **عُلَمَائِي كَرَامِ كِي** کے بارے میں توہین آمیز کلمات بک دیا کرتے ہیں، مثلاً کہتے ہیں: بھئی ذرا بیچ کر رہنا ”عَلَامِہ صَا حِب“ ہیں، **عُلَمَاءِ لَاطِحِي** ہوتے ہیں، ہم سے جلتے ہیں، ہماری وجہ سے اب ان کا کوئی بھاؤ نہیں پوچھتا، چھوڑو چھوڑو یہ تو مولوی ہے۔ (معاذ اللہ عالموں کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

یہ مُلّا لوگ۔ علماء نے (معاذ اللہ) سُنّیت کا کوئی کام نہیں کیا۔ (بعض اوقات مَلّخ کا بیان سن کر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے معاذ اللہ کہہ دیا جاتا ہے) فُلاں کا اندازِ بیان تو مولویوں والا ہے وغیرہ وغیرہ۔

## عالم کی توہین کب کفر ہے اور کب نہیں

عالم کی توہین کی تین صورتیں اور ان کے بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 21

صَفْحَہ 129 پر فرماتے ہیں: ﴿1﴾ اگر عالم (دین) کو اس لئے

بُرا کہتا ہے کہ وہ ”عالم“ ہے جب تو صرّح کافر ہے اور ﴿2﴾

اگر بوجہ علم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنوی حُصومت

(یعنی دشمنی) کے باعث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا (ہے اور) تحقیر کرتا ہے تو

سخت فاسق فاجر ہے اور ﴿3﴾ اگر بے سبب (یعنی بلا وجہ) رنج

(بُغض) رکھتا ہے تو مَرِيضُ الْقَلْبِ وَ خَبِيْثُ الْبَاطِنِ (یعنی دل کا

مریض اور ناپاک باطن والا ہے) اور اُس (یعنی خواہ مخواہ بُغض رکھنے

والے) کے کُفر کا اندیشہ ہے۔ ”خُلاصہ“ میں ہے: مَنْ اَبْغَضَ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عَالِمًا مِّنْ غَيْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِيفَ عَلَيْهِ الْكُفْرُ يَعْنِي جَوْبًا كَسِي  
ظاہری وجہ کے عالم دین سے بغض رکھے اُس پر کفر کا خوف ہے۔

(مُخَلَّصَةُ الْفَتَاوَى ج ۴ ص ۳۸۸)

## عالم بے عمل کی توہین

سوال: کیا عالم بے عمل کی توہین بھی کفر ہے؟

جواب: بسببِ علمِ دین عالم بے عمل کی توہین کرنا بھی کفر ہے۔ عالم

بے عمل بھی علمِ دین کی وجہ سے جاہل عبادت گزار سے بدرجہا افضل و بہتر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا

شاہ امام احمد رضا خان عَلِيهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اور قرآن

شریف انھیں (یعنی علمائے حق کو) مُطْلَقًا وَاِرْثًا بتا رہا ہے، حتیٰ کہ

ان (میں) کے بے عمل (عالم) کو بھی یعنی جبکہ عقائدِ حق پر مستقیم (یعنی

صحیح العقیدہ سنی) اور ہدایت کی طرف داعی (بلانے والا) ہو کہ

گمراہ (عالم) اور گمراہی کی طرف بلانے والا (مولوی) وَاِرْثًا

نبی نہیں نامپ ابلیس ہے۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالَى۔ ہاں، رب

عَزَّ وَجَلَّ نے تمام علمائے شریعت کو کہاں وَاِرْثًا فرمایا ہے؟ یہاں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

تک کہ ان کے بے عمل کو بھی! ہاں، وہ ہم سے پوچھے، مولیٰ

عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكُتُبَ الَّذِينَ  
أَصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ  
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ  
وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذِنَ  
اللَّهُ لَكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ط

ترجمہ کنز الایمان: پھر ہم نے  
کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے  
بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم  
کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر  
ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ  
(عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے بھلائیوں میں  
سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے۔

(پ ۲۲ فاطر ۳۲)

مذکورہ بالا آیت کریمہ فتاویٰ رضویہ جلد 21 صَفْحَه 530 پر نقل  
کرنے کے بعد میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ  
امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن مزید فرماتے ہیں: دیکھو بے  
عمل (علماء جو) کہ گناہوں سے اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں  
انہیں بھی کتاب کا وارث بتایا اور نرا (یعنی فقط) وارث ہی  
نہیں بلکہ اپنے چنے ہوئے بندوں میں گنا۔ احادیث میں  
آیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ہم

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

میں کا جو سبقت (برتری) لے گیا وہ تو سبقت لے ہی گیا اور جو متوسط (یعنی درمیانہ) حال کا ہو وہ بھی نجات والا ہے اور جو اپنی جان پر ظالم (یعنی گنہگار) ہے اس کی بھی مغفرت ہے۔ (تفسیر ڈرامنثور ج ۷ ص ۲۵) عالم شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو (جب تو وہ مثل) چاند ہے (جو) کہ آپ (خود بھی) ٹھنڈا اور تمہیں (بھی) روشنی دے ورنہ (عالم بے عمل مثل) شمع ہے کہ خود (تو) جلے مگر تمہیں نفع دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اُس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر (یعنی بھلائی) کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اُس قتیلے (یعنی چراغ کی بتی) کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے۔ (التَّرغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ ج ۱ ص ۹۳ حدیث ۲۱۸)

## بد مذہب عالم کی توہین

**سوال:** تو کیا بد مذہب عالم کی بھی توہین کفر ہے؟

**جواب:** بد مذہب عالم، عالم دین نہیں۔ صرف عالم دین کی توہین کفر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 611 تا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

612 پر فرماتے ہیں: عالمِ دین سُنّی صحیحُ العقیدہ داعی

إِلَى اللّٰهِ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلانے والے) کی توہین کُفر ہے۔

مَجْمَعُ الْأَنْهَرِ میں ہے: علماء اور سادات کی توہین کُفر ہے۔

(مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۹) اسی میں ہے: جو کسی عالم کو حقارت

سے ”مولویا“ کہے وہ کافر۔ (ایضاً) مگر یہ اوپر بتا دیا گیا اور واجب

اللتحاظ ہے کہ عالم وہی ہے جو سُنّی صحیح العقیدہ ہو، بد مذہبوں

کے علماء علمائے دین نہیں، یوں تو ہندوؤں میں (بھی)

پنڈت اور نصاریٰ (کرسچینوں) میں (بھی) پادری ہوتے ہیں اور

ابلیس کتنا بڑا عالم تھا جسے مُعَلِّمُ الْمَلَكُوت (یعنی فرشتوں کا استاذ) کہا

جاتا ہے، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے):

أَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلَىٰ عِلْمٍ تَرْجَمَهُ كَنْزَ الْاِيْمَانِ: اللّٰہ نے اُسے

باوصف علم کے گمراہ کیا۔ (پ ۲۵ السجائیہ ۲۳) ایسوں کی توہین کُفر نہیں

بلکہ تاحدّ مقدور فرض ہے۔ حدیث شریف میں ہے نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کیا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو، اس کو لوگ

کب پہچانیں گے، فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ سچ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

تا کہ لوگ اس سے بچیں۔

(السُّنَنُ الْكُبْرَى ج ۱۰ ص ۳۵۴ حدیث ۲۰۹۱۴)

## عالم ہی عالم کی توہین کرے تو؟

**سوال:** اگر ایک عالم دوسرے عالم کو بُرا بھلا کہے تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: عالم دین کو بُرا کہنا اگر اُس

کے عالم دین ہونے کے سبب ہے تو کُفر ہے اور عورت نکاح سے

باہر۔ خواہ بُرا کہنے والا خود عالم ہو یا جاہل، اور عالم، سنی العقیدہ

کی توہین جاہل کو جائز نہیں اگرچہ اُس (عالم بے عمل) کے عمل کیسے

ہی ہوں۔ اور بد مذہب و گمراہ، اگرچہ عالم کہلاتا ہو اُسے بُرا کہا

جائے گا مگر اسی قدر جتنے کا وہ مُستحق ہے، اور فُحش کلمہ (یعنی

گندی گالی) سے ہمیشہ اجتناب (بچنا) چاہئے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۲۹۴)

عوام کو علما سے بدظن کرنا بہت سخت گناہ ہے

سنی عالم کا سنی عالم کی مخالفت کرنے کے حوالے سے حکمِ ممانعت

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّرِيعه، بدرُ الطَّرِيقه، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: افسوس کہ اس زمانہ میں جبکہ گمراہی شائع ہو رہی ہے اور بدنہ ہی زور پر ہے زید جو ایک سنی عالم ہے جیسا کہ سوال میں ظاہر کیا گیا ہے، تَعَجُّب ہے کہ اُس کے رُفقاءِ کار خود علمائے اہلسنت کو سَبِّ و سَخِيف (یعنی گالی اور بیہودہ) الفاظ سے یاد کر کے علماء کے اعزاز و وقار کو مٹائیں اور زید خاموش رہے بلکہ اپنے طرزِ عمل سے اس پر رِضا مندی ظاہر کرے، اگر واقعی وہ سنی عالم ہے تو اس کا یا اس کے رُفقاء کا یہ فعل بنا برحسد ہوگا، عوام کو علماء سے بدظن کرنا بہت سخت گناہ ہے کہ جب بدظن ہونگے (تو) اُن (یعنی علماء) سے بیزار ہونگے اور ہلاکت میں پڑیں گے۔ بالجملہ زید کا یہ طرزِ عمل بالکل جائز نہیں۔ جب علمائے اہلسنت کا وقار جاتا رہے گا اور ان سے بدظنی پیدا ہوگی تو خود زید جس کو سنی عالم بتایا جاتا ہے (وہ خود بھی) اس سے کب محفوظ رہے گا! وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۵۱۵)



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

## کاش میں درخت ہوتا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عالمِ دین کی شانِ عظمت نشان میں بے ادبی سے بچنا بہت ضروری ہے۔ خُدا نخواستہ کوئی ایسی بھول ہو گئی جس کے سبب ایمان سے ہاتھ دھونا پڑ گیا تو خدا کی قسم! بہت رُسوائی ہوگی کہ بروزِ قیامت کافروں کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں جھونک دیا جائیگا جہاں انہیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں رہنا پڑیگا۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہمیں زبَان کی لغزشوں سے بھی بچائے اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ امین۔ ہمارے صحابہ کرام علیہم الرضوان قبر و آخرت کے معاملے میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سے بہت ڈرتے تھے، غلبہ خوف کے وقت ان حضرات کی زبَان سے بسا اوقات اس طرح کے کلمات ادا ہوتے تھے: کاش! ہمیں دنیا میں بطورِ انسان نہ بھیجا جاتا کہ انسان بن کر دنیا میں آنے کے باعث اب خاتمہ بِالْاِیْمَانِ، قبر و قیامت کے امتحان وغیرہ کے کٹھن مراحل درپیش ہیں۔ ایک بار حضرت سیدنا ابو ذر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ڈوب کر فرمایا: ”اگر تم وہ جان لو جو موت کے بعد ہونا ہے تو تم پسندیدہ کھانا پینا چھوڑ دو، سایہ دار گھروں میں نہ رہو بلکہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے نیک تمہارا رنج بڑو دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ویرانوں کا رُخ کر جاؤ اور تمام عمر آہِ وزاری میں بسر کر دو، اس کے بعد فرمانے لگے: ”کاش! میں درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔“

(الزهد للامام احمد بن حنبل ص ۱۶۲، رقم ۷۴۰)

میں بجائے انسان کے کوئی پودا ہوتا یا

نخلِ لبْن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا

**کاش مجھے ذبح کر دیا جاتا**

ابنِ عساکر نے تاریخ دمشق جلد 47 صفحہ 193 پر حضرت

سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کلمات نقل کیے ہیں: کاش! میں

دُنبہ ہوتا، مجھے کسی مہمان کے لیے ذبح کر دیا جاتا، مجھے کھاتے اور

کھلا دیتے۔

جاں کنی کی تکلیفیں ذبح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرغ بن کے طیبہ میں ذبح ہو گیا ہوتا

مرغزار طیبہ کا کوئی ہوتا پروانہ گر شمع پھر پھر کر کاش! جل گیا ہوتا

کاش! اِحْر یا اِحْجْر یا گھوڑا بن کر آتا اور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مصطفیٰ نے کھونٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا

ادینہ

کچھ اور درخت، عام درخت۔ عِزْرَع کا عالم، انسان کی روح نکلنے کا عمل۔ سبزہ زار ع گدھا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## جاہل کو عالم سے بہتر جاننا کیسا؟

**سوال:** جاہل کو عالم سے بہتر سمجھنا کیسا؟

**جواب:** اگر علمِ دین سے نفرت کے سبب جاہل کو عالم سے بہتر سمجھتا ہے تو یہ

کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السلام فرماتے ہیں: اس طرح

کہنا: ”علم سے جہالت بہتر ہے یا عالم سے جاہل اچھا ہوتا ہے۔“

گُفِرَ ہے۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَرِ ج ۲ ص ۵۱۱) جبکہ علمِ دین کی توہین مقصود ہو۔

### طالبِ علمِ دین کو گنویں کا مینڈک کہنا

**سوال:** دینی طالبِ علم یا عالمِ دین کو بنظرِ حقارت گنویں کا مینڈک کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** گُفِرَ ہے۔

### ”مولوی لوگ کیا جانتے ہیں“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ایک شخص نے کسی بات پر حقارت کے ساتھ کہا: ”مولوی لوگ کیا

جانتے ہیں!“ اُس کا اس طرح کہنا کیسا؟

**جواب:** کفر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام

آحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”مولوی لوگ کیا

جانتے ہیں؟“ کہنا گُفِرَ ہے (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۲۴۴) جبکہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاٹا حد پیرا بتاتا ہے۔

علماء کی تحقیر مقصود ہو۔

”دین پر عمل کو مولویوں نے مشکل بنا دیا ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** یہ کہنا کیسا ہے کہ ”اللہ عز و جل نے دین کو آسان اُتارا تھا مگر مولویوں نے مشکل بنا دیا!“

**جواب:** یہ علماء کی توہین کی وجہ سے کلمہ کفر ہے۔ کیونکہ فقہائے

کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام فرماتے ہیں: اَلَا سْتِخْفَافٌ بِالْاَشْرَافِ  
وَالْعُلَمَاءِ كُفْرٌ. یعنی اشراف (سادات کرام) اور علماء کی تحقیر (انہیں گھٹیا  
جاننا) کفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْاَنْهَرَجِ ج ۲ ص ۵۰۹)

**سنی عالم کے بیان کی تحقیر**

**سوال:** قرآن و حدیث کی روشنی میں کئے جانے والے بد مذہبوں کے رد پر مُشتمل  
علمائے اہلسنت کے بیان کو بطور تحقیر ”ہڑا ہوڑی“ کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** کفر ہے۔ ہاں اگر صرف اندازِ بیان کو نامناسب کہنا مقصود ہو تو  
کفر نہیں۔

**مولویوں والا انداز**

**سوال:** سنی عالم دین کی طرز پر قرآن و سنت کے مطابق کئے جانے والے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کسی مبلغ کے بیان کو حقارتاً ”مولویوں والا انداز“ کہنا کیسا؟

**جواب:** کفر ہے۔ کیوں کہ اس میں علمائے حق کی توہین ہے۔

”عالم سارے ظالم“ کہنے کا حکم شرعی

**سوال:** ”عالم سارے ظالم“ یہ مقولہ کیسا ہے؟

**جواب:** بَطْلًا عُلَمَاءِ هَٰؤُلَاءِ کے بارے میں ایسا جملہ کہنا کفر ہے۔

**عالم دین کو حقارت سے مَلا کہنا**

**سوال:** جو علمائے کرام کو تحقیر کی نیت سے ”مُلا مُلا“ یا ”مُلا لوگ“ کہے اُس

کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر بِسَبَبِ عِلْمِ دین علمائے کرام کی تحقیر کی نیت سے کہا تو کَلِمَةٌ

کُفْرٌ ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِیْ فرماتے ہیں:

”جس نے (توہین کی نیت سے) عالم کو عَوْیِلِمِ یَاعَلَوِی (یعنی مولیٰ علی

کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْمِ کی اولاد) کو عَلُوِی کہا اُس نے کفر کیا۔“

(مَنْحُ الرُّوضِ ص ۴۷۲) اُردو خواں ”عَوْیِلِمِ“ یا ”عَلُوِی“ نہیں

بُولتے۔ البتہ بعض اوقات بے باکوں کی زبانوں سے مولوا، مُلَوُ

وغیرہ الفاظ سننا (سگِ مدینہ کو) یاد پڑتا ہے۔ بہر حال عالم دین کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

بَسَبِ عِلْمِ دین تو ہیں کرنا یا علوی صاجبان یا ساداتِ کرام کی شرافتِ حَسَبِ نَسَبِ کے سبب کسی قسم کا توہین آمیز لفظ بولنا کُفر ہے۔

**”مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے“ کہنا**

**سوال:** ”دُنویٰ تعلیم حاصل کرو گے تو عیش کرو گے، علم دین سیکھ کر مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے“ یہ کہنا کیسا؟

**جواب:** اس جملہ میں علم دین کی توہین کا پہلو نمایاں ہے اس لئے کفر ہے۔ قائل پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے اور اگر علم و علماء کی توہین ہی مقصود تھی تو قطعی کفر ہے قائل کافر و مرتد ہو گیا اور اُس کا نکاح بھی ٹوٹا اور پچھلے نیک اعمال بھی ضائع ہوئے۔

**توہینِ علما کے متعلق 10 پیرے**

﴿1﴾ جتنے مولوی ہیں سب بد معاش ہیں کہنا کفر ہے جبکہ بسببِ علم دین، علمائے کرام کی تحقیر کی نیت سے کہا ہو۔

(ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۵۴)

﴿2﴾ یہ کہنا: ”عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا۔“ کلمہ کُفر ہے

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۰۵)

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

﴿3﴾ یہ کہنا کفر ہے کہ ”مولویوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔“

﴿4﴾ جو کہے: ”علم دین، کو کیا کروں گا! جیب میں روپے ہونے چاہئیں۔“

کہنے والے پر حکم کفر ہے

﴿5﴾ کسی نے عالم سے کہا: ”جا اور علم دین کو کسی برتن میں سنبھال کر رکھ۔“

یہ کفر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰-۲۷۱)

﴿6﴾ جس نے کہا: ”علماء جو بتاتے ہیں اسے کون کر سکتا ہے!“ یہ قول کفر

ہے۔ کیونکہ اس کلام سے لازم آتا ہے کہ شریعت میں ایسے احکام

ہیں جو طاقت سے باہر ہیں یا علماء نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ

والسّلام پر چھوٹ باندھا ہے۔ معاذ اللہ! عَزَّوَجَلَّ

(منع الرّوض ص ۳۷۰-۳۷۱)

﴿7﴾ یہ کہنا: ”ثرید کا پیالہ علم دین سے بہتر ہے۔“ کلمہ کفر ہے۔

(منع الرّوض ص ۳۷۲)

﴿8﴾ عالم دین سے اس کے علم دین کی وجہ سے بغض رکھنا کفر ہے یعنی اس

وجہ سے کہ وہ عالم دین ہے۔ (ایمان کی حفاظت ص ۱۰۳)

﴿9﴾ جو کہے: ”فساد کرنا عالم بننے سے بہتر ہے“ ایسے شخص پر حکم کفر ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱)

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڈ پڑھو تمہارا رُوڈ مجھ تک پہنچتا ہے۔

﴿10﴾ یاد رہے! صرف علمائے اہلسنت ہی کی تعظیم کی جائے گی۔

رہے بد مذہب علماء، تو ان کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم

حرام، اُن کا بیان سننا ان کی کُتُب کا مطالعہ کرنا اور ان کی صحبت

اختیار کرنا حرام اور ایمان کیلئے زہرِ ہلاہل ہے۔

## اذان کی توہین کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: اذان کی توہین کرنا کیسا؟

جواب: اذان شِعَارِ اسلام میں سے ہے۔ کسی بھی شِعَارِ اسلام کی توہین کفر

ہے۔

### حَى عَلَى الصَّلَاةِ كَمَا مَذَاقُ اُرْثَانَا

سُوال: اذان میں حَى عَلَى الصَّلَاةِ (یعنی آؤ نماز کی طرف) یا حَى عَلَى

الْفَلَاحِ (یعنی آؤ بھلائی کر طرف) سن کر مذاق میں یہ کہنا کیسا کہ ”آؤ

سینما گھر کی طرف ورنہ ٹکٹیں ختم ہو جائیں گی!“

جواب: کفر ہے۔ کیوں کہ مَعَاذَ اللّٰهِ یہ اذان کا مذاق اُڑانا ہوا۔ میرے



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ  
 رحمۃ اللہ کی خدمتِ بابرکت میں سوال ہوا: جناب کا کیا  
 ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ زید نے مؤذِنِ مسجد کی اذان کے ساتھ  
 تَمَسَّخُرُ (یعنی مذاق) کیا یعنی لفظ حَى عَلَى الصَّلَاةِ سُنْ کر  
 یوں مُضَحَّکَہ (یعنی مذاق) اُڑایا: (بھیٹا لٹھ چلا) آیا زید کے لئے حکمِ  
 ارتداد و سقوٹِ نکاح ثابت ہوا یا نہیں؟ اور زید کا نکاح ٹوٹا یا  
 نہیں؟ الخ۔ الجواب: اذان سے استہزا (یعنی مذاق کرنا) ضرر و کفر  
 ہے اگر اذان ہی سے اُس نے استہزا (یعنی مذاق) کیا تو بلاشبہ کافر  
 ہو گیا، اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، یہ اگر پھر مسلمان ہو  
 اور عورت اُس سے نکاح کرے اُس وقت و طی (یعنی ہم بستری)  
 حلال ہوگی ورنہ زنا۔ اور عورت اگر بیلا اسلام و نکاح اُس سے  
 قربت پر راضی ہو وہ بھی زانیہ ہے۔ اور اگر اذان سے استہزا (یعنی  
 مذاق اُڑانا) مقصود نہ تھا بلکہ خاص اُس مؤذِن سے بایں وجہ (یعنی اس  
 وجہ سے) کہ وہ غلط پڑھتا ہے استہزا (یعنی مذاق اُڑایا) کیا تو اس  
 حالت میں (نہ کافر ہوگا نہ نکاح ٹوٹے گا مگر) زید کو تجدیدِ اسلام و

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۲۱۵)

## اذان کے مُتَعَلِّقِ کُفْرِیہِ کَلِمَاتِ کِی 8 مَثَالِیْنِ

- ﴿1﴾ جوازِ اذان کا مذاق اڑائے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۰۲)
- ﴿2﴾ اذان کی تحقیر کرتے ہوئے کہنا کہ ”گھنٹی کی آواز نماز کی اطلاع دینے کے لئے زیادہ اچھی ہے“ کفر ہے۔

- ﴿3﴾ جوازِ اذان دینے والے کو اذان دینے پر کہے: ”تُو نے جھوٹ بولا“ ایسا شخص کافر ہو گیا۔ (فتاویٰ قاضی خان ج ۴ ص ۴۶۷)

- ﴿4﴾ جس نے کسی مُؤَدِّن کے بارے میں اذان کے مذاق کے طور پر کہا: یہ کون محروم ہے جوازِ اذان کہہ رہا ہے؟ یا ﴿5﴾ اذان کے بارے میں کہا: غیر معروف سی آواز ہے یا کہا: ﴿6﴾ اجنبیوں کی آواز ہے، یہ تمام اقوال کفر ہیں۔ یعنی جب کہ بطور تحقیر (حقارت) کہے۔

(مِنَحُ الرُّوضِ الْأَزْهَرِ لِلْقَارِي ص ۴۹۵)

- ﴿7﴾ ایک نے اذان کہی دوسرا مذاق اڑانے کے لئے دوبارہ اذان کہے تو اس پر حکم کفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَرِ ج ۲ ص ۵۰۹)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم برملین (ظہیر اسلام) پر ڈر دو یا کچھ پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

﴿8﴾ اذان سن کر یہ کہنا: کیا شور مچا رکھا ہے! اگر یہ قول خود اذان کو ناپسند

کرنے کی وجہ سے کہا ہو تو کُفْر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۹)

## نَمَاز کی تُوہین کے بارے میں سُوال جواب

### بے وضو نماز پڑھنا کیسا؟

**سوال:** جان بوجھ کر بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب:** بلا عذر جان بوجھ کر بغیر وضو کے نماز پڑھنا کفر ہے۔ جبکہ اسے

جائز سمجھے یا استہزاء (یعنی مذاق اڑاتے ہوئے) یہ فعل کرے۔

(مَنَحَ الرِّوَضِ الْأَزْهَرِ لِلْقَارِي ص ۲۶۸)

”نماز کی وجہ سے مُصیبتیں آتی ہیں“ کہنا کیسا؟

**سوال:** کسی نے نمازی سے کہا: ”تُو نماز پڑھتا ہے اس لئے تجھ پر مُصیبتیں

آتی ہیں اب تُو ہی بھگت۔“ یہ قول کیسا ہے؟

**جواب:** ایسا کہنا کُفْر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں: جو نمازیوں، روزہ داروں پر ان کے نماز، روزہ کی وجہ سے

طعن و تشنیع کرے وہ کافر ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۳۵۶)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و دشرف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

## کُتے کی طرف سے عملی نصیحت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نماز کی وجہ سے مصیبتیں آتی نہیں دُور ہو

جاتی ہیں۔ اگر کبھی کوئی مصیبت آ بھی جائے تو نماز کو اُس کا سبب

قرار نہیں دیا جاسکتا کہ بے نمازیوں پر بھی تو سخت سخت مصیبتیں آتی

ہیں۔ جو مصیبت سے گھبرا کر شیطان کے بہکاوے میں آ کر بغاوت

پر آمادہ ہو جاتا ہے وہ کتے سے بھی گیا گزرا ہے۔ مفسر شہیر

حکیمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے

ہیں: خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: تمہارا پالا ہوا کتا

تمہارے ہاتھ سے سو بار مار کھائے پھر تم اسے ٹکڑا دکھاؤ تو دُم ہلاتا

(ہوا) آجاتا ہے، یہ صفت ہے خاشعین (رب سے ڈرنے والوں)

کی۔ اے بندے! اگر تجھ پر رب ہزار بار سختی (آزمائش) کرے مگر تو

حَىٰ عَلَى الصَّلٰوةِ کی آواز پر دوڑا ہوا مسجد میں آجا۔

(تفسیر نعیمی ج ۹ ص ۲۳۰)

مالک دادر نہیں چمھتے پاویں مارے سو سو جتے

اٹھ بُلھیا چل یار منالے نئیں تہ بازی لے گئے کتے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑے۔

## نماز کو ”ٹکریں مارنا“ کہنا کیسا؟

**سوال:** نماز کیلئے مسجد کی طرف جاتے ہوئے کہا: ذرائکریں مار کر آتا ہوں۔ کیا حکم ہے؟

**جواب:** نماز کے لئے جاتے ہوئے یہ کہنا کہ ”ٹکریں مار کر آتا ہوں“ اگر نماز کی توہین کے طور پر ہے تو یقیناً کفر ہے۔ ہاں اگر اُس نے انکسار اپنی نماز کیلئے یہ الفاظ کہے تو کفر نہیں ہوگا۔

## نماز کو بوجہ سمجھنا

**سوال:** نماز کو بوجہ تصوّر کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** نماز کو ناپسند سمجھتے ہوئے بوجہ تصوّر کرنا کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام فرماتے ہیں: جو شخص فرض نماز کو ناپسند کرے وہ کافر ہے۔ (منع الرّوض ص ۴۶۶) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام

اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمن فرماتے ہیں: رمضان نَحْوَ صَا گر میوں کے روزے، نماز نَحْوَ صَا جاڑوں (یعنی سردیوں) میں صبح وعشاء کی نفسِ امارہ پر شاق (دشوار) ہوتی ہے، اس سے کافر نہیں ہوتا جب کہ دل سے احکام کو حق و نافع (نفع

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہِ مُعاف ہو گے۔

بخش) جانتا ہے۔ ہاں اگر دل سے (یعنی زبان سے کہے یا نہ کہے صرف دل میں بھی اگر) نماز کو بیکار اور روزے کو مفت کا فاقہ جانے تو ضرور کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۳۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز و احکامِ شریعت کے معاملہ میں زبان اور دل کو بہت قابو میں رکھنے کی ضرورت ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ معمولی سی لغزش ہمیشہ کے لئے جہنم میں پہنچا دے۔  
”آپ لوگ اللہ کا پیٹ بھریں“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ایک مقرر نے نماز کی ترغیب دلاتے ہوئے کہا: ”اگر آپ لوگ

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کا پیٹ بھریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا پیٹ بھرے گا۔“ جب اُس کو اس جملہ کی طرف توجہ دلائی گئی تو اُس نے کہا: ”اللہ کا پیٹ بھرنے سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنا ہے۔“ اس مقرر کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ جملہ کفر یہ ہے۔ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیٹ بھرنا“ کے معنی

”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت“ کرنا جو اُس نے بتائے یہ بھی سراسر غلط ہیں۔ جو عالم نہ ہو اُسے بیان کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُوڈ شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اُس کو چاہئے کہ علمائے اہلسنت کی کتابوں سے ضرورتاً فوٹو  
 کاپیاں کروا کر اپنی ڈائری میں چسپاں کر لے اور دیکھ دیکھ کر بیان  
 سنائے۔ پڑھ کر سناتے ہوئے بھی اپنی طرف سے اگر ”چونکہ چٹانچ“  
 کرتا رہا یعنی خلاصہ کرنے بیٹھ گیا تو خطرہ ہے کہ کیا کا کیا بول  
 جائے! لہذا اپنے آپ کو گناہ سے بچانا اور ثواب کمانا چاہتا ہے  
 تو علمائے کرام نے جو لکھا ہے صرف وہی پڑھ دے۔ اللہ  
 عَزَّوَجَلَّ ہم سب کا ایمان سلامت رکھے۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”کون سے گناہ کئے جنہیں بخشوانے کیلئے نماز پڑھیں!“ کہنا

**سوال:** نماز کی دعوت دینے پر کسی نے کہا: ”ہم نے کون سے گناہ کئے ہیں  
 جن کو بخشوانے کیلئے نماز پڑھیں!“ اس طرح کے جملے کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** مذکورہ جملے میں نماز کی توہین اور اسکی فرضیت کا انکار پایا جا رہا ہے  
 اور یہ گُفْر ہے۔

”امین“ کا مذاق اُڑانا

**سوال:** باجماعت نماز میں شوافع یا حنابلہ مقتدیوں نے سورۃ الفاتحہ کے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اختتام پر امین بالجہر (یعنی بلند آواز سے امین) کہی۔ یہ سن کر اگر کسی نے مذاق اڑاتے ہوئے آواز کو کھینچ کر ”اُم..... می“ کہا، تو اُس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ امین کا مذاق اڑانا مقصود ہو تو کفر ہے۔

## قبلہ رو تھوکنے

**سوال:** اگر کسی نے کعبہ شریف کی طرف تھوک دیا، اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر خانہ کعبہ کی توہین مقصود ہو تو ایسا شخص کافر و مرتد ہو گیا لیکن یہ کسی

مسلمان سے متصوّر (مُتَصَوِّر - صَوِّر) نہیں (یعنی مسلمان کے بارے

میں ایسا گمان نہیں کیا جاسکتا) اور اگر تحقیر کی نیت نہ ہو تو کافر نہ ہوگا مگر

پھر بھی قبلہ رو تھوکنے سے بچنا چاہئے۔ اس ضمن میں ایک سبق

آموز حکایت ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

## قبلہ کی طرف تھوکنے والے کی حکایت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابو یزید

بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمی بسطامی کے والد رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تعالیٰ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سے فرمایا: چلو اُس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو بنامِ ولایت مشہور کیا ہے۔ وہ شخص مَرَجِ ناس و مشہور زُہد تھا، (یعنی عقیدت مندوں کا اُس کے پاس ہجوم رہتا تھا اور دنیا سے بے رغبتی میں اُس کی شہرت تھی) جب وہاں تشریف لے گئے اِتِّفَاتًا اُس نے قبلہ کی طرف تھوکا،

حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً واپس آئے اور اس سے سلام علیک نہ کی اور فرمایا: یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آداب سے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں، جس چیز کا اِدِّعَا (یعنی دعویٰ کرنا) رکھتا ہے اُس پر کیا امین ہوگا۔ (الرِّسَالَةُ الْفُشِّيْرِيَّةَ

ص ۳۸۔ فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۵۳۹) اور دوسری روایت میں ہے، فرمایا: یہ شخص شریعت کے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں اَسْرَارِ الْهَبِيَّةِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رازوں) پر کیوں کر امین ہوگا! (ایضاً

ص ۲۹۲، ایضاً ص ۵۴۰) حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم کسی شخص کو ایسی کرامت دیا گیا بھی دیکھو کہ ہوا پر چارزانو بیٹھ سکتا ہے تب بھی اُس سے فریب (دھوکا) نہ کھانا جب

تک کہ فرض و واجب، مکروہ و حرام اور محافظتِ حُدود و آدابِ شریعت میں اس کا حال نہ دیکھ لو۔ (ایضاً ص ۳۸، ایضاً ص ۵۴۰)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

## قبلہ رو تھوکنے والا پیش امام

رسول کریم، رُءُوفٌ رَّحِيمٌ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: لَا يُصَلِّي لَكُمْ کہ یہ تمہاری جماعت نہ کرائے۔ اُس نے پھر جماعت کرانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اُس کو منع کیا اور اُس کو خبر دی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تمہارے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ پھر حضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ پیش ہوا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہاں (میں نے منع کیا ہے) إِنَّكَ الذَّيْتُ لِلَّهِ وَرَسُولَهُ۔ کہ تُو نے (قبلہ کی طرف تھوک کر) اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی۔

(سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ ج ۱ ص ۲۰۳ حدیث ۴۸۱)

کعبے کے کعبے کی بے ادبی کرنے والا کیونکر امام ہو سکتا ہے!

حضرت فقیرِ اعظم، خلیفہِ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

فرماتے ہیں: یہاں سے معلوم کر لینا چاہئے کہ دین میں ادب کی

کس قدر ضرورت ہے۔ اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

قبلہ شریف کی بے ادبی کرنے کے سبب منع فرمایا کہ یہ شخص نماز نہ

پڑھائے۔ تو جو شخص سر سے پاؤں تک بے ادب ہو، سرورِ عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حق میں گستاخ ہو، ائمہ دین کی بے ادبی

کرتا ہو، حضراتِ مشائخ پر طرح طرح سے تمسخر کرے۔ کیا ایسا

شخص امام بننے کا شرعاً حق رکھتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ (أخلاق الصالحین ص ۱۳)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ

مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ امامِ صحابی

تھے مگر اتفاقاً ان سے یہ خطا ہو گئی پھر توبہ کر لی کیونکہ کوئی صحابی فاسق

نہیں، جب اتفاقاً خطا پر امامت سے معزول کر دیا گیا تو جان بوجھ

کر بے ادبی کرنے والا ضرور معزول کر دیا جائیگا۔ (مراۃ ج ۱ ص ۴۵۹)

## نماز کے متعلق بکے جانے والے

## کفریات کی 52 مثالیں

﴿1﴾ جس نے کہا: ”اللہ نے میرا مال کم کیا، اب میں بھی اس کے حق میں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کئی کروں گا اور نماز نہ پڑھوں گا۔“ ایسا کہنا کفر ہے۔

(مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۴۶۴)

﴿2﴾ کسی سے کہا گیا کہ نماز پڑھ لے۔ اُس نے جواب میں کہا: ”میں پاگل ہوں جو نماز پڑھوں اور اپنے اوپر کام بڑھاؤں!“ ایسا جواب دینا کفر ہے۔

﴿3﴾ کسی نے کہا: نماز پڑھو۔ اُس نے جواب دیا: ”عقل مند کو ایسے کام میں نہ پڑنا چاہیئے جس کو آخر تک نباہ نہ سکے۔“ یا یہ کہا: ﴿4﴾ ”میرے واسطے اور لوگ کر لیتے ہیں۔“ یہ دونوں کلمات کفر ہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)

﴿5﴾ کسی نے کہا: ”نماز پڑھنے سے مجھے کوئی سرفرازی نہیں مل جاتی“ کہنے والے پر حکم کفر ہے۔

﴿6﴾ جو صرف رَمَضانُ الْمَبَارَكِ میں نماز پڑھتا ہے اور اس کے علاوہ نہیں پڑھتا اور کہتا ہے: ”یہی بہت ہے کیونکہ ہر فرض نماز ستر گنا ہے۔“ ایسا کہنا کفر ہے۔

(مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۴۶۵)

﴿7﴾ پیر سے کہا گیا: نماز پڑھو۔ اُس نے کہا: ”میرے مُرید پڑھ رہے ہیں

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

یہی کافی ہے۔“ یہ کلمہ کُفْر ہے۔

﴿8﴾ کسی سے کہا گیا: نماز پڑھو۔ اُس نے کہا: ”نماز تو غریبوں کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں۔“ یہ کلمہ کُفْر ہے۔

﴿9﴾ کسی سے کہا گیا: نماز پڑھو۔ اُس نے جواباً کہا: ”اگر جنت میں جانا ہوگا تو جنت میں چلے جائیں گے اور اگر جہنم میں جانا ہوگا تو جہنم میں چلے جائیں گے، نماز سے کیا ہوتا ہے۔“ ایسا کہنا کُفْر ہے۔

﴿10﴾ کسی سے کہا گیا: ”نماز پڑھو“۔ اُس نے کہا: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں کیا دیا ہے جو نماز پڑھیں!“ یہ کلمہ کُفْر ہے۔

﴿11﴾ نماز کی فرضیت اور ان کی رکعتوں کی تعداد پر اعتراض کرنا کُفْر ہے۔

﴿12﴾ نماز ”پڑھنے“ کا حکم کہیں نہیں، ”قائم“ کرنے کا حکم ہے وہ ہم نے دل میں قائم کی ہوئی ہے۔ ایسا کہنا کُفْر ہے۔

﴿13﴾ اگر کسی نے یہ کہا: ”ہم سے تو کر سچین اچھے ہیں کہ ہفتے میں ایک مرتبہ پڑھتے ہیں، ہمیں تو روزانہ پانچ بار نماز پڑھنی پڑتی ہے۔“ یہ کلمہ کُفْر ہے۔

﴿14﴾ کسی نے کہا: ”ایک دو نماز ہوتی تو بندہ پڑھ بھی لیتا یہ پانچ کون پڑھے!“

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

یہ کلمہ کُفْر ہے۔

﴿15﴾ ”میں نماز نہیں پڑھتا، میرے پیر نے نماز میں بخشوادے ہیں“ ایسا کہنا کفر ہے۔

﴿16﴾ نماز میں قبلہ کی سمت کے ضروری ہونے کا مطلقاً انکار کرنا کفر ہے۔

﴿17﴾ نماز دل کی ہوتی ہے ظاہری نماز میں کیا رکھا ہے! یہ کہنا کفر ہے۔

﴿18﴾ ”ہم فقیر لوگ ہیں ہم پر نماز مُعاف ہے۔“ ایسا کہنا کفر ہے۔

﴿19﴾ ظاہری نماز روزہ کچھ نہیں دل پاک ہونا چاہیے۔ یہ کفر ہے۔

﴿20﴾ ”لوگ ہمارے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں“ کہنا کفر ہے کیونکہ کہنے

والے نے نماز کو فرضِ کفایہ اعتقاد کیا یا اس کا مذاق اُڑانے کا ارادہ

کیا۔ (مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۴۶۶)

﴿21﴾ ”میں ”سید“ ہوں نماز وغیرہ تو تمہارے لئے ہے۔“ یہ کلمہ

کُفْر ہے۔

﴿22﴾ باپ سے نماز پڑھنے کا کہا گیا، اُس نے کہا: میرے لڑکے پڑھتے

ہیں یہ ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ کلمہ کُفْر ہے۔

﴿23﴾ جس نے کہا: ”نماز وہی پڑھے جس کے بیوی بچے ہوں۔“ اُس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے، شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نے کفر کیا۔

﴿24﴾ جس نے کہا: کتنی زیادہ نمازیں ہیں! میرا تو دل اُکتا گیا ہے یا میں

تنگ آچکا ہوں۔ ایسا کہنا کفر ہے کیونکہ کہنے والے نے نماز پر

اعتراض کیا۔ (مِنَعُ الرُّوضِ ص ۴۶۶)

﴿25﴾ کوئی شخص تھکا ہوا تھا اور نماز کا وقت آ گیا تو اُس نے نماز کے

بارے میں کہا: ”ایک تو یہ مصیبت جان نہیں چھوڑتی“ اُس کا یہ کہنا

کفر ہے۔

﴿26﴾ ”اتنی نمازیں پڑھنے پر کون قادر ہے؟“ کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے

یہ اعتقاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ

ڈالا۔ (ایضاً)

﴿27﴾ کسی نے دوسرے سے نماز پڑھنے کا کہا۔ اُس نے جواب میں کہا:

”نماز سے تجارت میں کوئی نفع نہیں ہوتا۔“ یہ کلمہ کُفر ہے۔

(ایضاً ص ۴۶۷)

﴿28﴾ یہ کہنا: ”نماز کوئی کاروبار تھوڑی ہے جو کروں! میں تو کاروباری آدمی

ہوں۔“ یہ کلمہ کُفر ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

﴿29﴾ اگر کسی نے کہا: ”ایک مرتبہ نماز پڑھی تھی تو بکری مر گئی، اب کچھ اور

نہ ہو جائے!“ اُس نے کفر کیا۔

﴿30﴾ ”نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔“ کہنا کفر ہے۔

(عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)

﴿31﴾ جو کہے: ”کتنا اچھا ہے وہ آدمی جو نماز نہیں پڑھتا۔“ اس کہنے والے

پر حکم کفر ہے۔ (ایضاً)

﴿32﴾ ”نماز نہ پڑھنا بہت اچھا ہے۔“ کہنا کفر ہے۔ (ایضاً)

﴿33﴾ جو کہے: نماز مجھے موافق نہیں بیٹھتی یا ﴿34﴾ حلال مجھے موافق

نہیں رہتا یا کہا: ﴿35﴾ نماز کو ایک طرف رکھو۔ یہ تینوں کلمات

کفر ہیں۔ (ایضاً ص ۲۷۰)

﴿36﴾ ”ہم کو کلمہ و نماز کی ضرورت نہیں“ یہ کلمہ کُفر ہے

﴿37﴾ نماز کے معروف معنی کا انکار کرنا کفر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ نماز سے

مُرَاد مُحَضُّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا ہے۔ (ایمان کی حفاظت ص ۸۸)

﴿38﴾ ”بہت نماز پڑھ لی کیا فائدہ ہوا!“ کہنا کلمہ کُفر ہے۔

(عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹا بڑھکتا اور ایک تیراٹا حد پہاڑ بنتا ہے۔

﴿39﴾ اگر کسی سے کہا گیا: نماز پڑھ تیری حاجتیں پوری ہوں گی۔ اُس نے کہا:

”بہت نمازیں پڑھی ہیں کوئی حاجت پوری نہیں ہوتی۔“ اگر یہ قول

نماز کی تحقیر اور اس پر طنز کی وجہ سے ہے تو کفر ہے۔ (ایضاً)

﴿40﴾ جو شخص یہ کہے: ”میں صرف جنت حاصل کرنے اور دوزخ سے بچنے

کے لئے عبادت کرتا ہوں اگر یہ نہ ہوتا تو میں اللہ عزوجل کی

عبادت نہ کرتا“ ایسے شخص پر حکم کفر ہے۔ (منع الروض ص ۳۶۵)

﴿41﴾ غیر خدا کو عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲

ص ۲۸۱) اور ﴿42﴾ بت کو سجدہ کرنے والا کافر ہے۔

﴿43﴾ جو شفا کی نیت سے غیر خدا کی عبادت کرے وہ کافر ہے اور ﴿44﴾

اسے جائز سمجھنے والا بھی کافر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۳۶۳)

﴿45﴾ جو شخص کہے: ”اگر اللہ تعالیٰ مجھے دس نمازوں کا حکم دیتا تو میں نماز نہ

پڑھتا“ (خ الروض ص ۳۶۵) یا کہے: ﴿46﴾ ”اگر فلاں طرف قبلہ

ہوتا تو میں نماز نہ پڑھتا“ ایسے شخص پر حکم کفر ہے۔

(الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۳)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

﴿47﴾ جس نے کسی عبادت گزار سے کہا: ”بس کر کہیں جنت سے آگے نہ

گزر جانا“ یہ قول کفر ہے کیونکہ اس نے عبادت کا مذاق اڑایا۔

(مِنَحُ الرُّوضِ ص ۴۷۴)

﴿48﴾ جان بوجھ کر غیر قبلہ کی طرف یا ﴿49﴾ بغیر طہارت کے نماز

پڑھنا کفر ہے۔ جبکہ اسے جائز سمجھے یا استہزاء (یعنی مذاق اڑاتے

ہوئے) یہ فعل کرے۔

(مِنَحُ الرُّوضِ ص ۴۶۸)

﴿50﴾ بوجہ تحقیر یا ﴿51﴾ اس ذہن سے کہ اللہ نے اس پر نماز فرض

نہیں کی یا ﴿52﴾ اس نظریہ سے کہ نماز فرض ہی نہیں، جو شخص

کہے: میں نماز نہیں پڑھتا اس پر حکم کفر ہے۔ (ایضاً ص ۴۶۴)

## رَمَضان کی توہین کے

## بارے میں سوال جواب

### روزہ رمضان کی فرضیت کا انکار

سوال: جو روزہ رمضان کی فرضیت کا انکار کرے وہ کیسا ہے؟

جواب: کافر ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۳۵۶)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## روزہ دار کو بُرا بھلا کہنا کیسا؟

**سوال:** جو رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کے روزے رکھنے کی وجہ سے کسی مسلمان کو بُرا بھلا کہے اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسے کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”جو روزہ رکھنے والے پر روزہ رکھنے کے سبب طعن و تشنیع کرے (یعنی بُرا بھلا کہے) وہ کافر ہے۔“

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۳۵۶)

## ”روزہ وہ رکھے جس کے پاس کھانا نہ ہو“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ولید ایک بار رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ میں کہنے لگا: ”روزہ تو وہ رکھے جس کے پاس کھانے پینے کو نہ ہو!“ کیا ولید نے یہ گُفر نہیں بکا؟

**جواب:** ضرور کفر بکا۔ اس قولِ بدتر از بول میں روزہ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کی تحقیر کے ساتھ ساتھ اس کی فرضیت کا بھی انکار پایا جا رہا ہے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی عظمیٰ علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: روزہ رَمَضَانُ نہیں رکھتا اور

فرمانِ مصطفیٰ: (مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے: جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک (۵۔ تک) و تحقیر ہو کہنا کفر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۳)

## رَمَضَانَ شَرِيفًا كُوْبَهَارِي مَهِيْنَةً كَهْنًا

**سوال:** رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كِي اَمْدِ پَر اِس طَرَح كَهْنًا كِيَسَا كَه بَهْت بَهَارِي مَهِيْنَةً آ كِيَا!

**جواب:** قُبْهَائے كَرَام رَحْمَتُهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فَرَمَاتے هِيں: جَوْرَ مَضَانَ

الْمُبَارَكِ كِي تُوْهِيْن كِي نِيْت سے كَهے: ”بڑا بھاری مہینہ آ گیا۔“ وہ كَافِرْ هے۔ (الْبَسْمُ الرَّايقُ ج ۵ ص ۲۰۶) ہاں اكر روزہ ركھنا اس پر مشكل هے اور اس وجہ سے یہ کہتا ہے اور روزہ کی توہین اس کا مقصد نہیں تو کفر نہیں۔ لیکن اس طرح کہنا نہیں چاہئے کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كِي عِبَادَت سے دل تنگ ہونا برا ہے۔

## روزہ کی تعداد سے بیزاری کا اظہار

**سوال:** رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كے روزوں كِي تعداد كے بارے ميں يه كهنا كيسا

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُزُود پڑھو تمہارا رُزُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کہ اب تو روزے رکھ رکھ کر میں پورا ہو گیا ہوں۔

**جواب:** اس جملے میں کفریہ پہلو موجود ہے۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں

ہے: جو روزہ رَمَضان کے بارے میں کہے: ”کتنے زیادہ ہیں میرا

تو دل اُکتا گیا ہے۔“ یہ قول کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰)

## مُرتدین کے ساتھ سُلوک کی جملکیاں

**سوال:** زید بے قید نے رَمَضانُ الْمُبَارَک کی آمد پر کہا: کافر ہوتے تو بہتر

تھا کہ یہ 30 روزے تو نہ رکھنے پڑتے! یہ سُن کر بکمر نے بکا: ہاں

بھئی! اللہ پاک نے یہ جو 30 روزے بنائے ہیں، پوری قید ہے،

بھوک پیاس لے کر آتے ہیں، بڑا ظلم ہے، رَمَضان کے روزے

بڑے ظالم ہیں، لیکن جو ظلم کرتا ہے تھوڑے دن رہتا ہے۔ ان واہی

تباہی کلمات بکنے والوں کے بارے میں کیا شرعی احکامات ہیں؟

**جواب:** میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن اسی طرح کے سوال کے جواب میں ارشاد

فرماتے ہیں: یہ دونوں شخص یقیناً کافر مُرتد ہیں (اور تمام مُرتدین)

کیلئے یہ احکام ہیں کہ) اگر عورت رکھتے ہوں تو ان کی عورتیں ان کے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

نِکاح سے نکل گئیں، عورتوں کو اختیار ہے کہ بعدِ عِدَّتِ جس سے چاہیں نِکاح کر لیں۔ یہ کافر اگر توبہ نہ کریں (اور) از سر نو اسلام نہ لائیں تو مسلمانوں کو ان (مُرتدین) سے میل جول حرام، سلام کلام حرام، بیمار پڑیں تو انھیں پوچھنے جانا حرام، مرجائیں تو ان کے جنازے میں شرکت حرام، انھیں غسل دینا حرام، اُن پر نماز پڑھنا حرام، ان کا جنازہ کندھے پر رکھنا حرام، جنازے کے ساتھ جانا حرام، مقابرِ مسلمین (یعنی مسلمانوں کے قبرستان) میں دفن کرنا حرام، ان کے اَقَارِبِ (یعنی رشتے دار) اگر حکمِ شریعت مانیں تو ان (مُرتدین) کی موت (واقع ہو جانے) پر اُن کی لاشیں دَفِنِ عَفْوَنَتِ (یعنی گندگی دُور کرنے) کے لئے بھنگی چمروں سے ٹھیلے پڑ لخوا کر مسلمانوں اور کافروں سب کی مقابر (قبروں) سے جُدا کسی تنگ گڑھے میں گُتے کی طرح پھٹکوا کر اُوپر سے پاٹ دیں۔

وَذٰلِكَ جَزَاُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ (ترجمہ کنز الایمان: اور بے انصافوں

کی یہی سزا ہے۔ پ ۶ المائدہ ۲۹) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۶۳۵، ۶۳۶)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## زکوٰۃ کے انکار کے بارے میں سُوال جواب

جو زکوٰۃ کو فرض نہ مانے وہ کافر ہے

**سوال:** زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر و مرتد ہے۔

**ڈھائی فیصد سے زائد زکوٰۃ کا حکم ہوتا تو.....**

**سوال:** ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھائی فیصد سے زائد زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرماتا

تو میں نہ دیتا“ ایسا بولنے والا کیسا ہے؟

**جواب:** ایسے شخص پر حکم کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام فرماتے

ہیں: اگر کسی نے کہا کہ ”اللہ تعالیٰ مجھے پانچ سے زیادہ نمازوں کا یا

رَمَضَانَ المبارک کے علاوہ روزوں کا یا مال کے چالیسویں حصے

سے زیادہ زکوٰۃ کا اگر حکم دیتا تو میں اس پر عمل نہ کرتا۔“ ایسے شخص پر

حکم کفر ہے۔

(مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۴۶۸)

زکوٰۃ کو ظلم کہنا

**سوال:** زکوٰۃ کو ظلم کہنا کیسا؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرین (ظہیر اسلام) پر ڈر دو پاک پرھو تو مجھ پر بھی پڑھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

**جواب:** کفر ہے۔

زکوٰۃ کو کھارتا ٹیکس کہنا

**سوال:** زکوٰۃ کو کھارتا ٹیکس کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** کفر ہے۔ حضرت سیدنا ملاً علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے

ہیں: جس پر زکوٰۃ فرض ہے اُسے کہا گیا: تو زکوٰۃ کیوں نہیں دیتا؟

اُس نے کہا: ”یہ ٹیکس میں نہیں دیتا۔“ یا بطور انکار کہا: ”میں نہیں

جانتا“ ایسے پر حکم کفر ہے۔ (مَنَحُ الرِّوَضِ ص ۵۰۹)

## خوبرو دولہا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے ہوئے مال سے

فرض ہو جانے کی صورت میں خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنی

چاہئے کہ اس میں دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں ہیں۔ اس ضمن

میں حضرت سیدنا فقیہ ابواللہ سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک

ایمان افروز حکایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت

سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ باہرکت میں ایک

خوبرو دولہا زیارت کیلئے حاضر ہوا۔ حضرت سیدنا ملک الموت



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر بُرّ و دشرف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوس ترین شخص ہے۔

علیہ السلام نے جو کہ وہ ہیں موجود تھے استفسار کیا کہ یہ جوان کون ہے؟  
 فرمایا: اس کی آج ہی شادی ہوئی ہے چونکہ مجھ سے بے پناہ  
 مُحَبَّت کرتا ہے اس لئے اس نے مجھ سے ملاقات کے بغیر اپنی  
 دُہلہن کے پاس جانا گوارا نہ کیا لہذا ملنے آیا ہے۔ حضرت سپد نامک  
 الموت علیہ السلام نے کہا: اے داؤد! اس دولھے کی عمر صرف  
 چھ دن باقی رہ گئی ہے! یہ سن کر حضرت سپدِ ناداؤد علی نبیہ  
 الصلوٰۃ والسلام رنجیدہ ہو گئے۔ اس واقعہ کو سات ماہ گزر گئے مگر وہ جو ان  
 فوت نہ ہوا۔ در ایں اثنا ملک الموت آئے تو حضرت سپدِ ناداؤد علی  
 نبیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ملک الموت! وہ جو ان  
 ابھی تک زندہ ہے! ملک الموت نے جواباً کہا: جب میں نے چھ  
 دن کے بعد اُس کی روح قبض کرنی چاہی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے  
 ارشاد فرمایا: اے ملک الموت! میرے بندے کو چھوڑ دو کیوں  
 کہ جب یہ (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کے پاس سے ہو کر باہر نکلا  
 اور اُس نے ایک لاجپان فقیر کو پایا تو اس کو اپنی زکوٰۃ دیدی، اس محتاج  
 نے خوش ہو کر اُس کو درازی عمر بالخیر اور جنت میں (حضرت) داؤد

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑے۔

(علیہ السلام) کا پڑوسی بنائے جانے کی دعاء سے نوازا۔ میں نے وہ  
دُعاقبول فرمائی اور میں نے اُس کے لئے اُن چھ دن کو ساٹھ  
سال لکھ دیا اور مزید دس سال بڑھا دیئے اور اس کیلئے جنت  
میں (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کا پڑوس لکھ دیا ہے۔ لہذا تم یہ  
(70 سالہ) مدت پوری ہونے سے قبل اس کی روح قبض مت  
کرنا۔ (قرۃ العیون مع الروض الفائق ص ۳۹۸) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ  
عَزَّوَجَلَّ كَىٰ اَنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ اَوْر اَنْ كَ صَدَقَ هَمَارِ  
مَغْفِرَتِ هُو۔ اَمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## گناہوں کے ذریعے ہونے والے کفریات کے بارے میں سوال جواب گناہ کی تعریف

**سوال:** گناہ کی کیا تعریف ہے؟ نیز گناہ صغیرہ اور کبیرہ کون کون سے ہیں؟

**جواب:** صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ پاره 27 سورة النجم آیت نمبر 32 کے جو اَلَّذِیْنَ

یَجْتَنِبُونَ کَبِیْرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ (ترجمہ کنز الایمان: وہ جو

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں) کے تحت فرماتے ہیں: گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مستحق ہو اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہے: ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں۔ (خزائن العرفان ص ۸۴۰)

**فَقِيهِ مِلَّتٍ** حضرت علامہ مولینا مفتی محمد جلال الدین امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”کسی واجب کا ایک بار ترک کرنا گناہِ صغیرہ ہے بشرطیکہ بلا عذر شرعی ہو۔ جیسے ایک بار ترکِ جماعت کرنا یا ایک بار ڈاڑھی منڈانا وغیرہ اور گناہِ صغیرہ اصرار سے گناہِ کبیرہ ہو جاتا ہے۔ شرک اور کفر اور ہر حرامِ قطعی کا ارتکاب گناہِ کبیرہ ہے اور کسی فرضِ قطعی جیسے نماز، روزہ اور زکاۃ وغیرہ کا نہ ادا کرنا بھی گناہِ کبیرہ ہے۔“ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ فیض الرسول ج ۲ ص ۵۱۰-۵۱۱)

## گناہِ صغیرہ پر اصرار کے معنی

**سوال:** ”گناہِ صغیرہ اصرار سے گناہِ کبیرہ ہو جاتا ہے“ اس میں اصرار سے کیا مراد ہے؟

مراد ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**جواب:** ”اصرار“ کا معنی ہے مضبوط باندھنا، مضبوط ہو جانا، کسی کے ساتھ

ایسا وابستہ ہونا کہ اس سے جدا نہ ہو سکتا (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۹۳) ”گناہ

پر اصرار کرنا“ کے معنی کے متعلق مختلف اقوال ہیں: شیخِ مُحَقِّق ،

مُحَقِّق علی الاطلاق ، خاتم الحدیثین ، حضرت علامہ شیخ عبدالحق

مُحَدِّثِ دہلوی علیہ رحمة اللہ القوی فرماتے ہیں: بعض علماء کرام

نے فرمایا کہ: اصرار کی حد یہ ہے کہ گناہ کو بار بار کرے اور دل میں

بے باکی محسوس کرے (ایضاً التلعات ج ۲ ص ۲۵۸) فتاویٰ شامی

میں ہے: اصرار کی حد یہ ہے کہ وہ گناہ کی پرواہ کئے بغیر بار بار

صغیرہ کا ارتکاب کرے۔ (فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۵۲۰) جو گناہ صغیرہ کیا

اس سے توبہ کر لینے سے اصرار سے باہر نکل آتا ہے چنانچہ امیر

المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ تاجدارِ حرم، شافعِ اُمم، نعی مکرّم، نورِ مجسم، رسول

اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ معظم ہے: جس

شخص نے استغفار کر لیا اس نے اپنے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ

وہ دن میں ستر بار گناہ کرے۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۲۰۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

۱۲۱ حدیث (۱۵۱۲) مُفسِّرِ شہیرِ حَکیمِ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار

خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: بوقتِ توبہ گناہ

سے باز رہنے کا پورا ارادہ ہو اور اگر توبہ کے وقت ہی یہ خیال ہے کہ

گناہ کرتا ہی رہوں گا، تو یہ توبہ نہیں بلکہ (معاذ اللہ عَزَّ وَجَلَّ) اسلام کا

مذاق ہے۔ (مرآة المناجیح ج ۳ ص ۳۶۲)

## گناہ کو حلال سمجھنا

**سوال:** گناہ کو حلال سمجھنا کیسا؟

**جواب:** کسی بھی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے جب کہ اس کا

گناہ ہونا دلیلِ قطعی سے ثابت ہو اسی طرح گناہ کو ہلکا سمجھنا بھی کفر

ہے۔ (مَنَعُ الرُّوضِ ص ۴۲۳)

**سوال:** جواب میں آپ نے دلیلِ قطعی لفظ لکھا ہے، اسی طرح کہیں نصِ قطعی

لکھا ہوتا مہربانی کر کے ان کے معنی بیان کر دیجئے۔

**جواب:** دلیلِ قطعی اور نصِ قطعی دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ نصِ قطعی (دلیلِ قطعی)

سے مراد قرآنِ پاک کی آیت یا حدیثِ متواتر ہوتی ہے اور اگر

آیت و حدیثِ متواتر کی دلالت بھی قطعی ہو تو اس سے قطعی طور پر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

”گناہ کر کے توبہ کرنا اللہ کی سنت ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** زید نے کہا کہ گناہ کر کے توبہ کرنا خود اللہ عزَّوَجَلَّ کی سنت ہے۔ کیا ایسا کہنا کفر نہیں؟

**جواب:** ضرور کفر ہے۔ اس قولِ بد تَرَازِ بُول (1) کا ظاہر واضح مفہوم ربِّ کائنات عزَّوَجَلَّ کے لئے گناہ و توبہ کا اثبات (یعنی اقرار) اور اللہ المبین عزَّوَجَلَّ کی سخت ترین توہین ہے اور یہ صریح کفر ہے۔ کہنے والا اسلام سے خارج ہو گیا۔

**گناہ کو اچھا جاننا کیسا؟**

**سوال:** گناہ کو اچھا جاننا کیسا؟

**جواب:** صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ”جو شخص مَعْصِيَّت (یعنی اللہ و رسول کی نافرمانی) کرے اس کو اچھا بتانا اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ گناہ گناہ نہیں اور جس گناہ کا ثبوت نصِ قطعی سے ہو اس کے مَعْصِيَّت ہونے کا انکار کفر

\_\_\_\_\_ مدینہ

(1) بُول یعنی پیشاب۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا ککھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے مثلاً شرابی، بھواری، چور وغیرہم سب ہی اچھے ہوں تو یہ افعال گناہ نہ ہوئے اور ان کو گناہ نہ جاننا قرآن مجید کا انکار ہے۔“

(فتاویٰ امجدیہ ج ۳ ص ۲۵۵)

## ”جھوٹ بولا تو کیا برا کیا!“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ایک شخص نے کسی بات پر بلا اجازت شرعی جھوٹ بولا۔ اس پر جب اُس کو کسی نے ٹوکا تو اُس منہ پھٹنے لگا: ”آج کل سچائی کا زمانہ نہیں ہے میں نے جھوٹ بولا تو کیا برا کیا!“ اس طرح کہنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** اس طرح کہنے والے پر حکم کفر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں استفتا (اس۔تفت۔تا) پیش ہوا: عمر و نے جان بوجھ کر کچھری (کورٹ) میں جھوٹی گواہی دی۔ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو کہنے لگا: کچھری میں آج کل سچ کون بولتا ہے! جتنے جاتے ہیں سبھی وہاں جھوٹ ہی بولتے ہیں، اگر میں نے جھوٹ کہا تو کیا برا کیا!  
**الجواب:** حدیث میں فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا وہاں سے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

قدم ہٹانے نہیں پاتا تھی کہ اللہ عزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جہنم واجب فرما دے گا (ابن ماجہ ج ۳ حدیث ۲۳۷۳) یہاں تک تو گناہِ کبیرہ ہی تھا جو آدمی کی ہلاکت و بربادی کو بس ہے۔ آگے اس کا کہنا کہ ”میں نے جھوٹ بولا تو کیا بُرا کیا!“ صریح کلمہ کفر ہے۔ اس پر لازم ہے کہ تجدیدِ اسلام کرے اور اگر عورت رکھتا ہو تو از سر نو اسلام لانے کے بعد اُس سے تجدیدِ نکاح ضروری ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۱۴۹-۱۵۰)

## ”چھوٹی موٹی باتیں تو چل جائیں گی“ کہنا

**سوال:** مُرید سے جھوٹ بولنے کا گناہ صادر ہوا، اس پر اُس کے پیر صاحب نے ٹوکا۔ مُرید کہنے لگا: ”مُضور! آپ جیسی کامل ہستی سے میری نسبت ہے، اس طرح کی چھوٹی موٹی باتیں تو چل جائیں گی۔“ حکم شرعی بیان کیجئے؟

**جواب:** مُرید بے باک کا یہ جملہ ناپاک کفر ہے کیوں کہ اس نے ایسے گناہ کو ہلکا جانا جس کا معصیت (نافرمانی) ہونا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔

## امام اعظم کا خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ دنیا ہی کو اپنا سب کچھ بنا



فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بیٹھتے، موت کو بھلا بیٹھتے اور نیک لوگوں سے رشتہ تڑا بیٹھتے ہیں وہ عام طور پر بے لگام ہو جاتے ہیں، ان کی زبان گویا ان کے دل کے آگے ہوتی ہے، دل کی طرف رجوع کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی بس جو کچھ زبان کی نوک پر آیا پھسل کر باہر آ جاتا ہے اور وہ ہر دم بک بک کرتے رہتے ہیں اور پھر اس طرح مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ زبان سے گفریات سرزد ہونے کا امکان بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہمیں اپنے اندر خوفِ خدا عَزَّ وَجَلَّ پیدا کرنا چاہئے۔ کروڑوں خنیفوں کے پیشوا اور میرے آقا و مولا حضرت امامِ اعظم، فقیہِ اَفْحَم، امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوفِ خدا ملاحظہ ہو۔ چنانچہ منقول ہے: ایک بار حضرت سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سے گفتگو فرما رہے تھے کہ کسی بات پر اچانک اُس شخص نے امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اَتَّقِ اللّٰهَ! یعنی خدا سے ڈرو! ان الفاظ کا اُس کے منہ سے نکلنا تھا کہ سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ زرد پڑ گیا، سر جھکا لیا اور فرمانے لگے: ”بھائی! اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو جزائے خیر دے، علم پر جس وقت کسی کو ناز ہونے لگے اُس وقت وہ اس بات کا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔

ضرورت مند ہوتا ہے کہ کوئی اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد دلا دے۔“

(عقود الحمان ص ۲۲۷)

## گناہِ صغیرہ کب کُفر ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت حصہ چہارم

صَفْحَہ 369 تا 370 سے چند سُطور پیش کرتا ہوں جن میں

معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت،

امامِ اہل سنت، مُجَدِّدِ دین و ملت مولانا شاہِ احمد رضا خان علیہ

رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ

الوالی نے لکھا ہے تو اُجَد (یعنی وجد کی نقالی) سے وَجَد پیدا ہوتا ہے۔

تَشَبُّہ (یعنی نقالی) کی صورت یہ ہے کہ بہ تکلُّف وَجَد بنائے (کہ)

ہوتے ہوتے (صحیح وَجَد بھی) ہو جائے گا۔ ہاں یہ نیت نہ ہو کہ لوگ

میری تعریف کریں (کہ) یہ ریا ہے اور حرام ہے۔ عرض: (کیا)

صغیرہ کا اِسْتِخْفَاف (یعنی ہلکا جاننا) کبیرہ ہے؟ ارشاد: (بلکہ) بعض

اوقات صغیرہ کا اِسْتِخْفَاف (یعنی ہلکا جاننا) کُفر ہو جائے گا جبکہ اس کا

گناہ ہونا ضرور ریاتِ دین سے ہو۔ علماء فرماتے ہیں: کسی نے

عرومان مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ کو روڈ شریف پڑے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کوئی گناہ کیا، اُس سے لوگوں نے کہا: توبہ کر۔ جواب دیا: چہ کردہ ام کہ تَوْبَه كُنْم؟ (یعنی ”میں نے کیا کیا ہے جو توبہ کروں؟“ اُس کا یہ جواب) کُفْر (ہے)۔ یہُت سے صَغَاكُر (یعنی چھوٹے گناہ) ایسے ہیں جن کا مَعْصِيَت (نافرمانی) ہونا ضروریاتِ دین سے ہے مثلاً اَجْنِبِيَّہ سے مَس و تَقْبِيل (یعنی غیر عورت کو چھونا اور بوسہ لینا گناہ) صغیرہ ہے۔ اِلَّا اللّٰمَم میں داخل ہے مگر حلال جانے کا فر ہے (پھر فرمایا) جس کو سمجھا کہ یہ ہلکا گناہ ہے فوراً صغیرہ سے کبیرہ ہو گیا۔ اولیائے کرام (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام) فرماتے ہیں:

”اِس گناہ کو دوسرے گناہ سے نسبت دیتا ہے کہ اُس سے چھوٹا ہے، یہ نہیں دیکھتا کہ گناہ کس کا کر رہا ہے! اگر دیکھتا تو یہ فرق نہ کرتا۔“  
ناحق مال چھین کر لانے والے کی تعریف کرنا کیسا؟

**سوال:** جو کسی کا مال چُرا کر یا ناقح چھین کر لائے۔ اُس سے تعریفاً یہ کہنا کیسا کہ تو نے یہُت اچھا کیا۔

**جواب:** خود چوری اور غُصْب کے فعل کو اچھا کہنے کے طور پر چور یا غاصب کو اچھا کہنا کُفْر ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوے، نیک تمہارا رنج پُر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

## نیکیوں کو اچھا نہ ماننا کیسا؟

**سوال:** جو نیکیوں کو اچھا اور گناہوں کو بُرا نہ مانے وہ کیسا ہے؟

**جواب:** ایسے شخص پر حکم کفر ہے۔ چنانچہ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کا

فرمانِ عبرت نشان ہے: جو نیکیوں کو اچھا، گناہوں کو بُرا، نیکیوں پر

ثواب، گناہوں پر استحقاقِ عذاب اور عبادت کا وُجوب (یعنی واجب

و ضروری ہونا) نہ مانے اس پر حکم کفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْاَنْهَرَج ۲ ص ۵۰۹)

ان جزئیات کو دیکھتے ہوئے ایمان کی حفاظت کی فکر کیجئے۔

خدا نخواستہ کفر پر خاتمہ ہو گیا تو کہیں کے نہ رہیں گے۔ ہمارے

بُورگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمَبِينِ اِيْمَانِ كِي حَفَاظَتِ كِي بَهْت فِكْر

رکھتے تھے۔ چنانچہ دو حکایات ملاحظہ فرمائیے:

(1) **حکایت:** حضرت سیدنا حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جس

شخص کا خاتمہ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ (کلمہ توحید) پر ہوتا ہے وہ جنت میں

داخل ہوتا ہے۔ پھر رونے لگے اور فرمایا: کون میرے لئے ضمانت

دیتا ہے کہ میرا خاتمہ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ پر ہوگا۔ (تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِبِيْنَ ص ۱۶۱)

(2) **حکایت:** حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

تھے: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص ایک ہزار سال بعد جہنم سے نکلے گا۔ پھر فرمایا: کاش! وہ شخص میں ہوتا کیونکہ جہنم سے اس کا نکلنا یقینی ہے۔ (یعنی اُس کا ایمان پر خاتمہ ہونا طے شدہ ہے) حضرت سپدنا شیخ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی یہ حکایت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اے بھائی! اپنے نفس کو دنیوی اُمور میں صرف ضرورتِ شرعیہ کے مطابق مشغول رکھ، ہو سکتا ہے تجھے غفلت کی حالت میں موت آجائے، تو یوں تجھے دونوں جہانوں میں نقصان اٹھانا پڑے۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔

(تَنْبِيْهُ الْمَغْتَرِبِيْنَ ص ۱۶۱)

### مسلمان کا قتل حلال جاننا کیسا؟

**سوال:** کسی مسلمان کے ظلماً قتل کرنے کو جائز قرار دینے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسا شخص کافر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: وجہ شرعی کے بغیر کہنا کہ ”قُتِلَ اَوْ قَتَلَ حَلَالٌ هُوَ“ کُفْرٌ هُوَ۔

(مَنْعَ الرِّوْضِ ص ۲۸۵)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹا حد پہاڑ بنتا ہے۔

## بد فعلی کو جائز سمجھنا کیسا؟

**سوال:** جو بد فعلی کو جائز سمجھے یا جائز کہے کیا وہ مسلمان ہی رہے گا؟

**جواب:** نہیں، وہ کافر ہو جائیگا۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے

ہیں: جس نے حرام اجماعی کی حرمت کا انکار کیا یا اُس کے حرام

ہونے میں شک کیا وہ کافر ہے جیسے شراب (خمر)، زنا، لواطت، سود

وغیرہا۔ (مَنَعُ الرُّوضِ ص ۵۰۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن، لواطت کے حلال ہونے کے قائل کے

بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: ”حل لواطت کا قائل کافر ہے“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۹۴)

## ”کاش! بد فعلی جائز ہوتی“ کہنا کفر ہے

**سوال:** اُس شخص کے لئے کیا حکم ہے جو جائز تو نہ کہے مگر یہ تمنا کرے کہ

کاش! بد فعلی جائز ہوتی۔

**جواب:** یہ تمنا بھی کفر ہے۔ اَلْبَحْرُ الرَّائِقُ جلد 5 صَفْحَہ 208 پر

ہے: جو حرام کام کبھی حلال نہ ہوئے اُن کے بارے میں حلال

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہونے کی تمنا کرنا کفر ہے مَثَلًا تمنا کرنا کہ کاش! ظلم، زنا اور قتل ناسخ حلال ہوتے۔

## اَجْنَبِيَّةٌ كَابُوسَةَ لِيُنَاجِيَ كَوْجَانِزَ كَهِنًا

**سوال:** غیر محرمہ کا بوسہ لینے کو جائز سمجھے اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسا بے حیائیت کا فر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام

فرماتے ہیں: جو اجنبی عورت کا بوسہ لینا جائز سمجھے وہ کافر ہے۔

(مَنْحُ الزَّوْجِ ص ۵۰۹)

## گناہوں کے ذریعے دین کی خدمت

**سوال:** بعض لوگ دین کا کام کرنے کیلئے ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہیں

اگر کوئی اعتراض کرے تو کہتے ہیں کہ آج کل دین کا کام اسی طرح

ہوتا ہے۔ ان کا یہ جواب کہاں تک درست ہے؟

**جواب:** صدرُ الشَّرِيعَةِ ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد

امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص گناہ کرتا ہے،

لوگوں نے اسے منع کیا، تو کہنے لگا: ”اسلام کا کام اسی طرح کرنا

چاہئے“، یعنی جو گناہ و معصیت (یعنی اللہ و رسول کی نافرمانی) کو اسلام

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈرؤدِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کہتا ہے وہ کافر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۹)

## مَعْصِيَّتِ كِے ذَرِيْعِے دِيْنِ كِی خِدْمَتِ بَاعِثِ هِلَاكَتِ هِے

یہاں اُن لوگوں کیلئے کافی درسِ عبرت ہے جو دین کے کام کے نام پر دھمکیاں دے کر زبردستی ”چندہ“ نکھواتے، ہڑتالیں کر کے جبراً مسلمانوں کی دُکانیں بند کرواتے، گاڑیاں اور املاک جلاتے، مسلمانوں میں خوف و ہراس پھیلاتے، بسوں پر پتھر برساتے، اس طرح کی حرکات سے عام مسلمانوں پر طرح طرح سے ظلم ڈھاتے اور پھر معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ کیا کریں حالات ہی ایسے ہیں، اگر ہم یوں نہ کریں تو دین کا کام نہیں ہو سکتا! یاد رکھئے! **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ** عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے اُسے اِس بات کی قطعاً حاجت نہیں کہ کوئی دین کا کام کرے ہی کرے۔ ہم خود اُس کے محتاج ہیں لہذا ہمیں ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے احکامات کی روشنی ہی میں عبادات اور دین کی خدمات بجالانی چاہئیں۔ یا لفرض کوئی مَعْصِيَّتِ كِے ذَرِيْعِے دِيْنِ كِی خِدْمَتِ مِیں ظاہری زِيَادَتِ (یعنی بظاہر ترقی)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

محسوس کرے بھی تو اُسے خوش فہمی میں پڑ جانے کے بجائے اس حدیثِ مبارک کو بار بار پڑھنا اور فکرِ آخرت میں گڑھنا چاہئے چنانچہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِلَادِنِ پَر و رِزْگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ عبرت بُیاد ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دین کی مدد ایسی قوم کے ذریعے (بھی) لیتا ہے جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ ج ۵ ص ۵۴۸ حدیث ۹۵۶۴)

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو

کر اخلاص ایسا عطا یا الہی

**شریعت سے زنا کی اجازت مانگنا کفر ہے**

**سوال:** ایک عورت کے بارے میں سوال ہے کہ کیا سخت تنگدستی کے عالم میں

شریعت اُس عورت کو زنا کے ذریعے گزر اوقات کرنے کی اجازت

دیتی ہے؟

**جواب:** شریعت اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے احکامات

کا نام ہے۔ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے زنا کی

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اجازت مانگنی کُفر ہے۔ (اس ضمن میں تفصیلی سُوَال جواب فتاویٰ رضویہ

جلد 13 صَحْفہ 474 پر ملاحظہ فرمائیے)

## خدا عزوجل کی ناراضگی کو ہلکا جاننا کیسا؟

**سوال:** یہ جملہ کہنا از روئے شَرَع کیسا کہ ”اللہ ناراض ہوتا ہے تو ہو۔“؟

**جواب:** کُفر ہے کہ اس میں **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** کی ناراضگی کو ہلکا جاننا پایا

جا رہا ہے۔ **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** کے ناراض ہونے کی صورت میں بندہ

عذاب میں گرفتار ہوتا ہے، اور اس جملے سے قائل کا اپنے آپ

کو **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** کے عذاب سے بے خوف ظاہر کرنے کا پہلو بھی

نکل رہا ہے اور یہ بھی کفر ہے۔ **صَدْرُ الشَّرِيعَةِ**، **بَدْرُ الطَّرِيقَةِ**

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے

ہیں: ”کسی سے کہا کہ گناہ نہ کرو نہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا۔“

اُس نے کہا: میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا، خدا کے عذاب کی کچھ

پروا نہیں۔ یا ایک نے دوسرے سے کہا: ”تُو خدا سے نہیں ڈرتا؟“ اُس

نے غصہ میں کہا، ”نہیں۔“ یا کہا: خدا کیا کر سکتا ہے؟ اس کے

سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے یا کہا: خدا سے ڈر۔ اُس

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُوْرُوْدِ پَاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

نے کہا: خدا کہاں ہے؟ یہ سب کلماتِ گفر ہیں۔“

(بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۰)

اللہ ورسول کے حکم پر دوسرے کے حکم کو ترجیح دینا کیسا؟

**سوال:** جو شخص گناہ پر ضد کرے اور خدا ورسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کے حکم پر دوسرے آدمی کے حکم کو ترجیح دے وہ کیسا ہے؟

**جواب:** ترجیح کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کے حکم کے بجائے کسی دوسرے کے حکم پر عمل کرے یہ تو کفر

نہیں جبکہ ترجیح کا دوسرا معنی یہ ہے کہ کسی کے حکم کو اللہ ورسول

عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم سے بڑا سمجھا لیکن کوئی گنہگار

سے گنہگار مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ کسی اور کے حکم کو اللہ

و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم سے بڑا سمجھے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن اسی طرح کے ایک استفتاء کا جواب دیتے

ہوئے فرماتے ہیں: اور حکمِ سن کر گناہ پر ہٹ (یعنی ضد) کرنا استحقاق

عذابِ نار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

وَإِذْ قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ  
الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسِبَهُ جَهَنَّمَ  
وَلَيْسَ الْبِهَادُ ⑤

ترجمہ کنز الایمان: اور جب  
اس سے کہا جائے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ)  
سے ڈرتو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی  
ایسے کو دوزخ کافی ہے اور وہ ضرور  
بہت برا بچھونا ہے۔

(پ ۲ البقرہ ۲۰۶)

ابلیس کی پیروی سے حکمِ خدا و رسول پر نہ چلنا اور ظالم کے حکم پر  
چلنا گناہِ کبیرہ ہے، استحقاقِ جہنم ہے۔ مگر کوئی مسلمان کیسا ہی فاسق  
فاجر ہو یہ خیال نہیں کرتا کہ اللہ و رسول کے حکم پر اس (یعنی  
ظالم) کے حکم کو ترجیح ہے۔ ایسا سمجھے تو آپ (یعنی خود) ہی کافر  
ہے۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالَى - وَاللّٰهُ تَعَالَى اَعْلَمُ۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۴۸)

## ڈانس کو جائز کہنا کیسا؟

**سوال:** ”مُرَّوَجِدْ دَانْسَ كُو جَائِزْ كَهْنَا“ کیسا ہے؟

**جواب:** فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: جو رقص کرنے کو  
جائز سمجھے اُس پر حکمِ کفر ہے (دُرِّمُخْتَارِ ج ۶ ص ۳۹۶) یہاں رقص  
سے مراد لچکے توڑے کے ساتھ کیا جانے والا وہ ناچ (ڈانس) ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (بظہر اسلام) پر ڈر دو پاک پرھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

جو کہ شرعاً ناجائز ہے۔ عشقِ حقیقی کے باعث بے خودی میں جھومنا، وجد طاری ہونا یا تو اجد یعنی عاشقانِ خدا اور رسول کے وجدِ صادق کی مُخلصانہ تقالی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کفر نہیں بلکہ عین سعادت ہے۔

## انسان کو شیطان کہنا کیسا؟

**سوال:** انسان کو شیطان کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** آج کل یہ لفظ اکثر لوگ بطور گالی استعمال کرتے ہیں۔ شرارتی

بچے کو بھی شیطان بول دیتے ہیں۔ اس کی صورتیں بیان کرتے

ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 13 صفحہ 656

پرفرماتے ہیں: گمراہ بددین کو شیطان کہا جاسکتا ہے اور اُسے بھی جو

لوگوں میں فتنہ پردازی کرے، ادھر کی ادھر لگا کر فساد ڈلوائے، جو

کسی کو گناہ کی ترغیب دے کر لے جائے وہ اُس کا شیطان ہے، اور

مومنِ صالح کو شیطان کہنا شیطان کا کام ہے۔ مزید صفحہ

652 پر تحریر کرتے ہیں: مسلمانوں کو بلاوجہ شرعی مردود یا بلیس کہنا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُذُودِ شَرِيفٍ نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

سخت حرام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ يُؤَدُّونَ الْمُؤْمِنِينَ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ بغيرِ مَا كَتَبُوا  
فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَاِثْمًا  
مُبِينًا ﴿٥٨﴾ (پ ۲۲ الاحزاب ۵۸)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے کسی مسلمان کو (ناحق) ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔ (المُعْتَمُ الْاَوْسَطُ ج ۲ ص ۳۸۶ حدیث ۳۶۰۷)

## ”گناہ“ کے متعلق کفریات کی 11 مثالیں

﴿1﴾ کسی نے کہا: ”اللہ تعالیٰ جہنم میں بھیجنے کے علاوہ کیا کر سکتا ہے؟“ یہ قول کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲)

﴿2﴾ کسی سے کہا گیا: گناہ نہ کر اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ اُس نے کہا: ”میں ایک ہاتھ سے سارا عذاب اٹھا لوں گا۔“ یہ کہنے والا کافر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰)

﴿3﴾ اگر کسی فاسق کے بچے نے پہلی مرتبہ شراب پی اور اسکے رشتے دار اسے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و دپاک نہ پڑے۔

مبارک باد دے رہے ہیں، اُس پر پیسے لٹا رہے ہیں۔ ان سب پر حکم کفر ہے۔  
(مِنَعِ الرَّوْضِ ص ۵۰۷)

﴿4﴾ کسی آدمی نے صغیرہ گناہ کیا۔ دوسرے نے کہا: توبہ کر۔ اُس نے کہا: ”میں نے کیا کیا ہے جو توبہ کروں!“ یہ کہنے والا کافر ہے۔

(مَجْمَعُ الْأَنْهَرِ ج ۲ ص ۵۱۲)

﴿5﴾ خالم سے کہا گیا کہ تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور مسلمانوں کو ایذا دیتا ہے۔ اُس نے کہا: ”ہاں میں دیتا ہوں“ یا ﴿6﴾ کہا: ”اچھا کرتا ہوں“ ایسے پر حکم کفر ہے۔

(أَيْضاً)

﴿7﴾ جو شیطان سے کہے: ”اے ابلیس! میرا کام سنوار دے پھر تُو جو مجھے کہے میں کروں گا اور جس سے منع کرے گا اُس سے باز رہوں گا۔“ یہ قول کفر ہے۔  
(عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰)

﴿8﴾ ایک آدمی نے جھوٹ بولا، دوسرے نے کہا: اللہ تعالیٰ تیرے جھوٹ میں بَرکت دے۔ یہ کہنا کفر ہے۔  
(أَيْضاً)

﴿9﴾ جو کہے: ”میں ثواب و عذاب سے بیزار ہوں“ اس پر حکم کفر ہے۔  
(البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۹) اور ﴿10﴾ ثواب و عذاب کا انکار بھی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۲۷۸)

﴿11﴾ جو کہے: ”خیانت کرنے سے کافر ہونا بہتر ہے۔“ اس پر حکم کفر

ہے۔ (الفتاویٰ البزازیة علی هامش الفتاویٰ الہندیة ج ۶ ص ۳۳۳)

## حرام کو حلال کہنے کے بارے میں سوال جواب پرائے مال کو حلال سمجھنا کیسا؟

**سوال:** بعض من چلے پرایا مال ہڑپ کر جاتے اور پھر چوری اور سینہ زوری کے مصداق یوں کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ”اپنے کو سب حلال ہے۔“ ایسوں کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** بغیر اجازتِ شرعی کسی کا مال کھا جانے کو حلال کہنا کفر ہے۔

(ماخوذ از منہج الروض ۴۸۵)

## حرام فعل سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا کیسا؟

**سوال:** جیب کترے نے بسم اللہ پڑھ کر کسی کی جیب کاٹی ہو تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسا کرنا کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام فرماتے ہیں: حرام

قَطْعی فعل کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)



فَرَمَانَ مَصْلُفَةٍ (سَلَّمَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) مَجْهُدٌ بِرُؤُودِ شَرِيفٍ بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى بِرَحْمَتِ بَيْتِهِمْ كَانُوا

## حرام مال سے خیرات کرنا کیسا؟

**سوال:** سُودِ يَارِشُوتِ يَاءُ، جُوَ اِيَا چُورِي كِي رَتْمِ سَعِ بِه نَيْتِ ثَوَابِ خَيْرَاتِ كَرْنَا كَيْسَا؟

**جواب:** مِيرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن کے فرمانِ عالیشان کا خلاصہ ہے: جس

نے مالِ حرام کو اپنا ذاتی مال تصور کر کے برِضاء و رغبت ثواب کی

نیت سے خیرات کیا اُس کو ہرگز ثواب نہیں ملیگا بلکہ اس کی بعض

صورتوں کو فُتھائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ نے کفر قرار دیا ہے۔

اور اگر اُس حرام مال کو حرام ہی سمجھا، اُس پر نادمِ ہوا، توبہ بھی کی مگر

شریعت کے حکم کے مطابق اُس کے مالِ کان یا وِثاء تک پہنچنا ممکن

نہ رہا اور چونکہ ایسی صورت میں اب اُس کو خیرات کر دینے کا شرعاً

حکم ہے لہذا اسی حکمِ شرعی کی بجا آوری کی نیت سے اُس نے اس

مالِ حرام کو خیرات کر دیا۔ تو اگرچہ اُس مال کی خیرات کا ثواب نہ

ملیگا مگر خیرات کر دینے کے ”حکمِ شرعی“ پر عمل کرنے کے ثواب کا

حقدار ہوگا بلکہ اُس کا یہ فعل اُس کی توبہ کی تکمیل کا باعث ہے۔ (اس

کی تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 19 صَفْحَہ 656 تا 661

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے

**خیرات میں حرام مال لیکر فقیر کا دعا دینا کیسا؟**

**سوال:** کسی نے فقیر کو حرامِ قطعی مال خیرات کیا، اس پر فقیر کا دعاء میں جَزَاكَ

اللہ خیراً (یعنی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تجھے بہترین جزا دے) کہنا کیسا؟

**جواب:** اگر فقیر کو خیرات میں ملنے والے مال کے حرامِ قطعی ہونے کا علم ہے

اور جَزَاكَ اللّٰهُ خیراً کہتے وقت اس کے دعائیہ معنی بھی سمجھتا

ہے تو اُس نے کفر کیا۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السلام فرماتے

ہیں: حرامِ قطعی مال صدقہ کر کے ثواب کی اُمید رکھنا کفر، فقیر کا

اسے حرامِ قطعی جانتے ہوئے دُعا دینا کفر، اور دینے والے کا اس

کی دعا پر آمین کہنا بھی کفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَادِ ج ۲ ص ۵۱۲)

”اللہ نے میری روزی ہی حرام میں رکھی ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ملاوٹ والا مال دھوکے سے بیچنے والے سے کہا گیا کہ آپ اس طرح

نہ کیا کریں۔ تو جواب دیا: ”کیا کروں! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری

روزی اسی میں رکھی ہے۔“ کہیں یہ کلمہ کفر تو نہیں؟

**جواب:** اگر قائل اپنے کام کو حرام ہی سمجھتا ہے تو چونکہ وہ اپنے اس ناجائز کام

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کیلئے تقدیر کو آڑ بناتا ہے اس لئے اس کا اس طرح کہنا سخت بے ادبی اور بے دینی کی بات ہے، یہ جملہ قائل کے مُنہ پھٹ ہونے اور اللہ تَوَابِ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بے خوف ہونے پر دال (علامت) ہے۔ اگر اسے صحیح معنوں میں خوفِ خدا ہوتا ہرگز اس کے مُنہ سے ایسا جملہ نہ نکلتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عقل دی ہے، خیر و شر اور حلال و حرام کو جُدا و ممتاز بیان فرما دیا گیا ہے۔ بندے کو جو ایک نُوْعِ اختیار دی گئی ہے اُسے بَرُوئے کار لاتے ہوئے کوئی تو اچھے کام اپناتا ہے، اور کوئی اپنے آپ کو بُرائی کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں گراتا ہے، کوئی حلال روزی کماتا ہے تو کوئی حرام کھاتا کھلاتا ہے۔ بروزِ قیامت اعمال کا حساب ہونا ہے، نیکی کی جزا ملے گی اور بُرائی کی سزا۔ قائل پر اپنے اس جملے سے توبہ ضروری ہے اور اسے حرام سے بچنا فرض ہے۔

### هُجُومِ مِیْنِ رَہِ کَر دِیْنِ کِی حِفَاظَتِ کِی دُشَوَارِی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حرام مال کی کُھوستیں بے شمار ہیں، ہمیشہ ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہنا چاہئے، نہ جانے کون سی ایسی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بھول ہو جائے کہ معاذ اللہ ایمان برباد ہو جائے۔ ایمان کی حفاظت اور رزقِ حلال کی فراہمی کی دشواری کے متعلق ایک عبرت انگیز حدیث ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بیاد ہے:

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی دیندار کا دین محفوظ نہ رہے گا سوائے اس شخص کے جو اپنے دین کو لے کر (یعنی اُس کی حفاظت کی خاطر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک سوراخ (یعنی غار) سے دوسرے سوراخ (یعنی غار) کی طرف بھاگ جائے۔ اُس وقت معیشت کا حصول اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کئے بغیر نہ ہوگا۔ پھر جب یہ صورتِ حال ہوگی تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں گے تو والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اور اگر اس کے والدین بھی نہ ہوں گے تو اس کی ہلاکت رشتہ داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہوگی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہوگا؟۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”وہ اسے مال کی کمی کا طعنہ دیں گے، اُس وقت وہ اپنے آپ کو ایسی جگہوں پر لے جائے گا جہاں وہ اپنی جان کو ہلاک کر لے گا۔“ (تو گویا انہیں کے ہاتھوں ہلاک

ہوا)۔ (الزهد للبيهقي ص ۱۸۳ رقم ۴۳۹)

## بہن سے نکاح کو جائز سمجھنا کیسا؟

**سوال:** اپنی بہن کے ساتھ نکاح کو حلال جاننے والے کیلئے کیا حکم شرعی ہے؟

**جواب:** ایسا شخص کافر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے

ہیں: مُحَرَّمَات (مثلاً، ماں، بہن، بیٹی، بھانجی، بھتیجی وغیرہ) سے نکاح کو

حلال سمجھنا، بلا ضرورت شرعی شراب (خمر) پینے یا مُردار کھانے یا

خون پینے یا خنزیر کا گوشت کھانے کو حلال سمجھنا کفر ہے۔

(مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۵۰۳)

## سود کو حلال جاننا

**سوال:** سود کو حلال جاننے والا کیسا ہے؟

**جواب:** کافر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: (بلا

اجازت شرعی) قتلِ نفس (یعنی قتلِ مسلم) کو یا یتیم کا مال کھا جانے کو یا

فرمانِ مصطفیٰ: (سُئِلَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنِ الرَّبِّ لَمْ يَسْمَعْ) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ سچ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

سُو د کو حلال سمجھنا کفر ہے۔ (مِنَعَ الرَّوْضِ ص ۴۶۸)

ہر حال میں گوشت کو حرام کہنے والے کا حکم

**سوال:** اُس کیلئے کیا حکم ہے جو یہ کہے: گوشت کھانا کسی بھی صورت میں حلال نہیں۔

**جواب:** مُطْلَقاً گوشت کو حرام کہنا کفر ہے کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے حلال کردہ

کو حرام ٹھہرانا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا

شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: نماز کا

مُنْكَر کافر ہے، روزہ کا منکر کافر ہے، جو نماز پڑھنے کو بُرا کہے،

نمازی پر نماز پڑھنے کی وجہ سے طعن و تشنیع کرے کافر ہے، روزہ

رکھنے کو جو بُرا کہے، روزہ دار پر روزہ کی وجہ سے طعن کرے وہ کافر

ہے، گوشت کھانے کو مُطْلَقاً حرام کہنا کفر ہے، قربانی کو ظلم کہنے

والا کافر ہے، ان اِعتقادوں والے مُطْلَقاً کُفَّار ہیں۔ پھر اگر اس

کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان کہتے یا کلمہ پڑھتے ہوں تو مُرْتَد ہیں

کہ (مرتدین) دنیا میں سب سے بدتر کافر ہیں، ان سے میل

جُو ل حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے جانا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔

حرام، مرجائیں تو ان کے جنازے کی نماز حرام۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۳۵۶)

## غَضَبُ كُوْحَلَالٍ كِهِنَا كِيسَا؟

**سؤال:** زید نے والدِ صاحب کے انتقال کے بعد دُرُوثا کو ان کا حق دینے کے

بجائے سارے مال پر غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ سمجھانے کی کوشش

کرنے پر اُس نے بغیر کسی حیلہ شرعیہ کے مطلقاً اس غصب کو حلال

قرار دیا۔ زید کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** مذکورہ غصب حرام ہے، غصب کی حرمت ضروریاتِ دین میں

سے ہے لہذا اگر واقعی زید نے غصب کو حلال قرار دیا ہے تو اُس پر

حکم کفر ہے۔ ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”اگر معلوم ہو جائے کہ اس نے حرام کو حلال

جانا تو اس وقت کُفر ہوگا بلکہ عِنْدَ التَّحْقِيقِ بِلَا شُبْہِ کُفر

ہوگا، کیونکہ کفر کا دار و مدار ضروریاتِ دین کے انکار پر ہے اور اس

میں شک نہیں کہ بغیر حیلہ شرعیہ مثلاً کسی سے اپنے حق کے بدلے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

لینا جبکہ وہ منکر ہو اور بغیر ایسی ضرورت جو اس کو مَحْمَصَہ (مثلاً

بھوک کی اضطراری حالت) میں مُبْتَلَا کر دے۔ غَضَب کی حُرْمَت

ضُروریاتِ دین میں سے ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۱۷۵)

## حرام کو حلال کہنے کے مُتَعَلِّقِ کُفْریات کی 11 مثالیں

﴿1﴾ جس نے کہا: ”میں حلال و حرام کو نہیں پہچانتا“ اس پر حکمِ کفر ہے جبکہ کہنے والا حرام و حلال کو برابر یعنی ایک طرح کا سمجھے۔

(مَنْعَ الرِّوَضِ ص ۴۷۳)

﴿2﴾ جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر ہو جائے گا،

یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذتہ ہو اور اس کی حرمت دلیل

قَطْعی سے ثابت ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۱۴۷ خلاصۃ الفتاویٰ

ج ۳ ص ۳۸۳) اور وہ ضروریاتِ دین کی حد تک ہو۔

﴿3﴾ رِزْقِ حرام کھانے کے بعد اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا کفر ہے کہ یہ رِزْقِ

حرام کھانے کو پسند کرنا ہے البتہ اگر مُطْلَقِ رِزْقِ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا

قطع نظر اس کے کہ یہ حرام ہے یا حلال تو حکمِ کفر نہیں۔

(مَنْعَ الرِّوَضِ ص ۴۶۲)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

﴿4﴾ مرد کیلئے ریشم کے حرام ہونے کا انکار کفر ہے۔ (اَيْضاً ص ۴۵۳-۴۵۴)

﴿5﴾ اجازتِ شرعی کے بغیر کہے: فلاں کا قتل حلال ہے اس پر حکمِ کفر ہے۔

(مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۲۸۵)

﴿6﴾ جس نے حرامِ اجماعی کی حرمت کا انکار کیا یا اس کی حرمت میں شک کیا تو

کافر ہے۔ جیسے شراب (خمر)، زنا، لواطت، سُدُود وغیرہا۔ (ایضاً ص ۵۰۳)

﴿7﴾ جو حرام کام کرنے والے کو بطورِ تحسین کہے: تو نے بہت اچھا کیا مثلاً

کسی کے قتلِ ناحق یا چوری کرنے پر کہے: تو نے اچھا کیا یہ کہنا کفر

ہے۔ (مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۲۸۵)

﴿8﴾ جس نے کہا: ”مال ہونا چاہیے حلال ہو یا حرام“ ایسے شخص پر کفر کا

خوف ہے۔ (اَيْضاً ص ۵۰۱)

﴿9﴾ بغیر کسی تاویل کے جس نے کہا: ”حرام میرے لئے حلال ہے۔“ یہ قول

کفر ہے۔ (اَيْضاً ص ۵۰۱)

﴿10﴾ کسی سے کہا گیا: تو حلال کھا۔ اُس نے کہا: ”حرام مجھے زیادہ پسند

ہے۔“ یہ قول کفر ہے۔ (اَيْضاً ص ۵۰۱)

﴿11﴾ کسی سے کہا گیا: حلال کھا۔ اُس نے کہا: مجھے حرام ہی چاہیے“

ایسے پر حکمِ کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۲)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## سُنّتوں کی توہین کے مُتَعَلِّق سُوالِ جِواب

**سُوال:** ایک عمل جو کہ سُنّت ہے، کسی نے اُس کی توہین کر دی، مگر اُس کو یہ معلوم نہیں کہ یہ سُنّت ہے، تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** جن باتوں کا سُنّت ہونا مشہور و معروف نہ ہو ان کی انجانے میں کی جانے والی توہین گُفْر نہیں لیکن اگر اس کا سُنّت ہونا معلوم ہو چکنے کے بعد پھر توہین آمیز کلمات سُنّت کی توہین کی نیت سے کہے تو اب گُفْر ہے۔

داڑھی کو چمگا ڈکے پر کہنا کیسا؟

**سُوال:** زید نے ایک مرتبہ شعراِ اسلامیہ داڑھی کے مُتَعَلِّق کہا کہ میں داڑھی نہیں رکھوں گا مجھے ان خُفّاش (یعنی چمگا ڈکے) کے پروں کی ضرورت نہیں۔ یہ بھی دین کے ساتھ استہزاء اور مَوْجِبِ اِرتداد و سُقوٹِ نکاح ہے یا نہیں؟ اور زید کا غُذْر کہ ہم کو مسئلہ معلوم نہ تھا لہذا ہمارا نکاح باقی ہے، شریعت میں مقبول ہے یا نہیں؟

**جواب:** میرے آقا علیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولینا شاہِ امام احمد رضا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُور و شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹا بڑھکتا اور ایک تیراٹا حد پہاڑ بنتا ہے۔

خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہ میں اسی طرح کا سوال ہوا تو جواب میں ارشاد فرمایا: داڑھی کے ساتھ استہزاء بھی ضرور کُفر ہے۔ زید کا ایمان زائل (برباد) اور نکاح باطل اور عذرِ جہل (مسئلہ معلوم نہ ہونے کا عذر) غلط و عاطل (یعنی بے کار) کہ زید نہ کسی دُور دراز پہاڑ کی تلی کارہنے والا ہے، نہ ابھی تازہ ہندو سے مسلمان ہوا ہے کہ اُسے نہ معلوم ہو کہ داڑھی شعائرِ اسلام ہے، اور شعائرِ اسلام سے استہزاء (ہنسی مذاق) اسلام سے استہزاء (مسخری کرنا) ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اس سے نکاح ٹوٹ جانا نہ جانتا ہو، مگر اس کا نہ جانا اس کے نکاح کو محفوظ نہ رکھے گا، شیشے پر پتھر پھینکنے شیشہ ضرور ٹوٹ جائے گا اگرچہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس سے ٹوٹ جاتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۲۱۵، ۲۱۶)

## پیر بچالے گا

**سوال:** یہ کہنا کیسا ہے؟ ”مجھے سنتوں پر بھروسہ نہیں میرے غوثِ پاک بہت بڑے ہیں، وہ بچالیں گے۔“

**جواب:** قائل کی مراد اگر یہ ہے کہ میرا عمل ناقص اور اخلاص سے خالی ہوتا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے اس لئے مجھے سُنّتوں یعنی اپنے علم و عمل پر بھروسہ نہیں ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے غوث پاک بروز قیامت میری شفاعت کر کے مجھے عذاب سے بچالیں گے۔ تو کَلِمَہ کُفْر نہیں اور اگر مَعَاذ اللہ سُنّت کی تَحْقِیر کے طور پر کہا تو کُفْر ہے۔ البتہ ایسے کلمے سے اجتراز (یعنی بچنا) ضروری ہے۔

### دارُھمی والے کو جنگلی کہنا کیسا؟

**سوال:** دارُھمی، زُلفوں اور عمامہ شریف والے کو جنگلی کہنا کیسا؟

**جواب:** بلاوجہ شرعی کسی بھی مسلمان کو جنگلی کہنا جائز نہیں کہ اس سے مسلمان کا

دل دُکھتا ہے۔ غمخوارِ امت، سراپا فضل و رحمت، جانِ عظمت و

شرافت، پیکرِ جو دو سخاوت، تاجدارِ رسالت، محبوبِ ربِّ عزت

عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”مَنْ اَذَى

مُسْلِمًا فَقَدْ اَذَانِي وَ مَنْ اَذَانِي فَقَدْ اَذَى اللّٰهَ“ یعنی جس نے

مسلمان کو اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی

گویا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اذیت دی۔ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۲ ص ۳۸۶

حدیث ۳۶۰۷) خیال رہے اگر مذکورہ جملہ مَعَاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُنّت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کی تخفیر و توہین کیلئے بولا گیا تو کفر ہے۔

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** واقعی بہت نازک دور آ گیا ہے۔ ایک مسلمان بالخصوص نوجوان جب داڑھی اور عمامہ شریف کی سُنّت اپناتا ہے تو شیطان بہر جاتا ہے، خاص کر اُس کے اہل خاندان کو خوب اُکساتا، اُس کے دوستوں کو بہکاتا اور نہ جانے کتنے ہی افراد کے ایمان کے لئے مسائل کھڑے کر دیتا ہے!

وہ دور آیا کہ دیوانہ نبی کیلئے  
ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

## کُفْرِیہ کلمات کی 21 مثالیں

﴿1﴾ کسی سے کہا گیا: داڑھی رکھ لو۔ اُس نے کہا: ”کام کی بات کرو۔“

یعنی داڑھی کو فُضُول و لَغْو سمجھا۔ یہ کَلِمَةُ کُفْرِ ہے۔ ہاں اگر

داڑھی کو فُضُول کہنا مقصود نہ تھا بلکہ سامنے والے کے خَلَطِ مَجْث

(خلن - ط - مَب - حَث - یعنی گفتگو میں جو موضوع چل رہا تھا کسی کا اُس سے

ہٹ کر دوسری بات شروع کر دینا) کرنے کے سبب کہا تو کفر نہیں مثلاً

پوچھا کچھ اور تھا مگر اگلے نے بے موقع کہہ دیا: ”داڑھی رکھ لو“ اس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

پر جواب دیا: ”کام کی بات کرو“ یعنی پہلے میرے سوال کا جواب تو

دیدو۔

﴿2﴾ مُطْلَقاً داڑھی کے سنت ہونے کا انکار کرنا کفر ہے۔

﴿3﴾ سنت کو حقیر سمجھتے ہوئے اُس کے ترک پر ہمیشگی کفر ہے۔

(مَنْحَ الرُّوضِ ص ۴۲۳)

﴿4﴾ کسی سے کہا کہ یہ کیا تو نے عمامہ وغیرہ پاگلوں والا لباس پہنا ہوا ہے!

یہ کَلِمَةُ کُفْرٍ ہے۔

﴿5﴾ سُنَّتِ کی تحقیر کفر ہے ﴿6﴾ جیسے داڑھی بڑھانا ﴿7﴾ مونچھیں کم کرنا

﴿8﴾ عمامہ باندھنا، ﴿9﴾ شملہ لٹکانا۔ ان کی اہانت (یعنی توہین)

کُفْرٍ ہے جبکہ سُنَّتِ کی توہین مقصود ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۱)

﴿10﴾ سُنَّتِ کی توہین کرتے ہوئے کسی سے کہا: ”تجھے داڑھی اچھی نہیں

لگ رہی“ یا ﴿11﴾ کہا: ”تیرا چہرہ داڑھی کے سبب بگڑ گیا ہے۔“

یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

﴿12﴾ سُنَّتِ کی توہین کرتے ہوئے، داڑھی کو مُرْسِ کہنا یا ﴿13﴾ داڑھی

والے کا مذاق اُڑاتے ہوئے اُس کو داڑھی والا بکرا کہنا دونوں

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زُور دو پڑھو تمہارا زُور مجھ تک پہنچتا ہے۔

## کفریات ہیں۔

﴿14﴾ عمامہ شریف کو زمین پر دے مارنا یا ﴿15﴾ پھاڑ ڈالنا یا ﴿16﴾ جلا

دینا یہ تینوں باتیں اگر سنت کی توہین کی نیت سے ہوں تو کفر ہیں۔

﴿17﴾ ”شبیو سے تو چہرہ نورانی ہو جاتا ہے اور داڑھی سے بے رونق۔“ یہ

## کَلِمَةُ کُفْرٍ ہے۔

﴿18﴾ کسی سے کہا گیا: سر منڈاؤ اور ﴿19﴾ ناخن کاٹو کہ یہ سنت ہے

اُس نے بطور انکار اور بطور رد کے سنت کو ٹھکراتے ہوئے کہا: میں

نہیں کرتا اگرچہ سنت ہی ہو۔ ایسے پر حکم کفر ہے اور یہی حکم ہر

سنت کے بارے میں ہے۔ (مَجْمَعُ الْاَنْهَرَج ۲ ص ۵۰۷)

﴿20﴾ داڑھی منڈانے کو سنت کہنا کَلِمَةُ کُفْرٍ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۲۶۶)

﴿21﴾ زید نے کھانے کے بعد انگلیاں چاٹیں۔ بکر نے ٹوکتے ہوئے کہا: یہ

تہذیب کے خلاف ہے۔ زید نے کہا: یہ سنتِ رسول ہے۔ بکر

نے بکا: یہ سنتِ رسول ہو تب بھی میری عقل میں نہیں آتا انگلیاں

چاٹنا خلافِ تہذیب ہی ہے۔ بکر پر حکم کفر ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

## کُفْرِيَه وَ سَاوِسْ كِه بَارِه مِيسْ سُوَالِ جَوَابِ ذِهْنِ مِيسْ كُفْرِيَه خِيَالَاتِ آنَا

**سؤال:** اُس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو کہتا ہے کہ پریشانی کے عالم میں میرے ذہن میں کُفْرِيَه خِيَالَاتِ آتے رہتے ہیں۔

**جواب:** ذہن میں کُفْرِيَه خِيَالَاتِ کا آنا اور انہیں بیان کرنے کو بُرا سمجھنا

عینِ ایمان کی علامت ہے کیونکہ کُفْرِيَه وَ سَاوِسْ شَيْطَانِ كِي طرف سے ہوتے ہیں اور وہ لَعِينِ مَرْدُودِ چاہتا ہے کہ مسلمان سے

ایمان کی دولت چھین لے۔ حضرت سَيِّدُنا ابوبہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نَحْيِ رَحْمَتِ، شَفِيعِ اُمَّتِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کی خدمتِ سراپا عظمت میں بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حاضر ہو کر عرض کی: ہمیں ایسے خيالات آتے ہیں کہ جنہیں بیان کرنا ہم

بہت بُرا سمجھتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا واقعی ایسا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد

فرمایا: ”یہ تو خالص ایمان کی نشانی ہے۔“ (مسلم ص ۸۰ حدیث ۱۳۲)



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی

اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”کفری بات کا دل میں خیال پیدا

ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی

علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔“

(بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۴) مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ وسوسے

اور ان کا علاج جدید حاصل کر کے پڑھ لیجئے۔

”مجھے فلاں کفریہ وسوسے آتے ہیں“ کہنا کیسا؟

سوال: اگر کسی کے سامنے تذکرہ کیا کہ مجھے فلاں فلاں کفریہ وسوسے آتے

ہیں، میں ان سے تنگ ہوں، مجھے کوئی علاج بتائیے۔ کیا اس

صورت میں بھی حکم کفر ہے؟

جواب: نہیں، اس صورت میں حکم کفر نہیں۔

## وَسَوَسُوں کے تین علاج

﴿1﴾ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ محبوب ربّ ذوالجلال،

شاہِ خوشحال، شہنشاہِ شیریں مقال، صاحبِ جو دو ووالِ عزّوجلّ و صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ باکمال ہے: لوگ ایک دوسرے سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ مخلوق کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا فرمایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جس کے دل میں اس قسم کا خیال آئے وہ یوں کہے: ”اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ“، یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ (صحیح مسلم ص ۸۱ حدیث ۲۱۲- (۱۳۴)، ۲۱۳)

﴿2﴾ مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: صوفیائے کرام (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام) فرماتے ہیں کہ: جو کوئی صبح و شام اکیس (21) بار لا حول شریف (یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ) پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو ان شاء اللہ (عَزَّوَجَلَّ) وسوسہ شیطانی سے اُمن میں رہے گا۔

(میراۃ المناجیح ج ۱ ص ۸۷)

﴿3﴾ مزید میراۃ جلد اول صفحہ 89 پر نماز میں آنے والے وسوسوں کا علاج بیان کرتے ہوئے مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ سے قبل تجربہ ہے کہ جو (تکبیر) تحریمہ سے پہلے اس

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

طرح (یعنی بائیں طرف تین بار) تھکتا کر کرا حول شریف پڑھ لے  
پھر تحریمہ کرے (یعنی نماز شروع کرے) دوران نماز میں نگاہ کی  
حفاظت کرے کہ قیام میں سجدہ گاہ (یعنی سجدہ کی جگہ) رُکوع میں  
پُشتِ قَدَم، سجدے میں ناک کے بانسے (یعنی ناک کی ہڈی پر)،  
جلسہ (دوسجدوں کے درمیان بیٹھنے میں) اور قعدہ (التحیات وغیرہ  
پڑھنے) میں گود میں (نظر) رکھے تو اِنْ شَاءَ اللّٰهُ نماز میں حُضُورِ  
(قلب یعنی خشوع و خضوع) نصیب ہوگا۔

نہ وسوسے آئیں نہ مجھے گندے خیالات

مزہل

کر ذہن کا اللہ عطا قفلِ مدینہ

## برے خاتمے کے خوف سے رونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں مال و دولت کا زور ہوتا ہے وہاں

چور آتا ہے اور جہاں کا میل ایمان ہوتا ہے وہاں ایمان کا چور

شیطان آتا ہے۔ وَسُوسوں کی طرف سے بالکل دھیان ہٹا دینا

بھی دافعِ وسوسہ ہے۔ ہاں مگر ایمان کی حفاظت سے غفلت برتنا

انتہائی خطرناک ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ایمان کی سلامتی کے بارے میں انتہائی مُتَفَكِّر (یعنی فکر مند) رہتے تھے۔ چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام سَيِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل کرتے ہیں: حضرت سَيِّدُنا سُفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بوقتِ وفات رونے اور چلّانے لگے۔ لوگوں نے دِلّاسہ دیتے ہوئے عرض کی: یاسیّدی! گھبرائیے نہیں، اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمَتِ پر نظر رکھئے۔ فرمایا: بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے اگر ایمان پر خاتمے کی ضمانت مل جائے تو پھر مجھے اِس بات کی پرواہ نہیں اگرچہ پہاڑوں کے برابر گناہوں کے ساتھ رُبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کروں۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۱۱) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کسے اُن پر رَحْمَتِ ہو اور ان کے صَدَقے ہماری مَغْفِرَتِ ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے

مُزَوَّجِل

ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

ضم مان مصلحتاً: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قرامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

## کُفَّار سے دوستی وغیرہ کے بارے میں سُوال جواب کافر سے دوستی رکھنا حرام ہے

**سُوال:** کافر سے دوستی رکھنا کیسا ہے؟

**جواب:** حرام ہے۔ یاد رکھئے! بُرّی صُحبت بُرّارنگ لاتی ہے، جو لوگ

کُفّار کے مُمالک میں تعلیم یا رُوزگار کے سلسلے میں جاتے اور وہاں

کُفّار کی صحبتیں اپناتے ہیں نیز جو لوگ اسلامی مُمالک میں بھی

کُفّار کو دوست بناتے اور ان سے دوستیاں رچاتے ہیں اُن سب

کے لئے لِحْمِ کُفْرِیّہ ہے۔ ”خَزَائِنُ العِرْفَانِ“ صَفْحہ 96 پر ہے:

”کُفّار سے دوستی و مَحَبَّتِ مَمْنُوع و حرام ہے۔ انہیں راز

دار بنانا، ان سے مُوالات (یعنی باہمی اتحاد) کرنا ناجائز ہے۔ اگر

جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صُرْفِ ظاہری برتاؤ جائز ہے۔“

پارہ 3 سورۃ الِ عِمْران کی 28 ویں آیت کریمہ میں خدائے

رَحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ کافر مانِ عبرت نشان ہے:

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ  
أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ  
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَئْسَ مِنَ  
اللَّهِ فِي شَيْءٍ

تَرْجَمَهُ كَنْزَ الْإِيمَانِ: مسلمان،  
کافروں کو اپنا دوست نہ بنا لیں  
مسلمانوں کے سوا، اور جو ایسا کرے  
گا اسے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے کچھ

(پ ۳ ال عمران ۲۸) علاقہ نہ رہا۔

## کافر سے مَحَبَّت کرنے کا حکم

سوال: کیا کافر سے مَحَبَّت بھی نہیں رکھ سکتے؟

جواب: جی نہیں۔ ان سے نہ دوستی رکھ سکتے ہیں نہ ہی مَحَبَّت۔ چنانچہ

مُفَسِّرِ شَهِيرِ حَكِيمِ الْأُمَّتِ حَضْرَتِ مُفْتِي أَحْمَدِ يَارْحَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْجَنَّةِ  
تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں: کُفَّار سے مَحَبَّت سخت منع ہے۔ اس  
کی مُمَانَعَت میں بہت آیتیں اور بے شمار حدیثیں وارد ہوئیں۔ رب

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

تعالیٰ فرماتا ہے:

تَرْجَمَهُ كَنْزَ الْاِيْمَانِ : يَهُودُو  
نصارى كود دوست نہ بناؤ۔

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصْرَى  
لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصْرَى  
أَوْلِيَاءَ ۗ (پ ۶ المائدہ ۵۱)

تَرْجَمَهُ كَنْزَ الْاِيْمَانِ : ميرے اور  
اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ  
أَوْلِيَاءَ (پ ۲۸ الممتحنہ ۱)

ہے:

تَرْجَمَهُ كَنْزَ الْاِيْمَانِ : تم نہ پاؤ  
گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں  
اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور پچھلے دن پر کہ دوستی  
کریں ان سے جنہوں نے اللہ  
(عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے رسول سے  
مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا  
بیٹے یا بھائی یا کنبہ والے ہوں۔ الخ

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ  
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ  
حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا  
آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ  
إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۗ

احادیث میں بھی اس کی سخت ممانعت آئی ہے مگر خیال رہے کہ  
تعلقات کی چند قسمیں ہیں اور ان کے جداگانہ احکام۔ دوستی،

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے نکل تمہارا گنہ گار پڑو دُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

مَحَبَّت ، مِيلَانِ طَبِج ، بَرِّ وَقْط ، قرابت داری ، ادائے حقوق ، دُنیوی معاملات ، مِيل جُول یعنی زَنَشْت و برخواست ۔ ان سب کے مختلف احکام ہیں ، دُنیوی معاملات یعنی تجارتی لین دین وغیرہ کُفَّار سے جائز ہے ۔ ادائے حقوق جائز ۔ کافر ماں باپ کا حق مادری و پدری ادا کیا جائے گا۔

بَرِّ وَقْط یعنی دُنیوی معاملات میں خوش اُسْلُوبی ، کُفَّار کے احسان کا احسان سے بدلہ ، یہ بھی جائز ہے ۔ مَحَبَّت کی تین صورتیں ہیں :

(1) کافر کے کفر سے مَحَبَّت اور اس (کفر) سے راضی ہونا ، یہ

کفر ہے (2) کُفَّار سے مَحَبَّت کہ کفر کو تو بُر ا جانے مگر اہل اسلام

کے مقابلے میں کُفَّار کی مدد کرے ، خواہ قرابت داری یا دُنیوی لالچ

یا کسی اور وجہ سے ۔ یہ سخت حرام ہے بلکہ اس کا انجام کفر ہے ۔ (3)

تیسرے کافر قرابت دار (یعنی رشتے دار) سے غیر اختیاری طبیعت کا

مِيلَان ۔ کافر بیٹے سے مَحَبَّتِ پُسری (یعنی بیٹے کی محبت) وغیرہ ۔ مگر

اس مَحَبَّت پر اتنی قدرت رکھے کہ جب اسلام و کفر کا مقابلہ

آپڑے تو بیٹے کا لحاظ نہ کرے ۔ یہ جائز ہے منع نہیں ۔ (کُفَّار سے)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مُحَبَّتِ كَامِيلِ جُولِ بَہْرِ حَالِ حَرَامِ ہے۔ ان آیات میں کُفَّارِ كِ  
غیر ضروری میل جُول اور دوستی سے منع کیا گیا ہے۔

(تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۴۲۲)

## کیا کافر سے ہاتھ ملا سکتے ہیں؟

سوال: کیا کافر سے ہاتھ ملا سکتے ہیں؟

جواب: منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی  
مُشْرِكِ سے ہاتھ ملائیں یا اسے کُنُیْتِ سے ذکر کریں یا اُس کے  
آتے وقت مرحبا کہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۱۴۹، حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۴۸ رقم ۱۳۷۹۴)

البتہ مجبوری میں جب ان کی طرف سے خطرہ ہو تو بے دلی کے ساتھ  
ہاتھ ملانے کی گنجائش ہے جیسا کہ مفسرِ شہیر حکیمِ الامت حضرت  
مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ کے تفسیرِ نعیمی جلد 3 صَفْحَہ 421 پر  
دیئے ہوئے مضمون کا خلاصہ ہے: ”بوقتِ ضرورت ان سے ہاتھ ملا  
سکتے ہیں مگر خبرِ دار دل میں ان سے محبت نہ رکھنا۔“ (تفسیرِ نعیمی)

## کافر کے پاس تعلیم حاصل کرنا کیسا؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹا بڑھکتا اور ایک تیراٹا حد پراز بتاتا ہے۔

**سوال:** کافر استاد کے پاس تعلیم حاصل کرنے کی شرعاً اجازت ہے یا نہیں؟

**جواب:** اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت،

مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: غیر

مذہب والیوں (یا والوں) کی صحبت آگ ہے، ذی علم عاقل بالغ

مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ عمران بن حطان

رقاشی کا قصہ مشہور ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا محدث

تھا، خارجی مذہب کی عورت کی صحبت میں معاذ اللہ خود خارجی

ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ اُسے سستی کرنا چاہتا ہے۔ جب صحبت

کی یہ حالت تو اُستاد بنا ناکس درجہ بدر ہے کہ اُستاد کا اثر بہت عظیم

اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سپردگی یا

شاگردی میں اپنے بچوں کو وہی دے گا جو (خود) آپ (ہی) دین

سے واسطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچوں کے بد دین ہو جانے کی پرواہ

نہیں رکھتا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۹۲)

**کافر کی دوستی ایمان کے لئے خطرناک ہے**

**سوال:** کیا کافر سے دوستی سے ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے؟

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو یا ککھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

**جواب:** جی ہاں۔ کُفّار کی صحبت بخدا بہت بڑی آفت ہے اور اس سے

ایمان برباد ہو سکتا ہے اور جو کُفّار کی صحبت یا ان کے جلسوں میں

میں شرکت کے باعث ایمان برباد کر بیٹھے گا وہ کس قدر بد نصیب

ہوگا۔ کافر کی دوستی کے سبب ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے والا بروز

قیامت دستِ حسرت ملتے ہوئے جو کچھ کہے گا اُس کا بیان کرتے ہوئے

پارہ 19 سورة الفرقان آیت نمبر 28 تا 29 میں ارشاد فرمایا جا رہا ہے:

يَوْمَ يَلْتَمِسُ الَّذِي كَفَرَ أَن يَرْتَدَّ إِلَىٰ آلِهِ فَلَا نَاجِيَ لَهُ مِن آلِهِ ذَاتِ الْعِرَابِ ﴿٢٨﴾

ترجمہ کنز الایمان: وائے خرابی

میری! ہائے! کسی طرح میں نے

فُلا نے کو دوست نہ بنایا ہوتا، بے شک

اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی

ہوئی نصیحت سے۔

(پ ۱۹ الفرقان ۲۸، ۲۹)

مفسر شہیر حکیم الأمت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ

فرماتے ہیں: شانِ مؤول: یہ آیت عقبہ بن معیط کے متعلق

نازل ہوئی جس نے اولاً کلمہ پڑھ لیا تھا پھر اُبی بن خلف کے کہنے

سے مُر تد ہو گیا۔ (اللہ عزوجل کے عطا کردہ علم غیب کے سبب) حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُس (عقبہ بن معیط) کے قتل کی خبر دی۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈر ڈر و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

چنانچہ وہ بد ر میں مارا گیا۔ اُبی بن خلف اس کا دوست تھا۔ اُسے (یعنی عقبہ بن معیط کو) قیامت میں اس (یعنی اُبی بن خلف) کی دوستی پر ندامت ہوگی۔ آیت کا شانِ نزول اگرچہ خاص ہے مگر اس کا حکم عام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں۔ اچھوں سے اُلفت، بُروں سے نفرت۔ اس لئے کُفّار ان دونوں (باتوں سے محرومی) پر کفِ افسوس ملیں گے۔ کُفّار سے دینی مَحَبَّت رکھنی کُفر ہے اور دنیاوی مَحَبَّتِ ضَعْفِ اَیْمَانِ (یعنی ایمان کی کمزوری)۔

(نور العرفان ص ۵۷۷، ۵۷۸)

**سوال:** کُفار کی جے پکارنا کیسا ہے؟

**جواب:** کُفر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

کافروں کی جے بولنا کُفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۷۴)

**کافر کی تعظیم کرنا کیسا؟**

**سوال:** کافر کی تعظیم کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

**جواب:** اجازت نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

سے نقل کرتے ہیں: اگر ذمی (1) کو تعظیماً سلام کرے کافر ہو

جائے گا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ (ذمّ مستخرج ۹ ص ۶۸۱) اگر مجوسی

کو بطور تعظیم ”اے استاذ“ کہا کافر ہو گیا۔ (ایضاً) مطلب یہ ہے کہ

اگر کافر کے کفر کو اچھا جان کر تعظیم کرے گا تو خود کافر ہو جائے گا۔

### بد مذہبوں سے سلام دعا کرنا کیسا؟

**سوال:** بد مذہبوں کو سلام اور ان کے ساتھ مضافہ (یعنی ہاتھ ملانا) وغیرہ کر سکتے

ہیں یا نہیں؟

**جواب:** نہیں کر سکتے۔ سلطانِ عرب، محبوب رب عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کافر مان عبرت نشان ہے: ”جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا

اُس سے بگشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش

آئے جس میں اُس کا دل خوش ہو، اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو

اللہ عزّوجلّ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اتاری۔“ (تاریخ بغداد

ج ۱۰ ص ۲۶۲) رسولِ نذیر، سراجِ منیر، محبوب ربّ قدر عزّوجلّ و

مدینہ

(1) جو کافر اسلامی سلطنت کو چڑھایا کرتا ہے اُس کو ذمی کہتے ہیں۔ اب دنیا میں کہیں

بھی کوئی کافر ذمی نہیں، سب کے سب کافر حربی ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلپذیر ہے: جس نے کسی بد مذہب کی (تعظیم و) توقیر کی اُس نے دین کے ڈھادینے پر مدد دی۔  
 (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۵ ص ۱۱۸ حدیث ۶۷۷۲) میرے آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد 21 صفحہ 184 پر فرماتے ہیں: سنیوں کو غیر مذہب والوں سے احتیاط (میل جول) ناجائز ہے خصوصاً یوں کہ وہ (بد مذہب) افسر ہوں یہ (سنی) ماتحت۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے):

وَ اِمَّا يُسِئْتُكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ (پ ۷ الانعام ۷۸)  
 ترجمہ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: تم ان سے دُور رہو اور وہ تم سے دُور رہیں، کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔  
 (مقدمہ صحیح مسلم ص ۹ حدیث ۷)

**كُفَّار كے ساتھ مشتركہ کھانا پکانا کیسا؟**

**سُوال:** پاکستان کے باہر ملازمت کرنے والے چھڑے افراد جن میں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُوڑو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

مسلمان اور کافر سبھی ہوتے ہیں، اکثر ایک ہی کمرے میں مل جُل کر رہتے اور مُشْتَرَاکَہ (مُشْرُکَہ) رَکْہَ کھانا پکا کر کھاتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** اس طرح کے ایک سُوَال کے جواب میں وقارُ المِلَّتِ حضرت مولینا

مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

مسلمان کو کسی غیر مسلم کے ساتھ دوستی اور مَحَبَّت کے تَعَلُّقَات

رکھنا جائز نہیں۔ لہذا صورتِ مَسْئُولَہ میں ایک ساتھ کھانا پکانا اور

مَحَبَّت کے تَعَلُّقَات قائم رکھنا جائز نہیں۔ اگر غیر مسلم کھانا وغیرہ

فروخت کرتا ہے تو اُس سے وہ چیزیں خرید کر کھانا جائز ہیں جن میں

گوشت کی ملاوٹ نہ ہو، گوشت غیر مسلم کا پکایا ہو مسلمان خرید کر

بھی نہیں کھا سکتا۔ (1) لہذا سب لوگ جب ایک مکان میں رہتے

ہیں تو مسلمانوں کو اپنے کھانے پینے کا انتظام علیحدہ کرنا چاہئے۔

(وقار الفتاوی ج ۱ ص ۳۳۵)

مدینہ

(1) مسلمان کا ذبح کیا ہو گوشت مسلمان ہی کی نگرانی میں اگر کافر اس طرح پکائے کہ

مسلمان کی نظر سے ایک لمحے کیلئے بھی اوجھل نہ ہو تو کھایا جا سکتا ہے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## اولیاء سے مَحَبَّت اور کُفَّار سے عداوت فرضِ اعظم ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولینا شاہ احمد رضا خان

علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”ہر مسلمان پر فرضِ اعظم ہے کہ

اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ کے تمام دوستوں (یعنی نبیوں، صحابیوں اور ولیوں وغیرہ)

سے مَحَبَّت اور اس کے سب دشمنوں (یعنی کافروں، بد مذہبوں، بے

دینوں اور مُرتدوں) سے عداوت رکھے۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کافروں کے پاس پڑھنے، ان کے

ساتھ مل جل کر کام کاج کرنے اور ان کی صحبت اختیار کرنے میں

ایمان کیلئے سخت خطرہ رہتا ہے کیوں کہ وقتاً فوقتاً دورانِ بات وہ

گُفْرِیَّات بکتے ہیں اور اگر شاگرد یا ملازم وغیرہ نے معنی سمجھنے

کے باوجود کسی قطعی گُفر پر مبنی جملے پر مُرُوَّتاً بھی ہاں میں ہاں کر

دی تو اس کا بھی ایمان برباد ہو گیا۔ اللّٰہُ رَحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان

سلامت رکھے۔ امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## کافر کا جھوٹا کھانا

سوال: کافر کا جھوٹا کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (ظہر اسلام) پر زود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے، تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

**جواب:** چنانچہ مناسب ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں پوچھا جانے

والا سوال اور اُس کے جواب کا اقتباس ملاحظہ ہو۔ سوال: کیا

فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی کافر ایک برتن

میں کھانا کھائے اور برتن میں کچھ کھانا باقی رہے تو باقی کھانا مسلمان

کھا سکتا ہے یا نہیں؟ الجواب: اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں

حضرت شیخ سعدی قدس سرہ پر کہ فرماتے ہیں:

نِیمْ خُورِدَةٌ سِگْ ہَمْ سِگْ رَا شَاہِدْ

(کُتے کا جھوٹا کتے ہی کے لائق ہے یعنی وہی کھائے)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۶۶۷)

## کافر کو تعویذ دینا کیسا؟

**سوال:** کیا کافر کو تعویذ دے سکتے ہیں؟

**جواب:** صرف ہندسات (یعنی اعداد) والے تعویذات دے سکتے ہیں۔

آیات اور اللہ و رسول غَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ناموں

والے تعویذات نہ دیئے جائیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت،

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ نبیوں ترین شخص ہے۔

امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: کافر کو اگر تعویذ دیا جائے تو ”مُضْمَر“ (یعنی پوشیدہ) جس میں ہند سے (یعنی اعداد) ہوتے ہیں نہ کہ ”مظہر“ جس میں کلام الہی، اسمائے الہی کے حروف ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۱۹۷)

## کیا مُرتد کو تعویذ دے سکتے ہیں؟

**سوال:** تو کیا مُرتد کو بھی تعویذ دے سکتے ہیں؟

**جواب:** بغیر مصلحت شرعی مُرتد کو تعویذ نہ دیا جائے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت،

امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: (جو کافر یا مُرتد) مسلمان کو ایذا دیا کرتا ہو اگرچہ رسائل کی تحریر یا مذہبی تقریر سے، اُس پر سے دفعِ بلا خواہ رفعِ مرض کا بھی نقش نہ دیا جائے۔ اور ایسا نہ ہو (یعنی مسلمان کو ایذا نہ دیتا ہو) اور اُس کام (یعنی تعویذ دینے) میں کسی مسلمان کا ذاتی نقصان بھی نہ ہو جب بھی مُرتدوں کا مُبتلائےِ بلا ہی رہنا بھلا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۶ ص ۲۰۸)

## کفار کے میلوں میں شرکت

**سوال:** کفار کے میلوں اور تہواروں میں بغیر کسی حاجت کے عام آدمی کا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑے۔

شریک ہونا کیسا؟

**جواب:** صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد

امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”کُفَّار کے میلوں،

تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوسِ مذہبی کی شان

وشوکت بڑھانا کُفر ہے۔“ جیسے رام لیلا اور جنم اسٹی اور رام نومی

وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۴)

**دسہرے میں شرکت فقہی کُفر ہے یا کلامی؟**

**سوال:** ہندوؤں کے مذہبی تہوار مثلاً دسہرے میں شرکت کرنا کیسا؟ اگر کُفر

ہے تو فقہی کُفر ہے یا کلامی کُفر؟

**جواب:** یہ فقہی کُفر ہے۔ اس کو کُفر لُزومی بھی بولتے ہیں۔ فقہی کُفر کا

مُرْتَبک اسلام سے خارج نہیں ہوتا، نہ اُس کا نکاح ٹوٹتا ہے نہ

بیعت۔ نیز اُس کے نیک اعمال بھی برباد نہیں ہوتے۔ تاہم اُسے

تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جاتا ہے۔ دسہرے میں

شرکت کے کلامی کُفر جسے **التزامی کُفر** بھی کہتے ہیں

ہونے کی بھی صورت ہے جس سے آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ بُحّہ دو سو بار رُزود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ہے۔ اس مسئلہ کو میرے آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک فتوے کے اس اقتباس سے سمجھئے چنانچہ فرماتے ہیں: جو مُرتکب کفرِ فقہی ہے جیسے دسہرے کی شرکت یا کافروں کی بچے بولنا اس پر تجدیدِ اسلام لازم ہے اور اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کرے اور جو قطعاً کافر ہو گیا جیسے دسہرے میں بطور مذکور ہنود (1) کے ساتھ ناقوس (یعنی سنگھ جو کہ ہندو پو جا کرتے وقت بجاتے ہیں) بجانے یا معبودانِ کفار پر پھول چڑھانے والا کافر مُرتد ہو گیا، اُس کی عورت نکاح سے نکل گئی، اگر تائب ہو اور اسلام لائے جب بھی عورت کو اختیار ہے بعدِ عدت جس سے چاہے نکاح کر لے۔ اور (مُرتد) بے توبہ مر جائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل و کفن دینا حرام، اس کے جنازے کی شرکت حرام، اسے مقابرِ مسلمین (یعنی مسلمانوں کے قبرستان) میں دفن کرنا حرام، اس پر (جنازہ کی) نماز پڑھنا حرام۔ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاَحْكَامِ (اس کے علاوہ دیگر احکام بھی)، وَاللّٰهُ

دینہ

(1) ہندو کی جمع ”ہنود“ ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر بڑا رُودِ شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۷۴)

## کُفَّار کے تہوار میں تحفے کا لین دین

**سوال:** کُفَّار کے تہوار کے موقع پر ان کو تحفے دینا کیسا ہے؟

**جواب:** حرام ہے اور اگر ان کے تہوار کی تعظیم کی نیت ہو تو کُفر۔ چنانچہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **نیرِ وز، مہرگان**

(آتش پرستوں کے تہوار) کے نام پر تحائف کا دینا حرام اور کافروں

کے تہواروں کی تعظیم مقصود ہو تو کُفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص

۶۷۳ مُلَخَّصًا) فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: جس

نے **نیرِ وز** (یعنی آتش پرستوں کی عید نوروز) کے دن مجوسیوں

(یعنی آگ کی پوجا کرنے والوں) کی طرف (اس دن کی تعظیم کی نیت

سے) کوئی تحفہ مثلاً فقط انڈا بھی اگر بھیجا تو اُس نے کُفر کیا۔

(مَنْحُ الرِّوَضِ ص ۴۹۹) جس نے کافروں کے تہوار کی تعظیم کے

لئے کوئی کام کیا مثلاً کوئی شے خریدی اُس پر حکم کُفر ہے۔ (فتاویٰ

قاضی خان ج ۲ ص ۴۶۹-۴۷۰ مُلَخَّصًا) صدرُ الشَّرِيعَةِ، بدرُ

الطَّرِيقَةِ حضرتِ عَلَامَہِ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فرماتے ہیں: کُفّار کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کُفّار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا (یعنی تحفہ دینا) جبکہ مقصود اُس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۴)

## مُشْرِكِ كِي بَخْشِشِ كَا عَقِيْدَه رَكْهْنَا كَيْسَا؟

**سوال:** زید کہتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو مُشْرِكِ کو بھی بخش کر داخل جَنّت فرمادے گا۔

**جواب:** زید بے قید کا یہ قول کُفْرِیہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ ہے کہ وہ مُشْرِكِ کو بھی نہیں بخشے گا چنانچہ پارہ 5 سورۃ النِّسَاء آیت نمبر 48

میں ارشادِ ربُّ العباد ہوتا ہے:

تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْاِيْمَانِ : بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کُفر کیا جائے اور کُفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ  
بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ  
لِمَنْ يَّشَاءُ ج

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## گھر میں کُفّار کے بُتوں کی تصاویر آویزاں کرنا

**سوال:** اپنے گھر میں کُفّار کے بُتوں کی تصاویر آویزاں کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”بُتوں کی ناپاک تصویروں

کو دیواروں پر آویزاں کرنا اگر ویسے عادت کے طور پر ہو کہ اس کو

پاگل لوگ مکانات کی زینت سمجھتے ہیں اور کسی کُفر کی طرف تجاوز

نہ کیا ہو تو یہ (اگرچہ کفر نہیں مگر) خبیث ترین کبیرہ گناہ ہے جو جہنم میں

لے جانے والا، فرشتوں کو دُور اور شیطانوں کو قریب کرنے والا

ہے۔ اور اگر یہ کام کُفّار کی رسم کو پسند کرتے ہوئے اور دوزخیوں

کے معبودوں کی تعظیم کے طور پر کیا ہو تو یہ صریح کُفر ہے جو اس کی

تکفیر کا باعث ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۴۸۷)

## کافر کے پاس نوکری کرنا کیسا؟

**سوال:** کافر کے پاس نوکری کرنا کیسا؟

**جواب:** میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: کافر کی نوکری مسلمان کے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

لیے وہی جائز ہے جس میں اسلام اور مسلم کی ذلت نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۱۲۱) بہر حال کافر کے یہاں ذلت کی نوکری جیسے اُس کے پاؤں دبانے، اُس کے یہاں گند (کچرا) اٹھانا، گندی نالیاں صاف کرنا وغیرہ جائز نہیں۔

**مُرتد کے یہاں مُلا زَمَت کر سکتے ہیں یا نہیں؟**

**سوال:** کیا مُرتد کے یہاں مُلا زَمَت کر سکتے ہیں؟ مُرتد کی نوکری کرنے والے کو کافر کہنا کیسا؟

**جواب:** مُرتد کے یہاں نوکری نہیں کر سکتے۔ مگر نوکری کرنے والا اس سے

کافر نہیں ہو جاتا۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

کافر اصلی غیر مُرتد کی وہ نوکری جس میں کوئی امر ناجائز شرعی کرنا نہ پڑے جائز ہے اور کسی دُنیوی معاملہ کی بات چیت اُس سے کرنا اور اس کے لئے کچھ دیر اُس کے پاس بیٹھنا بھی منع نہیں۔ اتنی بات پر (کسی مسلمان کو) کافر بلکہ فاسق بھی نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں مُرتد کے ساتھ یہ سب باتیں مُطلقاً منع ہیں اور کافر اُس وقت بھی (یعنی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

مُرتد کے پاس نوکری کی وجہ سے بھی) نہ ہوگا مگر یہ کہ اُس کے مذہب و عقیدہ کُفر پر مُطَّلَع ہو کر اُس کے کفر میں شک کرے تو البتہ کافر ہو جائے گا۔ بغیر ثبوتِ وجہ کُفر کے مسلمان کو کافر کہنا سخت عظیم گناہ ہے بلکہ حدیث میں فرمایا کہ وہ کہنا اُسی کہنے والے پر پلٹ آتا ہے۔  
وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالَى۔ وَاللّٰهُ تَعَالَى اعْلَم۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۹۱، ۵۹۲)

## کافروں کے محلّے سے جلدی گزر جائیے!

**سوال:** کافروں کی دُنویٰ مجالس (بیٹھکوں) میں شریک ہونا کیسا؟

**جواب:** میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: (کافروں کی مجالس) ہر وقت

مَعَاذَ اللّٰهِ مَحْکَلٌ نُّزُولِ لَعْنَتٍ ہیں (یعنی ان لوگوں کی بیٹھکیں ہر وقت لعنتیں

اُترنے کے مواقع ہیں) تو اُن سے دُوری بہتر، یہاں تک کہ علماء

فرماتے ہیں: ”اُن کے محلّے میں ہو کر گزر ہو تو شتابی کرتا ہوا (یعنی جھٹ

پٹ) نکل جائے۔“ وہاں آہستہ چلنا ناپسند رکھتے ہیں تو رُکنا ٹھہرنا

بِدَرَجۃٍ اُولٰی مَکْرُوہ۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۲۵) یہاں مکر وہ سے مُراد

مکر وہِ تَزییہہ ہے (ایضاً ص ۵۲۶) البتہ ان کی عبادت گاہوں میں جانا

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ سب سے زیادہ اور کسی مرتبہ سب سے کم دعا پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مکروہ تحریمی ہے کیونکہ وہ مجمعِ شیطین ہیں۔ (ایضاً ص ۵۲۴ ملخصاً)

**کفار کے محلّوں میں کاروبار کرنے جاسکتے ہیں یا نہیں؟**

**سوال:** کافروں کے محلّوں وغیرہ میں بغرضِ تجارت آنا جانا کیسا ہے؟

**جواب:** کافروں کے محلّوں وغیرہ میں (1) اگر کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرنا

پڑے مثلاً وہاں ناچ رنگ کی محفل نہ ہو (2) ان کا کوئی مذہبی تہوار نہ

ہو (3) یا وہاں ان کے کسی میلہ وغیرہ تماشادیکھنے کی نیت نہ ہو تو ان

صورتوں میں بغرضِ تجارت اور دیگر دنیوی کاموں کیلئے آنا جانا جائز

ہے لیکن پھر بھی مکروہ تنزیہی ضرور ہے اور بچنا بہتر ہے کہ کافروں

کے محلّوں اور گھروں سے دُور رہنے اور وہاں سے جلد گزر جانے ہی

میں عافیت ہے۔

**کافروں کے میلوں میں تجارت کیلئے جانا**

**سوال:** کیا کفار کے میلوں میں کاروبار کرنے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** کفار کے میلوں میں بغرضِ تجارت جانے کے متعلّق پوچھے

جانے والے سوال کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت،

امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جہنما کی۔

فرماتے ہیں: اگر وہ میلہ اُن کا مذہبی ہے جس میں جمع ہو کر اعلانِ کفر وادائے رُسومِ شرک کرینگے تو بقصدِ تجارت جانا بھی ناجائز و مکروہ تحریمی ہے، اور ہر مکروہ تحریمی صغیرہ اور ہر صغیرہ اصرار سے کبیرہ۔ مزید آگے چل کر جواز کی صورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اور اگر مجمع مذہبی نہیں بلکہ صرف لہو و لعب کا میلہ ہے تو محض بغرضِ تجارت جانا فی نفسہ ناجائز و ممنوع نہیں جبکہ کسی گناہ کی طرف مُوَدّی (یعنی گناہ کی جانب لے جانے والا) نہ ہو۔ یہ جواز بھی اُسی صورت میں ہے کہ اسے وہاں جانے میں کسی معصیت (گناہ) کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔ مثلاً جلسہ ناچ رنگ کا ہو اور اسے اُس سے دُور و بیگانہ موضع میں (یعنی دور الگ تھلگ) جگہ نہ ہو تو یہ جانا مُسْتَلْزِمِ معصیت (یعنی معصیت و گناہ کو لازم کرنے والا) ہوگا اور ہر مکرؤم معصیت، معصیت (یعنی جس کام یا طریق کار سے معصیت لازم آئے وہ خود معصیت ہے) اور جانا محض بغرضِ تجارت ہونہ کہ تماشا دیکھنے کی نیت (سے)، کہ اس نیت سے مُطْلَقًا ممنوع اگرچہ (وہ تقریب) غیر مذہبی ہو۔ اس لئے کہ ان کی عیدیں اور مجالس بدترین

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہد رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

قباحتوں (سخت بُری باتوں) اور رُسوا کُن منکرات (اور رسوا کرنے والی شرعی ممنوعات) پر مشتمل ہوتی ہیں اور حرام سے خوش ہونا (بھی) حرام ہے جیسا کہ دُرِّ مختار وغیرہ میں تصریح فرمائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک برتر اور خوب جاننے والا ہے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۲۳ تا ۵۲۶ کا مطالعہ فرمائیے)

## ارادہ کفر کے بارے میں سوال جواب

**سوال:** کسی شخص نے یہ جملہ کہا: ”اگر میرے اہل اہل کام نہ ہوا تو میں کافر ہو جاؤں گا۔“ تو کیا حکم ہوگا؟

**جواب:** وہ شخص یہ کہتے ہی کافر ہو گیا کہ یہ ارادہ کُفر ہے اور ارادہ کُفر بھی کُفر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد 2 صفحہ 279 پر ہے: بیوی نے

شوہر سے کہا، اگر تُو نے آئندہ مجھ پر زیادتی کی یا میرے لیے یہ چیز نہ خریدی تو میں کافر ہو جاؤں گی تو وہ ابھی سے ہی کافر ہو گئی۔

**”اللہ ورسول ایک ہیں“ کہنا کیسا؟**

**سوال:** زید نے کہا: میں کہتا ہوں: ”اللہ ورسول ایک ہیں، اس کہنے سے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوے تک تمہارا گنج پُر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

چاہے میں کافر ہی کیوں نہ ہو جاؤں۔“ زید کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فقہیہ ملتِ حضرت

علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے

ہیں: اگر زید نے یہ کہا کہ اللہ و رسول ایک ہیں اور مُراد یہ تھی کہ

باعتبارِ ذات ایک ہیں تو یہ کُفر ہے اور اگر مُراد یہ تھی کہ باعتبارِ

اطاعت ایک ہیں کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور

اللہ کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے تو کفر نہیں۔ مگر ایسے کلمات

سے جو مُوہمِ شرک یا کُفر (یعنی ایسی باتیں جس سے ذہن کفریہ یا شرکیہ

معنی کی طرف سبقت کرتا ہو) احتراز (یعنی بچنا) واجب ہے اور یہ کہنا

کہ ”چاہے میں اس کہنے سے کافر ہی کیوں نہ ہو جاؤں“ چونکہ

اس میں کُفر کے ساتھ اپنی رضا (مندی) ظاہر کر رہا ہے۔ لہذا یہ بھی

کُفر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد 2 صفحہ 235 میں ہے: مَنْ

يَرْضَى بِكُفْرِ نَفْسِهِ فَقَدْ كَفَرَ يَعْنِي ”جو شخص اپنے کُفر پر راضی ہو تو

وہ کافر ہو گیا۔“ لہذا زید توبہ کے ساتھ تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح بھی

کرے۔ وَهُوَ تَعَالَى أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ (فتاویٰ فیض الرُّسُول ج 1 ص ۴)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## ویزا فارم پر خود کو کرسچین لکھنا کیسا؟

**سوال:** مسلمان ایجنٹ نے کسی مسلمان کو ویزا فارم پر اپنے آپ کو کرسچین

لکھنے کا مشورہ دیا تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** مشورہ دینے والے ایجنٹ کا ایسا مشورہ دینا کفر ہے۔ جس کو مشورہ

دیا گیا اُسے لازم ہے کہ وہ اس مشورے کو مُسْتَرَد کر دے (یعنی نہ

مانے) فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”دوسرے کو کافر ہونے کا حکم یا

مشورہ دینے والے پر حکم کفر ہے، خواہ جس کو حکم یا مشورہ دیا گیا وہ

کفر کرے یا نہ کرے۔“ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۶)

## نوگری کی خاطر جھوٹ موٹ خود کو یہودی لکھنا کیسا؟

**سوال:** کُفار کے ممالک میں نوگری حاصل کرنے کیلئے ویزا فارم پر اپنے

آپ کو جھوٹ موٹ یہودی لکھ دینا کیسا ہے؟

**جواب:** کفر ہے۔ بعض لوگ جو ازالہ قرض و تنگدستی یا دولت کی زیادتی

کیلئے کُفار کے یہاں نوگری کی خاطر یا ویزا فارم پر یا کسی طرح کی

رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر خود کو عیسائی (کرسچین)،

یہودی، قادیانی یا کسی بھی کافر و مرتد گروہ کا ”فرد“ لکھتے یا لکھواتے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹا لڑکھتا اور ایک تیراٹا حد پیرا بتاتا ہے۔

ہیں ان پر حکم کفر ہے۔

”میں قادیانی ہو جاؤں گا“ کہنا کیسا؟

**سوال:** کسی سے مالی مدد کی درخواست کرتے ہوئے کہنا یا لکھنا کہ اگر آپ

نے میرا کام نہ کیا تو میں قادیانی یا کر سچین ہو جاؤں گا۔ یہ کیسا؟

**جواب:** کہنے والا کہتے ہی کافر ہو گیا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام

اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے

ہیں: ”عزوم کفر (یعنی کافر ہونے کا ارادہ کرنا) فی الحال (یعنی ابھی سے

ہی) کفر ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۲۹۳)

**ایک مغرور کا عبرتناک انجام**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہم سب کو ایمان کی حفاظت کی ضرور

ضرور ضرور فکر کرنی چاہئے۔ فُضُول بک بک کی عادت، گناہوں کی

بُری نِصَلت، بے باکی و غفلت اور عُرُور و نَخْوَت وغیرہ بڑے

خطرناک باطنی امراض ہیں۔ ان وُجُوہات کی بنا پر یا دوسروں کو

بلا اجازتِ شرعی جھاڑنے، لتاڑنے کی بُری لت وغیرہ کے سبب

ایمان برباد ہو گیا تو کیا ہوگا! حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیّدنا امام

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل کرتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک مغرور آدمی اپنے بند کمرے میں کسی کے ساتھ تنہائی میں تھا کہ اتنے میں ایک شخص اُس کی طرف ایک دم لپکا۔ اُس مغرور نے کہا: اندر داخلے کی تمہیں کس نے اجازت دی اور تم ہو کون؟ تو وارد نے کہا: مجھے اس گھر کے مالک نے اجازت دی اور میں وہ ہوں جسے کوئی دربان نہیں روک سکتا، مجھے بادشاہوں سے بھی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی، نہ مجھے کسی کا دبدبہ ڈرا سکتا ہے، نہ ہی مجھ سے کوئی مغرور دوسرے کو شکست دے سکتا ہے۔ یہ سُن کر وہ مغرور آدمی خوف سے تھرّاتا ہوا منہ کے بل گر پڑا، پھر انتہائی ذلت کے ساتھ منہ اٹھا کر بولا: آپ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيهِ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ معلوم ہوتے ہیں! فرمایا: ہاں میں مَلِكُ الْمَوْتِ ہوں۔ اُس نے عرض کی: کیا مجھے مُہنّت مل سکتی ہے تاکہ توبہ کر کے نیکیوں کا عہد کروں؟ فرمایا: نہیں، تمہارے سانس پورے ہو چکے ہیں۔ بولا: مجھے کہاں لے جائیں گے؟ فرمایا: ”اُس مقام پر جہاں تُو نے اعمال بھیجے ہیں، اور اُس گھر کی طرف جو تُو نے تیار کیا ہے۔“ کہا:



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈر و ڈپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

افسوس! میں نے نہ کوئی نیکیاں آگے بھیجی ہیں نہ ہی کوئی اچھا گھرتیار کیا ہے۔ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے فرمایا: پھر تو تجھے اُس بھڑکتی آگ کی طرف لے جایا جائے گا جو تیرا گوشت پوست نوج لیگی۔ یہ کہہ کر مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے اُس کی روح قبض کر لی اور وہ مُردہ ہو کر گر پڑا۔ گھر میں گہرا م پڑ گیا، چیخ و پکار اور رونا دھونا مچ گیا۔ اس واقعے کے راوی حضرت سیدنا یزید رقاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اگر ان سو گواروں کو اُس کے ”برے انجام“ کا پتا چل جاتا تو اس سے بھی زیادہ رونا دھونا مچاتے۔

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۲۱۶)

## موت کے وقت سَلْبِ اِيْمَانِ کا اندیشہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کی بے انتہا مَحَبَّت، حلال و حرام کی پرواہ کئے بغیر دھن کمانے کی دھن اور گناہوں کی کثرت کی حُوسَت بسا اوقات دل سے دین و ایمان کی قدر و منزلت نکال دیتی، گُفر پر خاتمے کا سبب بنتی اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ سچ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا ارشاد ہے: عُلَمَائے کرام فرماتے ہیں، جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو فُزوع کے وَقْت اُس کا ایمان سَلْب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ ۳۹۰ ص ۳۹۰)

حضرت سیدنا سہیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: صِدِّیقین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین ہر لمحہ مُرے خاتمی کے احساس سے خوفزدہ رہتے ہیں اور ایسوں ہی کیلئے پارہ 18 سورۃ الْمُؤْمِنون کی آیت نمبر 60 میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ

ترجمہ کنز الایمان: اور ان کے دل ڈر رہے ہیں۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۱۱)

آہ! سَلْبِ ایمان کا خوف کھائے جاتا ہے

کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

”کفر سے بچو“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے 8 کُفْرِیَّات کی نشاندہی

﴿1﴾ کفر کو ہلکا جاننا بھی کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۳۲۳)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

﴿2﴾ اپنے کفر کا اقرار کرنے والا کافر ہے۔ (ایضاً ص ۳۶۶)

﴿3﴾ اگر کسی آدمی کو کفر کرنے کا حکم یا ﴿4﴾ مشورہ دیا اگرچہ مذاق کے طور پر

ہو یا ﴿5﴾ اس بات کا عزم کیا کہ وہ (یعنی خود) کسی کو کفر کرنے کا

حکم یا ﴿6﴾ مشورہ دے گا تو اس پر حکم کفر ہے، کیونکہ کفر پر راضی

ہونا کفر ہے، خواہ اپنے کافر ہونے پر راضی ہو یا ﴿7﴾ دوسرے

کے۔ (فتاویٰ خانیہ ج ۴ ص ۴۶۶، اَلْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص

۲۰۸) ﴿8﴾ دوسرے کے کفر پر راضی ہونا اگر اپنی دشمنی و عداوت

کی وجہ سے ہو تو کفر نہیں اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان میں گستاخی

کی نیت سے ہو تو کفر ہے۔ (فتاویٰ تاتار خانیہ ج ۵ ص ۴۶۰)

## کُفْرُ پر مجبور کئے جانے کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: اگر کسی کو کفر کرنے پر مجبور کیا جائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی شخص قتل کر دینے یا جسم کا کوئی عُضْو (عُضْو۔ وَ) کاٹ ڈالنے

یا شدید مار مارنے کی صحیح دھمکی دے کر کفر کرنے کا حکم دے اور

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

جس کو دھمکی دی گئی وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم جو کچھ کہہ رہا ہے کر گزرے گا۔ تو اب ظاہری طور پر کلمہ کُفْر بکنے یا بُت کو سجدہ وغیرہ کرنے کی رُخصت ہے اور دل حسبِ سابق ایمان پر مطمئن ہونے کی صورت میں کافر نہ ہوگا۔ (دُرِّمُخْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۹ ص ۲۲۶)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ پارہ 14 سورہ نَحْل آیت نمبر 106 میں ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ  
اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَّقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ  
بِالْاِيْمَانِ (پ ۱۴ نَحْل ۱۰۶)

تَرْجَمَةٌ كُنْزُ الْاِيْمَانِ: جو ایمان  
لا کر اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کا منکر ہو سو اس  
کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل  
ایمان پر جما ہوا ہو۔

## مجبوری میں تَوْرِيہ کی صورتیں

**سوال:** اگر اہ شرعی پائے جانے کی صورت میں اگر کوئی ”تَوْرِيہ“ کرنا جانتا ہو تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** اس کی مُخْتَلَف صورتوں کا بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّرِيعَہ، بدرُ الطَّرِيقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی عظمیٰ علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”اُس شخص کو چاہئے کہ اپنے قول

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

و فعل میں ”تَوْرِيَه“ کرے یعنی اگرچہ قول یا فعل کا ظاہر کفر ہو مگر اس کی نیت ایسی ہو کہ کفر نہ رہے مثلاً اس کو مجبور کیا گیا کہ مَعَاذَ اللّٰهِ بُت کو سجدہ کرے اور اس نے سجدہ کیا تو یہ نیت کرے کہ بُت کو نہیں بلکہ خدا کو سجدہ کرتا ہوں۔ يَمَعَاذَ اللّٰهِ سرکار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرنے پر مجبور کیا گیا تو (گستاخی کرتے وقت) کسی دوسرے شخص کی نیت کرے جس کا نام محمد ہو۔ اور اگر اس شخص کے دل میں تَوْرِيَه کا خیال آیا مگر تَوْرِيَه نہ کیا یعنی خدا کے لئے سجدہ کی نیت نہیں کی تو یہ شخص کافر ہو جائیگا اور اس کی عورت نکاح سے خارج ہو جائے گی اور اگر اس شخص کو تَوْرِيَه کا دھیان ہی نہیں آیا کہ تَوْرِيَه کرتا اور بُت کو ہی سجدہ کیا مگر دل سے اس کا منکر (یعنی انکاری) ہے تو اس صورت میں کافر نہیں ہوگا۔“

(بہارِ شریعت حصہ ۱۵ ص ۷، ذمّہ مختار، ردّ المحتار ج ۹ ص ۲۲۶)

## تَوْرِيَه کی تعریف اور اس کا آسان طریقہ

سوال: ابھی آپ نے جو بہارِ شریعت کا جُزئیہ (جوزئیہ) بتایا اُس کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم زمین (ظہیر السلام) پر ڈرودیاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے۔ تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

تسہیل یعنی آسان لفظوں میں وضاحت کر دیجئے اور توریہ کرنے کا آسان طریقہ بھی بتا دیجئے۔

**جواب:** توریہ کے معنی ہیں ظاہری الفاظ کچھ ہوں اور مراد کچھ۔ مثلاً کسی

نے کہا: کھانا کھا لیجئے۔ حالانکہ آپ نے کھانا نہیں کھایا تھا پھر بھی

جواب یہ دیا کہ ”میں نے کھانا کھا لیا ہے۔“ یہ جھوٹ ہوا۔ اگر یہ

جواب دیتے وقت دل میں یہ نیت تھی کہ ”میں نے کل کھانا کھا لیا

ہے،“ تو یہ توریہ ہوا۔ مگر یاد رکھئے! بلا اجازت شرعی توریہ کرنا جائز

نہیں۔ چنانچہ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: توریہ یعنی

لفظ کے جو ظاہر معنی ہیں وہ غلط ہیں مگر اس نے دوسرے معنی مراد

لیے جو صحیح ہیں۔ ایسا کرنا بلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز

ہے۔ توریہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کے لیے بلا یا وہ کہتا

ہے میں نے کھانا کھا لیا۔ اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ اس وقت کا

کھانا کھا لیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جھوٹ میں

داخل ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۶۰-۱۶۱، عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۲) اب

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

اصل مسئلہ (مَسْـَـئَـلَہ)۔ ع۔ لہ) سمجھنے کی کوشش فرمائیے مثلاً کسی نے آپ کو گن پوائنٹ پر لے کر بت سامنے رکھا اور مَعَاذِ اللّٰهِ کہا: ”اس کو سجدہ کرو۔“ اگر آپ جانتے ہیں کہ اس کی بات نہیں مانوں گا تو واقعی یہ گولی مار دے گا تو اب سجدہ کرنے میں یہ نیت کیجئے کہ ”میں بت کو نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سجدہ کر رہا ہوں۔“ یا اسی طرح اُس نے کہا کہ مَعَاذِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کُوْفُلًاں گالی دو۔ تو گالی بکتے وقت مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیت نہیں بلکہ کسی دوسرے ایسے شخص کی نیت کر لے جس کا نام محمد ہو مثلاً اپنے بھائی یا دوست یا پڑوسی کا نام محمد ہے تو اُس کا تصوّر باندھ لے کہ میں اُس محمد نامی آدمی کو گالی دے رہا ہوں۔ تو یہ کام مسئلہ جاننے، طریقہ معلوم ہونے، اُس وقت یاد ہونے اور ممکن ہونے کے باوجود اگر یہاں تو یہ نہیں کریگا تو کفر کرنے کی صورت میں خود کافر ہو جائے گا اور اگر اُس وقت تو یہ کی طرف توجّہ نہ گئی تو بت کو سجدہ کرتے وقت یا کفر یہ بات بکتے وقت دل ایمان پر مطمئن ہے اور جو کچھ کرنے لگا ہے اُس کا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و دپاک نہ پڑے۔

دل اندر سے انکاری ہے تو اب کافر نہ ہوگا۔

کیا جان بچانے کیلئے بظاہر کفریہ فعل کرنا ضروری ہے؟

**سوال:** اگر کوئی مسلح کافر قتل کی صحیح دھمکی دیکر بُت کو سجدہ کرنے کا حکم دے تو

کیا جان بچانے کیلئے بُت کو سجدہ کرنا ضروری ہو جائے گا؟

**جواب:** ایسی صورت میں ”رخصت“ یہ ہے کہ بُت کو سجدہ کر لے جبکہ دل

ایمان پر مطمئن ہو اور ”عَزِيْمَت“ (جو کہ افضل ہے وہ) یہ ہے کہ جان

قربان کر دے مگر بُت کو سجدہ نہ کرے۔

ہدایہ شریف میں ہے: ”اگر جان سے مار ڈالنے یا جسم کے کسی

عَضْو کو ضائع کر دینے کی صحیح دھمکی دیکر کسی سے کہا جائے کہ

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کا انکار کر یا مَعَاذِ اللّٰهِ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کو گالی دے تو اس کو اجازت ہے کہ اس بات کا اظہار کر دے جو

اُسے (ظالم کی طرف سے) حکم دیا گیا اور تُوْر یہ کرے۔ پس اگر اس

نے (ظالم کے کہنے کے مطابق) ظاہر کر دیا اس حال میں کہ اس کا دل

ایمان پر جما ہوا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اگر صَبْر کرے یہاں

تک کہ شہید کر دیا جائے اور کُفر کو ظاہر نہ کرے تو اس کو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز د پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہو گے۔

کے ہاں اَجْر ملے گا۔“ (ہدایہ ج ۲ ص ۲۷۴ مَلَخَّصًا)

## عزیمت کی مشہور ترین مثال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اکراہِ شرعی پایا جائے اُس وقت

رخصت ہے کہ دشمن کے مطالبہ پر گُفْر یہ کلمہ کہہ دے یا کفریہ فعل

بجالائے۔ (جبکہ دل ایمان پر جما ہوا ہو) اور جان بچالے اور

عزیمت یہ ہے کہ جان دیدے مگر دشمن کے دیئے جانے والے

خلافِ شریعت حکم پر عمل نہ کرے اور عَزْمِیَّت کی فضیلت زیادہ

ہے۔ عَزْمِیَّت کی مشہور ترین مثال کربلا کا دردناک واقعہ ہے جس

میں رخصت ہونے کے باوجود امامِ عالی مقام سپیدِ نا امام حسین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے عَزْمِیَّت پر عمل کیا اور بزیدِ پلید کی بیعت سے انکار

کر کے اہلِ بیتِ اطہار اور رُفُقائے جانشا رسیمیت اپنی جان قربان کر

دی۔

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے

علمیہ ۱۹۷۱

جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلبیت

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْ أَنْ بِرَحْمَتِ هُوَ أَوْرَانِ كَيْ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر بڑا رُودِ شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

### صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَزِمْتَ بِرَعْلٍ كَرْنِي وَالْجَوَانِ مَرْدُولِ  
سے تاریخِ اسلام کے اوراق بھرے پڑے ہیں، اس ضمن میں دو  
حکایات پڑھئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے۔

### (1) صحابی نے جان قربان کر دی

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ  
(نُبُوت کے جھوٹے دعویٰ دار) مُسَيِّلَمَةَ كَذَّابِ كِ جاسوس دو  
مسلمانوں کو پکڑ کر اس کے پاس لے آئے۔ اس نے ایک سے  
پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ (سیدنا) مُحَمَّدٌ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)  
اللہ کے رسول ہیں؟ اُس مسلمان نے کہا: ہاں۔ پھر مُسَيِّلَمَةَ نے  
پوچھا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ فرمایا:  
”ایسی بات سننے سے میرے کان بہرے ہیں۔“ اس پر اُس ظالم  
نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر اُس نے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

دوسرے مسلمان سے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ (سیدنا) محمد

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں؟ اُس نے کہا: ہاں،

پھر اس نے پوچھا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول

ہوں؟ اُس نے کہا: ہاں۔ پس مُسَيِّمَہ نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر وہ

نبی کریم، رءُوف رحیم، محبوب ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وِصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا اور اپنا ماجرا سنایا۔ رسول

اللہ عَزَّوَجَلَّ وِصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وِوَسَلَّمَ نے فرمایا: رہا تمہارا ساتھی تو وہ

اپنے ایمان پر قائم رہا (یعنی اس نے عزمیت پر عمل کیا) اور رہے تم تو

تم نے رخصت پر عمل کیا۔ (مُصَنَّف ابن شیبہ ج ۷ ص ۶۲۲) دیکھا

آپ نے! وہ صحابی اپنی جان پر کھیل گئے مگر **كَلِمَةُ كُفْرٍ** زَبَان پر

نہ لائے۔ **اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ اُنْ** پر رَحْمَتِ هُو

اور ان کے صَدَقے ہماری مَفْرِتِ هُو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وِوَسَلَّمَ

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے

یہ سر رہ جائے یا کٹ جائے وہ پروا نہیں کرتے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## (2) یہ اک جاں کیا ہے کروڑوں -----

حضرت سیدنا عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کورومیوں نے قید کر لیا اور اپنے بادشاہ کے پاس لے آئے۔ اُس نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نصرائیت قبول کر لو، میں تمہیں اقتدار میں بھی شریک کر لوں گا اور اپنی بیٹی کا رشتہ بھی دوں گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”اگر تو اپنا تمام مال و ملکیت بلکہ اس کے ساتھ اہل عرب کی ساری کی ساری دولت بھی اگر اس شرط پر دے کہ میں ایک لمحہ کے لیے اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دین سے پھر جاؤں تو پھر بھی میں قبول نہیں کروں گا۔“ بادشاہ نے کہا کہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو چاہو کرو۔ چنانچہ بادشاہ کے حکم سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سولی پر لٹکا دیا گیا اور تیر اندازوں کو کہا کہ ان کے ہاتھوں اور پاؤں پر آہستہ آہستہ چوٹیں لگاؤ۔ انہوں نے ایسا کرنا شروع کیا، اس دوران بادشاہ برابر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نصرائیت (یعنی کرسچین مذہب) پیش کرتا رہا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبر و استقلال

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کا دامن مضبوطی سے تھامے ہوئے ڈٹے رہے۔ پھر اُس نے سُولی سے اُتارنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے تانبے کی ایک دیگ تپانے کا حکم دیا اور ایک مسلمان قیدی کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پتی ہوئی دیگ میں ڈلوادیا اور اُس نے وہیں تڑپ کر جان دے دی۔ اس کے بعد پھر بادشاہ نے کوشش کی کہ یہ نصرانیّت (یعنی کرسچین مذہب) قبول کر لیں لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف انکار کر دیا۔ آخر بادشاہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی گرم گرم دیگ میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔ جب جلا د انھیں اُٹھا کر اس پتی ہوئی دیگ کی طرف لیجا رہے تھے تو بے ساختہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ کو کچھ اُمید پیدا ہوئی کہ شاید اب اسلام کو چھوڑ کر میرا مذہب قبول کر لیں گے۔ اس نے واپس لانے کا حکم دیا، رونے کی وجہ پوچھی۔ لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرما کر اس کی اُمیدوں پر پانی پھیر دیا کہ مجھے رونا اس بات پر آیا کہ میری صرف ایک ہی جان ہے جسے آگ میں ڈالا جا رہا ہے، کاش! میرے پاس

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اتنی جانیں ہوتیں جتنے میرے جسم پر بال ہیں اور میں سب کو  
راہ خدا میں قربان کر دیتا۔

بادشاہ (صحابی رسول کی زبردست استقامت دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا اور  
اس نے کہا: اس طرح کرو کہ میرے سر کو بوسہ دے دو میں تمہیں  
آزاد کروں گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میرے ساتھ  
سارے مسلمان قیدیوں کو بھی رہا کر دو گے؟ اُس نے کہا: ہاں۔  
چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کے سر کو چوما۔ بادشاہ نے آپ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور تمام مسلمان قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ (تاریخ دمشق لابن  
عساکر ج ۲ ص ۳۵۹ وغیرہ مُلَخَّصاً) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّ وَجَلَّ كِي  
أَنْ بِرَحْمَتِ هُوَ أَوْرَانِ كَعِ صَدَقَةِ هَمَارِي مَغْفِرَتِ  
هُوَ۔** امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جسے آزاد کرے قامتِ شہ کا صدقہ

رہے فتنوں سے وہ تاروزِ قیامت محفوظ (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

## ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابی رسول حضرت

سیدنا عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ استقامت کے کس

قد رزبردست پہاڑ تھے، شریعت کی دی ہوئی رخصت کے

مطابق تو ریبہ کے ذریعے اپنی جان بچانے کیلئے راضی نہ ہوئے

بلکہ عزیمت پر عمل کرتے ہوئے اپنے موقف (نقطہ نظر) پر ڈٹے

رہے، اور اگر غم تھا، صدمہ تھا، تڑپ تھی تو یہ تھی کہ کاش میرے رُوئیں

رُوئیں میں ایک ایک جان ہوتی اور میں اپنی کروڑوں جانوں کو

اپنے پیارے پیارے اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ پر قربان کر دیتا۔ پھر

جب عزیمت پر قائم رہتے ہوئے جان بچنے کی صورت درپیش

ہوئی تب بھی فقط اپنی فکر نہ کی بلکہ مسلمانوں کی زبردست خیر خواہی

کی مثال قائم کرتے ہوئے سارے ہی مسلمان قیدیوں کی رہائی کی

ترکیب فرمائی۔

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں

ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## کُفْرِیَّہ افعال کے بارے میں سُوال جواب

**سُوال:** جس طرح کفر یہ اقوال ہوتے ہیں کیا اسی طرح کفر یہ افعال بھی ہوتے ہیں؟

**جواب:** جی ہاں۔ چنانچہ صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عملِ جَوَاحِرِ

(یعنی ظاہری اعضاء کے ذریعے کئے جانے والے عمل) داخلِ ایمان

نہیں۔ البتہ بعض اعمال جو قطعاً مُنافِیِ ایمان (یعنی یقینی طور پر ایمان

کے اُلٹ) ہوں اُن کے مُرتکب کو کافر کہا جائیگا۔ جیسے بُت یا چاند

سورج کو سجدہ کرنا اور قتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مُصحف شریف (یعنی

قرانِ پاک) یا کعبہِ مُعظَّمہ کی توہین اور کسی سُنّت کو ہلکا بتانا یہ باتیں

یقیناً کُفر ہیں۔ یوہیں بعض اعمال کُفر کی علامت ہیں جیسے زُتار

باندھنا (1)، سر پر چُٹیا رکھنا، قشقہ (یعنی ہندوؤں کی طرح پیشانی پر

دینہ

(1) (۱) زُتار یعنی وہ دھاگہ جو ہندو گلے اور بغل کے درمیان ڈالے رہتے ہیں نیز

(۲) وہ دھاگہ یا زنجیر جو عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مخصوص قسم کا ٹیکا) لگانا۔ ایسے افعال کے مرتکب کو فہمائے کرام رَحْمَتِ اللّٰهِ السَّلَام کافر کہتے ہیں۔ توجب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائیگا۔ (بہارِ شریعت حصہ اول ص ۹۴)

## ماتھے پر قشقہ لگانا کیسا؟

**سوال:** ماتھے (یعنی پیشانی) پر ہندوؤں کی طرح قشقہ لگانا کیسا؟

**جواب:** کفر ہے۔ اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ شریف کے ایک سوال کا خلاصہ اور اس کا جواب نقل کرتا ہوں۔ سوال: ہندوستان میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے ایک مشترکہ جلسے میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو چمَدَن (قشقہ، ٹیکا) لگایا تو بعضوں نے نہیں لگوایا اور بعضوں نے روکا نہیں (یعنی منع نہیں کیا) بلکہ لگوایا پھر بعد کو اسی وقت یا تھوڑی دیر کے بعد صاف کر لیا اور کچھ لوگوں نے لگا رہنے دیا اور اسی حال میں گھر لوٹے یا شام تک لگا رہنے دیا۔ ان تین طرح کے لوگوں کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے؟ **الجواب:** اُس جلسے میں شرکت حرام سخت حرام تھی بلکہ فہمائے کرام رَحْمَتِ اللّٰهِ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

السلام) کے طور پر حکم سخت تر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: جو کسی مشرک کے ساتھ میل جول رکھے اور اُس کے ساتھ سکونت پذیر رہے تو وہ بھی اُسی جیسا ہے۔ (سُنَنُ ابی داؤد ج ۳ ص ۱۲۲ حدیث ۲۷۸۷) دوسری حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے کسی قوم کی کثرت بڑھائی وہ انہی میں سے ہے۔ (تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۴۲ حدیث ۵۱۶۷) قَسْمَهُ (ٹیکا) کہ ماتھے (یعنی پیشانی) پر لگایا جاتا ہے صرف شعائر کفار نہیں بلکہ خاص شعائر کفر (یعنی کفر کا طور طریقہ) بلکہ اس سے بھی اَحْبَث (یعنی ناپاک ترین) خاص طریقہ عبادتِ مہادِیو وغیرہ اصنام (یعنی بٹوں کی پوجا پاٹ کے طریقے) سے ہے۔ اس کے لگانے پر راضی ہونا کفر پر راضا (راضی ہونا) ہے اور اپنے لئے ثبوت کفر پر راضا بالاجماع کفر ہے۔ ”مِنَحُ الرِّوَضِ“ میں ہے: جو اپنی ذات کے کفر پر راضی ہو اوہ بالائتفاق کافر ہے اور جو کسی کے کفر پر راضی ہو اس کے بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے۔ (مِنَحُ الرِّوَضِ ص ۴۸۴) اور کفر پر راضا جیسی سو برس کے لئے ویسے ہی ایک لمحہ کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

لئے۔ پونچھ ڈالنے سے کُفر جو واقع ہو لیامٹ نہ جائیگا جب تک از سر نو اسلام نہ لائے، جیسے جو مہا دیو (ہندوں کے بت) کے آگے دن بھر سجدہ میں پڑ رہے وہ بھی کافر اور جو سجدہ کر کے (فوراً) سر اٹھا لے وہ بھی کافر۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۷۵، ۶۷۷)

## کُفری بات سُن کر ہنسنا

**سوال:** کُفری بات پر ہنسنے والوں پر کیا حکم ہوگا؟

**جواب:** کُفریہ بات سُن کر ہنسنے کی دو صورتیں ہیں (۱) بے اختیار (۲) رضا مندی کے ساتھ۔ اگر کُفریہ بات ایسی تھی کہ جس پر بے اختیار ہنسی آئی تو حکم کُفر نہیں اور اگر دل میں اُس کُفر پر اتفاق و رضا مندی بھی ہے تو اس ہنسنے والے پر بھی حکم کُفر ہے۔ (مَنْعَ الرِّوَضِ ص ۴۶)

## کُفریہ مضمون کی کمپوزنگ چھپائی اور خرید و فروخت

**سوال:** زید ایک پرنٹنگ پریس میں بطور کمپوزر ملاًزمت کرتا ہے۔ کبھی کبھی ایسے مضامین بھی کمپوز کرنے پڑتے ہیں جن میں کُفریہ کلمات نیز اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں

فرمانِ مصلحت: (مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شامِ رُودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گستاخیاں ہوتی ہیں۔ زید کیلئے کیا حکم شرعی ہے؟

**جواب:** زید بے قید سخت گنہگار اور جہنم کا حقدار ہے۔ اس بے باک کو

ٹھنڈے دل سے اتنا ہی سوچ لینا چاہئے کہ اگر اس سے کوئی کہے کہ

اپنے ماں باپ کو فقط ایک ہی گالی کمپوز کر دے تجھے دس ہزار روپے

أُجرت دوں گا تو کیا وہ ایسا کرے گا؟ غیر تمند ہوگا تو ہرگز نہیں

کریگا۔ تو پھر دو ٹکے کی نوکری بچانے کیلئے اللہ و رسول یا صحابہ و

اولیاء عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ عظمت

نشان میں گستاخانہ کلمات اور اسلام کے خلاف بکواسات کمپوز

کرنے کی جسارت اس کو کس طرح ہو جاتی ہے! جن میں ایک بھی

کلمۂ کفر ہو ایسے کُتب و رسائل و اخبارات کی کتابت یا

کمپوزنگ یا چھپائی یا فوٹو کاپی یا خرید و فروخت کرنے والوں

یا بلا مصلحت شرعی ان میں کسی طرح سے حصہ لینے والوں کی تنبیہ

(تم۔ پیہ) کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 137 تا 139 پر

دیا ہوا ایک عبرتناک فتویٰ پیش کرتا ہوں اس کو بغور پڑھئے اور غور

و تفکر کر کے اپنی آخرت کی بربادی سے بچنے کی راہ نکالئے۔ چنانچہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے غضب سے پناہ دے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فقیر نے (سُوال میں لکھے ہوئے) وہ ناپاک ملعون کلمات نہ دیکھے، جب سُوال کی اُس سطر پر آیا جس سے معلوم ہوا کہ آگے کلماتِ لَعینہ مَلْعُونہ منقول ہونگے اُن پر نگاہ نہ کی، نیچے کی سطریں جن میں سُوال ہے بیا احتیاط دیکھیں۔ ایک ہی لفظ جو اوپر سائل نے نقل کیا اور نادانستگی میں نظر پڑا! وہی مسلمان کے دل پر زخم کو کافی ہے۔ اب یہ کہ جواب لکھ رہا ہوں (تو سُوال والا) کاغذتہ کر لیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ملعونات کو نہ دکھائے نہ سنائے۔ جو نام کے مسلمان کا پی نیویسی (کتابت یا کمپوزنگ) کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ وقرانِ عظیم و محمد رَسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان میں ایسے ملعون کلمات، ایسی گالیاں اپنے قلم سے لکھتے یا چھاپتے یا کسی طرح اس میں اعانت (یعنی تعاون) کرتے ہیں، اُن سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اُترتی ہے۔ وہ اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے مخالف اور اپنے ایمان کے دشمن ہیں،

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحہ رُودِ شَرِيف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

قہر الہی کی آگ اُن کے لئے بھڑکتی ہے، صبح کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں شام کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں۔ اور خاص جس وقت ان ملعون کلموں کو آنکھوں سے دیکھتے، قلم سے لکھتے، مقابلہ (دوہرائی) وغیرہ میں زبان سے نکالتے یا پتھر پر اس کا ہلکا بھرا (فی زمانہ تحریر کی پلیٹیں، فلمیں) بناتے ہیں، ہر کلمے (یعنی ہر لفظ) پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سخت لعنتیں اور مَلَائِکَةُ اللہ کی شدید لعنتیں اُن پر اُترتی ہیں، یہ میں نہیں کہتا، قرآن فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ  
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ  
وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجمہ کنز الایمان: بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پ ۲۲ الاحزاب ۵۷)

اُن ناپاکوں (یعنی کفریہ مضامین کی کتابت یا کمپوزنگ یا چھپائی یا فوٹو کاپی کرنے والوں) کا یہ گمان کہ گناہ تو اُس خبیث کا ہے جو مصنف ہے، ہم تو نقل کر دینے یا چھاپ دینے والے ہیں (ایسا گمان) سخت ملعون و مردود گمان ہے۔ زید کسی دنیا کے عزت دار کو گالیاں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے نیک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

لکھ کر چھپوانا چاہے تو (یہ پریس والے) ہرگز نہ چھاپیں گے، (کیوں کہ) جانتے ہیں کہ مصنف کے ساتھ چھاپنے والے بھی گرفتار ہوں گے۔ مگر اللہ واحد قہار کے قہر و عذاب و لعنت و عتاب کی کیا پرواہ ہے! یقیناً یقیناً کاپی لکھنے والا، پتھر (فی زمانہ تحریر کی پلٹیں، فلمیں) بنانے والا، چھاپنے والا، گل (مشین) چلانے والا غرض جان (بوجھ) کر کہ اس (مضمون) میں یہ کچھ (گستاخانہ کفریہ مواد) ہے کسی طرح اس میں اعانت (یعنی تعاون) کرنے والا، سب ایک رسی میں باندھ کر جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈالے جانے کے مستحق ہیں۔ اللہ عزَّ وَّجَلَّ فرماتا ہے:

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ  
وَالْعُدْوَانِ ۚ (پ ۶ المائدہ ۲)

ترجمہ کنز الایمان: اور گناہ اور  
زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: جو دانستہ (یعنی جان بوجھ کر) کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد دینے چلا وہ یقیناً اسلام سے نکل گیا۔ (المُعْتَمِدُ الْكَبِيرُ ج ۱ ص ۲۲۷ حدیث ۶۱۹)

یہ (مندرجہ بالا حدیثِ پاک میں دی ہوئی وعید تو) اُس ظالم کے لئے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہے جو گرہ بھر (یعنی بہت ہی تھوڑی سی) زمین یا چار پیسے (یعنی معمولی سی رقم) کسی کے دبالے یا زید و عمر و کسی کو نائقِ سخت سُست کہے۔ اُس بظاہر معمولی سا ظلم کرنے والے کے مددگار کو ارشاد ہوا کہ اسلام سے نکل جاتا ہے نہ کہ یہ اشد (یعنی سخت ترین) ظالمین جو اللہ و رسول (عزَّ وَجَلَّ وَ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو گالیاں دیتے ہیں، ان باتوں میں اُن کا مددگار کیونکر مسلمان رہ سکتا ہے!

طریقہ محمدیہ اور اُس کی شرحِ حدیقہِ قدیہ میں ہے: ہاتھ کی آفتوں میں سے ایک یہ (بھی) ہے کہ (اس سے) وہ کچھ لکھا جائے جس کا بولنا حرام ہے یعنی جیسے مذمت کے اشعار، فُحش باتیں، گالی گلوچ اور وہ واقعات جو اس قسم کی باتوں پر مشتمل ہوں اور ہجسو (بدگوئی) کرنا خواہ نثر میں ہو یا نظم میں اور گمراہ فرقوں کے مذاہب پر مشتمل تصنیفات۔ اس لئے کہ (قلم بھی زبان کا ہی حکم رکھتی ہے جس کے ذریعے اظہارِ خیال ہوتا ہے) لہذا لکھنا (بھی) بولنے ہی کی طرح ہے بلکہ بولنے سے بھی زیادہ بلیغ (یعنی مزید اچھی طرح پہنچنے والا) ہے کیونکہ وہ صفحات پر باقی رہتا ہے جبکہ (زبان سے ادا ہونے والے)



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاڑ لکھتا ہے۔

کلمات ہوا میں (مُنْتَشِر ہو کر) گم ہو جاتے ہیں اور (تحریر کی طرح) باقی نہیں رہتے۔ اھ مختصراً۔

(الْحَدِيثُ النَّدِيَّةُ وَالطَّرِيفَةُ الْمَحْمَدِيَّةُ ج ۲ ص ۴۴۳)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: ایسے (یعنی کفریہ کلمات والی تحریرات کے کمپوزر، چھاپنے والے وغیرہ) أَشَدَّ (یعنی سخت ترین) فاسق فاجر اگر توبہ نہ کریں تو ان سے میل جول ناجائز ہے، ان کے پاس دوستانہ اٹھنا بیٹھنا حرام ہے۔ پھر مناکحت (یعنی ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا) تو بڑی چیز ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَإِصَابُ يَسْبِيَّتِكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۲۸﴾  
(پ۔ الانعام ۲۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اور جو ان (کمپوزروں، چھاپنے والوں وغیرہ) میں (سے) اس ناپاک کبیرہ (گناہ) کو حلال بتائے، اس پر اصرار و استکبار (یعنی ہٹ دھرمی) و مقابلہ شرع (یعنی شریعت کا مقابلہ کرنے) سے پیش آئے وہ یقیناً کافر ہے اُس کی عورت اُس کے نکاح

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سے باہر ہے، اس کے جنازے کی نماز حرام، اسے مسلمانوں کی طرح غسل دینا، کفن دینا، دفن کرنا، اُس کے دفن میں شریک ہونا، اُس کی قبر پر جانا سب حرام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ  
أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۗ ط

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ (پ ۱۰ التوبہ ۸۴)

فقیر کے یہاں فتاویٰ مجموعہ پر نقل ہوتے ہیں: میں نے نقل فرمانے والے صاحب سے کہہ دیا ہے کہ اُن ملعون الفاظ کی نقل نہ کریں۔ سنا گیا ہے کہ سائل (یعنی فتویٰ پوچھنے والے) کا قصد اس فتوے کے چھاپنے کا ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اُن ملعونات (کفریہ وگستاخانہ کلمات) کو نکال ڈالیں، اُن کی جگہ دو ایک سطریں خالی صرف نقطے لگا کر چھوڑ دیں کہ مسلمانوں کی آنکھیں ان لعنتی ناپاکوں کے دیکھنے سے پاذنہ تعالیٰ محفوظ رہیں۔ فاللہ خیر حِفْظًا ۝ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِ ۝

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُور دیا کہ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(ترجمہ کنز الایمان: تو اللہ سب سے بہتر نگہبان ہے اور وہ ہر مہربان

سے بڑھ کر مہربان۔ پ ۱۳ یوسف ۶۴)

**اگر مُرَوّت میں کفریات کمپوز کرنے پڑ جائیں تو؟**

**سوال:** اگر نوکری ہو اور دین کے خلاف لکھی ہوئی باتوں والی کتاب یا مضمون

کی مُرَوّت میں کمپوزنگ کرنی پڑ جائے تو؟

**جواب:** چاہے نوکری چھوڑنی پڑ جائے مگر ایسی کمپوزنگ جائز نہیں ہو سکتی۔ میرے

آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانِیْنِ**

(یعنی قلم بھی زبان کا ہی حکم رکھتی ہے) جو زبان سے کہنے کے احکام ہیں

وہی قلم پر۔ اور ایسی اجرت حرام، اس کی اشاعت حرام اور ایسی

مُرَوّت فی التار۔ ہاں جب اعتقاداً نہ ہو (یعنی اُن دین کے خلاف

باتوں کا عقیدہ نہ ہو) تو کفر نہیں۔ (اور اگر جائز سمجھتا ہو تو کفر ہے)

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۰۷) اس سے کلمات

کفر سے بھر پور آرٹیکلز اور بد مذہبوں کے مضامین والے اخبارات،

ماہنامے اور بد عقیدہ لوگوں کی کُتُب بیچنے والے بھی درسِ عبرت

حاصل کریں۔

ضم مان مصلحتاً: (مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ الرضیٰ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

## افعال کفر کی 4 مثالیں

﴿1﴾ جو مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی پہنے یا ﴿2﴾ زُتار باندھے بلکہ ﴿3﴾ کوئی

اپنی کمر میں یوں ہی رسی باندھ کر کہے کہ یہ زُتار ہے، اس کے یہ

افعال کفر ہیں۔ (منع الروض ص ۴۹۶-۴۹۷)

﴿4﴾ جس نے سر پر مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی رکھ کر کہا: ”دل سیدھا ہونا چاہیے“

یہ قول کفر ہے کیونکہ کہنے والے نے ظاہر شریعت کا انکار کیا۔ (ایضاً ص ۴۹۸)

**سوال:** سنا ہے، ”مایوسی کفر ہے“ اس سے کیا مراد ہے؟ مایوسی کے کفر ہونے

کی صورتیں بھی بتا دیجئے۔

**جواب:** بعض اوقات مختلف آفات، دُنیاوی معاملات یا بیماری کے

معالجات و اخراجات وغیرہ کے سلسلے میں آدمی ہمت ہار کر مایوس ہو

جاتا ہے اس طرح کی مایوسی کفر نہیں۔ رحمت سے مایوسی کے کفر

ہونے کی صورتیں یہ ہیں: اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو قادر نہ سمجھے یا اللہ تعالیٰ کو

عالم نہ سمجھے یا اللہ تعالیٰ کو خلیل سمجھے۔

## رحمت کی امید اور ناراضگی کا خوف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ غفار عَزَّوَجَلَّ جب بخشنے پر آتا ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

تو بڑے سے بڑے گنہگار کو بے حساب بخش دیتا ہے اور جب گرفت فرمانا چاہتا ہے تو بظاہر چھوٹے سے گناہ پر بھی پکڑ لیتا ہے۔

لہذا اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہر گز ہر گز مایوس بھی نہیں ہونا چاہئے اور اُس کی خفیہ تدبیر سے بے خوف بھی نہیں رہنا چاہئے۔ ہمارے بُرگانِ دین رَحْمَتُ اللّٰهِ الْمُبِينِ ڈھیروں ڈھیروں نیکیاں کرنے کے باوجود ہمیشہ اس بات سے خوفزدہ رہتے تھے کہ کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض نہ ہو جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِبِيْنَ صَفْحَه 168 تا 169 پر سے سات حکایات ملاحظہ فرمائیے:

## (1) تو میں راکھ بننا پسند کروں

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اگر مجھے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر دیں اور اختیار دیں کہ یا تو راکھ بن جاؤں یا پھر اُس وقت تک انتظار کروں کہ مجھے اپنا ٹھکانہ معلوم ہو جائے۔ تو میں راکھ بننے کو ترجیح دوں گا۔ اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُو رُو دِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

ہماری مغفرت ہو۔ امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(2) کہیں مجھ پر آگ نہ بر سے!

حضرت سیدنا حماد علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْجَوَادِ ہمیشہ اپنے قدموں پر تیار ہو کر بیٹھتے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس کی وجہ پوچھی جاتی تو فرماتے: مطمئن ہو کر وہ شخص بیٹھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بے خوف ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رات ہو یا دن، مجھے ہر وقت یہ خوف لگا رہتا ہے کہ کہیں آسمان سے آگ برس کر مجھے جلا نہ دے۔ اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ أَنْ يَرْحَمَكَ هُوَ اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(3) کہیں سب سے پہلے مجھے دوزخ میں نہ ڈال دیا جائے

حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی قُدَسَ سِرُّهُ النُّورَانِي فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ قیامت کے دن چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم کی طرف لے جایا جانے والا سب سے پہلا آدمی کہیں میں نہ ہو جاؤں۔ اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت

ہو۔ امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(4) جہنم سے امان ملتی ہو تو دنیا کی آگ میں جل جانا منظور ہے

حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ نَحْيِيَّتِ نشان ہے: اگر

آگ جلا کر کہا جائے کہ جو شخص اپنے آپ کو اس میں ڈالے گا وہ

راکھ ہو جائے گا اور بڑی آگ (یعنی جہنم) میں نہیں جائے گا۔ تو میں

اپنے آپ کو اس آگ میں ڈال دوں۔ اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ

کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت

ہو۔ امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(5) ایک گناہ کے مقابلے میں ہزاروں سال کی عبادت بھی کم ہے

حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خوفِ خدا کی شدت سے چالیس

سال تک اپنے بستر پر پڑے رہے، ان میں کھڑے ہونے کی سکت

(طاقت) نہیں تھی حتیٰ کہ بستر ہی پر وضو فرمایا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کی بیمار پُرسی کی جاتی تھی۔ کسی عبادت گزار بزرگ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا: چالیس سال کی کیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرین (ظہر اسلام) پر ڈر دو پاک چڑھو تو جھ پر بھی پڑھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

حیثیت ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر کوئی اپنے سر کے بالوں کی تعداد کے برابر ہزاروں سال اللہ رُبُّ العِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرے تب بھی اُس ایک گناہ کے مقابلے میں یہ کم ہے جس کا ارتکاب بندہ کرتا ہے۔ اللہ رُبُّ العِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

### (6) عمر بن عبد العزیز کے خوف کا نرالا انداز

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ حضرت سیدہ مثنیٰ فاطمہ بنت عبد الملک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بڑھ کر کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔ جب وہ ہمہستری کے لیے بیٹھتے تو کانپ جاتے اور بسمل (یعنی دُحْ شُدْہ پرنڈے) کی طرح تڑپ کر گر جاتے۔ اللہ رُبُّ العِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُز و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوٹس ترین شخص ہے۔

## (7) حقیقی خوف یہ ہے کہ گناہ ترک کر دے

حضرت سیدنا اسحاق بن خلف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: خوفِ

خدا والا وہ نہیں جو روتا ہے اور اپنی آنکھیں ملتا ہے، ڈرنے والا تو وہ

ہے جو خوفِ خدا کے سبب گناہوں کو ترک کر دے۔ (تنبیہ المغترین ص

۱۶۸، ۱۶۹) اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو

اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

## كُفَّارَ رَحْمَتِ سَيِّدِ مَیْوَسِ

سوال: کُفَّارِ رَحْمَتِ سَيِّدِ مَیْوَسِ ہوں گے یا نہیں؟

جواب: یقیناً وہ مایوس ہیں اور قیامت کے دن بھی مایوس ہوں گے۔ پارہ

13 سورہ یوسف کی آیت نمبر 87 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّهٗ لَا يٰۤاَيُّسُ مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ

اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔ (پ ۱۳ یوسف ۸۷)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑھے۔

## فوتگی میں بکے جانے والے کفریات کے بارے میں سوال جواب

### ”اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** چھوٹے بھائی کی فوتگی پر بڑے بھائی نے صدمے کی وجہ سے کہا کہ ”اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔“ بڑے بھائی کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ کہنا کفر ہے۔ کیونکہ کہنے والے نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کیا۔

### ”نیک لوگوں کی اللہ کو بھی ضرورت پڑتی ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ایک نیک نمازی آدمی فوت ہو گیا، اس پر پڑوسی نے کہا: ”نیک لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جلدی اٹھالیتا ہے کیوں کہ ایسوں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھی ضرورت پڑتی ہے۔“ پڑوسی کا یہ قول کیسا ہے؟

**جواب:** پڑوسی کا قول کفر یہ ہے۔ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کا بھی محتاج نہیں، وہ بے نیاز ہے۔ چنانچہ فقہائے کرام رَحْمَتُهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ”کسی نے مُردے کے بارے میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ مٹھہ دو سو بار رُوڈو پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کہا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ اس کا حاجت مند ہے“ یہ کہنا

کفر ہے۔“ (مَنْحُ الرُّؤُصِ ص ۳۱۸)

**”یہ اللہ کو چاہئے ہوگا“ کہنا کیسا ہے؟**

**سوال:** ایک تنہا مٹھہ چھت سے گر کر فوت ہو گیا، تعزیت کرنے والی ایک

عورت بولی: ”آپ کا پھول جیسا مٹھہ اللہ پاک کو چاہئے ہوگا اسی

واسطے اُس نے لے لیا ہوگا۔“ اُس عورت کا یہ کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** اُس عورت نے کفر تک دیا۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام

فرماتے ہیں: کسی کا بیٹا فوت ہو گیا، اُس نے کہا: ”اللہ تعالیٰ کو اس

کی حاجت ہوگی“ یہ قول کفر ہے۔ کیونکہ کہنے والے نے اللہ تعالیٰ کو

محتاج قرار دیا۔ (الْبِرَّازِيَّةُ عَلَى هَامِشِ الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةِ ج ۶ ص ۳۴۹)

**مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو!** جس کا پھول جیسا مٹھہ اچانک فوت ہو

جائے اُس کا صدمہ وہی سمجھ سکتا ہے، مگر واویلا مچانے، چیخنے چلانے

سے مٹھہ واپس نہیں آتا، صبر کرنا چاہئے۔ مٹھہ کی وفات پر صبر کرنے

کے فضائل پر مشتمل **دو فرامینِ مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم ملاحظہ فرمائیے اور جھومئے:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

## ﴿۱﴾ بچے کی فوتگی پر صَبْر کا انعام

جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے لڑکے کی روح قبض کی؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل قبض کیا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ (۱) پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنا دو اور اس کا نام **بَيْتُ الْحَمْدِ** (تعریف کا گھر) رکھو۔“

(سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۲ ص ۳۱۳ حدیث ۱۰۲۳)

## ﴿۲﴾ جس کا بچہ فوت ہو جائے اُس کیلئے جنت کی بشارت

مالکِ جنت، قاسمِ نعمت، محبوبِ ربِّ العزت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے دو نابالغ بچے فوت ہو گئے وہ

\_\_\_\_\_

(۱) ترجمہ کنز الایمان: ہم اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

(پ ۲ البقرہ ۱۵۶)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ان کے سبب جنت میں جائے گا۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے توفیق خیر والی! ایک بچہ والے کا بھی یہی حکم ہے۔

(سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ ج ۲ ص ۳۳۳ حدیث ۱۰۶۲)

ہے صبر تو خزانہ جنت اے بھائیو!

نیوں کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

یا اللہ! تجھے بچوں پر بھی ترس نہیں آیا! کہنا کیسا؟

**سوال:** ایک آدمی کا انتقال ہو گیا۔ اس کی بیوہ نے خوب واویلا مچایا اور چیخ چیخ

کر کہنے لگی: ”یا اللہ! تجھے میرے چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی

ترس نہیں آیا!“ بیوہ کیلئے کیا حکم شرعی ہے؟

**جواب:** بیوہ پر حکم کفر ہے، کیوں کہ اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ظالم قرار دیا۔

بے صبری کرنے سے مرنے والا پلٹ کر نہیں آتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی موت اُس کے پسماندگان

کیلئے زبردست امتحان کا باعث ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر صبر کرنا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اور بالخصوص زَبان کو قابو میں رکھنا ضروری ہے۔ بے صبری سے صَبْر کا اجر تو ضائع ہو سکتا ہے مگر مرنے والا پلٹ کر نہیں آ سکتا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ”حدائقِ بخشش شریف“ میں فرماتے ہیں:

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے  
جانے والے نہیں آئیوں والے

## نوحہ کرنے والیوں کے لیے وعید

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! میت کے غم میں آنسو بہانے میں حرج

نہیں البتہ نوحہ کرنا گناہ ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۰۳) چنانچہ

رسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”نوحہ کرنے

والیوں کی قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک

صف جہنمیوں کی دائیں طرف، دوسری بائیں طرف، وہ جہنمیوں پر

یوں بھونکتی رہیں گی جیسے گتے بھونکتے ہیں۔“

(الْمُعْتَمُ الْأَوْسَطُ ج ۴ ص ۶۶ حدیث ۵۲۲۹)

زباں پر شکوہ رنج و الم لایا نہیں کرتے

نبی کے نام لیوا عم سے گھبرایا نہیں کرتے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

”یا اللہ تجھے بھری جوانی پر بھی رحم نہ آیا“ کہنا

**سوال:** ایک نوجوان کا انتقال ہو گیا۔ اس کی سوگوار ماں نے غم سے منڈھاں ہو

کر رو کر پکارا! ”یا اللہ! اس کی بھری جوانی پر بھی تجھے رحم نہ آیا! اگر

تجھے لینا ہی تھا تو اس کی بوڑھی دادی یا بیڈھے نانا کو لے لیتا!“

سوگوار ماں کے یہ کلمات کیسے ہیں؟

**جواب:** یہ کلمات، کفریات سے بھرپور ہیں۔

”یا اللہ! ہم نے تیرا کیا بگاڑا ہے“ کہنے کا حکم شرعی

**سوال:** ایک گھر میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے دو اموات ہو گئیں۔ اس پر

گھر کی بڑی بی روتے ہوئے بڑبڑانے لگی: ”یا اللہ! ہم نے تیرا

کیا بگاڑا ہے! آخر ملک الموت کو ہمارے ہی گھر والوں کے پیچھے

کیوں لگا دیا ہے!“ بڑی بی کے یہ الفاظ کیا حکم رکھتے ہیں؟

**جواب:** مذکورہ بڑھیا کی بکو اس ربّ کائنات کی توہین اور اس پر اعتراضات سے

بھرپور ہے اور اللہ عزّوجلّ کی توہین اور اس پر اعتراض کرنا کفر ہے۔

**عذاب کے دو گرتے**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مرنے والے پر نوحہ کرنا حرام اور جہنم

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

میں لے جانے والا کام ہے چنانچہ رسول کریم و جواد، محبوب ربِّ العباد و عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد عبرت بُنیاد ہے: نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی، تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اُس پر ایک گُر تاقِطِران (یعنی رال) کا ہوگا اور ایک گُر تاجِزب (یعنی گُجلی) کا۔

(صَحِيحُ مُسْلِمٍ ص ۴۶۵ حدیث ۹۳۴)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: رال میں آگ بہت جلد لگتی ہے اور سخت گرم بھی ہوتی ہے، جِزب وہ کپڑا ہے جو سخت خارش میں پہنایا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نَانِحَہ (یعنی نوحہ کرنے والی) پر اُس دن خارش کا عذاب مُسَلِّط ہوگا کیونکہ وہ نوحہ کر کے لوگوں کو مجروح (یعنی ان کے دل غمگین و زخمی) کرتی تھی تو قیامت کے دن اسے خارش سے زخمی کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نوحہ خواہ عملی ہو یا قولی سخت حرام ہے۔ چونکہ اکثر عورتیں ہی نوحہ کرتی ہیں اس لیے عموماً (عموم کی وجہ سے) نَانِحَہ تانیث (مؤنث) کا صیغہ (ارشاد) فرمایا۔ (مراۃ ج ۲ ص ۵۰۳)



ضم مان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

## نوحہ کے معنی اور اس کے بعض احکام

﴿1﴾ نوحہ یعنی مینت کے اوصاف (خوبیاں) مُبالغہ کے ساتھ

(خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو **بَیِّن** (بھی)

کہتے ہیں بالا جماع حرام ہے۔ یوہیں واویلہ، وامُصیبتاہ (یعنی ہائے

مصیبت) کہہ کر چلانا ﴿2﴾ مگر بیان پھاڑنا، مومنہ نوچنا، بال کھولنا،

سر پر خاک ڈالنا، سینہ گوثنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے

کام ہیں اور حرام ﴿3﴾ آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو

اس کی ممانعت نہیں، بلکہ **حُضُورِ اِقْدَسِ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

(اپنے لختِ جگر) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بکا

فرمایا۔ (یعنی آنسو بہائے) (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۲۰۳، ۲۰۴)

## مذاق میں کُفْرِیَاتِ بکنے کے بارے میں سوال جواب

سوال: کیا مذاق میں کفر بکنا بھی کفر ہے؟

جواب: جی ہاں۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: مذاق

میں کلمہ کفر بکنا بھی کفر ہے۔ (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۲)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

## مذاق میں کُفر بکنے والے کی قرآن میں مذمت

**سوال:** کیا ہنسی مذاق میں کُفر بکنے والے کی قرآن کریم میں بھی مذمت آئی ہے؟

**جواب:** جی ہاں۔ مذاق میں کُفر بکنے والوں پر خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ نے

اپنے پاک قرآن میں بَرِّبَانِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کفر

کافتمویٰ صادر فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 10 سورۃ التَّوْبَةِ آیت نمبر

65 اور 66 میں ارشادِ رَبِّ الْعِبَادِ ہے:

وَلَمِّنْ سَأَلْتَهُمْ لِيَقُولُنَّ إِنَّمَا

كُنَّا خُوضٌ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّٰهِ

وَآيَاتِهِ وَسَأُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ⑩

لَا تَعْتَدُوا وَقَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ

إِيْمَانِكُمْ

(پ ۱۰ التوبہ ۲۵-۲۶) بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

## سرکار نے گمشدہ اونٹنی کی خبر دی

میرے آقا علیٰ حضرت، امام اہل سنت، مُجِدِّ دین وملت مولانا

شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن تمہیدُ الْاِيْمَانِ مَعَ حُسَامِ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

الْحَرَمَيْنِ صَفْحَه 94 تا 95 (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر نقل فرماتے ہیں: کسی شخص کی اوٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اوٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے۔“ اس پر ایک مُنافِق بولا، ”محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اوٹنی فلاں جگہ ہے، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب کیا جانیں!“ اس پر اللہ عزَّ وَجَلَّ نے آیتِ کریمہ اُتاری کہ ”کیا اللہ ورسول سے تھہرا (مسخری) کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔“ (تفسیر رُودِ منشورج ص ۳۰ ص ۲۳۰) مسلمانو دیکھو! **محمّد** رَسولُ اللّٰه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے کہ ”وہ غیب کیا جانیں“، کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ بہانے نہ بناؤ، تم اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علومِ غیب سے مُطلقاً مُنکر ہیں۔ دیکھو یہ قولِ منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ وقرآن ورسول سے تھہرا (مسخری) کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر و مُرتد ٹھہرایا اور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا رنج پُر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جانی شانِ نبوت ہے۔“

(تعمیہ الایمان ص ۹۴، ۹۵)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

مذہب  
جب نہ خدا ہی چُھپا تم پہ کروڑوں دُرود

فلمی اداکاروں کی وجہ سے جہنم کو پسند کرنا کیسا؟

**سوال:** ”اچھا ہے جہنم میں جائیں گے کہ فلمی اداکار بھی تو وہیں ہوں گے۔“

یہ کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** کُفر ہے۔ اس قولِ بدتر از بول میں جہنم کے عذاب کی تخفیف (یعنی

عذابِ الہی کو ہلکا جاننا پایا جا رہا) ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں نے تو یوں ہی

مذاق میں کہا تھا جب بھی کفر ہے۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ

الطریقہ، علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے

ہیں: جو بطورِ تمسخر اور ٹھٹھا (یعنی مذاقِ مسخری میں) کفر کریگا وہ

بھی مُرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ (میں) ایسا اعتقاد (یعنی عقیدہ) نہیں

رکھتا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۳، دُرُودِ مُختارِ ج ص ۳۴۳)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دور میں ایمان کی حفاظت کا ذہن کافی کم ہو گیا ہے، زبان کی لگام بھت ہی ڈھیلی ہے، اکثریت کا حال یہ ہے کہ بس جو منہ میں آتا ہے بکے جا رہا ہے، فلموں، ڈراموں، ناولوں، ڈائجسٹوں، اسکولوں کی لائبریری کی کتابوں اور اخباروں میں بھی بسا اوقات طرح طرح کے کفریات ہوتے ہیں۔ اسی طرح مزاحیہ چٹکلوں کی کیسٹیں بھی بعض اوقات کفریہ فقرات سے بھر پور ہوتی ہیں۔**

**”جنتی کو دوزخ میں سگریٹ جلانے کے لئے جانا پڑیگا“ کہنا**

**سوال:** مزاحیہ چٹکلوں کی ایک کیسٹ میں کسی کومیڈین (یعنی مسخرے) نے جنت اور دوزخ کا مذاق اڑاتے ہوئے بکا ہے: ”اگر تم لوگ جنت میں چلے بھی گئے تو سگریٹ جلانے کیلئے تو ہمارے ہی پاس (یعنی دوزخ میں) آنا پڑے گا!“ بکنے والے کا یہ قول کیسا ہے؟

**جواب:** کومیڈین کا یہ قول کفر ہے۔

**بد مذہبوں کی کتابیں پڑھنے کا مسئلہ**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کو ایمان کی حفاظت عزیز ہو اُسے**

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاٹا حد پیرا بتاتا ہے۔

چاہئے کہ وہ مزاحیہ چٹھکوں کی کیسٹوں، فلموں، ڈراموں، گانوں  
 باجوں رومانی اور جاسوسی ناولوں، ڈائجسٹوں، عشقیہ و فسقیہ افسانوں  
 اور اخباروں کی غیر شرعی تحریروں وغیرہا کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ یاد  
 رکھئے! اسلامی نظریات اور شرعی احکامات سے ٹکرانے والی  
 تقریرات سننا اور تحریرات پڑھنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا  
 کام ہے۔ ایک غیر شرعی کتاب کے متعلق جب میرے آقا علی  
 حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ  
 الرحمن کی خدمت میں استفتاء پیش ہوا تو جواباً فرمایا: وہ کتاب  
 مذہب اہلسنت کے خلاف ہے بلکہ اس میں خود اسلام کی بھی  
 مخالفت ہے! اس کا دیکھنا، پڑھنا سننا حرام ہے۔ ہاں جو عالم اس کا  
 مطالعہ (مطال-عہ) کرے اس کی تردید کے لئے یا اس میں جو کفر  
 بیان ہو اس کے انکشاف کے لئے تو اس کے لئے پڑھنا دیکھنا  
 حرام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۳۵۸) ہر  
 اسلامی بھائی کو چاہئے کہ وہ اچھی صحبت اختیار کرے، صرف  
 اور صرف علمائے اہلسنت کے مضامین اور انہیں کی کتابوں کا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا ککھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

مُطَالَعَة کرے اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنائے۔

### کَلِمَہ شَرِيف کا مذاق اڑانا کُفْر ہے

**سوال:** کسی شخص نے مذاق میں اس طرح کلمہ پڑھا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

محمد بھائی بالٹی لا“ اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** کلمہ شریف کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ شخص مذکور نے اگر کلمہ طیبہ کا

مذاق اڑانے ہی کی غرض سے مذکورہ جملہ بولا ہے تو بے شک کافر

و مُرْتَد ہے، اُس کا نکاح بھی ٹوٹا اور سابقہ تمام نیک اعمال بھی

غارت ہوئے۔

### سبجان حلوا کہنا کیسا؟

**سوال:** سبجان اللہ کے بجائے مذاقاً ”سبجان حلوا“ کہنا کیسا؟

**جواب:** اگر سبْحَنَ اللّٰه کا مذاق اڑانا مقصود ہے تو صریح کفر

ہے۔ فُہْمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰه السَّلَام فرماتے ہیں: ذِکْرِ اللّٰهِ

عزوجل سے تمسخر کرنا (یعنی مذاق اڑانا) کُفْر ہے۔ (مجمع الانہرج ۲

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈر و ڈرپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ص ۵۰۷) البتہ یاد رہے کہ مختلف قرآن کی وجہ سے حکم مختلف ہو سکتا

ہے۔

## ”آج نماز کی چھٹی ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** عام تعطیل کے روز ایک نے کہا: آؤ ظہر کی نماز پڑھیں، دوسرے نے

مذاق میں جواب دیا: یار! آج تو چھٹی کا دن ہے، نماز کی بھی

چھٹی ہے۔ یہ جواب کیسا ہے؟ جبکہ جواب دینے والا عاقل و بالغ

بھی ہو۔

**جواب:** یہ جملہ صریح کفر ہے۔

## صُبحِ مُؤمِنٍ تو شامِ کافرِ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نہایت ہی نازک دور ہے، معاذ اللہ

بعض مُنہ پھٹ لوگ بات بات پر کفریات بک دیتے ہیں۔ ہم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم،

رحمتِ عالم، شہنشاہِ عَرَبِ وَعَجَمِ، رسولِ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا ارشادِ مُعَظَّمِ ہے: ”ان فتنوں سے پہلے نیک اعمال کے سلسلے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

میں جلدی کرو! جو تاریک رات کے حصوں کی طرح ہوں گے،  
ایک آدمی صبح کو موہن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو  
موہن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔ نیز اپنے دین کو دنیاوی سازو  
سامان کے بدلے فروخت کر دے گا۔“ (مسلم حدیث ۱۱۸ ص ۷۳)

### آندھی کے وقت سرکار بے قرار ہو جاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر غفلت کا دور آ گیا ہے! بجلی کا  
گروٹنا اور باؤل کا گزبنا جو کہ خوف کے مقامات ہیں، ان میں بھی  
بعضوں کو مذاق سو جھتا ہے! اکثر لوگ خوب اُچھل کود کرتے اور  
طرح طرح کی آوازیں نکالتے ہیں حالانکہ جب آندھی چلتی، مَطْمَع  
اَبْرُ آلود ہوتا تو ہمارے مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے  
پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے بے قرار ہو جاتے چنانچہ اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ  
حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”جس دن  
آندھی چلتی اور آسمان پر باؤل گھر جاتے تو میرے سر تاج،  
صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ  
مَتَغَيَّرَ (مُتَغَيَّرَ - غُی - یَر) ہو جاتا (یعنی بدل جاتا) اور آپ صلی اللہ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو د پڑو تمہارا رُو د مجھ تک پہنچتا ہے۔

تعالیٰ علیہ والہ وسلم (اضطراب کی وجہ سے) کبھی اندر آتے کبھی باہر تشریف لے جاتے، پھر جب بارش ہو جاتی تو یہ کیفیت ختم ہو جاتی۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: ”اے عائشہ! مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں یہ بادل عذاب کا نہ ہو جو میری اُمت پر بھیجا گیا ہو۔“

(صحیح مسلم حدیث ۸۹۹، ص ۴۴۶)

### جب تیز ہوا چلتی تو.....

اس ضمن میں ایک ولی اللہ کی حکایت ملاحظہ فرمائیے: حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خوفِ خدا کا حال یہ تھا کہ جب آندھی آتی یعنی تیز ہوا چلتی تو بیقراری کے عالم میں کبھی کھڑے ہو جاتے تو کبھی بیٹھ جاتے، کبھی باہر نکلتے تو کبھی اندر تشریف لے جاتے، اپنے پیٹ کی کھال کو پکڑ لیتے یعنی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایسا حال ہو جاتا جیسے حاملہ عورت کا درِ زہ میں (یعنی بچّے کی ولادت کی سخت تکلیف کے وقت) ہو جاتا ہے۔ (تنبیہ المغتربین ص ۱۶۸)

### برات کا مذاق اڑانا

سوال: بغیر ڈھول و ڈھمکے کے شریعت کے مطابق سادگی والی شادی کی برات

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ زُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

دیکھ کر زید نے کہا: یہ دیکھو! جنازہ جا رہا ہے! زید کا قول کیسا ہے؟

**جواب:** اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں صدرُ الشریعہ، بدرُ

الطَّرِيقَہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرماتے ہیں: یہ قول بہت سخت ہے (۱) اگر اس سے مقصود شرع

شریف کی توہین ہے تو کُفر ہے اور (۲) اگر محض اس برات سے

استہزا (ذائقہ اڑانا) ہے یہ مقصود نہ ہو کہ شرعی برات ہونے کی وجہ

سے یہ مسخر اپن کرتا ہے تو بُرا کیا۔ پہلی صورت میں یعنی جبکہ مقصود

توہین شرع ہے، (توبہ و تجدیدِ ایمان کے ساتھ ساتھ) بی بی سے نکاح

دوبارہ کرنا ضرور ہے اور دوسری صورت میں بھی اگرچہ کُفر نہیں،

مگر اس قول میں چونکہ توہین شرع کا پہلو نکلتا ہے۔ لہذا (توبہ و تجدید

ایمان اور) تجدیدِ نکاح کر لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۴

ص ۱۴۱) سادگی والی شادی میں کسی جائز خوشی کا بھی اظہار نہ ہو،

بالکل خاموشی بلکہ رنج و غم کی کیفیت ہو یا مراقبہ موت کے اشعار کی

تکرار پر براتی اشکبار ہوں اگر ایسی صورت میں کوئی اس وجہ سے

اُس کو جنازہ سے تعبیر کرے کہ شادی کی برات میں کچھ تو جائز خوشی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کا اظہار کرنا ہی چاہئے تھا تو نہ کفر ہے نہ گناہ۔

## عاجزی کی نرالی حکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زیادہ بولنے والے، غیر سنجیدہ اور مذاق

مسخری کے عادی کی زبان سے فضولیات کے ساتھ ساتھ کفریات

نکلنے کے کافی خطرات رہتے ہیں۔ اللہ رب العزت عَزَّوَجَلَّ

ہمیں سنجیدگی اور کم گوئی کی سعادت عنایت کرے۔ نیز ”میں میں“

کرنے والوں، حُبّ جاہ کے مریضوں اور بالخصوص مغروروں سے

بھی کفر یہ کلموں کے صدور کا امکان رہتا ہے۔ کاش! ہمیں حقیقی

عاجزی نصیب ہو جائے۔ آئیے آپ کو عاجزی کی ایک نرالی

حکایت سناؤں چنانچہ حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

خدمتِ بابرکت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

آمد کا مقصد دریافت کیا تو عرض کی: زیارت کیلئے حاضر ہوا ہوں۔

فرمایا: حُسنِ ظن کی بنا پر (مجھے نیک آدمی سمجھتے ہوئے میری) زیارت

کیلئے آ کر تم نے اپنے لئے تو اچھا کام کیا مگر میرا کیا بنے گا! اگر مجھ

سے پوچھا گیا کہ تو کون ہوتا ہے جس کی زیارت کی جائے! تو کیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتلین (ظہیر اسلام) پر ڈر دو پاک پر دھو تو جھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

جواب دوں گا! اگر سوال ہوا، کیا تو عابدوں (یعنی عبادت گزاروں)

میں سے ہے؟ تو میرا جواب یہی ہوگا: خدا کی قسم! ان میں سے

نہیں ہوں۔ اگر کہا جائے: کیا تو زاہدوں (یعنی دنیا سے بے رغبت

رہنے والوں) میں سے ہے؟ تو یہی جواب دوں گا: خدا کی قسم!

ان میں سے بھی نہیں ہوں۔ یہ فرمانے کے بعد اپنے آپ کو ڈانٹتے

ہوئے فرمانے لگے: ”اے داؤد! تو جوانی میں نافرمان تھا، ادھیڑ عمر

میں دھوکہ باز بنا اور اب جبکہ بڑھاپا آیا تو ریا کار ہو گیا ہے!“

یہ فرمانے کے بعد دعا کی: اے آسمانوں اور زمینوں کے معبود! مجھے

اپنی رحمت سے ایسا نواز دے جو میرے شباب کی اصلاح کر دے،

مجھے تمام برائیوں سے محفوظ فرما اور صالحین (یعنی نیک بندوں) کے

اعلیٰ مقامات میں میرا مقام بلند فرما۔

(بحر الدُموع لابن الجوزی ص ۵۸)

## سیدنا داؤد طائی کی عظمت کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر بُرّ و دشرف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کبوتریں گنیں۔

تعالیٰ علیہ کی عاجزی ملاحظہ فرمائی! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے ولی اللہ بلکہ قُطْبُ الْأَقْطَابِ تُھما رکئے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اَجَلَّةٌ تَلَامِذْہ (یعنی بلند پایہ شاگردوں) میں سے ایک تھے۔ مُحَرِّرِ مَذْہَبِ حَضْرَتِ سَیِّدِنَا امام محمد علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاِخْتِہَادِیْ مُشْکَلِ اِجْتِہَادِیْ مَسْأَلِ كِیْلَیْ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا کرتے تھے۔ عبادت و تلاوت کی خوب کثرت فرماتے تھے۔ **اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كِیْ اَنْ** پر رَحْمَتِ هُوَ اَوْر اَنْ كِی صَدَقَ هَمَارِی مَغْفِرَتِ هُو۔

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

”جی چاہتا ہے یہودی ہو جاؤں“ مذاقاً ایسا کہنا کیسا؟

**سوال:** کسی نے مذاق میں کہا: ”بس جی چاہتا ہے یہودی یا قادیانی بن جاؤں!“ اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

**جواب:** حرج کیوں نہیں! زبردست حرج ہے۔ بلکہ کفر ہے کہ اس میں کفر پر راضی ہونا پایا جا رہا ہے۔ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑے۔

میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ

583 پر فرماتے ہیں: ”جس نے جس فرقے کا نام لیا اُس فرقہ کا

ہو گیا، مذاق سے کہے یا کسی دوسری وجہ سے۔“

”مذاق دوزخ پہنچا سکتا ہے“ کے اُنیس حُرُوف

کی نسبت سے مذاق میں بولے جانے والے

کُفْرِیَات کی کم و بیش 19 مثالیں

﴿1﴾ جس نے اللہ تعالیٰ کو ایسے وصف سے موصوف کیا جو اس کی شان کے

لائق نہیں، یا ﴿2﴾ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی نام کا مذاق

اُڑایا، یا ﴿3﴾ اس کے احکام میں سے کسی حکم کا مذاق اُڑایا،

یا ﴿4﴾ اس کے وعدے، یا ﴿5﴾ وعید کا انکار کیا تو ایسے آدمی پر

حکم کفر لگا یا جائیگا۔ (مِنَعُ الرَّوْضِ ص ۴۲۵)

﴿6﴾ اللہ تعالیٰ کو گالی دینا کفر ہے۔ خواہ ﴿7﴾ سنجیدگی میں دے یا ﴿8﴾

مذاق میں ﴿9﴾ خوشی سے دے یا ﴿10﴾ غصے میں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُرد پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ مُعاف ہو گے۔

﴿11﴾ یہ کہنا: ”صبحِ صبح دعا مانگ لیا کرو اس وقت اللہ فارغ ہوتا ہے۔“ کفر ہے۔

﴿12﴾ یہ کہنا: ”اتنی نیکیاں نہ کرو کہ خُدا کی جزا کم پڑ جائے۔“ کفر ہے۔

﴿13﴾ ”خُدا نے تمہارے بال بڑی فرصت سے بنائے ہیں“ یہ کلمۂ

کفر ہے۔

﴿14﴾ زید نے کہا: یار! ہو سکتا ہے آج بارش ہو جائے۔ بکر نے کہا: ”نہیں یار!

اللہ تو ہمیں بھول گیا ہے۔“ بکر پر حکمِ کفر ہے۔

﴿15﴾ اگر کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مذاق اڑایا تو کافر ہے۔

﴿16﴾ کسی کو مذاق یا ہنسی کھیل کے طور پر کُفر یہ کلمہ کہنے کا بولا تو اس مشورہ

دینے والے پر حکمِ کفر ہے۔ (الْبَزَائِعُ عَلَى هَامِشِ الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةِ ج ۶ ص ۳۳۷)

﴿17﴾ جو کُفر یہ بات پر رضامندی سے ہنسا اس پر بھی حکمِ کفر ہے۔

(فتاویٰ تاتار خانیہ ج ۵ ص ۲۵۹) بے اختیار ہنسی آئی، تو مُعاف

ہے۔ جیسے کوئی ایسی بات ہو جو کُفر یہ ہے مگر چُٹکے یا مزاح کا معنی

رکھتی ہو اور اسے سن کر بے اختیار ہنسی آئی اس پر حکمِ کُفر نہیں البتہ

اگر اس کے ساتھ دل سے راضی بھی ہو تو کُفر ہے۔

﴿18﴾ اگر کسی نے کہا: جہنم میں جائیں گے تو سردی میں اگر جتنی آگ لینے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

آئیں گے تو ہم ان کو نہیں دیں گے۔ یہ کلمہ کُفر ہے۔

﴿19﴾ جس نے مذاق کے طور پر کافروں جیسی شکل و صورت بنائی (مَثَلًا ہنود

کی طرح تشقہ لگایا یا زُتار باندھا) اس پر حکم کفر ہے۔

(مَنْحُ الرُّوضِ ص ۴۲۶)

## گانوں کے 34 کُفریہ اشعار

(1) سیپ کا موتی ہے تُو یا آساں کی دھول ہے

تُو ہے قدرت کا کرشمہ یا حُدا کی بھول ہے

اس شعر میں معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو بھولنے والا مانا گیا

ہے جو کہ صریح کفر ہے۔ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بھولنے سے پاک ہے۔ چنانچہ

پارہ 16 سورہ طہ کی آیت نمبر 52 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنسِي  
تَرْجَمَهُ كُنُزُ الْاِيْمَانِ: میرا رب

(پ ۱۶ طہ ۵۲) (عَزَّوَجَلَّ) نہ بھکے نہ بھولے۔

(2) دل میں تجھے بٹھا کر کرلوں گی بند آنکھیں

پوجا کروں گی تیری دل میں رہوں گی تیرے

اس میں اپنے مجازی محبوب کی پوجا کرنے کے عزم کا اظہار ہے جو

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کہ کفر ہے۔

(3) ہائے! تجھے چاہیں گے  
اپنا خدا بنائیں گے

اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کو خدا بنانے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے جو کہ صریح کفر ہے۔

(4) دل میں ہو تم آنکھوں میں تم بولو تمہیں کیسے چاہوں؟

پوجا کروں یا سجدہ کروں جیسے کہو ویسے چاہوں؟

اس میں اپنے مجازی محبوب کی پوجا کی اجازت مانگی گئی ہے جو کہ

**کفر** ہے اور سجدہ کا بھی اذن طلب کیا ہے، غیر خدا کو سجدہ تعظیسی حرام اور سجدہ عبادت کفر ہے۔

(5) تمہارے سوا کچھ نہ چاہت کریں گے کہ جب تک جنیں گے مَحَبَّت کریں گے

سزا رب جو دے گا وہ منظور ہوگی بس اب تو تمہاری عبادت کریں گے

اس شعر کے مصرعِ ثانی میں دو صریح کفریات ہیں (۱) اللہ تَوَّابٌ عَزَّوَجَلَّ

کے عذاب کو ہلکا جانا گیا ہے (۲) غیر خدا کی عبادت کے عزم کا اظہار ہے۔

(6) یا رب تُو نے یہ دل توڑا کس موسم میں؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اسِ مِصْرَعِ مِیْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ پْر اِعْتِرَاضِ كَا پَهْلُوْمَا یَاں هے اِس لَئے كُفْر هے اِگْر اِعْتِرَاضِ هِي مَقْصُود تَهَا تَوْ قَاتِلِ كَا فِر و مُرْتَد هُو گِیَا۔

(7) كِیْسے كِیْسے كُو دِیَا هے اِیْسے وِیْسے كُو دِیَا هے

اَب تُو چَھِڑ پَھَاڑ مَوْلَا اِنْبِي جِیْسِيں جَھَاڑ مَوْلَا

مِصْرَعِ ثَانِي مِیْنِ ”چَھِڑ پَھَاڑ نَا اَوْر جِیْسِيں جَھَاڑ نَا“ اِگْر چَھُ ورتَا بَھِي بُولَا جَاتَا هے لِيكِن خَدَا ئے رَحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ كِي مَبَارَكِ شَان مِیْنِ سَخْتِ مَمْنُوعِ هے اَوْر اِگْر اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُو اَجْسَامِ كِي طَرَحِ جِسْمِ وَا لَامَانَا اَوْر اَسے جِیْبِ وَا لَالْبَاسِ پَهْنے وَا لَاعْتِقَادِ كِیَا تُو صَرِيحِ كُفْرِ هے۔ رِبِّ كَانَتَا عَزَّوَجَلَّ جِسْمِ وَا جِسْمَانِيَا تِ سَے پَاكِ هے۔

(8) بے چَیْنِيَاں سَمِيْثِ كَر سَارے جِهَانِ كِي

جَب كَچْھ نَه بِن سَكَا تُو مِرَا دِل بِنَا دِیَا

اِس شَعْرِ كے مِصْرَعِ ثَانِي كے اِن الْفَاظِ ”جَب كَچْھ نَه بِن سَكَا“ مِیْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كُو ”عَاجِز و بے لِس“ قَرَار دِیَا گِیَا هے جُو كَه صَرِيحِ كُفْرِ هے۔

(9) دِنْيَا بِنَانِے وَا لے دِنْيَا مِیْنِ آكے دِكِه

صَدے سَے جُو مِیْنِ نَے تُو بَھِي اُٹْھَا كے دِكِه

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

یہ شعر کئی کفریات کا مجموعہ ہے۔ اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر واضح

اعتراض اور اس کی توہین ہے۔

(10) دنیا بنانے والے کیا تیرے من میں سمائی؟

تو نے کاہے کو دنیا بنائی؟

اس شعر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کا پہلو نما یاں ہے اس

لئے کفر ہے۔

(11) اے خدا ان حسینوں کی پتلی کمر کیوں بنائی؟

تیرے پاس مٹی کم تھی یا تو نے رشوت کھائی (معاذ اللہ عزوجل)

مذکورہ شعر میں تین صریح کفریات ہیں: (۱) اس میں ربِّ کائنات

عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ ستودہ صفات پر پتلی گمر بنانے پر اعتراض (۲) اس پر

عاجز و بے بس ہونے کا الزام اور (۳) رشوت کھانے کا ایہام (یعنی

نہمت) ہے۔

(12) اس حور کا کیا کریں جو ہزاروں سال پرانی ہے

معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں جنتی حور کی گھلی توہین ہے، جنت یا

جنت کی کسی بھی نعمت کی توہین صریح کفر ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

(13) حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے

خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے

مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اس شعر کے دوسرے مصرع میں کہا گیا ہے: ”خدا

عَزَّ وَجَلَّ بھی نہ جانے“ یہ بات صریح کفر ہے۔

(14) خدا بھی آسمان سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا

مرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

اس شعر میں مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ کئی کفریات ہیں ﴿1﴾ جب دیکھتا

ہوگا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہر وقت نہیں دیکھتا ﴿2﴾ اس بے

حیا کے محبوب کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے نہیں بنایا مَعَاذَ اللّٰهِ اُس کا کوئی اور خالق

ہے ﴿3﴾ کس نے بنایا یہ بھی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو نہیں معلوم ﴿4﴾ سوچتا ہوگا

﴿5﴾ خدا عَزَّ وَجَلَّ آسمان سے دیکھتا ہوگا حالانکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ مکان اور

سمت سے پاک ہے۔ بہر حال یہ شعر کفریات کا مملعوبہ ہے اس میں ربُّ

العزّت عَزَّ وَجَلَّ کی طرف جہالت اور محتاجی کی نسبت ہے کسی اور کو خالق ماننا ہے

اللہ ربُّ العزّت عَزَّ وَجَلَّ کی خالقیت کا انکار ہے، وہ ہر وقت ہر لمحہ ہر شے کو

ملاحظہ فرما رہا ہے۔ شعر میں ان اوصاف کا انکار ہے۔ یہ سب قطعاً اجماعاً

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کفریات ہیں۔ قائل کافر و مرتد ہو گیا یونہی خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کے لئے مکانِ ثناءت کیا ہے یہ بھی کفر ہے۔

(15) رب نے مجھ پر ستم کیا ہے

زمانے کا غم مجھے دیا ہے

اس شعر میں دو کفریات ہیں (۱) مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اللّٰهُ

عَزَّوَجَلَّ کو ظالم ٹھہرایا گیا اور (۲) اُس پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(16) تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا

ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

اس شعر میں دو صریح کفریات ہیں: (۱) اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو مَعَاذَ اللّٰهِ

عَزَّوَجَلَّ ظالم کہا گیا ہے (۲) اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(17) او میرے ربا ربا ربا یہ کیا غضب کیا

جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

اس کفریات سے بھرپور شعر میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض اور اس

کی توہین ہے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُروُد شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

(18) اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا

خدا تراش لیا اور بندگی کر لی!

اس شعر کے مصرعِ ثانی میں دو صریح کفر ہیں: (۱) مخلوق کو خدا

کہنا (۲) پھر اس کی بندگی یعنی عبادت کرنا۔

(19) میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں

قسم خدا کی، خدا بن کے آپ رہتے ہیں!

اس شعر کے مصرعِ ثانی میں غیر خدا کو خدا کہا گیا ہے۔ یہ صریح کفر ہے۔

(20) کسی پتھر کی مورت سے مَحَبَّت کا ارادہ ہے

پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے

اس شعر میں پتھر کے بُت کی پوجا کی تمنا اور نیت کا اظہار

ہے جو کہ گھلا کفر ہے۔ کیوں کہ ارادہ کفر بھی قطعی کفر ہے۔ اس شعر میں

اپنے لئے کفر پر رضامندی بھی ہے یہ بھی صریح کفر ہے۔

(21) مجھے بتاؤ جہاں کے مالک یہ کیا نظارے دکھا رہا ہے

ترے سمندر میں کیا کمی تھی کہ آج مجھ کو رُلا رہا ہے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْدُ رُوْدِ شَرِيف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

اس شعر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کا پہلو نمایاں ہے اس لئے کفر کا حکم ہے۔ اور اگر شاعریا جو پڑھے اُس کی مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض ہو تو صریح کفر ہے اور وہ کافر و مرتد ہو جائیگا۔

(22) ہر دُکھ کوہے گلے لگایا، ہر مشکل میں ساتھ نبھایا

ان کی کیا تعریف کروں میں، فرصت سے ہے رب نے بنایا  
اس شعر میں فرصت سے ہے رب نے بنایا کے الفاظ کفریہ ہیں  
کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ”فرصت“ کا لفظ بولنا کفر ہے۔

(23) اے خُدا بہتر ہے یہ کہ تو چھپا پردے میں ہے

بیچ ڈالیں گے تجھے یہ لوگ اسی چکر میں ہیں

اس شعر میں رَبُّ الْعَلَمِینَ جَلَّ جَلَالُهُ کو مجبور و بے بس اور دھوکہ کھا جانے والا کہا گیا ہے جو کہ اللہ رَبُّ الْعَلَمِینَ کی کھلی توہین ہے۔ اور اللہ المبین کی توہین کفر ہے۔

(24) اب یہ جان لے لے یارب، یا ایمان لے لے یارب

دو جہان لے لے یارب، یا خدا! فنا فنا یہ دل ہو فنا



ضرمان مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا رنج بڑو دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اس شعر کے اس حصے ایمان لے لے یارب میں ایمان چلے جانے یعنی کافر ہو جانے پر راضی ہونا پایا جا رہا ہے جو کہ کفر ہے۔ ”فتاویٰ تاتارخانیہ“ میں ہے: ”جو اپنے کفر پر راضی ہوا تحقیق اُس نے کفر کیا۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ، ج ۵ ص ۳۶۰)“

(25) جب سے ترے نیناں مرے نیوں سے لاگے رہے

تب سے دیوانہ ہوا سب سے بیگانہ ہوا

رب بھی دیوانہ لاگے رہے

اس شعر کے اس حصے رب بھی دیوانہ لاگے رہے میں شاعر بے بصائر کے دعوے کے مطابق اس کو خداوندِ قُدُّوس عَزَّوَجَلَّ مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دیوانہ لگ رہا ہے یقیناً یہ اُس عَزَّوَجَلَّ کی شانِ عالی میں کھلی گالی اور کھلا کھلا کُفر و ارتداد ہے۔ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: ”جو اللہ کو ایسے وصف (یعنی

پہچان یا خاصیت) سے موصوف کرے جو اُس کی شان کے لائق نہیں یا اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی نام کا یا اس کے احکام میں سے کسی حکم کا مذاق اُڑائے یا اس کے وعدے یا وعید کا انکار کرے تو ایسے آدمی کی تکفیر کی جائے گی یعنی اُس کو

(فتاویٰ تاتارخانیہ، ج ۵ ص ۳۶۱)

کافر قرار دیا جائے گا۔“

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(26) جو بھرتا نہیں وہ زخم دیا ہے مجھ کو، نہیں پیار کو بدنام تو نے کیا ہے

جسے میں نے پوجا مسیحا بنا کر، نہ تھا یہ پتا پتھروں کا بنا ہے

اس شعر میں اپنے مجازی محبوب کو پوجنے یعنی اُس کی عبادت کرنے کا اقرار ہے اور شاعر اس کفر کا اقرار کر رہا ہے اور کفر کا اقرار بھی کفر ہے۔ اگر مذاقاً ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ صدرُ الشَّرِيعه، بدرُ الطَّرِيقه، علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو بطورِ تَمَسُّخُرٍ اور تَهْتِئِهَا (یعنی مذاقِ مسخری میں) کفر کریگا وہ بھی مُرْتَد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ (میں) ایسا اعتقاد (یعنی عقیدہ) نہیں رکھتا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۳، ذُرْمُخْتَارِج ص ۳۴۳)

(27) رکھوں گا تمہیں دھڑکنوں میں بسا کے

تمہیں چاہوں گا خدا میں بنا کے

بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ وَحْدَهُ لا شَرِیکَ ہے۔ بیان کردہ شعر میں بندے کو ”چاہتوں کا خدا“ مانا گیا ہے جو کہ کھلا، کفر و شرک ہے۔

(28) تم سا کوئی دوسرا اس زمیں پہ ہوا تو رب سے شکایت ہوگی

تمہاری طرف رُخ غیر کا ہوا تو قیامت سے پہلے قیامت ہوگی

اس شعر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرنے کے ارادہ کا اظہار ہے اور

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹا بڑھکتا اور ایک تیراٹا حد پراز بھتا ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پْرَاعْتِرَاضِ كَرْنَا كَفْرَهٗ۔

(29) مَحَبَّتْ كِي قَسْمَتْ بِنَانَهٗ سَهٗ پَهْلَهٗ زَمَانَهٗ كَهٗ مَالِكْ تُو رُوِيَا تُو هُوْكَ

مَحَبَّتْ پَهٗ يَهٗ ظَلَمْ دُحَانَهٗ سَهٗ پَهْلَهٗ زَمَانَهٗ كَهٗ مَالِكْ تُو رُوِيَا تُو هُوْكَ

(30) تَجْهٖ بَهِي كَسِي سَهٗ اَكْرَ پِيَارْ هُوْتَا هَمَارِي طَرَحْ تُو بَهِي قَسْمَتْ كُو رُوْتَا

يَهٗ اَشْكُوْنَ كَهٗ مِيْلَهٗ لِكَانَهٗ سَهٗ پَهْلَهٗ زَمَانَهٗ كَهٗ مَالِكْ تُو رُوِيَا تُو هُوْكَ

(31) مَرَهٗ حَالْ پَرِ يَهٗ جُو بَهْتَهٗ هِيْنَ تَارَهٗ يَهٗ تَارَهٗ هِيْنَ تِيْرِي بَهْسِي كَهٗ نِظَارَهٗ

بَهْسِي مِيْرَهٗ غَمْ كِي اُڑَانَهٗ سَهٗ پَهْلَهٗ زَمَانَهٗ كَهٗ مَالِكْ تُو رُوِيَا تُو هُوْكَ

(32) زَمَانَهٗ كَهٗ مَالِكْ يَهٗ تَجْهٖ سَهٗ لَهٗ هِيْ خَوْشِيْ هَمْ نَهٗ مَانْگِي تَحْشِي رُونَا مَلَا هِيْ

لَهٗ مِيْرَهٗ لَبْ پَهٗ بَهِي اَنَهٗ سَهٗ پَهْلَهٗ زَمَانَهٗ كَهٗ مَالِكْ تُو رُوِيَا تُو هُوْكَ

مذکورہ اشعار اللہ رب العالمین جل جلالہ کی توہین سے بھرپور

ہیں، ان اشعار میں کم از کم پانچ گھلے کفریات ہیں ﴿1﴾ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

کیلئے رونا نامکن مانا گیا ہے ﴿2﴾ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو ظالم کہا گیا ہے ﴿3﴾

اسے محکوم مانا گیا ہے ﴿4﴾ اس کو کسی کے رنج و غم اور بے بسی پر ہنسی اُڑانے

والا قرار دیا گیا ہے اور ﴿5﴾ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پْرَاعْتِرَاضِ كِيَا گيا ہے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(33) میں پیار کا پجاری مجھے پیار چاہئے

رب جیسا ہی مجھے سُنَدَر یار چاہئے

اس شعر میں دو کفریات ہیں ﴿1﴾ غیر خدا کی پوجا یعنی عبادت کا اقرار ہے ﴿2﴾ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی طرح کسی اور کا ہونا ممکن مانا گیا ہے۔ قرآن مجید فرقانِ حمید پارہ 25 سورۃ شوریٰ، آیت نمبر 11 میں اللّٰهُ رَبُّ الْعِبَادِ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ

وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿۱۱﴾

ترجمہ کنز الایمان: اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتادیکھتا ہے۔

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت میں لکھتے ہیں: ”اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں نہ احکام میں نہ اسماء (یعنی ناموں) میں۔“

(بہار شریعت حصہ اول ص ۱۷۱)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(34) قسمت بنانے والے ذرا سامنے تو آ

میں تجھ کو یہ بتاؤں کہ دنیا تری ہے کیا؟

مذکورہ شعر میں کئی کفریّات ہیں: ﴿1﴾ عذابِ نار کے حق دار شاعرِ ناناہنجار

کا اللہ غفار عَزَّوَجَلَّ کو مخاطب کر کے اس طرح کہنا: ”ذرا سامنے تو آ“ اَللّٰهُ

عَزَّوَجَلَّ کو مقابلہ کیلئے چیلنج کرنا ہے اور یہ اللہ ربُّ العلمین جَلَّ جَلالُه کی

سخت توہین ہے اور ربِّ مُبین عَزَّوَجَلَّ کی توہین کفر ہے ﴿2﴾ ”میں تجھ کو

بتاؤں کہ دنیا تری ہے کیا؟“ کہہ کر اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کیا گیا ہے اور

یہ بھی کفر ہے اور ﴿3﴾ تیسرا کفر یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کو مقابلے کیلئے

پکارا ہے۔ نعوذ باللہ تعالیٰ

## ایمان برباد ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! قطعی کفر پڑنی ایک بھی شعر جس

نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سنایا گایا وہ کفر میں جا پڑا اور اسلام سے خارج ہو کر

کافر و مُرتد ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اِکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری

نمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شدہ تھا تو نکاح

بھی ٹوٹ گیا اگر کسی کا مُرید تھا تو بیعت (بے۔ عت) بھی ختم ہو گئی۔ اس پر

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فرض ہے کہ اس شعر میں جو کفر ہے اُس سے فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ مُرید ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامع شرائط پیر کا مُرید ہو اگر سابقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے نکاح کرے۔

جس کو یہ شک ہو کہ آیا میں نے اس طرح کا شعر دلچسپی کے ساتھ گایا، سنایا پڑھا ہے یا نہیں مجھے تو بس یوں ہی فلمی گانے سننے اور گنگنانے کی عادت ہے تو ایسا شخص بھی احتیاطاً توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے، نیز تجدید بیعت اور تجدید نکاح کر لے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

**میاں بیوی کے مُتَعَلِّقِ کَفَرِیَاتِ كے بارے میں سوال جواب**  
**”اللہ مالک نہیں بس آپ کو کام کرنا ہے“ کہنا کیسا؟**

**سوال:** بیوی نے شوہر سے کہا کہ ”فلاں کام ضرور کر دینا۔“ شوہر نے کہا: ”اللہ مالک ہے۔“ اس پر بیوی نے کہا: ”اللہ مالک نہیں بس آپ کو کام کرنا ہے۔“

**جواب:** یہ کہنا کہ ”اللہ مالک نہیں“ کفر ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## ”خدا بھی جُد انہیں کر سکتا“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: ”خدا بھی اب تم کو مجھ سے جُد انہیں

کر سکتا، تمہیں ہر حال میں یہیں رہنا ہے۔“ کیا یہ کہنا کفر ہے؟

**جواب:** اس طرح کہنے والا کافر و مرتد ہے کہ اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

قُدرت کا انکار کیا۔ بہارِ شریعت حصہ 9 صفحہ 179 پر ہے: کسی

زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ ”خدا عَزَّوَجَلَّ تمہاری زبان کا مقابلہ

کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں!“ یہ کُفر ہے۔ یونہی ایک نے

دوسرے سے کہا: اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا؟ اُس نے کہا:

”عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں مجھ کو کہاں سے ہوگی۔“ (یہ بھی

کلمہ کفر ہے)

## میاں بیوی کے بارے میں کفریات کی 10 مثالیں

﴿1﴾ جس نے کہا: میں طلاق ملاق کچھ نہیں جانتا بیوی کو گھر میں ہونا

چاہئے، چاہے طلاق ہو جائے یا نہ ہو۔ ایسا شخص کافر ہے۔ کیونکہ

اس نے حلال حرام کو برابر سمجھا۔ (مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۴۷۲)

﴿2﴾ عِدَّت میں زکاح کو حلال جان کر نکاح پڑھانے والا اور ﴿3﴾ حلال

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سمجھ کر شرکت کرنے والے سب لوگوں پر حکم کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۲۶۶ مُلَخَّصاً)

﴿4﴾ جس نے کہا: ”عالم شوہر پر لعنت ہو“ یہ قول کفر ہے کیونکہ اس نے علم کے وصف پر (یعنی عالم دین ہونے کی وجہ سے) لعنت کی اور شریعت کی توہین کی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱)

﴿5﴾ حائضہ عورت سے ہم بستری کو حلال سمجھنا فقہاء کرام کی ایک جماعت کے نزدیک کفر ہے۔

(مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۵۰۸، بہار شریعت ج ۱ حصہ ۲ ص ۳۸۲)

﴿6﴾ لواطت (بد فعلی) کرنے کو حلال سمجھنا کفر ہے۔ (مَنْعُ الرِّوَضِ ص ۵۰۳)

﴿7﴾ جس نے کسی کر سچین عورت کو دیکھا تو کہا: ”کاش! میں بھی کر سچین ہوتا تاکہ اس سے نکاح کر سکتا“ یہ کہنا کفر ہے۔ (ایضاً ص ۳۸۶)

﴿8﴾ بیوی نے شوہر سے کہا: تجھے نہ غیرت ہے اور نہ ہی تیرا کوئی دین اسلام ہے کہ غیروں کے ساتھ میری تنہائی پر راضی ہے! شوہر نے کہا: ”ہاں مجھے نہ غیرت ہے اور نہ ہی میرا کوئی دین اسلام ہے“ یہ قول کفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَرِ ج ۲ ص ۵۱۳)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

﴿9﴾ بیوی نے شوہر سے کہا: ”اگر تُو نے آئندہ مجھ پر زیادتی کی یا میرے

لئے فُلاں چیز نہ خریدی تو میں کافرہ ہو جاؤ گی“ کہنے والی فوراً کافرہ

ہو گئی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۹)

﴿10﴾ جو اپنی بیوی سے کہے: ”تو مجھے خُدا سے زیادہ پسند ہے۔“ یہ قول

کفریہ پہلو رکھتا ہے۔ (الْبَحْرُ الرَّاقِقُ ج ۵ ص ۲۰۳)

## دو جنتیں..... کس کے لئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میاں بیوی میں ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے

کے باعث ہونے والی آئے دن کی لڑائیوں اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

کی کمی کے باعث بک بک اور جھک جھک کی عادتوں کے سبب زبان

سے کُفْرِیہ کلمات نکل جانے کا سخت اندیشہ رہتا ہے لہذا اپنے

دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ پیدا کرنے کی جدّ و جہد جاری رکھئے۔ پارہ

27 سورة الرحمن آیت نمبر 46 میں خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا

فرمانِ عالیشان ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

جَنَّتَيْنِ ﴿۳۶﴾

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت سپدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: یعنی اللہ عزوجل نے یہ ان مومنین سے جنت کا وعدہ فرمایا جو اپنے رب عزوجل کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور خائف (ڈرنے والا) وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت بجالائے اور اس کی نافرمانی چھوڑ دے۔

(تفسیر طبری ج ۱۱ ص ۶۰۲)

## سونے اور چاندی کی جنتیں

ان دو جنتوں کے متعلق کئی اقوال ہیں، بخاری شریف میں ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، حبیب پروردگار، شفیع روزِ شمار، جناب احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ نور بارہے: دو جنتیں چاندی کی ہیں، جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کے ہیں اور دو جنتیں سونے کی ہیں، جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب سونے کے ہیں۔ ان کے اور ان کے رب کریم عزوجل کے دیدار کے درمیان جنتِ عدن میں صرف ردائے کبریائی حائل ہے۔ (صحیح البخاری ج ۳ ص ۳۴۴ حدیث ۴۸۷۸)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

## ”اِنْ شَاءَ اللّٰهُ“ کا مذاق اڑانے کے بارے میں سوال جواب

### ”یہ ان شاء اللہ ڈھیلی ہے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** بیان کے دوران مُقَرَّر نے ساءِ معین سے کسی عمل کی نیت کرنے کیلئے

کہا تو ساءِ معین نے آہستہ سے: ”اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ“ کہا۔ اس پر مُقَرَّر رولا کہ یہ ان شاء اللہ تو ”ڈھیلی“ ہے۔ یہ سُن کر ساءِ معین نے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کی زوردار صدا لگائی۔ اس پر کہا کہ یہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صحیح والی ہے یا کہا یہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ”پتلی گلی والی“ ہے۔ اس پر ساءِ معین نے فَهَقَّهَہ لگایا۔ کیا اس انداز سے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کی توہین نہیں ہوتی؟

**جواب:** مذکورہ کلمہ بظاہر کُفْر ہی لگتا ہے کہ اس میں لَفْظِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کے

ساتھ تَمَسُّخُرُ (یعنی مذاق) کرنا پایا جا رہا ہے جہی تو ساءِ معین نے فَهَقَّهَہ لگایا۔ اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کو ”ڈھیلی“ یا ”پتلی گلی والی“ کہنے میں بھی اس کی توہین ظاہر ہو رہی ہے اگرچہ اس کی تَأْوِيل ممکن ہے، ہو سکتا ہے یہاں لوگوں کا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فقط ڈھیلی آواز

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر رُوڑ بُجھدُو رُوڈ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

میں کہنا مقرّر کی مُراد ہو۔ بہر حال وہ مقرّر اس جملہ سے توبہ کے ساتھ ساتھ تجدیدِ ایمان اور شادی شدہ ہو تو تجدیدِ نکاح بھی کرے اور اس کو سن کر جن کا بے اختیار قہقہہ بلند ہو گیا اُن کا کوئی قُصُور نہیں جبکہ وہ اُس مقرّر کی بات سے مُتَّفِق نہ ہوں۔ ہاں جنہوں نے مقرّر کی بات کو سمجھ کر مُتَّفِق ہو کر قہقہہ لگایا وہ بھی توبہ و تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کریں۔

## مُبْلِغِ اعْظَمِ كُفْرٍ رُوحِ پُرُورِ بَيَانِ كِي اِيكِ جَهْلِكِ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سنئوں بھرا بیان کرنے میں سخت احتیاطوں کی ضرورت ہے نیز بیان کرنے والے کو سنجیدہ انداز رکھنا چاہئے۔ بعض مقرّرین بڑے بے باک ہوتے ہیں اور اجتماع کی کثرت دیکھ کر بسا اوقات ایک دم آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور نہ کہنے والی بات بول جاتے ہیں۔ کاش! ہمیں سنجیدگی مل جاتی اور خوفِ خدا عَزَّ وَجَلَّ نصیب ہو جاتا۔ یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ غیر سنجیدہ بیان میں حاضرین زور زور سے ہنستے اور رقت آمیز سنجیدہ بیان میں بلک بلک کر روتے ہیں۔ کائنات کے سب سے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوے تک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

عظیم مبلغِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بیانِ عظمت نشان کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: پُچنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ  
ترجمہ کنز الایمان: جس کے  
(پ ۲۸ التحريم ۶) ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر اُسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی تو اب جہنم کی آگ کالی سیاہ ہے، اس کے شعلے نہیں بجھتے۔

یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے ایک حبشی چینیس مار کر رونے لگا تو حضرت سیدنا جبرئیل امین عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نازل ہوئے اور عرض کی: ”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے رونے والا شخص کون ہے؟“ فرمایا: حبشہ کا ایک شخص ہے۔ اور پھر اُس شخص کی تعریف بیان فرمائی تو حضرت جبرئیل عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! میرے خوف کے سبب جس بندے کی آنکھ روئے گی، میں جنت میں اُس کی ہنسی میں اضافہ فرماؤں گا۔

(شُعَبُ الْاِيْمَانِ ج ۱ ص ۴۸۹ حدیث ۷۹۹)

نارِ جہنّم سے تُو اماں دے خُلْدِ بَرِّسِ دے باغِ جِناں دے  
رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه  
 واسطہ نعمان بن ثابت کا یا اللہ مری جھولی بھر دے  
**”میں بغیر اِنْ شَاءَ اللّٰهَ کام کروں گا“** کہنا

**سوال:** کسی نے کہا: تم اِنْ شَاءَ اللّٰهَ یہ کام کرو گے۔ جواب دیا: میں بغیر اِنْ شَاءَ اللّٰهَ کے یہ کام کروں گا۔ ایسا جواب دینے والے کے لئے کیا حکم ہے؟  
**جواب:** ایسا جواب دینے والے پر حکم کفر ہے۔

**”جَزَاكَ اللّٰهَ“** سُن کر کہنا کہ اس کی ضرورت نہیں

**سوال:** ایک نے کہا: جَزَاكَ اللّٰهَ (یعنی اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزا دے) دوسرے نے معنی سمجھنے کے باوجود جواب دیا: نہیں نہیں اس کی ضرورت نہیں یا کہا مجھے اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سے جزائے خیر نہیں چاہئے۔  
 ایسا جواب دینے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُز و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاٹا حد پیرا بتاتا ہے۔

**جواب:** اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عطا ہونے والے اجر و ثواب کو ہلکا

جاننا کفر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں سوال کیا گیا

کہ کچھ افراد قُربانی کرتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ چاہے ہماری قربانی

قبول ہو یا نہ ہو، اپنے باپ دادا کی رَسْم نہ چھوڑیں گے، چاہے عالم

کچھ بھی کہیں۔ الجواب: ”ان کے یہ اقوال مذموم و سخت ہیں، ان

کی قُربانیاں قابلِ قبول نہیں۔ اُنہوں نے قبولِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) کو ہلکا

جاننا اور عالموں کے ارشاد سے بے پروائی کی، (اپنے قول سے توبہ کر

کے) از سر نو کلمہ پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۴ ص ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹ ملخصاً) اور جَزَاکَ اللّٰہُ نَکِر

اگر معنی نہ جاننے کی وجہ سے کہا کہ نہیں اس کی ضرورت نہیں یعنی مراد

یہ ہو کہ میرا شکریہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تو کوئی جرم نہیں۔

**جنت دکھا کر محروم کر دیا جائیگا**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر عمل اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ محض

رَبِّ لَمْ یَزَلْ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے کرنا چاہئے۔ صرف دکھاوے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پڑھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کیلئے نیکیاں کرنے والے ریاکار عذابِ نار کے حقدار ہیں چنانچہ  
 حضرت سیدنا عبدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی  
 کریم، رءوف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: قیامت  
 کے دن لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم  
 دیا جائیگا، جب وہ لوگ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی  
 خوشبو کو سونگھ لیں گے اور اُس کے محلوں اور جنتیوں کے لئے جو نعمتیں  
 تیار کی گئی ہیں اُن کو دیکھ لیں گے تو ندا کی جائیگی: اِصْرِفُوهُمْ  
 عَنْهَا، لَا نَصِيبَ لَهُمْ فِيهَا۔ یعنی ”ان کو جنت سے ہٹا دو، ان  
 کے لئے جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔“ وہ اتنی حسرت سے جنت  
 سے لوٹیں گے کہ پہلے اتنی حسرت سے کوئی نہیں لوٹا تھا، وہ کہیں گے  
 کہ اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ اگر تو ہم کو جنت اور اپنے ثواب کو  
 دکھانے اور تُو نے اپنے دوستوں کے لئے جو نعمتیں تیار کی ہیں، اُن  
 کو ہمیں دکھانے سے پہلے دوزخ میں داخل کر دیتا تو یہ ہمارے  
 لئے بہت آسان ہوتا۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ”ہماری  
 مشیت ہی یہ تھی اے بد بختو! جب تم تنہا ہوتے تھے تو بڑے بڑے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈرؤد پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے تو خشوع کے ساتھ ملتے جو کچھ دل میں میری تعظیم کرتے اس کے خلاف لوگوں پر ظاہر کرتے لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے نہ ڈرے، لوگوں کی تعظیم کی اور میری تعظیم نہیں کی، لوگوں کے لیے گناہ چھوڑے میرے لیے نہیں چھوڑے، لہذا تم کو آج عذاب چکھاؤں گا اور ثواب سے محروم کروں گا۔“ (مَجْمَعُ الرِّوَايَاتِ ج ۱۰ ص ۳۷۷ حدیث ۱۷۶۳۹)

## کرسچینوں وغیرہ کے بارے میں سوال جواب ”کرسچینوں کو اہل ایمان“ کہنا کیسا؟

**سوال:** زید نے سر عام کہا: ”موجودہ دور کے کرسچین اور یہودی اہل ایمان ہیں“ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہودیوں اور کرسچینوں یعنی عیسائیوں کو اہل ایمان کہنا کفر ہے کیونکہ یہ دونوں کافر ہیں اور کافر کو کافر جاننا ضرور ریاتِ دین میں سے ہے۔ پُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 144 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 1

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

صفحہ 98 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے۔“

(بہارِ شریعت حصہ اول ص 98)

## کیا اہل کتاب، اہل ایمان نہیں؟

**سوال:** اگر زید یہ کہے کہ میں نے یہود و نصاریٰ (یعنی یہودیوں اور کرسچینوں) کو اس لئے اہل ایمان کہا کہ وہ آسمانی کتابوں کے ماننے والے یعنی اہل کتاب ہیں؟

**جواب:** یہود و نصاریٰ اہل کتاب تو ہیں مگر اس بنا پر انہیں اہل ایمان نہیں کہا جاسکتا، فی الوقت ان کے مذاہب باطل ہیں اور دین اسلام کے سوا کوئی اور دین قابل قبول نہیں۔ پارہ 3 سورہ ال عمران آیت 85 میں خدائے رحمن عزوجل کا فرمانِ عظیم الشان ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا  
فَكَانَ يُقْبَلُ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ  
مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿٨٥﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (یعنی نقصان اٹھانے والوں)

(پ 3 آل عمران 85) میں سے ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مفسرِ شہیرِ حکیمِ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ نعیمی جلد 3 صفحہ 575 پر فرماتے ہیں: ”جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین تلاش کرے یا نہیِ آخِرِ الزَّمَانِ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد جو کوئی ان کی شریعت کے علاوہ کسی اور دین کو تلاش کرے خواہ شرک و کفر کو یا یہودیّت و نصرانیّت کو کہ وہ ادیان (یعنی یہودیّت و نصرانیّت) اپنے وقت میں اسلام تھے اب ان کا اختیار کرنا گمراہی و کفر ہے۔ (تفسیرِ نعیمی ج 3 ص 5۷۵)

## عیسائی تین خداؤں کو مانتے ہیں

**سوال:** کیا عیسائی ایک خدا کے ماننے والے نہیں ہیں؟

**جواب:** جی نہیں۔ یہ لوگ تثلیث (ثت۔ لیث) کے قائل ہیں یعنی انہوں نے وحدانیت کو معاذ اللہ تین حصوں میں اس طرح تقسیم کر دیا ہے: (1) باپ (2) بیٹا اور (3) روح القدس۔ اور ان لوگوں کو واضح لفظوں میں قرآن مجید نے کافر قرار دیا ہے۔ اب اگر کوئی ان کو ”ایمان والا“ کہتا ہے تو وہ صاف صاف قرآن کریم کو جھٹلاتا ہے چنانچہ پارہ 6 سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 72 تا 73 میں ارشاد

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُو رُو دِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

رَبُّ الْعِبَادِ:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۗ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَبْنِي إِسْرَائِيلَ ۗ اَعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۗ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۙ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۗ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهٌ وَاحِدٌ ۗ وَإِن لَّمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۙ

ترجمہ کنز الایمان: بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح مریم کا بیٹا ہے اور مسیح نے تو یہ کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور تمہارا رب، بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جہنم حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے، اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مرے گا ان کو ضرور

(پ ۶ المائدہ، ۷۲، ۷۳)

درناک عذاب پہنچے گا۔

کیا توحید کے قائل یہودیوں کو بھی اہل ایمان نہ کہا جائے؟

سوال: جو یہودی توحید کے قائل ہیں کیا ان کو بھی اہل ایمان نہیں کہہ سکتے؟

جواب: یہودیوں میں سے جو لوگ رب العزت کی وحدانیت کے قائل ہیں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اُن کو بھی اہل ایمان نہیں کہہ سکتے کیوں کہ اہل ایمان کے لئے تو حید پر ایمان کے ساتھ ساتھ نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے اور اگر کوئی اللہ رحمن عزوجل پر ایمان لائے مگر سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو وہ ایمان والا یعنی مومن نہیں جیسا کہ یہود و نصاریٰ رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو انہیں قرآن پاک میں منکر و لعنتی قرار دیا گیا۔ چنانچہ مقدس قرآن پارہ 1 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 89 میں خدائے تعالیٰ و متان عزوجل کا فرمان فیصلہ نشان ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کیساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ  
اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ  
وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ  
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ فَلَمَّا جَاءَهُمْ  
هُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ  
فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۹

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جسے تم مرہٹن (ظہیر اسلام) پر ڈرو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے جب تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

پارہ 3 سورہ ال عمران آیت 90 میں خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا

فرمانِ عظیم الشان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ  
ثُمَّ آذُوا دَاوُدَ وَكُفِّرُوا بِنِّسْبَتِهِ  
تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ  
الضَّالُّونَ ۝۹۰

ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں بھٹکے ہوئے۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں

فرماتے ہیں: ”یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ظہور

کے بعد کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اور شدید ہو گئے۔“

کیا کتابوں کو اہل ایمان کہنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں؟

سوال: تو کیا واقعی اہل کتاب کو اہل ایمان کہنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں؟

جواب: جی ہاں کوئی گنجائش نہیں کہ جب قرآن پاک نے یہود و نصاریٰ کو

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر بُرّ و ذرّ شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کبوتر ترین شخص ہے۔

صراحتاً کافر فرما دیا تو اب ان کو اہل ایمان کہنے کی گنجائش ہی کب رہی! بلکہ اہل کتاب کا اپنی کتابوں پر عمل کرنے کا دعویٰ بھی انہیں اہل ایمان نہ کر سکے گا کہ جب اُن کی کتابوں میں سرکارِ دعوالمصلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری اور ان پر ایمان لانے کا ذکر کیا گیا تھا تو پھر بعد میں خاتم المرسلین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرنا گویا کہ اپنی کتابوں کو نہ ماننا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”تفسیر کبیر“ میں سورۃ البقرة کی آیت نمبر 41 کے اس حصے: وَلَا تَكُونُوا اَوَّلَ كٰفِرٍ بِهٖ (ترجمہ کنز الایمان: اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو) کے تحت فرماتے ہیں: تا جدارِ نبوت، محبوب رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو سب سے پہلے جھٹلا کر اپنی کتابوں کو جھٹلانے والے نہ بنو اس لئے کہ تمہارا رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانا اپنی کتابوں کے جھٹلانے کو لازم کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر، ج ۱ ص ۴۸۳)

کیا شرک سے بچنے والے کتابی کو بھی اہل ایمان نہیں کہہ سکتے؟

سوال: کوئی یہودی یا کرچین اگر شرک نہ کرتا ہو اور صرف ایک خدا کا قائل ہو

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و دِپاک نہ پڑے۔

کیا اب بھی اس کو اہل ایمان نہیں کہہ سکتے؟

**جواب:** جی نہیں۔ اگر کوئی یہودی یا عیسائی شرک چھوڑ بھی دے اور توحید

حقیقی کا اقرار کر بھی لے مگر جب تک وہ سرکارِ نامدار، مدینے کے

تاجدار، بِیادِنِ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابراصلیٰ

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نبی نہ مانے اہل ایمان نہیں ہو سکتا وہ

یقیناً قطعاً کافر، کافر اور کافر ہی ہے اور کافر بھی ایسا کہ اسے

ایمان والا یعنی مومن کہنے والا خود کافر ہے۔ مَجْمَعُ الْاَنْهَرِ

میں ہے: یہودی یا عیسائی اگر صرف یہ کہے: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه

یعنی ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں“ وہ مسلمان نہ

ہوگا جب تک محمدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی

”محمد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں“ نہ کہہ

لے۔ (مَجْمَعُ الْاَنْهَرِ ج ۲ ص ۵۰۳) بلکہ کسی ایک نبی کو نبی ماننے سے

انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے

ہیں: جو کوئی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سے بعض

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نہ مانے یا جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ مجتہد دو سو بار رُزود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی سنت ہو اُس پر راضی نہ ہو تو یقیناً اُس نے کفر کیا۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳) بہر حال محبوب ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جود و نوال، شہنشاہِ خوشِ نِصال، سلطانِ شیریںِ مقال، پیکرِ حسن و جمالِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان نہ لانا، آپ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننا اور اپنے دین کو چھوڑ کر سیدِّ المرسلین، خاتمِ النَّبیین، جنابِ رحمةٍ لِلْعالمینِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ مُبین کو نہ اپنانا یہود و نصاریٰ کا خالص کُفر ہے کہ اب اہلِ ایمان یعنی مومن ہونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ خاتمِ النَّبیین، صاحبِ قرآنِ مُبین، محبوبِ ربِّ العَلَمین، جنابِ صادقِ و امینِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ متین کی تصدیق کرنے والا اور اس پر پلاچون و چرا ایمان لانے والا ہو۔ مَجْمَعُ الْأَنْهَارِ میں ہے: ”جو کوئی محترم نبی، مکی مدنی، محبوبِ ربِّ غنی عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آخری نبی نہ جانے تو وہ مسلمان نہیں۔“ (مَجْمَعُ الْأَنْهَارِ ج ۲ ص ۵۰۶) تو چو نکہ یہود و

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر دھوا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

نصاری کا اہل ایمان ہونا نہ قرآنِ پاک سے ثابت ہے نہ احادیثِ مبارکہ سے لہذا ان کو اہل ایمان کہنا قطعاً کفر ہے کیونکہ کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔

چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ شریف میں حضرت سیدنا امام ابو زکریا نووی اور سیدنا امام ابن حجر مکی رَحِمَهُمَا اللّٰهُ الْقَوِی کا مبارک قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریاتِ دینِ اسلام سے ہونا متفق علیہ (یعنی جس پر سبھی اہل اسلام کا اتفاق ہونا) معلوم ہے خواہ اس میں نص ہو یا نہ تو اس کا انکار کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۳۳۹)

کیا یہود و نصاریٰ دائمی جہنمی ہیں؟

**سوال:** تو کیا یہود و نصاریٰ کو اہل ایمان کہنے کی کوئی صورت ہی نہیں؟ کیا یہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنمی ہیں؟

**جواب:** جی ہاں ان کو اہل ایمان کہنے کی کوئی صورت ہی نہیں کہ قرآن

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کریم پارہ اول سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 41 میں صراحت آ گیا ہے:

وَامُّوْاۤ اٰبَآءَ اَنْزَلْتُمْ صِدْقًا لَّيْلًا  
مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْا اَوَّلَ  
كَافِرٍ بِهٖ

ترجمہ کنز الایمان: اور ایمان لاؤ  
اس پر جو میں نے اتارا اس کی تصدیق  
کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور  
سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو۔

تو اب صاف ظاہر ہے کہ یہود و نصاریٰ نے مکی مدنی آقا پیٹھے

پیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان نہ لا کر کفر کیا اور قرآن مجید

نے ان کو کافر کہا تو اب ان کو اہل ایمان کہنے کی کوئی صورت

ہی باقی نہ رہی۔ یہود و نصاریٰ انکار کرنے کے سبب کافر ہو

کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنمی ہو گئے اور جو ان کو جہنمی نہ مانے وہ

بھی کافر و دائمی جہنمی ہے چنانچہ فقہائے کرام رَحْمَتُ اللّٰهِ

السَّلَام فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابن سلام علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْاَنَامِ

سے مروی ہے جو یہ کہے: ”میں نہیں جانتا کہ جب قیامت قائم کی

جائے گی تو یہود و نصاریٰ کو آگ کا عذاب دیا جائے گا،“ اس پر

مشائخ کبک سمیت تمام مشائخ کرام رَحْمَتُ اللّٰهِ السَّلَام نے فتویٰ ارشاد

فرمایا کہ ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## کافر کو اسلام کے قریب لانے کے لئے کفر بکنا

**سوال:** اگر کوئی یہود و نصاریٰ کو اسلام سے قریب لانے کے جذبے کے تحت ان

کو خوش کرنے کیلئے انہیں ایمان والا کہہ دے تو کیا اب بھی کفر ہے؟

**جواب:** جی ہاں اب بھی کفر ہے۔ کسی کافر کو اسلام سے مانوس کرنے کی

خاطر خود کفریات بکنے کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ یاد رکھئے!

جو ایلا اکراہِ شرعی (1) کلمہ کفریگے، اس کی ظاہری اچھی نیت کا

کوئی اعتبار نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اسی قسم کے ایک مسئلے میں

فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 600 پر فرماتے ہیں: ”اور بفرض

غلط اگر دھوکا دینا ضرورت بھی ہو تو ہر ضرورت کفر سے نہیں بچاتی،

یوں تو جو ننگے بھوکے پیٹ کی خاطر عیسائی (یعنی کرسچین) ہو جاتے

ہیں انہیں بھی کہئے کافر نہ ہوئے کہ بضرورت کفر اختیار کیا، یہاں

دینہ

(1) جو جان سے مار دینے یا جسم کا کوئی عضو تکلف (ضائع) کر دینے یا ضرب شدید

(سخت مار لگانے) کی صحیح دھمکی دینا جس کو دھمکی دی گئی وہ جانتا ہے کہ ظالم جو کچھ کہہ رہا ہے

وہ کر گزرے گا یہ اکراہِ شرعی کہلاتا ہے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پرورد یا کلمہ لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

وہ ضرورت مُعتبر ہے کہ حدِ اکراہِ شرعی تک پہنچی ہو۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۶۰۰)

یقیناً یہود و نصاریٰ کو اپنے قریب لانے کا دعویٰ کرنے والے نے بلاِ اکراہِ شرعی وہ کلمات کفر بکے۔ یہاں ”اکراہ“ یعنی اس طرح کی دھمکی ملنا درگنہ را ایک رُونگٹے کو بھی کچھ نقصان نہ پہنچتا تھا، ایک دھیلا (یعنی آدھا پیسہ) بھی رگرہ (جیب) سے نہ جاتا تھا۔ لہذا یہودی یا عیسائی (کرچین) کو اسلام سے قریب لانے کیلئے اہل ایمان کہنا بھی کفر ہے۔ جیسا کہ فقہائے کرام رَحْمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے واضح طور پر ارشاد فرمایا: ”ایک شخص نے زبان سے حالتِ خوشی میں کفر کا اظہار کیا حالانکہ اس کا دل ایمان پر تھا تب بھی وہ کافر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مومن نہیں۔“ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ”طریقۃ محمدیہ و حدیقۃ ندیہ“ کے حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر کلمہ کفر کا تکلم (یعنی کفر بکنا) خوشی سے ہے، یعنی کسی چیز کا اکراہ و جبر نہیں جبکہ سبقتِ لسانی (یعنی

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

کہنا کچھ چاہتا تھا اور بے خیالی میں زَبان سے کچھ اور نکل گیا والا معاملہ) نہ ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ (ایمان برباد)، عمل ضائع اور نکاح ختم ہو جائے گا۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۶۰۱)

## لُغْوِی طُور پر کسی کو اہلِ ایمان کہنا

**سوال:** یہود و نصاریٰ کو اصطلاحی معنی میں نہیں لُغْوِی معنی میں اگر اہلِ ایمان کہا جائے تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ دلیل بھی باطل ہے۔ میرے آقا علی حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

”صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی۔“ فتاویٰ عالمگیری (جلد 2 صفحہ 363) میں ہے: ”اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول

کہے یا بَرِّبانِ فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مُراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی (یعنی قاصد یا ڈاکیر) ہوں کافر ہو جائے گا۔“

اور حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرحِ شفاء (جلد 2 صفحہ 396) میں فرماتے ہیں: ”وہ جو اس مَرَدِّک (مر۔ دَک یعنی ذلیل

شخص) نے کہا کہ میں نے (رسول سے) بچھو مُراد لیا اس طرح اس

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نے رسالتِ عُرنی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ پتھو کو بھی خُدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مُسلَّط کیا ہے اور ایسی تاویل قواعدِ شرع کے نزدیک مردود ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۸-۵۷۹ مَلَخَّصًا)

## کافر کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں سوال جواب

### قبولِ اسلام کے طالب کو سوچنے کا مشورہ دینا کیسا؟

**سوال:** کوئی کافر اگر مسلمان ہونا چاہے تو اُس کو اس طرح سمجھانا کیسا کہ بھائی! خوب اچھی طرح غور کر لو کہیں مسلمان ہونے کے بعد پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

**جواب:** کافر کو اس طرح سمجھانا مسلمان ہونے سے روکنا ہوا، اُس سمجھانے والے پر حکمِ کفر ہے۔ جب بھی کوئی کافر مسلمان ہونا چاہے اس کو فوراً مسلمان کرنا فرض ہے۔ اور اگر وہ پریشانیاں آنے کی بات کرے تو اُس کو تلقینِ صَبْر کیجئے۔

کافر کے مُطالبہ پر عالم کے پاس قبولِ اسلام کیلئے لے جانا

**سوال:** اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہے کہ فلاں عالم کے پاس لے چلو مجھے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

انہی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا ہے تو اُس مسلمان کو کیا کرنا چاہئے؟

**جواب:** چونکہ اُس کا مطالبہ ہے لہذا اُسے اُس عالم صاحب کی خدمت میں پیش کر دے ایسا کرنے میں وہ مسلمان گنہگار نہیں بلکہ ثواب کا حقدار ہے۔

### کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ

**سوال:** کسی کافر کو مسلمان کرنے کا آسان طریقہ ارشاد فرمائیے۔

**جواب:** کافر کو مسلمان کرنے کے لئے پہلے اُسے اُس کے باطل مذہب

سے توبہ کروائی جائے مثلاً مسلمان ہونے کا خواہش مند کر سچین

ہے، تو اُس سے کہئے: کہو، ”میں کر سچین مذہب سے توبہ کرتا ہوں“

جب وہ یہ کہہ لے پھر اُسے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت پڑھائیے اگر

عربی نہیں جانتا تو جو بھی زبان سمجھتا ہو اُسی زبان میں ترجمہ بھی کہلوا

لیجئے اگر وہ عربی کلمہ نہیں پڑھ پارہا تو اُسی کی زبان میں اُس سے

شہادتین کا اقرار با آواز کرو لیجئے یعنی وہ کہہ دے کہ اللّٰهُ

عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔ اس طرح سے وہ شخص

مسلمان ہو جائے گا۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحہ رُوڈ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

## کیا قبولِ اسلام سے قبل نہانا ضروری ہے؟

**سوال:** کیا قبولِ اسلام سے قبل کافر کو نہلانا فرض ہے؟

**جواب:** قبولِ اسلام سے قبل غسل کروانا فرض نہیں بلکہ خواہشمند کو فوراً

مسلمان کرنا فرض ہے۔ البتہ قبولِ اسلام کے بعد افضل ہے۔

اس کی صورتیں بیان کرتے ہوئے صدرُ الشریعہ، بدرُ

الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرماتے ہیں: ”کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حیض و نفاس والی

کافرہ عورت اب مسلمان ہوئی، اگرچہ اسلام سے پہلے حیض و نفاس

سے فراغت ہو چکی، صحیح یہ ہے کہ ان پر غسل واجب ہے۔ ہاں اگر

اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر

پانی بہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرّم بانسے تک پانی چڑھانا کافی ہو

گا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے ادا نہیں ہوتی۔ پانی کے بڑے

بڑے گھونٹ پینے سے گھٹی کافر ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی

رہ گیا ہو تو اسے بھی بجالائیں، غرض جتنے اعضا کا دھلنا غسل

میں فرض ہے، جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بحالتِ کفر

ضَرَمَانَ مَصْلُفًا (سُئِلَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنِ الرَّبِّ وَسَلَّم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پَاک پڑھوے نیک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پَاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہی دھل چکے تھے تو بعد اسلام اعادہ عُسَل ضرور نہیں، ورنہ جتنا حصہ باقی ہوا اتنے کا دھولینا فرض ہے اور مستحب تو یہ ہے کہ بعد اسلام پورا عُسَل کرے۔“ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۶، مکتبۃ المدینہ)

## نَوَ مُسْلِمِ كَا خَتْنِه

**سوال:** اگر بالغ شخص مسلمان ہوا تو کیا اُس کا ختنہ کروانا ضروری ہے؟

**جواب:** ختنہ سنّتِ مؤکدہ اور شعائرِ اسلام ہے (فتاویٰ افریقہ ص ۴۶)

ملخصاً) نو مسلم کے ختنہ کی صورتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 593 پر فرماتے ہیں: ہاں اگر خود کر سکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کر لے یا کوئی عورت جو اس کام کو کر سکتی ہو، ممکن ہو تو اُس سے نکاح کرادیا جائے وہ ختنہ کر دے، اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے (یعنی طلاق دیدے) یا کوئی کنیز شرعی (ختنہ سے) واقف ہو تو وہ خرید دی جائے۔ (فی زمانہ غلام اور کنیز کا سلسلہ بند ہے) اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہو سکیں تو جامِ ختنہ کر دے کہ ایسی ضرورت کیلئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔ دُرِّ مختار

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

میں ہے: بوقتِ ضرورت بقَدْرِ ضرورت طبیبِ مرض کی جگہ کو دیکھ سکتا ہے اور قَدْرِ ضرورت (یعنی ضرورت کی مقدار) محض اندازے سے (طے) ہوگی، اسی طرح دایہ اور ختنہ کرنے والے کا معاملہ ہے۔ (ذمّہ مختار ج ۹ ص ۶۱۱) سیدنا امام کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ”جامعِ صغیر“ میں فرمایا کہ: بالغِ آدمی کا ختنہ حَمَامِ والا (حجام) کرے۔ (عالمگیری ج ۵، ص ۳۵۷) بہت بوڑھا شخص اگر اسلام قبول کرے اور ختنہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اگر چند اہل نظر رائے دیں کہ یہ واقعی طاقت نہیں رکھتا تو اسے بلا ختنہ ہی رہنے دیا جائے۔

(خلاصۃ الفتاویٰ ج ۴ ص ۳۴۰)

## اگر نو مسلم ختنہ نہ کروائے تو؟

**سوال:** اگر کوئی بالغ نو مسلم ختنہ کرنا نہ جانتا ہو اور طبیب سے کروانے کیلئے

تیار نہ ہو تو کیا اسے اس پر مجبور کیا جاسکتا ہے؟

**جواب:** اُس کو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ کیا جائے یعنی نیکی کی دعوت دی جائے اگر

وہ تیار نہ ہو تو کسی قسم کی سختی نہ کی جائے۔ ختنہ سنت ہے۔ بالغ نو مسلم کا طبیب سے ختنہ کروانے میں ویسے بھی علماء کا اختلاف

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زُور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاٹا ہوا ہوتا ہے۔

ہے۔ ختنہ نہ کرنے یا نہ کروانے سے اُس کے ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، وہ بدستور مسلمان ہے۔

## نو مسلم کے لئے ابتدائی معلومات کے ذرائع

**سوال:** نو مسلم کو ابتدائی اسلامی معلومات کس طرح فراہم کی جائیں؟

**جواب:** کسی سنی عالم دین کی خدمت میں پیش کیا جائے جو اس کو بنیادی

عقائد سکھائے۔ اگر اردو یا انگلش جانتا ہو تو خلیل العلماء

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب

ہمارا اسلام (مکتب) اُس کو پڑھنے کیلئے پیش کر دیجئے۔ یا اُس میں

سے پڑھ پڑھ کر اُس کو اسلامی عقائد سمجھائیے اور ثواب کمائیے۔

اُس کو مسلمان کرنے کے بعد تربیت کے بغیر چھوڑ دینا مناسب

نہیں۔ مفتی دعوتِ اسلامی الحاج مفتی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ

الباری کی آواز میں مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ نصاب

شریعت کورس کی کیٹس نو مسلم بلکہ ہر مسلم کیلئے معلومات کا بے

بہا خزانہ ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز میں 63 دن

کے مدنی تربیتی کورس میں شمولیت بھی ہر مسلم بالخصوص نو مسلم

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پکڑا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ نیز وضو، غسل اور نماز کا طریقہ معلوم کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب نماز کے احکام کا مطالعہ ہر نئے پڑانے مسلمان کیلئے انتہائی ضروری ہے۔

**کیا نو مسلم کو اسلامی تعلیم بھی دینی ہو گی؟**

**سوال:** جو نیا مسلمان ہوا کیا اُس کو اسلامی تعلیمات سے بھی روشناس کرانا ہوگا؟

**جواب:** جی ہاں۔ اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ شریف جلد 24 صفحہ

146 پر دیئے گئے ایک سوال کا خلاصہ ہے: ”جس ملک کے نو

مسلم اسلامی تعلیمات سے بے خبر ہوں، کفار کی صحبت کی وجہ سے

گنہگار و اسلام کی بہت ساری باتوں کا فرق بھی نہ جانتے ہوں ان کو

پہلے پہل کیا سکھایا جائے؟ عقائد اسلامیہ و احکامات شرعیہ کی تعلیم

دی جائے یا تصوف کی باریکیاں وغیرہ سمجھائی جائیں؟“ میرے آقا

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرحمن نے جو جواب ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے: بدیہیات

دینیہ (بدی-ہی-یات-دینی-یہ یعنی وہ مشہور و معروف دینی احکام جن کو

عوام و خواص سب جانتے ہوں) سے ہے کہ اولاً عقائد اسلام و سنت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈرؤد پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پھر احکامِ صلوٰۃ و طہارت و غیر ہاضر و ریاتِ شرعیہ سیکھنا سکھانا فرض ہے اور انہیں چھوڑ کر دوسرے کسی مستحب و پسندیدہ علم میں بھی وقت ضائع کرنا حرام۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۱۴۶، ۱۵۸) معلوم ہوا ایسے نو مسلموں کو عقائد و احکام اور ضروریاتِ شرعیہ سکھانا فرض ہے اور یہی خود بھی سیکھنا فرض۔ تصوف کی باریکیاں تو آج کل بڑے بڑوں کو سمجھ میں نہیں آتیں! مزید صفحہ 159 پر فرماتے ہیں: انہیں ابھی سیدھے سیدھے احکام سمجھنے کے لالے ہیں ان مُتَشَابِهَات (اور پیچیدہ باتوں) کو کون سمجھے گا! غرض اس کا اثر ضرور ان کا بگڑنا فتنے میں پڑنا زندگی، مُرتدا یا دنیٰ درجہ گمراہ بددین ہو جانا ہوگا و بس۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یعنی جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کرے گا جس تک اُن کی عقلیں نہ پہنچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔

(الجامع الصغیر ص ۷۹ حدیث ۷۸۳۸، تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۳۸ ص ۳۵۶)

ایک اور مقام پر حضور پر نور، شاہِ غیور، شافعِ یومِ النُّشُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اَمْرَنَا اَنْ نُّكَلِّمَ النَّاسَ

ضم مان مصلحتاً: (مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ الرضیٰ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ میں اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

عَلَىٰ قَدَرٍ عُقُولِهِمْ یعنی ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم لوگوں سے ان کی

عقلوں کے مطابق کلام (گفتگو) کریں۔ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّيُوطِيِّ ج ۲

ص ۱۷۵ حدیث ۴۶۶۷) وارد ہے: كَلِمَ النَّاسِ عَلَىٰ قَدَرٍ

عُقُولِهِمْ یعنی لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کی جائے۔

(مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ لِلْقَارِي، ج ۹ ص ۳۷۳ تحت الحدیث ۵۴۷۱)

لہذا ہر ایک کے ساتھ اُس کے ظرف کے مطابق بات کرنی چاہئے

کہ گہری باتیں اُس کو تشویش میں ڈالتیں بلکہ راہ سے بھٹکا سکتی

ہیں۔ ہر مقرر روئے کلم کیلئے بھی اس میں یہ مہکتا مَدَنی پھول ہے کہ عوام

کے آگے اَدَق (یعنی پیچیدہ) مضامین چھیڑنے کے بجائے سنی

الامکان آسان زبان میں اُن کے کام کی وہ باتیں بیان کی جائیں

جن کو وہ باسانی سمجھ سکیں۔

کیا کافر کیلئے کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہونا ضروری ہے؟

**سوال:** کیا کافر کیلئے یہ ضروری ہے کہ کسی نہ کسی مسلمان کے ہاتھ پر توبہ کر

کے مسلمان ہو؟

**جواب:** ایمان لانے کیلئے کسی مسلمان کے ہاتھ ہی پر توبہ کرنا شرط نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڈ پڑو تمہارا رُوڈ مجھ تک پہنچتا ہے۔

البتہ اپنے اسلام کا اظہار کرے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ  
حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے  
ہیں: اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے اعمالِ بدن تو اصلاً  
جُز وایمان نہیں۔ رہا اقرار اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تصدیق کے  
بعد اس کے اظہار کا موقع نہ ملا تو عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (یعنی اللہ عزَّ وَّجَلَّ  
کے نزدیک) مُؤْمِن ہے اور اگر موقع ملا اور اس سے مُطَابِق کیا گیا  
(مَثَلًا پوچھا گیا، کیا آپ مسلمان ہیں؟) اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے اور  
اگر مُطَابِق نہ کیا گیا تو (چونکہ کسی کو معلوم ہی نہیں کہ یہ مسلمان ہو چکا ہے لہذا)  
احکامِ دنیا میں کافر سمجھا جائے گا نہ اس کے جنازے کی نماز  
پڑھیں گے نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے مگر عِنْدَ  
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (یعنی اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے نزدیک) مُؤْمِن ہے اگر کوئی  
امرِ خلافِ اسلام ظاہر نہ کیا ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ اول ص ۹۳)

### نو مسلم کی مالی مدد

**سوال:** کیا نو مسلم کی مالی مدد کرنا ضروری ہے؟

**جواب:** اگر وہ مستحق ہے مَثَلًا مسلمان ہونے کے سبب اُس کا گھربار اور



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

رُوزگار وغیرہ چھوٹ جائے تو ایسی صورت میں ہر طرح کا تعاون کرنا چاہئے۔ مہاجرین و انصار کی مدنی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ تاہم غور و خوض کر لے، تفتیش بھی کر لے، اُس کا ساختی کارڈ، پاسپورٹ وغیرہ دیکھ لے اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھائے، کیونکہ آج کل حالات بہت نازک ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ صرف پیسے بٹورنے کی خاطر مختلف مساجد میں یا جُدا جُدا شخصیات کے پاس جا کر اپنے آپ کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کافر ظاہر کر کے بار بار مسلمان ہوتے ہیں۔ پھر اُن کے لئے چندہ ہوتا اور اس طرح ان کا دھندا چلتا ہے۔ شخصیات سے لکھوا بھی لیتے ہیں کہ یہ صاحبِ نو مسلم ہیں، اسلام لانے کے جُرم میں خاندان والوں نے بایکٹ کر دیا ہے لہذا مالی تعاون کیا جائے وغیرہ۔ ہاں نو مسلم کو کورٹ سے سند دلوانے میں خرچ نہیں کہ وہ ضرورتاً قانونی طور پر کارآمد ہوتی ہے۔ باقی شخصیات کی سند صرف چندہ کرنے کے کام آتی ہوگی کیوں کہ کورٹ میں اس کی کوئی ”قانونی“ حیثیت نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنی زندگی میں مُعْتَدِّ دُبا ر کفار کو

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

داخلِ اسلام کرنے کی سعادت ملی ہے مگر اسی احتیاط کے پیشِ نظر آج تک کسی کو تحریر نہیں دی۔ ہاں اگر کوئی نقلی تحریر بنا کر جعلی دستخط کر کے چندہ کرتا پھرے تو میں کیا کر سکتا ہوں کہ آج کل تو لوگ جعلی نوٹیں (کرنسی) بھی چھاپ ڈالتے ہیں۔ لہذا اگر کوئی میری تحریر دکھائے تو سوچ سمجھ کر ہی قدم اٹھائیے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 18 صفحہ 705 پر فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: مکتوب کبھی جھوٹا اور جعلی ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے مُشابہ (ملتا جلتا) ہوتا ہے اور مُہر ایک دوسرے کے مُشابہ (ملتی جلتی) ہوتی ہے، مختصراً۔

(مَجْمَعُ الْأَنْهَاجِ ج ۳ ص ۲۳۰، عالمگیری ج ۳ ص ۲۸۱)

## ایک ہی کلمہ کُفر سے بار بار توبہ

**سوال:** ایک بار کلمہ کُفر صادر ہو گیا اور توبہ کر لی اب دوبارہ اُسی کلمہ کُفر سے توبہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** ایک کلمہ کُفر سے بار بار توبہ کرنے میں حرج نہیں جبکہ اس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرین (ظہر اسلام) پر ڈر دو پاک پرھو تو گھر پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

بات پر یقین ہو کہ میں پہلے توبہ کر کے مسلمان ہو چکا ہوں۔

## کیا مسلمان اور کافر برابر ہیں؟

**سوال:** ایک بوڑھا آدمی لوگوں میں بیٹھ کر کہہ رہا تھا: ”انسانیت کی خدمت

کرنی چاہئے، چاہے مسلمان ہو یا کافر، اللہ کے یہاں سب

انسان برابر ہیں، بخشش کا دار و مدار عقیدے پر نہیں عمل پر ہے۔“

حاضرین اُس کی ہر بات پر اثبات (یعنی تائید) میں سر ہلا رہے تھے۔

حکم شرعی ارشاد ہو۔

**جواب:** بوڑھے کی یہ باتیں گفریات سے بھر پور ہیں۔ وہ بوڑھا اور جو معنی

سمجھنے کے باوجود تائید میں سر ہلا رہے تھے وہ سب کافر و مرتد ہو

گئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں سب انسان ہرگز برابر نہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28 سُورَةُ الْحَشْرِ کی آیت نمبر 20 میں ارشاد

فرماتا ہے:

لَا يَسْتَوِي اَصْحَابُ النَّارِ

وَاَصْحَابُ الْجَنَّةِ

اور پارہ 2 سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت نمبر 221 میں ارشادِ بانی ہے:

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

وَلَعِبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ

ترجمہ کنز الایمان: بے شک

مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ

مسلمان غلام، مُشْرِك سے اچھا ہے

اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو۔

(پ ۲ البقرة ۲۲۱)

## سماجی کارکن

دراصل جن کو سماجی خدمت کی لگن کے ساتھ ساتھ نام و نمود کی

بھی دُھن ہوتی ہے وہ لوگ عموماً انسانیت کی بُنیاد پر بلا امتیاز مذہب

ہر ضرر و تمند انسان کی خدمت کرتے ہیں، شیطان ایسوں کو اپنا

کھلونا بنا لیتا ہے اور لوگوں کی مُصیبتیں دکھا دکھا کر ان کے دل میں

باغیانہ و سوسے ڈالتا ہے، جس کی بنا پر بعض اوقات ان کی توجُّہ

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی حکمتوں کی طرف سے ہٹ جاتی ہے اور پھر وہ

دُکھیاروں کی ہمدردی کی رو میں بہ کر معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُفْرِیَات

بننے لگتے ہیں۔ ایک بار میری (سگِ مدینہ عفی عنہا) ملاقات اسی طرح

کے ایک انتہائی سرگرم سماجی لیڈر سے ہوئی، دورانِ گفتگو جذبات

میں آ کر اُس نے معاذ اللہ کچھ اس طرح سے گُفْرِیَات بننے

شروع کر دیئے: ”غریب بھوکے مر رہے ہیں، اللّٰهُ کے یہاں فقط

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑھے۔

صَبْر ہے، اللہ خود زمین پر آ کر صَبْر کرے یا آسمان سے کسی کو بھیج کر اُسے صَبْر کروا کر دیکھے تو اس کو پتا چلے کہ صَبْر کس طرح ہوتا ہے!!!“ یہ کفریات سے بھرپور گفتگو سن کر میں تو ہر گاہ بگا رہ گیا۔ بعد میں کسی طرح ترکیب بنی اور الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ اُسے توبہ کروانے میں کامیابی حاصل ہو گئی۔

### کلمہ کُفر کی تائید بھی کُفر ہے

بعض اوقات سیاسی قائدین، افسران اور ضرورت سے زیادہ پڑھے لکھے، لوگ بھی مذکورہ انداز میں کفریات بکتے اور لوگ ہاں میں ہاں کر رہے ہوتے ہیں بلکہ بعض تو اتنے بکواسی ہوتے ہیں کہ کفریات بکتے جاتے ہیں اور حاضرین سے داد و صول کرنے کے انداز میں پوچھتے بھی جاتے ہیں: کیوں بھی! میں غلط تو نہیں کہہ رہا؟ حاضرین کیلئے یہ موقع سخت آزمائش کا ہوتا ہے بعض لوگ ایسے موقع پر نہ چاہتے ہوئے بھی مروت میں ہاں میں ہاں ملا دیتے اور خود کو کفر کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔ کیوں کہ جو کفری بات سمجھنے کے باوجود ہاں میں ہاں ملائے اُس پر بھی حکم کفر

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز د پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مٹا دیے جائیں گے۔

ہے۔ یاد رکھئے! کافروں سے دوستی حرام ہے، کُفّار کی دوستی کا ایک مُنہی اثر یہ بھی ہے کہ وہ گُفْرِیّات تک کرنا م کے مسلمان سے ہاں میں ہاں کروا کر اُسے گُفر کے غار میں دھکیلتے رہتے ہیں۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ امین بِجاءِ النّبیّ  
الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(کُفّار کی دوستی کے تفصیلی احکام اسی کتاب کے صفحہ 428 پر ملاحظہ فرمائیے)

مسلمان ہے عَطّار تیری عطا سے  
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی!

خود کو آدھا مسلمان کہنا کیسا؟

**سوال:** ”میں آدھا کافر ہوں اور آدھا مسلمان“ یہ کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** کہنے والا پورا ہی کافر ہے۔

”وہ تو نہ دین کا ہے نہ دنیا کا“ کہنا

**سوال:** کسی مسلمان کے بارے میں یہ کہنا کیسا کہ ”وہ تو نہ دین کا ہے نہ دنیا کا۔“

**جواب:** اس میں کوئی کفر نہیں۔ یہ محاورہ ہے اس کے معنی ہیں، ”نیکما“ ہاں

اس جملہ سے مسلمان کی دل آزاری ہو سکتی ہے اور بلا اجازت شرعی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر بڑا روشریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

مسلمان کا دل دکھانا سخت گناہ ہے۔ اگر یہ جملہ پیٹھ پیچھے کہا گیا ہے تو اگر وہ واقعی ایسا ہے تب تو غیبت ورنہ تہمت اور اگر وہ بے باک ہے اور اس کے معاملے میں مشہور ہے تو نہ غیبت نہ تہمت۔ بہر حال کسی مسلمان کو برا کہنے سے قبل 112 بار غور کر لینا چاہئے کہ کہیں خود گناہ میں تو نہیں پڑ رہے!

## کُفْرِيَه كَلِمَات كِي 15 مثالیں

﴿1﴾ جس نے کہا: ”فلاں مجھ سے بڑا کافر ہے“ یہ قول کفر ہے۔

(مِنَحُ الرُّوضِ ص ۴۹۵)

﴿2﴾ مسلمان کو کافر اعتقاد کرتے ہوئے کافر کہا تو کفر ہے اور اگر گالی کے

طور پر کہا تو کفر نہیں۔ (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۷)

﴿3﴾ کوئی کافر مسلمان ہو تو اس سے کسی نے کہا: ”کاش! تم ابھی مسلمان

نہ ہوتے تاکہ میراث پالیتے“ یہ کلمہ کفر ہے۔

(مِنَحُ الرُّوضِ ص ۳۸۶)

﴿4﴾ جو شخص کہے: ”کاش! میں کافر ہوتا“ یہ کہنے والا کافر ہے۔ (ایضاً ص ۳۸۶)

﴿5﴾ جو کہے: ”میں مسلمانوں کے ساتھ مسلمان اور کافروں کے ساتھ کافر

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہوں“ یہ کہنا کفر ہے۔ (ایضاً ص ۳۸۷)

﴿6﴾ جس شخص سے پوچھا گیا کہ کیا تم مسلمان ہو؟ اُس نے جواب دیا:

”نہیں۔“ یہ جواب کفریہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۷)

﴿7﴾ اگر کسی نے اسلام قبول کرنے والے سے کہا: ”جس دین پر تُو تھا اُس

نے تیرا کیا نقصان کیا کہ تُو نے اسلام قبول کیا!“ یہ کہنا کفر ہے۔

(مِنَحِ الرُّوضِ ص ۳۸۷)

﴿8﴾ کسی نے دوسرے کو: اے کافر! اے یہودی! اے عیسائی! کہہ کر

پکارا۔ دوسرے نے: ”حاضر جناب“ یا اسی طرح کا کوئی لفظ بولا تو

دوسرے پر حکم کفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَرِ ج ۲ ص ۵۱۱)

﴿9﴾ کسی نے کہا: ”مجھے کافر ہونے دو۔“ یہ کلمہ کفر ہے۔

(مِنَحِ الرُّوضِ ص ۳۹۱)

﴿10﴾ کافر کے لئے مغفرت کی دُعا کرنا، یونہی ﴿11﴾ مُرْتَد کے لئے

بخشش کی دُعا مانگنا کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۲۲۸، بہار شریعت حصہ اول ص ۹۷)

﴿12﴾ کافر کو کافر نہ جاننا کفر ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۳ ص ۳۹۹)



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿13﴾ جو کہے: ”اگر میں کافر ہو جاؤں تو مجھے کیا نقصان ہوگا؟“ یہ قول کفر

ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۹)

﴿14﴾ جو کہے: ”میں نہیں جانتا، کافر جنت میں جائے گا یا جہنم میں“ یا کہے:

﴿15﴾ ”میں نہیں جانتا کہ کافر کا ٹھکانا کیا ہے۔“ یہ دونوں باتیں کفریہ

ہیں۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَرِ ج ۲ ص ۵۱۱) البتہ اگر کافر کے جہنم میں جانے پر ایمان ہے اور ٹھکانا نہ جاننے سے مراد یہ ہے کہ جہنم کے طبقات میں سے کس طبقے میں ہوگا اس کا علم نہیں تو اس پر حکم کفر نہیں۔

## مُتَفَرِّقَات

### اللہ کے دُرود بھیجنے کے معنی

سوال: ”اللَّهُ وَدُودٌ عَزَّ وَجَلَّ دُرود بھیجتا ہے“ اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اس میں کئی اقوال ہیں۔ صحیح بخاری جلد 3 صَفْحَہ 307 پر حضرت

سَيِّدُ نَابِئِ الْعَالَمِيَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سَمَقُولُ هِيَ: اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَاخْضُورِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرِصْلُوَّةٍ (دُرود) بِيْحِينَا، فَرَشْتُوں كِے پَاسِ آپِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي تَعْرِيفِ كَرْنَا هِيَ۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## دُرُودِ پَاکِ پڑھنے میں سُستی نہ کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دُرُودِ شریف پڑھنا نہایت ہی اعلیٰ

درجہ کا عمل ہے، ہر ایک کو دُرُودِ شریف کی کثرت کرنی چاہئے۔

بالخصوص جب میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم کا نام نامی، اسمِ گرامی لیں یا سنیں اُس وقت دُرُودِ شریف پڑھنے

میں ہرگز سُستی نہیں کرنی چاہئے۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے

ہیں: عمر میں ایک بار دُرُودِ شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر

میں دُرُودِ شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نامِ اقدس لے یا دوسرے

سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرُودِ شریف

پڑھنا چاہئے، اگر نامِ اقدس لیا یا سُنا اور دُرُودِ شریف اس وقت نہ

پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۰۱ دُرُودِ مختار ج ۲ ص ۲۷۶-۲۸۱)

## دُرُودِ پَاکِ نہ پڑھنے کا وَبَال

ضرورت کے وقت بھی نامِ اقدس سُن کر دُرُودِ شریف پڑھنے میں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سُستی کرنے والے ایک شخص کی عبرتناک حکایت ملاحظہ فرمائیے  
 چنانچہ منقول ہے: ایک شخص کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں سر  
 پر مجوسیوں (یعنی آتش پرستوں کی مخصوص) ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تو  
 اس کا سبب پوچھا، اُس نے جواب دیا: جب کبھی محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام مبارک آتا میں دُرود شریف نہ پڑھتا  
 تھا اس گناہ کی تُوخُست سے مجھ سے معرفت اور ایمان سلب کر لئے  
 گئے۔ (سبع سنابل ص ۳۵)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ  
 خواب کی بُنیاد پر کسی کو کافر نہیں کہہ سکتے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گناہوں کی تُوخُست کتنی  
 بڑی آفت ہے کہ اس کے سبب موت کے وقت ایمان برباد  
 ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ یہاں یہ ضروری مسئلہ ذہن نشین فرما  
 لیجئے کہ کسی کے بارے میں بُرا خواب دیکھا جانے شک باعثِ  
 تشویش ہے تاہم غیر نبی کا خواب شریعت میں حُجَّت یعنی دلیل  
 نہیں اور فقط خواب کی بُنیاد پر کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا جا سکتا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

نیز مسلمان مہیت پر خواب میں کوئی علامتِ کفر دیکھنے یا خود مرنے والے مسلمان کا خواب میں اپنے ایمان کے سلب (برباد) ہونے کی خبر دینے سے بھی اُس کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

## ڈھونڈنے سے خدا بھی مل جاتا ہے

**سوال:** عموماً لوگ کہتے ہیں کہ ”ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔“ اس جملہ میں کوئی قباحت تو نہیں؟

**جواب:** ہمارے یہاں یہ جملہ مُحَاوَرَةٌ استعمال ہوتا ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ کوشش کرنے سے بندہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پالیتا ہے، اسکی رِضا کو حاصل کر لیتا ہے۔ لہذا اس معنی میں کُفر کا کوئی پہلو نہیں۔

## اللہ کو حاضر ناظر کہنا کیسا؟

**سوال:** اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حاضر و ناظر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** نہیں کہہ سکتے۔ اللہ عالم الغیبِ وَالشَّہَادَةِ عَزَّوَجَلَّ ہر شے کو جانتا ہے، اس سے کچھ پوشیدہ نہیں، اسے سمیع و بصیر، علیم وخبیر کہا جائے۔ فتاویٰ رضویہ جلد 14 صَفْحَہ 640 تا 641 پر ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رحمۃ الرَّحْمٰن کی بارگاہ میں سوال ہوا: خدا کو ہر جگہ حاضر کہنا کیسا ہے؟ **الجواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ جگہ سے پاک ہے، یہ لفظ ہیئت بُرے معنی کا احتمال رکھتا ہے اس سے احتراز (بچنا) لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔** اسی جلد 14 کے صفحہ 688 تا 689 پر فرماتے ہیں: **اللہ عَزَّوَجَلَّ شہید و بصیر ہے اسے حاضر و ناظر نہ کہنا چاہئے** یہاں تک کہ بعض علماء نے اس پر تکفیر (یعنی حکم کفر گانے) کا خیال فرمایا اور اکابر (یعنی جید علمائے دین) کو اس کی نفی (تردید) کی حاجت ہوئی، مجموعہ علامہ ابن وہبان میں ہے: **يَا حَاضِرٌ يَا نَاطِرٌ لَيْسَ بِكُفْرٍ** یعنی اے حاضر اے ناظر کہنا کفر نہیں ہے۔ جو ایسا کرتا ہے خطا کرتا ہے، بچنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**”رَحْمٰن کے گھر شیطان پیدا ہوتا ہے“ کہنا**

**سوال:** ”رَحْمٰن کے گھر شیطان اور شیطان کے گھر رَحْمٰن پیدا ہوتا ہے“

کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** یہ کفریہ قول ہے۔

**”میرا کوئی دین مذہب نہیں“ یہ تسلیم کرنا کیسا؟**

**سوال:** ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ ”تیرا کوئی دین مذہب (یادین

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

دھرم) بھی ہے یا نہیں؟“ تو دوسرے نے غصے میں جواب دیا کہ ”نہیں۔“

اس جواب دینے والے پر کیا حکم شرعی ہے؟

**جواب:** اگر دین مذہب دین اسلام ہی کے معنی میں استعمال ہوا تھا تو دوسرے

شخص کا اس کے جواب میں ”نہیں“ کہنا قولِ کفر ہے یعنی گویا اس

نے اپنے جواب میں تسلیم کیا کہ میرا کوئی دین مذہب نہیں اور ایسا

کہنا کفر ہے چنانچہ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں:

بیوی نے شوہر سے کہا: ”تجھے نہ غیرت ہے اور نہ ہی تیرا کوئی دین

اسلام ہے کہ تو غیروں کے ساتھ میری تہائی پر راضی ہے“ شوہر نے

جواباً کہا: ”ہاں، مجھے نہ غیرت ہے اور نہ ہی میرا دین اسلام ہے“ یہ

قول کفر ہے۔“

(عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۷)

## چار محاورات

**سوال:** عام بول چال میں یہ چار محاورے استعمال کئے جاتے ہیں۔ کہیں یہ

کفریہ تو نہیں؟

(1) میں تو دین کا رہا نہ دنیا کا (2) اپنے پاس تو نہ دنیا ہے نہ دین

(3) میں تو نہ دین کا ہوں نہ دنیا کا (4) فلاں تو نہ دین کا ہے نہ دنیا کا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحہ رُوڈ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

**جواب:** مذکورہ جملے عموماً لوگوں میں محاورہ استعمال کئے جاتے ہیں جو کہ کفر

نہیں کیونکہ ان سے مراد یہ ہوتی ہے کہ میں کسی کام کا نہیں ہوں یعنی

نکما ہوں جیسا کہ فیروز اللغات صفحہ 711 پر اس محاورے

”دین کا نہ دنیا کا“ کے معنی لکھے ہیں: ”کسی کام کا نہیں، نکما۔“

(فتاویٰ دارالافتاء اہلسنت غیر مطبوعہ)

## شَفَاعَتِ كَا اِنكَار

**سوال:** شَفَاعَتِ كَا اِنكَار كَرْنَا كَيْسَا؟

**جواب:** مُطَافًا شَفَاعَتِ كَا اِنكَار حَكْمِ قِرَانِي كَا اِنكَار اَو رُكْفَرِ هِيَ۔ چنانچہ

قرآن کریم کی مشہور و معروف آیت کریمہ آية الكرسي میں ہے:

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَآ اِلَّا

تَرْجَمَةُ كِتَابِ الْاِيْمَانِ: وَهٖ كُوْنُ هٖ جُوْا سَ كَ

بِاِذْنِهٖ ط (پ ۳ البقرہ، ۲۵۵) یہاں سفارش کرے جس کے حکم کے۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: اس میں مشرکین کا رد ہے جن کا گمان

تھا کہ بت شفاعت کریں گے۔ انہیں بتا دیا گیا کہ کفار کے لئے

شَفَاعَتِ نَهِيں۔ اَللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ) كَ حُضُوْر مَا اُذُوْنِيْن (يعني اجازت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا گنہ گار پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

یا فتگان) کے سوا کوئی شفاعت نہیں کر سکتا اور اذن والے (یعنی

اجازت یافتہ) انبیاء و ملائکہ و مؤمنین ہیں۔ (حَزَائِنُ الْعِرْفَانِ ص ۷۶)

”الْبَحْرُ الرَّائِقُ“ جلد 1 صَفْحَه 611 پر ہے: ”جو نبی صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ

وَالہِ وَسَلَّمَ کی شفاعت کا منکر ہو یا کراما کاتبین کا منکر ہو یا رُویت باری

(یعنی دیدار الہی) کا انکار کرتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لیے

کہ وہ کافر ہے۔“

## ”توبہ کوئی چیز نہیں“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ایک شخص سے گناہ سرزد ہو گیا پھر اُس نے توبہ کر لی۔ تو بعض لوگوں

نے کہا: ”اس نے دکھانے کیلئے توبہ کی ہے،“ اور یہ بھی کہا کہ ”توبہ

کوئی چیز نہیں۔“ حکمِ شریعت بیان کیجئے۔

**جواب:** میرے آقا علی حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں

ارشاد فرماتے ہیں: توبہ کوئی چیز نہیں سے مراد اگر اُس گناہ کرنے

والے کی توبہ ہے کہ اس نے دل سے توبہ نہیں کی تو مسلمان پر

بدگمانی ہے اور وہ سخت حرام ہے۔ اور اگر یہ مراد ہو کہ سرے سے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

توبہ ہی کوئی چیز نہیں تو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ صریح کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۰۹-۶۱۰ مُلَخَّصًا)

## اللہ مالک نہیں، کہنا کیسا؟

**سوال:** زید نے بکر سے کہا: ”سامان زیادہ ہوگا کوئی گاڑی کر لینا۔“ بکر نے

جواب دیا: ”اللہ مالک ہے۔“ تو زید نے کہا: ”اللہ مالک نہیں خود

ہی کرنا ہے، اس گفتگو میں شرعاً کوئی گرفت ہے یا نہیں؟

**جواب:** زید پر حکم کفر ہے۔ کیوں کہ اس جملے میں اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے مالک ہونے کا انکار کیا ہے۔

”چاہے اللہ پسند کرے یا نہ کرے میں تو زیادہ کھاؤں گا“ کہنا

**سوال:** کسی سے کہا گیا: زیادہ نہ کھا (یا زیادہ مت سویا زیادہ مت ہنس) کہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ زیادہ کھانے (یا سونے یا ہنسنے) والے کو پسند نہیں کرتا۔ اس

نے جواب دیا: میں تو زیادہ کھاؤں گا (یا زیادہ سوؤں گا یا زیادہ ہنسوں

گا) چاہے وہ اپنا پسندیدہ بندہ بنائے یا نہ بنائے۔ جواب دینے

والے کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** جواب دینے والے پر حکم کفر ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاڑ لکھتا ہے۔

”مسلمان بن کر امتحان میں پڑ گیا ہوں“ کہنا کیسا؟

**سوال:** بیزاری کے ساتھ یہ کہنا کیسا کہ ”میں تو مسلمان بن کر امتحان میں پڑ گیا ہوں، کافر ہی اچھا تھا۔“

**جواب:** یہ قول بدتر از بول اسلام سے بیزاری اور کفر سے یاری کا پتا دیتا ہے۔ یہ شخص کافر و مرتد ہے۔

”نہیں معلوم کہ مسلمان ہوں یا کافر“ کہنا کیسا؟

**سوال:** زید سے پوچھا گیا: ”تُو مسلمان ہے یا کافر؟“ جواب دیا: ”مجھے نہیں معلوم کہ مسلمان ہوں یا کافر؟“

**جواب:** صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر۔ وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اُس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں جو شخص ایمان پر

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا ککھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ

۹ ص ۱۷۹، عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷) نیز فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

السَّلَام فرماتے ہیں: جس نے اپنے ایمان میں شک کیا اور کہا: ”میں

مومن ہوں ان شاء اللہ“ اگر اپنے ایمان میں شک کی وجہ سے اس

طرح کہا تو کفر ہے اور اگر اس وجہ سے کہا کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ

ایمان پر ہوگا یا کفر پر تو کفر نہیں۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷)

## کیا دوبارہ جَنَم لینا ممکن ہے؟

**سوال:** کیا مرنے کے بعد رُوح کسی اور قالب (یعنی جسم) میں داخل ہو کر

دوبارہ دنیا میں آسکتی ہے؟ جو ایسا عقیدہ رکھے اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** انسان بلکہ ہر جاندار صرف ایک ہی بار پیدا ہوتا ہے۔ مرنے

والے کی رُوح کسی جسم میں داخل ہو کر دوبارہ جَنَم لیکر دنیا میں نہیں

آتی۔ ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“

جلد اول صفحہ 103 پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت

علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: یہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈرؤد پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تیناخ اور آواگون کہتے ہیں۔ محض باطل اور اُس کا ماننا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت)

## آواگون کے بارے میں حیرت انگیز معلومات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 362 پر سے اس ضمن میں ایک معلوماتی اقتباس ملاحظہ ہو۔ عرض: حضور! بعض جگہ بچہ پیدا ہوتا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ میں فلاں جگہ پیدا ہوا تھا اور تمام نشانیاں ظاہر کرتا ہے۔ ارشاد: **الشَّيْطَانُ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِهِ**۔ (یعنی) شیطان اُس کی زبان پر بولتا ہے۔ اس (نومولود) کا شیطان (ہمزاد) اُس (مرنے والے) بچے کے شیطان (ہمزاد) سے پوچھ رکھتا ہے (اور) وہی بیان کرتا ہے تاکہ لوگ گمراہ ہوں کہ اوہو! یہ تو آواگون ہو گیا۔

## کیا دل کا پردہ کافی ہے؟

سوال: بعض بے پردہ عورتیں ظاہری پردے کا انکار کرتے ہوئے کہتی

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہیں: ”فقط دل کا پردہ ہونا چاہئے“ اس کی کیا حقیقت ہے؟

**جواب:** یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا وار ہے اور اس قولِ بدتر از بول میں اُن

قرآنی آیات کا انکار ہے جن میں ظاہری جسم کو پردے میں چھپانے

کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً پارہ 22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33 میں

فرمایا گیا، ترجمہ کنز الایمان: اور گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ

نہ رہو جیسی اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ اسی سورۃ کی آیت نمبر 59

میں ہے، ترجمہ کنز الایمان: اے نبی! اپنی اذواج اور صاحبزادیوں

اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر

ڈالے رہیں اِح۔ سورۃ النور کی آیت نمبر 31 میں ہے، ترجمہ

کنز الایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں اِح۔ جو جسم کے پردے کا مطلقاً

انکار کرے اور کہے کہ ”صرف دل کا پردہ ہونا چاہیے“ اُس کا

ایمان جاتا رہا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں: یہ خیال کہ باطن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہر کیسا ہی ہو

مُحْض باطل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ ”اس کا دل ٹھیک ہوتا تو

ظاہر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۵)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو د پڑو تو تمہارا رُو د مجھ تک پہنچتا ہے۔

## کسی کو ”اللہ میاں کی گائے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** بھولے بھالے یا بے وقوف آدمی کو ”اللہ والا“ یا ”اللہ میاں کی

گائے“ یا ”غوثِ پاک کا دُنْبہ“ کہنا کیسا؟

**جواب:** اس کے کوئی کفریہ معنی نہیں، لیکن اس طرح کے جملوں سے بسا

اوقات دل آزاری ہوتی ہے۔ دل آزاری ہونے کی صورت میں

سخت گناہ گاری اور جہنم کی حقاری ہے لہذا تو بہ بھی کرنی ہوگی اور

جس کا دل دکھا اُس سے مُعاف بھی کروانا ہوگا۔ نیز یہ بھی ذہن

میں رہے کہ حضور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتوے کے

مطابق **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** کے ساتھ لفظ میاں کا استعمال ممنوع ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۲۷۵)

جھوٹی بات پر کہنا، ”اللہ جانتا ہے میں سچا ہوں“

**سوال:** جھوٹی بات پر یہ کہنا کیسا کہ اللہ جانتا ہے میں سچ بول رہا ہوں؟

**جواب:** کسی بھی جھوٹی بات پر **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** کو گواہ بنانا یا جھوٹی بات پر

جان بوجھ کر یہ کہنا کہ **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** جانتا ہے یہ کلمہ کُفْر ہے۔

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام فرماتے ہیں: جو شخص کہے: ”اللہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُو رُو دِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورج تیس نازل فرماتا ہے۔

جانتا ہے کہ یہ کام میں نے کیا ہے حالانکہ وہ کام اِس نے نہیں کیا ہے“

تو اِس نے کفر کیا۔ (منع الرّوض ص ۵۱)

**کھانا کھانے کو ”پیٹ پوجا کرنا“ کہنا کیسا؟**

**سوال:** بعض اوقات کھانے کے لئے جاتے ہوئے کہہ دیا جاتا ہے: ”پیٹ

پُو جا کرنے جا رہا ہوں۔“ کیا یہ کفر نہیں؟

**جواب:** کفر نہیں البتہ ایسا کہنے سے بچنا چاہیے۔

**اللہ کی دی ہوئی توفیق ہی سے سب کچھ ہوتا ہے**

**سوال:** کیا یہ بات کُفر ہے کہ انسان کتنی ہی کوشش کر لے جب تک اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اصلاح کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی طاقت

نہ ملے اُس وقت تک کچھ نہیں ہوتا؟

**جواب:** مذکورہ کلام کُفر نہیں۔ عموماً ہر مسلمان یہ پڑھتا ہے، ”لَا حَوْلَ وَلَا

قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ ترجمہ: ”گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی

قُوَّتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔“ البتہ چونکہ ہمیں نہیں

معلوم کہ ہمارے مقدر میں کیا لکھا ہوا ہے لہذا نیکی کی کوشش کرنا اور

گناہوں سے بچنا ہم پر لازم ہے کہ اس بات کا ہمیں حُکم دیا گیا ہے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## جو جیسا کرنے والا تھا ویسا لکھ دیا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس شیطانی وسوسہ پر ہرگز دھیان نہ دیا جائے کہ ہم اب مقدّر کے ہاتھوں لاچار ہیں، ہمارا اپنا کوئی قصور ہی نہیں بس ہم ہر وہ برا بھلا کام کرنے کے پابند ہیں جو لکھ دیا گیا ہے۔ حالانکہ ہرگز ایسا نہیں بلکہ جو جیسا کرنے والا تھا، اسے اللہ عزّوجلّ نے اپنے علم سے جانا اور اس کیلئے ویسا لکھا اُس عزّوجلّ کے جاننے اور لکھنے نے کسی کو مجبور نہیں کیا۔ اس بات کو اس عام فہم مثال سے سمجھنے کی کوشش فرمائیے جیسا کہ آج کل قانون کے مطابق غذاؤں اور دواؤں وغیروں کے پیکیٹوں پر انتہائی تاریخ (EXP. DATE) لکھی جاتی ہے۔ بچہ بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ کمپنی والوں کو چونکہ تجربہ ہوتا ہے کہ یہ چیز فلاں تاریخ تک خراب ہو جائیگی، اس لئے لکھ دیتے ہیں، یقیناً کمپنی کے (EXP. DATE) لکھنے نے اُس چیز کو خراب ہونے پر مجبور نہیں کیا، اگر وہ نہ لکھتے تب بھی اُس چیز کو اپنی مدّت پر خراب ہونا ہی تھا۔

## تقدیر کے بارے میں ایک اہم فتویٰ

اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ جلد 29 صفحہ 284 تا 285 سے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (ظہر اسلام) پر ڈر دو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ایک سوال جواب پیش کیا جاتا ہے۔ سوال: زید کہتا ہے جو ہو اور ہوگا سب خدا کے حکم سے ہی ہو اور ہوگا پھر بندہ سے کیوں گرفت ہے اور اس کو کیوں سزا کا مرتب ٹھہرایا گیا؟ اس نے کون سا کام ایسا کیا جو مستحق عذاب کا ہوا؟ جو کچھ اُس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی ہوتا ہے کیونکہ قرآن پاک سے ثابت ہو رہا ہے کہ بلا حکم اُس کے ایک ذرہ نہیں ہلتا پھر بندے نے کون سا اپنے اختیار سے وہ کام کیا جو دوزخی ہو یا کافر یا فاسق۔ جو بُرے کام تقدیر میں لکھے ہوں گے تو بُرے کام کرے گا اور بھلے لکھے ہونگے تو بھلے۔ بہر حال تقدیر کا تابع ہے پھر کیوں اس کو مجرم بنایا جاتا ہے؟ چوری کرنا، زنا کرنا، قتل کرنا وغیرہ وغیرہ جو بندہ کی تقدیر میں لکھ دئے ہیں وہی کرنا ہے ایسے ہی نیک کام کرنا ہے۔ الجواب: ”زید گمراہ بے دین ہے اُسے کوئی جو تمارے تو کیوں ناراض ہوتا ہے؟ یہ بھی تو تقدیر میں تھا۔ اس کا کوئی مال دبائے تو کیوں بگڑتا ہے؟ یہ بھی تقدیر میں تھا۔ یہ شیطانی فعلوں کا دھوکہ ہے کہ جیسا لکھ دیا ایسا ہمیں کرنا پڑتا ہے (حالانکہ ہرگز ایسا نہیں) بلکہ جیسا ہم کرنے والے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُز و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

تھے اُس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) نے اپنے علم سے جان کر وہی لکھا ہے۔“

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 19 پر

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد

علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بُرا کام کر کے تقدیر کی

طرف نسبت کرنا اور مشیتِ (مشی - بیت) الہی کے حوالے کرنا بہت

بُری بات ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے مُجانب

اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے) کہے، اور جو بُرائی سرزد ہو اُس کو

شامتِ نفسِ تصوّر کرے۔

## تقدیر کے بارے میں بحث کرنا کیسا؟

**سوال:** سنا ہے تقدیر کے معاملہ میں بحث کرنا منع ہے!

**جواب:** جی ہاں منع ہے۔ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 18 پر ہے: قضا و

قَدَر (تقدیر) کے مسائل عام عقولوں میں نہیں آسکتے، ان میں زیادہ

غور و فکر کرنا سببِ ہلاکت ہے، صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس

مسئلے (مسن - ع - ل) میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑے۔

ماوشما (ہم اور آپ) کس گنتی میں۔۔۔! اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثلِ پتھر اور دیگر جمادات (یعنی بے جان چیزوں) کے بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا، بلکہ اس کو ایک نوعِ اختیار (ایک طرح کا اختیار) دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے، اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے بُرے، نفع نقصان کو پہچان سکے، اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی بنا پر اُس پر مؤاخذہ (پوچھ گچھ) ہے۔ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار (بااختیار) سمجھنا، دونوں گمراہی ہیں۔

## کافر ہو جانے کی قسم

**سوال:** اگر کوئی قسم کھائے کہ میں فلاں کام کروں تو کافر ہو جاؤں۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر اس قسم کے کھانے والے کا یہ ذہن بنا ہوا ہے کہ میں وہ کام کروں گا تو واقعی کافر ہو جاؤں گا تو ایسی صورت میں وہ اُس کام کے کرنے کی صورت میں کافر ہو جائے گا ورنہ قسم توڑنے پر

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ مجتہد دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کافر تو نہ ہوگا مگر گنہگار ہوگا اور اُس پر قَسَم کا کفارہ دینا واجب

ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۵۷۸ ملخصاً)

صرف ”ایک لفظ“ بربادیِ آخرت کیلئے کافی ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہر دم ربِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور

زبان کی حفاظت کرنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی لفظ منہ سے ایسا

نکل جائے جو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری آخرت کو برباد کر دے۔

اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) ملاحظہ

فرمائیے:

﴿1﴾ بیشک آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا

حالانکہ اس کے سبب ستر سال جہنم میں گرتا رہے گا۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ

ج ۴ ص ۱۴۱ حدیث ۲۳۲۱) ﴿2﴾ کوئی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

ناراضگی کی بات کرتا ہے وہ اس مقام تک پہنچتی ہے جس کا اس کو

خیال بھی نہیں ہوتا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کلام کی وجہ سے اس پر

اپنی ناراضگی قیامت تک کے لئے لکھ دیتا ہے۔

(المُعْتَمَدُ الْكَبِيرُ ج ۱ ص ۳۶۵ حدیث ۱۱۲۹)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

## ”ہم خدا و رسول کو نہیں جانتے“ کہنا کیسا؟

**سوال:** ایک شخص کو کسی بات پر جب اصرار کرتے ہوئے خدا و رسول کا واسطہ دیا گیا تو اُس نے بکا کہ ”ہم اللہ و رسول کو نہیں جانتے“ اس کہنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** وہ کافر و مرتد ہو گیا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت،

مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد

21 صفحہ 104 تا 105 پر اسی طرح کے ایک سوال کے

جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: وہ لفظ جو اس نے کہا کہ ہم خدا و

رسول کو نہیں جانتے، یہ صریح کلمہ کفر ہے۔ وَالْعِيَاذِ بِاللّٰهِ

تعالیٰ۔ اُس شخص پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو،

اور اگر عورت رکھتا ہے تو نئے سرے سے نکاح چاہئے، اور جس

طرح وہ (کفریہ) کلمہ مجمع میں کہا تھا توبہ بھی مجمع میں کرے، اور اگر نہ

مانے تو مسلمان ضرور اُسے اپنے گروہ (گ۔ رُوہ) سے نکال

دیں، نہ اپنے پاس بٹھائیں نہ اُس کے پاس بیٹھیں، نہ اُس کے

مُعَامَلَات (مثلاً خرید و فروخت وغیرہ) میں شریک ہوں، نہ اپنی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تقریبوں میں اُسے شریک کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَ اِمَّا يُسِيْبُكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ (پ ۷ الانعام ۶۸)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

## مسجد کی توہین کا حکم

**سوال:** مسجد کی توہین کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسے شخص پر حکم کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ”جس شخص نے قرآن یا مسجد یا اس طرح کی وہ چیزیں جو شرعاً معظّم (یعنی دینی شعار) ہیں ان کی توہین کی تو اس پر حکم کفر ہے۔“

(مِنَحِ الرُّؤُص ص ۴۵۷)

## کعبہ شریف کو اینٹ مٹی کا بنا ہوا کہنا کیسا؟

**سوال:** ایک شخص حج کیلئے آیا اور کعبہ شریف کو دیکھ کر کہنے لگا: ”ارے! یہ تو

اسی طرح اینٹوں اور گارے کا بنا ہوا ہے جس طرح ہمارے مکانات بنتے ہیں!“ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر توہین کی نیت نہ ہو تو کفر نہیں مثلاً کوئی حج کو پہلی بار چلا اور اُس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

نے کعبہ شریف کے بارے میں اپنے طور پر کوئی نقشہ ذہن میں بٹھا لیا کہ اُس کی دیواریں سونے چاندی کی ہونگی وغیرہ۔ پھر جب اُس نے زیارت کی اپنے خیالی خاکے کے مطابق نہ پا کر تعجب سے سوال میں مذکورہ جملہ کہا تو کافر نہ ہوگا۔ ہاں اگر اُس نے کعبہ مشرفہ کو حقیر جانتے ہوئے ایسا کہا تو بے شک کافر و مرتد ہو گیا۔

## کعبے کو گالی دینا کیسا؟

**سوال:** جس نے کعبہ کو گالی دی یا اس کو عیب لگایا اس کے زوال (یعنی نقصان و گھاٹے) کی تمنا کی اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسا شخص کافر و مرتد ہے۔

## کسی بزرگ کو قیومِ زماں کہنا کیسا؟

**سوال:** کسی کا نام عبدالقیوم ہو اُس کو قیوم کہہ کر پکارنا کیسا؟ اسی طرح کسی بزرگ کو ”قیومِ جہاں“ یا قیومِ زماں“ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** ایسا کہنا سخت حرام ہے۔ بعض فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے نزدیک بندے کو اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کے مخصوص ناموں جیسے قیوم، قُدُّوس یا رَحْمٰن کہہ کر پکارنا کفر ہے۔ ”قیومِ جہاں“ یا قیومِ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

زماں“ کہنے کا ایک ہی حکم ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 15 صفحہ 280 پر فرماتے ہیں:

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ نے ”قیومِ جہاں“ غیر خدا کو کہنے پر تکفیر فرمائی۔ مَجْمَعُ الْاَنْهَرُ میں ہے: ”اگر کوئی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ کے اَسْمَاءُ مُخْتَصَّصَه (یعنی مخصوص ناموں) میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے جیسے اسے (یعنی مخلوق کے کسی فرد کو) **قَدّوس**، **قَیوم**، یا **رَحْمٰن** کہے تو یہ کفر ہو جائے گا۔“ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مَجْمَعُ الْاَنْهَرُ ج ۲ ص ۵۰۴)

آدمی کو قیوم، قدوس اور رحمن کہہ کر نہ پکاریے  
**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سخت تاکید ہے کہ کسی بھی شخص کو**  
**رَحْمٰن، قَیوم اور قَدّوس** وغیرہ مت کہتے بلکہ عادت  
 بنائیے کہ جس کا نام اللہ کے کسی نام میں ”عبد“ کی اضافت کے  
 ساتھ ہو مثلاً جن کا نام عبدالمجید یا عبدالکریم وغیرہ ہو ان کو مجید یا کریم  
 کہہ کر نہ پکاریں۔ اُس میں سے ”عبد“ خارج نہ کریں، ہاں غیر خدا  
 کو ”مجید“ یا ”کریم“ کہنا کفر نہیں۔



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 245 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بعض اسماءِ الہیہ جن کا اطلاق (بولا جانا) غیر اللہ پر جائز ہے ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے علی، رشید، کبیر، بدیع، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنی مُراد نہیں ہیں جن کا ارادہ اللہ تعالیٰ پر اطلاق کرنے (بولنے) میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف ولام ملا کر بھی نام رکھنا جائز ہے، مثلاً العلی، الرشید۔ ہاں اس زمانہ میں چونکہ عوام میں ناموں کی تصغیر کرنے کا بکثرت رواج ہو گیا ہے، لہذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خصوصاً جب کہ اسماءِ الہیہ کے ساتھ عبد کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مثلاً عبد الرحیم، عبد الکریم، عبد العزیز کہ یہاں مُضافِ اِلیہ سے مُراد اللہ تعالیٰ ہے اور ایسی صورت میں تصغیر (چھوٹا کرنا) اگر قصداً ہوتی تو معاذ اللہ کفر ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تصغیر نہیں بلکہ معبودِ برحق کی تصغیر

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہے مگر عوام اور ناواقفوں کا یہ مقصد یقیناً نہیں ہے، اسی لیے وہ حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اُن کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ احتمال (گمان) ہو۔

(ذَرْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار ج ۹ ص ۶۸۸)

### عبدالقادِر کو قادر کہنا کیسا؟

**سوال:** عبد القادر، عبدالقدیر، عبدالرزاق وغیرہ نام والے افراد کو قادر، قدیر اور رزاق کہ کر پکارنا کیسا ہے؟

**جواب:** اس طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے شہزادہ اعلیٰ حضرت

حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ المنان

فرماتے ہیں: ایسے ناموں سے لفظ عبد کا حذف (یعنی الگ کر دینا)

بہت بُرا ہے اور کبھی ناجائز و گناہ ہوتا ہے اور کبھی سرحدِ کفر تک بھی

پہنچتا ہے۔ قادر کا اطلاق تو غیر پر جائز ہے۔ اس صورت میں

عبد القادر کو قادر کہہ کر پکارنا بُرا ہے۔ مگر قدیر کا اطلاق غیر خدا پر

ناجائز۔ کما فی البیضاوی (جیسا کہ بیضاوی میں ہے) اور اگر کسی

کا نام عبدالقدوس، عبدالرحمن، عبدالقیوم ہے تو اسے قدوس،

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُروِ شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

رحمن، قیوم کہنا ایسا ہی ہے جیسے اُسے (کہ) جس کا نام عبد اللہ ہو (اُس کو) ”اللہ“ کہنا بہت سخت بات ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ جس کا نام عبد القادر ہو اُسے بھی عبد القادر ہی کہا جائے، جس کا عبد القدر یا سے عبد القدر ہی کہنا ضرور ہے۔ عبد الرزاق کو عبد الرزاق، عبد المقتدر کو عبد المقتدر۔ غیر پر اطلاق قدیر و مقتدر (یعنی اللہ عز و جل) کے علاوہ کسی غیر کو قدیر اور مقتدر کہہ سکتے ہیں یا نہیں اس مسئلے) میں علما کا اختلاف ہے۔ کما فی غایة القاضی حاشیہ شرح البیضاوی۔ (فتاویٰ مصطفویہ ص ۸۹-۹۰)

”نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم“ کہنا کیسا؟

**سوال:** جب آدمی کسی کام میں ناکام ہو جاتا ہے تو بعض اوقات اپنے بارے میں بول پڑتا ہے: ”نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔“

**جواب:** یہ محاورہ بولنے سے بچنا چاہئے۔ اس کے ابتدائی الفاظ کے معنی یہ بنیں گے کہ ”نہ خدا کا قرب نصیب ہوا اور نہ ہی صنم کے قریب ہو سکے۔“ کتب لغت کے اعتبار سے صنم کے معنی بت بھی ہے اور محبوب بھی۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

## پیر صاحب اور مزارات کے بارے میں سوال جواب

### اپنے پیر کو نبی سے بڑھ کر کہنا

**سوال:** ایک جاہلہ عورت کا کہنا ہے: ”(مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ) ہمارے مُرشد

مُحُورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بڑھ کر ہیں۔“ اور کہتی ہے: امام

احمد رضا کیا ہیں! صرف عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی تو

ہیں۔ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** پہلے جملہ میں اُس جاہلہ نے اپنے پیر کو مَعَاذَ اللّٰهِ سرکارِ مدینہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے افضل قرار دیا ہے جو کہ صریح کُفر ہے۔

### واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی

نِعْمَت، عَظِيمُ الْبَرَکَت، عَظِيمُ الْمَرْتَبَت، پروانہ شمع

رسالت، امام عشق و مَحَبَّت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت،

حَامِیِّ سَنَّت، مَاحِیِّ بَدْعَت، عَالِمِ شَرِیْعَت، پیر

طریقَت، آفتابِ وِلايَت، باعِثِ خَيْرِ وِ بَرَکَت، حضرت

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا رنج بڑو دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن بے شک زبردست عاشقِ رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تھے مگر ساتھ ہی ساتھ زبردست عالمِ دین،

قاری و حافظ، مفتی اور ولیِ کامل بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً

پچاس علوم پر دَسْتُرَس (دَسْت - رَس) رکھتے تھے، جدید ترکیب کے

مطابق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک فتووں پر مُشْتَمِل فتاویٰ

رضویہ شریف تقریباً 30 جلدوں میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو

چکی ہیں۔ میری ناقص رائے میں یہ اُردو زبان میں دنیا کے ضخیم

ترین فتاویٰ ہیں جو کہ صرف ایک ہی مفتی نے جاری فرمائے ہیں یہ

تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس

(6847) سوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل

پر مُشْتَمِل ہیں۔ جبکہ ہزار ہا مسائل ضمناً زیرِ بحث آئے ہیں۔ آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور کے عُمَمائے حَرَمِیْنِ طَبِیْنِ رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ

تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو 14 ویں صدی کا مُجَدِّد کہا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم ان کا درنشاں ہے آج بھی

کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ احمد رضا کی شمعِ فروزاں ہے آج بھی

مرزا سرِ نیاز جھکاتا ہے اس لئے

شعرِ وادب پہ آپ کا احساں ہے آج بھی

مزید معلومات کیلئے حیاتِ اعلیٰ حضرت (تین جلدیں) مکتبۃ المدینہ سے

بدیئہ حاصل کر کے مطالعہ فرمائیے۔ اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّ وَجَلَّ كَسَىٰ اَنْ يُّرَحِمَتِ

ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اس جملے ”اللہ کرم فرما دے گا“ کو رد کر دینا کیسا؟

سوال: مرید نے پیر صاحب سے اپنی پریشانی بیان کی۔ پیر صاحب نے کہا:

اللہ کرم فرما دے گا۔ اس پر مرید نے کہا: ”نہیں، بس آپ کرم فرما

دیجئے۔“ کیا حکم شرعی ہے؟

جواب: مرید کے جواب میں بظاہر اس بات ”اللہ کرم فرما دے گا“ کا رد

اور انکار ہے اس لئے مرید پر حکم کفر ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زُرود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹا بڑ لکھتا اور ایک تیراٹا حد پھاڑتا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کو بہت سنبھال کر چلانا ضروری**

ہے کہ جب یہ فیٹنی کی طرح چلتی ہے تو اس سے کفریات صادر ہوتے دیر نہیں لگتی۔ آہ! بسا اوقات نہ بولنے کا بول کر بندہ اسلام

سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور اس کو کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی!

مرا ایمان الہی تو سلامت رکھنا

مجھ پہ ہر آن فقط اپنی عنایت رکھنا

**یا مرشد! ”آپ کرم فرما دیجئے“ کہنا کیسا؟**

**سوال:** تو کیا اپنے پیر و مرشد سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ”یا مرشد آپ کرم فرما دیجئے۔“

**جواب:** اپنے پیر و مرشد سے مُطلقاً کرم کی بھیک مانگنے میں کوئی حرج

نہیں۔ اگر مرشد کامل ہو تو اپنی زندگی میں بھی وہ نظرِ کرم، توجُّہ اور

دعاؤں سے مُریدوں کے کام بناتا ہے اور بعدِ وصال بھی اُس کا

فیض جاری و ساری رہتا ہے۔

رَفَقَہُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ

رَفَقَہُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ

مُحِبِّ دِیْنِ غَوْثِ ہِیْنِ اَوْرِ خَوْلَاجِ مُعَیْنِ الدِّیْنِ ہِیْنِ

رَفَقَہُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اے حَسَنَ کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام مُجتہدین رَحِمَہُمُ اللہُ المِینِ اپنے**

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا ککھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اپنے مُقَلِّدین کو اور جملہ مشائخ و مُرشدین اپنے اپنے مُریدین کو دنیا و آخرت میں فیض پہنچاتے اور ان کی بگڑیاں بناتے ہیں۔

چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 769

تا 770 پر فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (بعد وفات) برزخ میں بھی

ان کا فیض جاری اور غلاموں کے ساتھ وہی شان امداد و یاری

ہے۔ امام اجل عبد الوہاب شعرانی قُدَسَ سِرُّہُ الرِّبَّانِی مِیزَانُ

الشَّرِیْعَةِ الْکُبْرٰی میں ارشاد فرماتے ہیں: تَمَامِ اَئِمَّةِ مُجْتَهِدِیْنِ

(رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ الْمِیْنِ) اپنے پیروؤں (اتباع کرنے والوں) کی

شفاعت کرتے ہیں اور دنیا و برزخ و قیامت ہر جگہ کی سختیوں میں

ان پر نگاہ رکھتے ہیں یہاں تک کہ (پل) صراط سے پار ہو جائیں۔

(المیزان الکبریٰ ج 1 ص 9) اسی امام اجل نے اسی کتاب اجمل میں

فرمایا: تَمَامِ اَئِمَّةِ رُفُقَہَا وُصُوْفِہَا اپنے مُقَلِّدِوْنِ کی شفاعت کرتے

ہیں اور جب ان کے مُقَلِّدِ کِ رُوحِ حَکَلَتِی ہے، جب مُنْکَرِ نَکِیْرِ اُس

سے سُوال کو آتے ہیں، جب اس کا حشر ہوتا ہے، جب نامہ اعمال



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

گھلتے ہیں، جب حساب لیا جاتا ہے، جب عمل ثلثتے ہیں، جب (پل) صراط پر چلتا ہے، غرض ہر حال میں اس کی نگہبانی فرماتے ہیں اور کسی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے۔ حضرت امام شعرانی قدس سرہ النورانی مزید فرماتے ہیں:۔۔۔۔۔

### امام مالک نے قبر میں جا کر امداد فرمائی

ہمارے استاذ شیخ الاسلام امام ناصر الدین لقانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جب انتقال ہوا بعض صالحوں (یعنی نیک لوگوں) نے انہیں خواب میں دیکھا، (تو) پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ کہا: جب مُنْکِرِ نَکِیْر نے مجھے سوال کے لئے بٹھایا (کہ سیدنا) امام مالک (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تشریف لائے اور ان (یعنی مُنْکِرِ نَکِیْر) سے فرمایا: (کیا) ایسا شخص (یعنی اتنا زبردست عالم دین) بھی اس (بات) کی حاجت رکھتا ہے کہ اس سے خدا اور رسول (عزّوَجَلَّ وِصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے! الگ (ہو جائے) اس کے پاس سے۔ (سیدنا امام مالک کے) یہ فرماتے ہی نکیرین مجھ سے الگ ہو گئے۔ اور جب مشائخ کرام صوفیہ قَدَسَتْ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اَسْرَارُهُمْ هَوْلٌ سَخْتٍ وَتَحْتِیْ كَ وَفَتْ دُنْیَا وَآخِرَتْ مِیْلِ اَسْپَیْرُ وَاوُصْ (اتباع کرنے والو) اور مُریدوں کا لحاظ رکھتے ہیں تو اُن پیشوایانِ مذاہب کا کہنا ہی کیا جو زمین کی میخیس (بئی-خیں) ہیں اور دین کے ستون، اور شاریعِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت پر اُس کے امین۔ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ . (المیزان الکبریٰ ج ۱ ص ۵۳، فتاویٰ رضویہ)

### صاحبِ مزار کا اپنے زائر کی خبر گیری کرنا

اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ پر رُبُّ اللانام جَلَّ جَلالُهُ کے خوب خوب انعام و اکرام ہوتے ہیں ان کی عظمتوں کے کیا کہنے! میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی مجلسِ میلادِ مصر میں ہوتی ہے۔ مزارِ مبارک پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کے دن ہر سال مجمع ہوتا ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا میلاد پڑھا جاتا ہے۔ امام عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی التزام کے ساتھ ہر سال حاضر ہوتے، اپنی کتاب میں بھی بہت تعریف لکھی ہے۔ کئی ورتوں (یعنی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُوڈ رُوڈ پڑھو تمہارا رُوڈ مجھ تک پہنچتا ہے۔

صَفَحَات) میں اس مجلس کے حالات بیان کئے ہیں۔ مجلس تین دن ہوتی ہے۔ ایک دفعہ آپ (یعنی امام شعرانی) کو تاخیر ہو گئی، یہ ہمیشہ (یعنی ہر سال) ایک دن پہلے ہی حاضر ہو جاتے تھے، اس دفعہ آخر دن پہنچے۔ جو اولیائے کرام (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام) مزارِ مبارک پر مُراقب تھے انہوں نے (امام شعرانی سے) فرمایا: کہاں تھے؟ دو روز سے حضرت (سیدی احمد بدوی کبیر علیہ رحمۃ القدیر) مزارِ مبارک سے پردہ اٹھا اٹھا کر فرماتے ہیں: عبد الوہاب آیا؟ عبد الوہاب آیا؟ انہوں نے (یعنی امام شعرانی نے) فرمایا: کیا حضور (یعنی صاحبِ مزار) کو میرے آنے کی اطلاع ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اطلاع (بھی) کیسی! حضور (یعنی صاحبِ مزار) تو فرماتے ہیں کہ کتنی ہی منزل پر کوئی شخص میرے مزار پر آنے کا ارادہ کرے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اس کی حفاظت کرتا ہوں، اگر اس کا ایک ٹکڑا رسی کا جاتا رہے گا اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کریگا۔ (یہ حکایت بیان کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت نے فرمایا) ان (یعنی امام شعرانی) پر خاص توجہ تھی اور ان کو (یعنی امام شعرانی کو) بھی خاص نیاز مندی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ تُو رُو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

(خصوصی عقیدت) تھی، اسی وجہ سے حضرت (سیدی احمد بدوی کبیر علیہ رحمۃ القدر) کو ان سے خاص مَحَبَّت تھی۔ حدیث میں ہے: ”جو کوئی دریافت کرنا چاہے کہ اللہ کے یہاں اُس کی کس قدر، قدر و منزلت ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی کس قدر قدر و منزلت ہے اتنی ہی اس کی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے یہاں ہے۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم ص ۳۶۱ مُسْنَدِ اَبِي يَغْلِي ج ۲ ص ۲۲۳ حدیث ۱۸۶۰)

### مزار کو سجدہ کرنا کیسا؟

**سوال:** اپنے پیر صاحب کو یا ان کی تصویر کو یا کسی بزرگ کے مزار کو سجدہ کرنا کفر ہے یا نہیں؟

**جواب:** اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کسی اور کو سجدہ عبادت کرنا بے شک کفر ہے جبکہ سجدہ برتعظیسی کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: بالفرض کبھی کوئی نادان مسلمان کسی مزار کو سجدہ کرتا نظر آئے تو اُس کے سجدہ کو سجدہ برتعظیسی ہی پر محمول کریں گے کیوں کہ یہ بعید از قیاس ہے کہ کوئی جاہل سے جاہل

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مسلمان بھی عبادت کی نیت سے کسی بُرُگ کے مزار کو سجدہ کرے۔ ہاں اگر یقینی طور پر معلوم ہو جائے مثلاً وہ خود اقرار کرے کہ میں نے مزار کو عبادت کی نیت سے سجدہ کیا ہے تو بے شک کافر ہے۔ نیت معلوم نہ ہونے کے باوجود اُس کے سجدے کو محض اپنے قیاس سے خواہ مخواہ سجدہ عبادت قرار دینا ایک مسلمان کے بارے میں بدگمانی ہی نہیں بلکہ صریح اِقتراء (یعنی کھلی تہمت) ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۳۰ ص ۳۷۶)

## مزار کے سامنے سے زمین چومنا کیسا؟

**سوال:** مزار کے سامنے زمین چوم سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** نہیں چوم سکتے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ

474 پر فرماتے ہیں: ”مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین چومنا

حرام اور حد رکوع تک جھکنا ممنوع۔“ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی

ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ

شریعت“ حصہ 16 صفحہ 115 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (بہر اسلام) پر ڈرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”عالم یا کسی بڑے کے سامنے زمین کو بوسہ دینا حرام ہے جس نے ایسا کیا اور جو اس پر راضی ہو اور دونوں گنہگار ہیں۔“ (تَبَيَّنُ الْحَقَائِقُ ج ۷ ص ۵۶) مزید فرماتے ہیں: بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک جاتے ہیں، یہ جھکنا اگر حدِ رکوع تک ہو تو حرام ہے اور اس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۰۷) حضرت صدرُ الشریعہ رکوع کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھاوے۔ (ایضاً حصہ ۳ ص ۸۱، دُرِّ مختار ج ۲ ص ۱۶۵-۱۶۶ وغیرہ) جب ظاہری زندوں کے لئے یہ احکامات ہیں تو مزارات کے معاملات میں مزید محتاط رہنا ہوگا کہ اس کے نقصانات میں سے یہ بھی ہے کہ شیطان بھولے بھالے مسلمانوں کو وسوسے ڈال کر اولیائے کرام رَحْمَتُهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ کے مزارات اور اہلسنت کے معمولات سے دور کرنے کی مذموم کوششیں کریگا۔ (ان مسائل کی تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 22 میں سے رسالہ ”السُّؤَالَةُ الزَّكِيَّةُ“

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرّہ شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

لِتَحْرِيمِ سُجُودِ التَّحِيَّةِ“ کا مطالعہ فرمائیے)

## سمجھانے پر ضد کرنے والے کی مذمت

**سوال:** بعض اوقات دیکھا گیا ہے اگر کسی نے صریح کفر تک دیا اور سمجھاتے

ہوئے توبہ، تجدید ایمان و تجدید نکاح کا مشورہ دیا گیا تو وہ بپھر جاتا

اور ضد پر آجاتا ہے ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** حکم شرعی سن کر گناہ پر ہٹ دھرمی کرنے والوں پر جتنا افسوس کیا

جائے کم ہے۔ پارہ 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 206 میں ارشاد

رَبُّ الْعِبَادِ ہے:

تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اور جب اس

سے کہا جائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتو

اسے اور ضد چڑھے گناہ کی ایسے کو دوزخ

کافی ہے اور وہ ضرور بہت بُرا بچھونا ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ

الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ

وَلَيْسَ الْبِرَّادُ ۝۲۱

”لوگ بے موت مر رہے ہیں“ کہنا کیسا؟

**سوال:** دہشت گردوں کی طرف سے کئے جانے والے بم دھماکوں میں

یکمشت کافی افراد کی ہلاکت پر یہ کہنا کیسا کہ حالات بہت خراب

ہیں، بہت سارے لوگ بے موت مر رہے ہیں۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑھے۔

**جواب:** ”لوگ بے موت مر رہے ہیں“ یہ الفاظ حکم قرآنی کے خلاف ہونے

کی وجہ سے بہت سخت ہیں کیوں کہ ”بے موت“ کوئی مر ہی نہیں سکتا۔

چنانچہ طاعون میں بکثرت مرنے والوں کے لئے اسی طرح کے

الفاظ استعمال کرنے والوں کو تَنْبِيْہ (تعم - یہ یعنی خبردار) کرتے

ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 24 صَفْحَہ

199 پر فرماتے ہیں: ”جو لوگ کہتے ہیں کہ لوگ اس میں بے موت

مر جاتے ہیں وہ گمراہ ہیں، اس میں قرآن عظیم کا انکار ہے، ان پر

توبہ فرض ہے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح چاہئے، اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كَتَبْنَا مَوَاجِلًا

(پ ۴۳ ال عمران ۱۳۵) لکھا رکھا ہے۔

پیڑ سے (اکثر) ایک آدھ پھل ٹپکتا (ہی) رہتا ہے (اور) اسی (ایک

آدھ) کا ٹپکنا لکھا تھا اور (بعض اوقات) ایک آندھی آتی ہے کہ



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُود پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہو گے۔

ہزاروں پھل ایک ساتھ جھڑ پڑتے ہیں، (جھڑنے میں) ان کا ساتھ

ہونا ہی لکھا تھا۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ  
ترجمہ کنز الایمان: اور ہر

مُسْتَطَرٍّ ﴿۵۲﴾ (پ ۲ القمر ۵۳) چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔

**مجھے جزائے خیر نہیں چاہئے کھنا کیسا؟**

**سوال:** کسی نے اپنے محسن کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے کہا: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کو

جزائے خیر دے،“ محسن بولا: مجھے جزائے خیر نہیں چاہئے۔ محسن کیلئے

کیا حکم ہے؟

**جواب:** محسن کے جواب میں ثواب کو ہلکا جانا پایا جا رہا ہے اس لئے اس

کا جملہ کفریہ ہے۔

یہ کہنا: اچھا جاؤ (پوجا) کر لو

**سوال:** ایک شخص کسی کافر کی دکان پر کسی کام سے گیا تو اُس کافر نے کہا: تم

تھوڑی دیر بیٹھو میں پوجا کر کے آتا ہوں۔ جواباً اُس شخص نے کہا:

”اچھا جاؤ کر لو۔“ شخص مذکور کا یہ جملہ کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** مذکورہ جملہ کفریہ ہے کہ کافر کا پوجا کے لئے جانا کفر ہے اور اس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر بڑا درد شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

جُمْلے سے اس کفر پر رِضا و تحسین (اچھا سمجھنا اور رِضا مندی) ثابت ہو رہی ہے اور کسی کفر پر راضی ہونا یا اسے اچھا کہنا دونوں باتیں کفر ہیں۔ حضرت سیدنا مَلّا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری ارشاد فرماتے ہیں: ”کسی نے دوسرے سے کہا: تم چاہو تو مسلمان ہو جاؤ یا یہودی دونوں ہی میرے نزدیک برابر ہیں تو یہ کہنا کفر ہے کہ یہ کفر پر راضی ہونا ہے اور کسی کے کفر پر راضی ہونے والے کی تکفیر کی جائے گی۔“ (یعنی اس کو کافر قرار دیا جائے گا) (مَنْعَ الرِّوَضِ ص ۴۹۳) میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس سے ملتے جلتے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: سلطانِ اسلام ہر گز کُفّار کو مُراسِم کفر (یعنی کفریہ رُسومات) کی اجازت نہیں دے سکتا کیا اجازت کفر دے کر خود کافر ہوگا! بلکہ نَتْرُكُهُمْ وَ مَا يَدِينُنُون (یعنی ہم انہیں ان کے دین پر چھوڑتے ہیں) یعنی جہاں جس بات کے ازالہ (یعنی زائل کرنے) کا حکم نہیں وہاں تَعْرُض (ت۔ عر۔ رض یعنی روکنا) نہ کرے گا نہ یہ کہ ان سے کہے گا کہ ہاں ایسا کرو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۱۳۶)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

”پوجا کر کے آتا ہوں“ کہنے والے کو کیا جواب دے؟

**سوال:** کفار کی اکثریت والے ممالک میں اس طرح کی صورتیں پیش

آ سکتی ہیں، اب اگر کوئی کہدے کہ ”ٹھہرو میں پوجا کر کے آ رہا ہوں“ ایسی صورت میں آدمی کیا جواب دے؟ اگر کچھ محتاط الفاظ مل جائیں تو مسلمانوں کیلئے سہولت رہے گی۔

**جواب:** ایسے موقع پر چپ ہو جائے۔ یا یوں کہدے: میں یہیں بیٹھا

ہوں، یا کہے: ادھر ہی ہوں، یا کہے: تمہارا انتظار کروں گا۔ (اچھا جی، بہتر ہے، ٹھیک ہے، جلدی آنا، زیادہ دیر مت لگانا، وغیرہ الفاظ نہ کہے کہ ان میں بھی رضامندی کا پہلو نکل رہا ہے)

**ذکر کے متعلق کفریات کی 9 مثالیں**

﴿1﴾ دُؤادِ میوں کا جھگڑا ہوا، ان میں سے ایک نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

إِلَّا بِاللّٰهِ اِسْ پر دوسرے نے کہا: لا حول کچھ بھی نہیں ہے۔ یا ﴿2﴾

کہا میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کا کیا کروں؟ یا ﴿3﴾ کہا: لا حول

بھوک کی جگہ فائدہ نہیں دیتی۔ یا ﴿4﴾ کہا: لا حول روٹی کا کام

نہیں دیتی۔ یا ﴿5﴾ کہا: لا حول روٹی کی جگہ کفایت نہیں کرتی۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

یا ﴿6﴾ کہا: لاحول کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ یا ﴿7﴾ کہا: لاحول پیالے میں شریڈ نہیں۔ یہ تمام اقوال کفریہ ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۳ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳ منہج الروض ص ۳۶۱)

﴿8﴾ تسبیحات (مثلاً سَبَّحَنَ اللّٰهَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهَ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کے متعلق مذکورہ بالا الفاظ کہنے کا حکم بھی یہی ہے یعنی کفر ہے۔ (منہج الروض ص ۳۶۱)

﴿9﴾ کسی نے کہا: سَبَّحَنَ اللّٰهُ! اس پر دوسرے نے کہا: ”تو نے اللہ کے نام کی کھال اُتار دی۔“ یہ کلمہ کفر ہے۔ (ایضاً)

## مُتَفَرِّقَاتُ كِي 45 مثالیں

﴿1﴾ یہ کہنا کہ ”یہ بھی خُدا، وہ بھی خُدا اور سب خُدا (ہیں)“ کلمہ کُفْر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۶۳۱)

﴿2﴾ جو کہے: ”اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انصاف کریگا تو میں انصاف کروں گا۔“ ایسے پر حکم کُفر ہے۔ (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۳)

﴿3﴾ جو عالم میں کسی شے کو قدیم (یعنی ہمیشہ سے) مانے یا اس کے خُذوث میں (یعنی پہلے نہ تھی پھر موجود ہوئی اس میں) شک کرے وہ کافر ہے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(بہار شریعت حصہ اول ص ۱۸) مطلب یہ کہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی قدیم

یعنی ہمیشہ ہمیشہ سے ہے۔ اس کے علاوہ ہر ہر چیز بعد میں حادث

ہوئی! یعنی کوئی بھی شے ہمیشہ ہمیشہ سے نہیں ہر چیز بعد میں پیدا کی گئی۔

﴿4﴾ اللہ تعالیٰ سے کسی شے کے ایک ذرّے کے علم کی نفی (انکار) کرنا کفر

ہے، اور ﴿5﴾ یونہی معدوم (جس کا وجود نہ ہو اُس) کے علم کی نفی

(انکار) کرنا بھی کفر ہے۔ (ایمان کی حفاظت ص ۵۱) یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ

کو ہمیشہ ہمیشہ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ذرّہ ذرّہ کا علم ہے کوئی بھی ذرّہ

اُس سے پوشیدہ نہیں نیز ہر وہ شے جو ابھی تک وجود میں نہیں آئی

اُس کا بھی علم ہے۔

﴿6﴾ جو کہے: ”جب تک خدا و رسول کو آنکھ سے دیکھ نہ لیں گے ایمان نہ

لائیں گے“ وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۶۱۰)

﴿7﴾ کفر کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ کہنا کفر ہے۔ (ایضاً ج ۱۵ ص ۲۸۷)

﴿8﴾ جو کہے: ”میں توحید (یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت) کو نہیں جانتا“ وہ کافر

ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷)

﴿9﴾ اللہ تعالیٰ سے استغناء (اس - تج - نالینے بے نیازی) ظاہر کرنا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

صریح کفر ہے یعنی یہ کہنا ﴿10﴾ مجھے اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں یا ﴿11﴾ مجھے اللہ کی رضا کی ضرورت نہیں یا ﴿12﴾ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں، مجھے تو اپنے محبوب کی رضا چاہئے۔ اس طرح کے کفریہ جملے اکثر گانوں اور عشقِ مجازی کرنے والوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان سے بچنا فرض ہے۔ عشقِ مجازی کے بارے میں حیرت انگیز معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 409 صفحات پر مشتمل کتاب، ”پروے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 318 تا 356 کا مطالعہ کیجئے۔

﴿13﴾ جو کسی سے کہے: ”اگر تو اِلٰہ العالمین بھی ہوتا تب بھی تجھ سے اپنا

حق لے لیتا“ یہ کَلِمَةُ کُفْرٍ ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰)

﴿14﴾ کسی سے کہا گیا: خدا سے حیا کر۔ اُس نے کہا: ”میں نہیں کرتا“ یہ

قول کُفْرٍ ہے۔ (فتاویٰ تاتار خانیہ ج ۵ ص ۴۷۰)

﴿15﴾ ضروریاتِ دین کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۳۷۸ مَلْخَصًا)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

﴿16﴾ جو کہے: ”میں توبہ نہیں کروں گا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے“ یہ کہنے

والا اس بات کو اپنی توبہ کے لئے اگر عذر بناتا ہے تو اُس پر حکم

کفر ہے۔ (مَنْحُ الرِّوَضِ ص ۵۰۵)

﴿17﴾ جو کفر کی فتح (فت۔ ح) اور اسلام کی شکست چاہتا ہے اس کے کفر میں

شک نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۴۱۲)

﴿18﴾ جو اسلامی طریقہ وراثت کے منکر ہوں وہ کافر ہیں۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۲۶ ص ۳۵۴)

﴿19﴾ جس نے دوسرے سے کہا: ”تجھ پر اور تیرے اسلام پر لعنت ہے“

ایسا کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷)

﴿20﴾ فرعون کو مؤمن کہنا اور اُس کا ایمان مؤمنوں کے ایمان سے زیادہ

بتانا دونوں باتیں کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۲۷۲)

﴿21﴾ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ ابلیس پر لعنت کرتا ہے۔ دوسرے نے کہا: ”

میں تو لعنت نہیں کرتا“ یہ کہنے والے پر حکم کفر ہے۔ (مَنْحُ الرِّوَضِ ص ۴۹۰)

﴿22﴾ جو یہ اعتقاد رکھے کہ: ”اللہ تعالیٰ کفر پر راضی ہے۔“ وہ کافر ہے۔

(الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۵ ص ۲۰۳)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

﴿23﴾ جس نے کہا: اگر میں نے فلاں کام کیا ہو تو مجھ سی ہوں یا ﴿24﴾

اللہ سے بیزار ہوں اور کہنے والا جانتا ہے کہ اس نے یہ کام کیا ہے تو اس پر حکم کفر ہے۔  
(مِنَعَ الرَّوْضِ ص ۵۱۰)

﴿25﴾ کسی نے کہا: ”اگر میں فلاں کام کروں تو کافر ہو جاؤں“ پھر اُس

کام کے کرنے کو کفر جانتے ہوئے کیا تو کافر ہو جائے گا۔  
(مِنَعَ الرَّوْضِ ص ۵۱۱) اور اگر یہ اعتقاد نہ ہو اور وہ کام کیا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا ہوگا۔

﴿26﴾ کافروں کے کسی (مذہبی) فعل کو اچھا کہنا کفر ہے مثلاً یہ کہنا کہ کھاتے

وقت خاموش رہنا مجوسیوں کا اچھا کام ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۷)  
﴿27﴾ دھوکہ دینے کے لئے الفاظ کفر بکنا بھی کفر ہے۔

(ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۵۹۹)

﴿28﴾ اگر کسی مریض نے بیماری سے گھبرا کر کہا: ”یا اللہ! تجھے اختیار

ہے چاہے مسلمان مار چاہے کافر مار۔“ یہ قول کفر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۳)

﴿29﴾ اگر کوئی حج کی فرضیت کا انکار کرے تو کافر ہے۔



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْدُ رُوْدِ شَرِيفِ پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

﴿30﴾ جنت و دوزخ حق ہیں ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ اول ص ۴۲)

﴿31﴾ ”جنت میں داخلے کے بعد دیدارِ الہی نہیں ہوگا۔“ ایسا کہنا کفر ہے۔

(عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴)

﴿32﴾ جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے، خدا کو

سب پسند ہے۔ وہ کافر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۹)

﴿33﴾ عام اُمت کو مُشْرک کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۲۹۱)

﴿34﴾ جو شخص بغیر تاویل کے کہے: ”یہ عبادتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے

لئے عذاب بنا دی ہیں“ وہ کافر ہے۔

﴿35﴾ جو شخص بغیر تاویل کے کہے: ”اگر اللہ تعالیٰ فلاں چیز ہمارے اوپر

فرض نہ کرتا تو اچھا ہوتا“ یہ قول کفر ہے۔ (مَنْعُ الرُّوضِ ص ۵۰۵)

﴿36﴾ جس نے کہا: ”میں اِنْ شَاءَ اللّٰه (یعنی اللہ نے چاہا تو) مَوْمِن ہوں“

اگر اپنے ایمان میں تَرَدُّد (یعنی شک) کی وجہ سے کہا تو کفر ہے۔ اور

اگر اس وجہ سے کہا کہ معلوم نہیں خاتمہ ایمان پر ہوگا یا کفر پر، تو کفر

نہیں۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷، مَنْعُ الرُّوضِ ص ۴۷۶)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا رنج بڑو دُورودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

﴿37﴾ جو اسلام و ایمان پر راضی نہ ہو وہ کافر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷)

﴿38﴾ جو غیر خدا کو ”اے معبود!“ یا ”اے میرے معبود!“ کہے وہ کافر

ہے۔ (مِنَحَ الرُّوضِ ص ۵۱۵)

﴿39﴾ ”اپنے پیروں کو خدا اور رسول“ کہنے والا کافر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۶۱۰)

﴿40﴾ کفر کو معمولی بات سمجھتے ہوئے بک دینا بھی کفر ہے اگرچہ جو کچھ بکا

اُس پر اعتقاد نہ رکھتا ہو۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۶) یعنی ایسا بے باک

ہو کہ کفر بننے کو بڑی بات نہ سمجھتا ہو، مُنہ پھٹ ہو کفر بک دے۔

﴿41﴾ بُوں یا شیطان کے نام پر (غلام) آزاد کیا کہ غلام اب بھی آزاد

ہو جائے گا مگر اس کا یہ فعل کفر ہوا کہ ان کے نام پر آزاد کرنا دلیل

تعظیم ہے اور ان کی تعظیم کفر۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۳)

﴿42﴾ جس سے کہا گیا: ”کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟“ اُس نے کہا: ”نہیں۔“

یہاں جو اباً ”نہیں“ کہنا کفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَادِ ج ۲ ص ۵۰۵)

”عالمگیری“ میں ہے: جب میاں بیوی کے درمیان آپس میں جھگڑا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

طویل ہوا، تو شوہر نے بیوی سے کہا: خدا سے ڈر، اور اپنے آپ کو اس کی نافرمانی سے بچا، پس بیوی نے جواب دیا: میں اس سے نہیں ڈرتی، (تو اس کے بارے میں) حضرت سپیدنا شیخ ابو بکر محمد بن الفضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اگر شوہر نے اس کو ظاہری گناہ پر ملامت کی اور اسے اللہ تعالیٰ سے خوف دلایا اور اس نے یہ جواب دیا تو مرتدہ ہو جائے گی اور اپنے شوہر سے ”بائنہ“ ہو جائے گی، اور شوہر نے اس کو ایسے امر پر ملامت کی جس میں خدا کی طرف سے خوف کا مقام نہیں، تو کافرہ نہ ہوگی، لیکن اگر اس نے اپنے اس کلام سے استخفاف کا ارادہ کیا ہے تو اپنے شوہر سے بائنہ ہو جائے گی۔

(عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس مسئلے کے تحت فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں (بیوی کے اس قول) ”میں اس سے نہیں ڈرتی“ کے دو معنی ہیں: پہلا معنی کہ غرور و تکبر کی وجہ سے (خدا کے) خوف سے انکار کرنا کفر ہے۔ دوسرا معنی جس طرح اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حق ہے اس

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ ڈر و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹا بڑھکتا اور ایک تیراٹا حد پہاڑ بنتا ہے۔

طرح ڈرنے کی اپنے آپ سے نفی (انکار) کرنا اور یہ حق و ثابت ہے۔ ”عالمگیری“ میں ہے: ایک شخص نے دوسرے کو مارنا چاہا تو وہ بولا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا؟ تو اس نے کہا: ”نہیں۔“ حضرت سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی، اس لیے کہ وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ تقویٰ اسی میں ہے، جو میں کرتا ہوں، اور اگر کوئی شخص گناہ کرتا ہو ادیکھا گیا، پس کسی دوسرے نے اس سے کہا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا؟ تو اس نے کہا: ”نہیں۔“ تو کافر ہو جائے گا، اس لیے کہ اس کی تاویل ممکن نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس مسئلے کے تحت فرماتے ہیں: اور اس چیز کو یاد رکھو جو ہم نے ابھی ذکر کی ہے۔۔۔ الخ۔

(مترجم حاشیہ عالمگیری باب احکام المرتدین ص ۳۱، ۳۲)

﴿43﴾ نشہ کی حالت میں اگر کوئی کلمہ کفر بکا تو اُسے مُرتد کا حکم نہ دیں گے

یعنی اُس کی عورت بائِن نہ ہوگی رہا یہ کہ عند اللہ بھی کافر ہوگا یا

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں تجھ پرورد ہا ک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں

نہیں؟ اگر قصداً کفر کا ہے تو عند اللہ کافر ہے ورنہ نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۱۰)

﴿44﴾ نشہ والا جس کی عقل جاتی رہی اور زبان سے کلمہ کفر نکلا تو عورت نکاح

سے باہر نہ ہوئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۴۰) مگر تجدید نکاح کیا جائے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۹۳)

﴿45﴾ ”عالمگیری“ میں ہے: اگر کسی مسلمان نے کہا میں مُلحد ہوں، تو

اس کی تکفیر کی جائے گی، اور اگر اس نے عذر کیا کہ میں نہیں جانتا تھا

کہ یہ کفر ہے تو اس کا یہ عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ (عالمگیری ج ۲

ص ۲۷۹) امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس مسئلے کے تحت

فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں لیکن ”عَمْرُ الْعُیُون“ وغیرہ میں

صراحت کی کہ فتویٰ اس پر ہے کہ مکفرات (کفریات بکنے والے)

میں جہل (معلوم نہ ہونا) عذر ہے ہاں مگر یہ کہا جائے یہ مذکورہ مسئلہ

ان مسائل میں ہے جس سے غافل نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی اس

میں عذر (جہل) قبول کیا جائے گا پس غور کرنا چاہئے۔

(مترجم حاشیہ عالمگیری باب احکام المرتدین ص ۶۱)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## تجدیدِ ایمان، تجدیدِ نکاح وغیرہ کے بارے میں سوال جواب تجدیدِ ایمان کا طریقہ

**سوال:** تجدیدِ ایمان کا طریقہ بتادیتے۔

**جواب:** جس گُفر سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اُس

گُفر کو گُفر تسلیم کرتا ہو اور دل میں اُس گُفر سے نفرت و بیزاری بھی

ہو۔ جو گُفر سرزد ہوا توبہ میں اُس کا تذکرہ بھی ہو۔ مثلاً جس نے

ویرا فارم پر اپنے آپ کو کرسچین لکھ دیا وہ اس طرح کہے: ”یا اللہ

عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو ویرا فارم میں اپنے آپ کو کرسچین ظاہر

کیا ہے اس گُفر سے توبہ کرتا ہوں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت

کے لائق نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں)“

اس طرح مخصوص گُفر سے توبہ بھی ہوگی اور تجدیدِ ایمان بھی۔

اگر مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ کئی گُفریات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا

ہے تو یوں کہے: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے جو جو گُفریات

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

صادر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔“ پھر کلمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ گفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کہئے: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر مجھ سے کوئی گفر ہو گیا ہو تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں۔“ یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیجئے۔

## تجدید نکاح کا طریقہ

سوال: تجدید نکاح کیسے کیا جائے؟

جواب: تجدیدِ نکاح کا معنی ہے: ”نئے مہر سے نیا نکاح کرنا۔“ اس کیلئے لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری نہیں۔ نکاح نام ہے ایجاب و قبول کا۔ ہاں بوقتِ نکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضر ہونا لازمی ہے۔ خطبہِ نکاح شرط نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔ خطبہ یاد نہ ہو تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ شریف کے بعد سورۃ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (موجودہ وزن کے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پرورد یا کلمہ لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

حساب سے 30 گرام 618 میلی گرام چاندی (یا اُس کی رقم مہر واجب ہے۔ مثلاً آپ نے پاکستانی 786 روپے اُدھار مہر کی نیت کر لی ہے) مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مہر مقرر کرتے وقت مذکورہ چاندی کی قیمت 786 پاکستانی روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودگی میں آپ ”ایجاب“ کیجئے یعنی عورت سے کہیے: ”میں نے 786 پاکستانی روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔“ عورت کہے: ”میں نے قبول کیا۔“ نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خطبہ یا سورۃ فاتحہ پڑھ کر ”ایجاب“ کرے اور مرد کہے: ”میں نے قبول کیا“، نکاح ہو گیا۔ بعد نکاح اگر عورت چاہے تو مہر مُعاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مرد بلا حاجت شرعی عورت سے مہر مُعاف کرنے کا سوال نہ کرے۔

## حالت ارتداد میں ہونے والے نکاح کا مسئلہ

**سوال:** اگر کسی نے صریح کفر بکا اور مُرتد ہو گیا اور پھر اسی حال میں نکاح بھی کیا اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** مُرتد ہو جانے کے بعد کوئی شخص اگرچہ بظاہر نیک راستے پر آ گیا،



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

داڑھی، زلفوں، عمامے اور سنتوں بھرے لباس سے بھی آراستہ ہو گیا مگر اُس نے اپنے اُس کفر سے توبہ و تجدید ایمان نہ کیا تو بدستور مُرْتَد ہے، توبہ و تجدید ایمان سے پہلے جو بھی نیک عمل کیا وہ مقبول نہیں، بیعت کی تو نہ ہوئی، یہاں تک کہ اگر نکاح بھی کیا تو نہ ہوا۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 153 پر فرماتے ہیں: مَعَاذَ اللّٰهِ اِگر مرد یا عورت نے پیش از نکاح (یعنی نکاح سے قبل) **كُفْرٍ صَرِيحٍ** کا ارتکاب کیا تھا اور بے توبہ و نئے سرے سے قبول (اسلام اُن کا نکاح کیا گیا تو قطعاً نکاح باطل، اور اس سے جو اولاد ہوگی وَلَدٌ اِرْتَدْنَا، اسی طرح اگر بعد نکاح اُن میں کوئی مَعَاذَ اللّٰهِ مُرْتَد ہو گیا اور اس کے بعد کے جماع سے اولاد ہوئی تو وہ بھی حرامی ہوگی۔ لہذا کسی نے ارتداد کے بعد اگر نکاح کیا ہو اور نکاح کے بعد اگرچہ توبہ و تجدید ایمان کر چکا ہو تو بھی اب نئے سرے سے نکاح کرنا ہوگا۔ اس کیلئے دھوم دھام شرط نہیں، گھر کی چار دیواری میں بھی نکاح ہو سکتا ہے۔ اس کا طریقہ

ضم مان مصلحتاً: (مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ میں اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

آگے گزر چکا ہے۔ ہاں اگر لوگوں کے سامنے مُرتد ہوا تھا اور پھر اسی حال میں نکاح کیا تھا تو پھر سب کے سامنے توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح کرے۔ یا اُن لوگوں کو اپنی توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح پر مُطلع کرے۔ حدیث پاک میں ہے: سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ دیشانِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت بنیاد ہے: ”جب تم کوئی گناہ کرو تو توبہ کر لو، السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ“ یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ۔“ (المُعْتَمَدُ الْكَبِيرُ ج ۲۰ ص ۱۵۹ حلیت ۳۳۱)

## عَلَانِيَةُ تَوْبَةٍ كَأَهَمِّ تَرِيْنِ مَسْئَلَةٍ

میرے آقا علی حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ کے بارے میں تاکید کرتے ہوئے فتاویٰ رضویہ شریف جلد 21 صَفْحَہ 146 پر فرماتے ہیں: سو (100) کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو (2) کے آگے اظہارِ توبہ کر دیا تو اس کا اِشْتِهَارُ مِثْلِ اِشْتِهَارِ گناہ نہ ہوا، اور وہ (علانیہ توبہ کے) فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

ہوئے بلکہ حقیقتاً وہ مرض کہ باعثِ اعلان تھا توبہ میں کمی اعلان (یعنی ناقص اعلان) پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر جمع کثیر میں کر لیا اور (اب انہیں لوگوں کے سامنے) اپنی خطا پر اقرار کرتے عار (یعنی شرم) آتی ہے۔ صَفْحَہ 144 پر فرماتے ہیں:

گناہِ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلانِ گناہ (بھی) گناہ بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”میری سب اُمت عاقبت میں ہے سوا اُن کے جو گناہ آشکارا (یعنی علی الاعلان) کرتے ہیں۔“ (بخاری ج ۴ ص ۱۱۸ حدیث ۶۰۶۹)

نیز حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بندوں سے دُور رہے گا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو ڈھانپیں اور چھپائیں گے پھر جب علانیہ گناہ اور (کھلم کھلا) نافرمانیاں کریں گے تو وہ عذاب کے مستحق اور سزا وار ہو جائیں گے۔“ (الْفَرْدُوسُ بِمَأثورِ الْخَطَابِ ج ۵ ص ۹۶ حدیث ۷۰۷۸)

## احتیاطی تجدیدِ ایمان کب کریں؟

سوال: کیا جب چاہیں جتنی بار چاہیں احتیاطی توبہ و تجدیدِ ایمان کر سکتے ہیں؟

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہدِ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

**جواب:** جی ہاں دن میں چاہیں تو 112 بار کر لیجئے۔ مَدَنی مشورہ ہے روزانہ کم از کم ایک بار مثلاً سونے سے قبل (یاجب چاہیں) احتیاطی توبہ و تجدیدِ ایمان کر لیجئے اور اگر بآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں بیوی توبہ کر کے گھر کے اندر ہی کبھی کبھی احتیاطاً تجدیدِ نکاح کی ترکیب بھی کر لیا کریں۔ ماں، باپ، بہن بھائی اور اولاد وغیرہ عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورتِ نکاح کے گواہ بن سکتے ہیں۔ احتیاطی تجدیدِ نکاح بالکل مفت ہے اس کے لئے مہر کی بھی ضرورت نہیں۔

**شوہر مُرتد ہو جائے تو بیوی کیا کرے؟**

**سوال:** عورت کو شوہر کے ارتداد کی اطلاع ملی تو کیا وہ نکاح سے آزاد ہوگئی؟

**جواب:** جی ہاں اُس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ چنانچہ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مُرتد ہو گیا تو عِدَّت گزار کر (کسی اور سے) نکاح کر سکتی ہے۔ خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عاویل کی خبر بھی کافی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہے۔ (دُرُودِ مختار، ردُّ الْمُحْتَار ج ۶ ص ۳۸۶)

مُرْتَد توبہ کر کے عِدَّت کے اندر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

**سوال:** زید مَعَاذَ اللّٰهِ صرّح کفر تک کر مرتد ہو گیا مگر اسی دن نایم ہو کر اُس

نے تجدیدِ ایمان کر لیا۔ آیا تجدیدِ نکاح بھی فوراً کر لے یا پہلے

عورت کو عِدَّت گزار لینے دے؟ عورت کو کتنا عرصہ عِدَّت گزارنی

ہوگی؟ اگر دورانِ عِدَّت ہی زید نے تجدیدِ نکاح کر لیا تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر کسی شخص نے مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صرّح کلمہ کفر بکا تو وہ مُرْتَد

ہو گیا اور اُس کی عورت نکاح سے نکل گئی، جو کچھ نیک اعمال کئے

تھے سب اِکارت (یعنی ضائع ہو) گئے۔ اگر نایم ہو کر اُس نے تجدیدِ

ایمان کر لیا تو اگر وہ عورت راضی ہو تو دوبارہ اُس سے نکاح کر سکتا

ہے اگرچہ دورانِ عِدَّت ہی کر لے۔ ہاں اگر وہ عورت اس کے

علاوہ کسی اور سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو عِدَّت پوری کرنے کے

بعد کر سکتی ہے۔ اور اس صورت میں عِدَّت کی وہی تفصیل ہوگی جو

مُطَلَّقہ عورت کی عِدَّت کی ہے یعنی اگر وہ عورت حاملہ ہو تو وَضِع

حامل (یعنی بچّہ کی ولادت ہو جانا) اور اگر عورت، نابالغہ یا آئسہ یعنی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پچپن سالہ یا اس سے زائد عمر کی ہے تو اُس کی عدتِ بھری سن کے حساب سے تین مہینہ ہوگی ورنہ حیض والی ہو تو تین حیض ہوگی۔  
 ”عدت کے تفصیلی مسائل“ کی آگاہی کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 182 صفحات پر مشتمل کتاب،  
 ”بہارِ شریعت“ حصہ 8 صفحہ 126 تا 134 کا مطالعہ فرمائیے۔

### مُشْرِكِہ کا شوہر مسلمان ہو گیا نکاح کا کیا بنا؟

**سُوال:** اگر شوہر مسلمان ہو گیا اور بیوی بُت پرست ہے تو بیوی کے ساتھ نکاح برقرار رہا یا ٹوٹ گیا؟

**جواب:** صدرُ الشَّرِيعِہ، بَدْرُ الطَّرِيقِہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عورت اگر مُشْرِكِہ ہے تو مسلمان کی زَوْجِیت میں نہیں رہ سکتی۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ط تَرْجَمَةُ كَنْزِ

الایمان: نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال۔ (پ ۲۸ مُتَّحِنَہ ۱۰) شوہر کے مسلمان ہونے کے بعد قاضی عورت پر اسلام پیش کرے گا اگر اسلام سے انکار کرے نکاح جاتا رہے گا۔ اور جہاں قاضی نہ ہوں

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبرد و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹا بڑھکتا اور ایک تیراٹا حد پھاڑتا ہے۔

جیسے آج کل ہندوستان میں تو یہاں عورت کو تین حیض آنے پر نکاح ٹوٹ جائیگا۔ یہ حکم نکاح ٹوٹنے کا ہے۔ یعنی اگر تین حیض گزرنے کے بعد عورت بھی مسلمان ہوگئی اور اسی شوہر کے پاس رہنا چاہتی ہے تو جدید نکاح کی ضرورت ہوگی کہ اب وہ پہلا نکاح جاتا رہا۔ رہا عورت سے جماع کرنا تو مرد کے اسلام لاتے ہی (اُس کافرہ بیوی سے) حرام ہو گیا۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۱۶)

## بیوی مرتدہ ہوگئی تو نکاح ٹوٹا یا نہیں؟

**سوال:** اگر عورت مرتدہ ہوگئی تو شوہر کے نکاح میں رہی یا نہیں؟

**جواب:** مرتدہ عورت نکاح سے نہیں نکلتی۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت،

امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی

بارگاہ میں کچھ اس طرح سوال ہوا کہ حکم شریعت سن کر ہندہ جو کہ

شادی شدہ ہے نے غصہ میں آکر یا تو یہ کہا: ”چُو لھے میں جائے

ایسی شریعت“ یا پھر یوں کہا: ”مری پڑے ایسی شریعت۔“

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

**الجواب:** ہندہ نے پہلا فقرہ کہا ہو خواہ دوسرا، (دونوں ٹہلے صریح

کفریات ہیں لہذا) ہر طرح اس کا ایمان جاتا رہا کہ اس نے شرع

مُطہَّرہ کی توہین کی مگر ہندہ (مُرتدہ ہو جانے کے باوجود) نکاح سے نہ

نکلی، نہ اُسے رَوَا (یعنی جائز) ہے کہ بعد اسلام کسی دوسرے سے

نکاح کر لے۔ ہاں (چونکہ وہ اپنے ارتداد کے سبب اپنے شوہر پر حرام ہو

چکی ہے لہذا) بعد (قبول) اسلام سابقہ شوہر ہی سے تجدیدِ نکاح پر

مجبور کی جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۲۶۲-۲۶۳ مَلَخَا)

**کیا سابقہ مُرشد ہی سے تجدیدِ بیعت کرے؟**

**سوال:** قطعی کفر بننے کے بعد تجدیدِ ایمان کی صورت میں کیا سابقہ پیر صاحب

ہی سے تجدیدِ بیعت کرنی ہوگی؟ اگر پیر صاحب وفات پا گئے ہوں

تو کیا کرے؟

**جواب:** بیعت ٹوٹ جانے کی صورت میں سابقہ پیر صاحب بقیدِ حیات ہوں

تب بھی دوبارہ انہیں سے بیعت کرنا ضروری نہیں، کسی بھی جامع

شرائط پیر صاحب کی بیعت کی جاسکتی ہے۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اسی کتاب ” کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“  
کے مُتَعَلِّقِ مَتَوَقَّعِ وَسَوَسُوں کے بارے  
میں سُوال جواب  
کیا کلمہ گو بھی کافر ہو سکتا ہے؟

سُوال: آپ نے اپنی کتاب ” کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“  
میں کھلے کافروں کو نہیں بلکہ کلمہ پڑھنے والوں کو کفریات سے آگاہ  
کیا ہے تو کیا کوئی کلمہ گو دوبارہ بھی کافر ہو سکتا ہے؟

جواب: کیوں نہیں، اگر کلمہ گو سے کوئی قول یا فعلِ قطعی کفر صادر ہو تو وہ

کافر ہو جائے گا۔ دیکھئے! مالدار کو مالدار اس وقت تک ہی کہا  
جائے گا جب تک اس کے پاس مال و دولت ہے۔ اسی طرح کسی  
انسان کو اس وقت تک ہی مسلمان کہیں گے جب تک اُس  
کا ایمان سلامت ہے۔ مسلمان ہونے کی بنیاد ہی ایمان پر ہے۔

عَلَامَةُ الدِّينِ هِيَ حَضْرَةُ سَيِّدِنَا سَعْدِ الدِّينِ تَقْتَارِزَانِي فَدَسَّ سِرُّهُ الرَّبَّانِي  
”شرح عقائدِ نسفی“ میں ایمان کی تعریف بیان کرتے ہوئے  
فرماتے ہیں: ”شریعت میں ایمان ان اُمور کی تصدیق کا نام ہے جو

ضم مان مصلحتاً: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آئے یعنی اجمالی طور پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دل سے تصدیق کرنا ہر اس چیز میں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے لائے جس کا ثبوت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے قطعی (یقینی) طور پر ہو۔“ (شرح عقائد نسفی ص ۱۲۶) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایمان کی اسی تعریف کو مزید وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر بات میں سچا جانے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقانیت کو صدقِ دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا مقرر (یعنی اقرار کرنے والا) ہو اسے مسلمان جانیں گے جبکہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار یا تکذیب (یعنی جھٹلانا) یا توہین نہ پائی جائے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۲۵۳) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”(ایمان یہ ہے کہ) سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زُور د پڑھو تمہارا زُور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

ضروریاتِ دین سے ہیں۔“ (بہارِ شریعت حصہ اول ص ۹۲)

ضرورتِ دینی کا منکر کفر کے نام سے چڑتا ہوتا ہے کافر ہے۔

معلوم ہوا کہ مسلمان ہونے کیلئے کلمہ گو یعنی کلمہ پڑھنے والا ہونے

کے ساتھ ساتھ اُن سب باتوں کی تصدیق کرنے والا ہونا بھی لازم

ہے جو ضروریاتِ دین سے ہیں۔ مثال کے طور پر زید کلمہ گو ہے

، لیکن وہ ضروریاتِ دین میں ایک ضرورت دینی مثلاً ”جنت“ کے

وُجُو د کا انکار کرتا ہے تو کیا وہ مسلمان رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یقیناً

اسے کافر و مرتد ہی کہا جائے گا چاہے وہ روزانہ ایک بار نہیں ایک

ہزار بار کلمہ پڑھتا ہو اور بظاہر اسلام کا زبردست شیدائی بھی بنتا ہو

بلکہ کفر کے نام تک سے چڑتا ہو۔

## بربادی ایمان کے امکان کا قرآن سے ثبوت

سوال: کیا قرآنِ پاک میں کہیں اس بات کا ذکر ہے کہ مسلمان ہونے کے

بعد بھی کوئی کافر ہو سکتا ہے۔

جواب: کیوں نہیں! ایسی کئی آیاتِ مبارکہ ہیں۔ مثلاً پارہ 2

سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت نمبر 217 میں مسلمانوں ہی سے ارشاد

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ زور و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

ہوتا ہے:

وَمَنْ يَّرْتِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ  
فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ  
حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ  
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۳۱﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو  
کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر  
ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت  
گیادنیامیں اور آخرت میں اور وہ دوزخ  
والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

**خُفْر کی آندھیوں سے حفاظت کی پناہ گاہیں**

انسان کا دل گویا خشک اور ہلکا (سا) پتّا ہے، دُنیا ایک سُنسان جنگل  
ہے جہاں کفر، نفاق اور طُغیان کی تیز آندھیاں چل رہی ہیں، جن  
کی وجہ سے انسانی دل کو قرا نہیں، ہر وقت خطرہ ہے کہ نہ معلوم کون  
سی ہو اس دل کو کب اور کدھر اڑالے جائے، ایسے جنگل میں ایسے  
ہلکے (پھلکے) پتے کیلئے امان کی صرف ایک ہی صورت ہے، وہ یہ کہ  
پہاڑ کی آڑ میں آجائے یا کسی وزنی پتھر کی ماتحتی قبول کر لے،  
حضرات اولیاء (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى)، انبیاء عَظَمَاء (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ  
وَ السَّلَام) حُصُو صَاحُورِ اَکْرَمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے لئے پہاڑ  
ہیں جن کے دامن میں عالم کو پناہ ملتی ہے۔ حضرات صحابہ حُصُو رِصَلَّى

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے وابستہ تھے، وہ ہر قسم کی ہوا سے محفوظ رہے، تیز آندھیاں آئیں اپنا زور دکھا کر چلی گئیں مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ منافقین نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پناہ نہ لی، جس کا انجام یہ ہوا کہ وہ ہر کفر میں فوراً داخل ہو جاتے تھے۔

(تفسیر نعیمی جلد ۴ ص ۳۶۰)

آپڑے ہیں ترے قدموں میں یہ سن کر ہم بھی  
جو ترے قدموں میں گرتے ہیں سنبھل جاتے ہیں

**کلمہ پڑھ لیا اب جنت سے کون روک سکتا ہے!**

**سوال:** حدیث پاک میں ہے: ”مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ“  
جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا جنت میں جائے گا پھر کسی قول  
یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے؟

**جواب:** معاذ اللہ عزوجل یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا مکر اور دھوکہ ہے کہ  
بس کلمہ پڑھ لیا اب جو چاہو کرو اور جو من میں آئے بگو جنت میں  
جانے سے تمہیں کوئی نہیں روک سکتا! میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام  
اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کلمہ گو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (ظہر اسلام) پر ڈرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھوے، ملک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

گستاخانِ خدا و مصطفیٰ کا ردّ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

مسلمانو! ذرا ہوشیار! خبردار! اس مکرِ ملعون کا حاصل یہ ہے کہ

زبان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے (کہ جس

طرح) آدمی کا بیٹا اگر اسے (یعنی اپنے باپ کو) گالیاں دے، جو تیاں

مارے، (جو) کچھ (چاہے) کرے اس (یعنی اپنے باپ) کے بیٹے

ہونے سے نکل نہیں سکتا یونہی جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کہہ لیا اب وہ چاہے خُدا عَزَّوَجَلَّ کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے

رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اس کا اسلام نہیں بدل سکتا!

اس مکر کا جواب ایک تو (پارہ 20 سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ کی) اسی آیتِ کریمہ

الْحَرَجَ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ

لَا يَقْتَنُونَ ① (ترجمہ کنز الایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی

بات پر چھوڑ دیئے جائیں کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی)

میں گزرا۔ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو بیشک (کلمہ گوئی تو)

حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآنِ عظیم ردّ

فرما رہا ہے! نیز تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ (پارہ 26 سُورَةُ الْحُجُرَاتِ کی آیت

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُز و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کبوتریں تھیں۔

نمبر 14 میں) فرماتا ہے:

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ  
تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا  
وَلَسَّ بِأَيْدِيهِمُ الْإِيْمَانُ فِي  
قُلُوبِهِمْ

ترجمہ کنز الایمان : گنوار  
بولے : ہم ایمان لائے۔ تم فرماؤ : تم  
ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ مطیح  
ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں  
میں کہاں داخل ہوا!

اور (پارہ 28 سورة الْمُنْفِقُونَ کی آیت نمبر 1 میں اللّٰهُ رَبُّ الْعِبَاد  
ارشاد) فرماتا ہے:

إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا  
نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ  
يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ  
يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ  
لَكٰذِبُونَ ۝۱

ترجمہ کنز الایمان : جب منافق  
تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے  
ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور  
بیشک یقیناً اللّٰہ کے رسول ہیں اور  
اللّٰہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول  
ہو اور اللّٰہ گواہی دیتا ہے کہ منافق  
ضُرور جھوٹے ہیں۔

(پ ۲۸ المنافقون ۱)

دیکھو (منافقین کی) کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی، کیسی کیسی تاکیدوں  
سے مؤسّسہ، کیسی کیسی قسموں سے مؤیّد (مگر) ہرگز (ان کی کلمہ گوئی)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑے۔

موجب (یعنی باعث) اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار (عَزَّوَجَلَّ) نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا وہ داخل جنت ہوگا) کا یہ مطلب گھڑنا (کہ اب کسی قول و فعل کی وجہ سے کافر ہو ہی نہیں سکتا) صَرِيحَةٌ (یعنی کھلم کھلا) قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ، کوئی حرکت، کوئی فعل مُنافِي اسلام (یعنی جب تک اس سے کسی قسم کا قطعی کفر) صادر نہ ہو۔ بعد صِدْقٍ مُّنافِي (یعنی اگر قطعی کفر صادر ہوا تو پھر) ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔ (پارہ 10 سورة التَّوْبَةِ آیت نمبر 74 میں) تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا، اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے۔

## آقا نے غیب کی خبر دی

إِبْنِ جَرِيرٍ وَطَبْرَانِي وَ أَبُو الشَّيْخِ وَابْنِ مَرْدَوَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ مَتحہ دو سو بار رُز و دو پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ  
 وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک پَیڑ کے سائے میں تشریف فرما تھے،  
 ارشاد فرمایا: عنقریب ایک شخص آئے گا تمہیں شیطان کی آنکھوں  
 سے دیکھے گا وہ آئے تو اُس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ  
 ایک گرنجی (یعنی نیلی) آنکھوں والا سامنے سے گزرا، رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: ”تو اور تیرے رفیق (ساتھی)  
 کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں؟“ وہ گیا  
 اور اپنے رفیقوں (ساتھیوں) کو بلا لایا۔ سب نے آ کر قسمیں کھائیں  
 کہ ہم نے کوئی کلمہ حُضُور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ اس  
 پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ (پارہ 10 سورۃ التَّوْبہ کی 74 ویں) آیت  
 اُتاری کہ ”خُدا کی قسم کھاتے ہیں کہ اُنہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک حُزُور،  
 یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو  
 گے۔“ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ،  
 کلمہ کُفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمان کا مدعی  
 (یعنی دعویٰ کرنے والا) کروڑ بار کلمہ گو ہو، (مگر) کافر ہو جاتا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ہے۔ (تمہید الایمان مع حاشیہ ص ۵۶-۵۷، ۹۰-۹۳)

## کیا اہل قبلہ کو بھی کافر کہا جا سکتا ہے؟

**سوال:** کہتے ہیں اہل قبلہ کی تکفیر تو ہو ہی نہیں سکتی کیوں کہ حدیثِ پاک میں

واضح طور پر فرما دیا گیا ہے کہ ”جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ

کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔“ (بخاری ج ۱ ص ۱۵۴ حدیث ۳۹۱)

**جواب:** بے شک حدیثِ پاک حق اور حق ہے لیکن اس کے معنی ہرگز یہ

نہیں کہ اہل قبلہ کہلانے والوں کو ہر طرح کے کفریات بننے کی

گھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے۔ شارحِ بخاری حضرت علامہ مفتی محمد

شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: اہل قبلہ سے مراد وہ

لوگ ہیں جو ان تمام باتوں کو حق کہتے اور مانتے ہوں جو حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم، ﷺ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے لائے ہیں اور ضروریات

دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہ کرتے ہوں جو شخص اپنے کو

مسلمان کہلاتا ہے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے

مگر ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرتا ہے وہ اہل قبلہ

میں سے نہیں۔ سپدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہیں کہ ہم اہل سنت، اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے۔ اس سے مراد اہل قبلہ بمعنی مذکور (یعنی جو معنی پچھلی سطور میں بیان کئے گئے) ہیں اس لئے قادیانی وغیرہ جو کہ ضروریاتِ دین کا انکار کرتے ہیں ان کو ضرور کافر کہا جائے گا۔ (نزہۃ القاری ج ۲ ص ۱۰۷) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: اصطلاحِ ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو، ان میں ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً جماعاً کافر مُرْتَد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ (تمہید الایمان ص ۱۰۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتْ مزید فرماتے ہیں: کلمہ پڑھنے والے گستاخانِ خدا و مصطفیٰ کا رَدُّ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمانو! اس مکرِ حَیِیث (ناپاک دھوکہ) میں (اب) ان لوگوں نے نرمی (یعنی فقط) کلمہ گوئی سے عُدُول (رُوگردانی) کر کے صرف قبلہ رُوئی (قبلہ کی طرف منہ کرنے) کا نام ایمان رکھ دیا! یعنی جو قبلہ رُو ہو کر نماز پڑھ لے مسلمان ہے اگرچہ اللہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

عَزَّوَجَلَّ کو جھوٹا کہے، مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں

دے، کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ملتا!

پُجُوں وُضُوئےِ مُحکَمِ بی بی تمیز

(یعنی جس طرح ایک جاہلہ عورت یہ نہیں سمجھتی کہ رت وغیرہ خارج ہونے سے وضو کیسے ٹوٹتا ہے،

گویا اسی طرح یہ شبہ وارد کرنے والے بھی یہ جاننے سے قاصر ہیں کہ کفریات سے ایمان کیسے چلا

جاتا ہے!)

اَوْ لَّا اَسْکَرَکَآ جَوَاب: (پارہ 2 سورة البقره آیت 177 میں) تمہارا

رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: کچھ اصل

نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی

طرف کرو، ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان

لائے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور قیامت اور

فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهُكُمْ

قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ

الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالرَّسُوْلِ

(پ ۲ البقرہ ۱۷۷)

دیکھو! صاف فرمادیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ہی اصل

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کار (کام) ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں۔ اور

(پارہ 10 سورة التوبة آیت 54 میں) فرماتا ہے:

وَمَا نَعْمَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ  
نَفَقَتُهُمْ إِلَّا أَنْهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ  
وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ  
إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ  
إِلَّا وَهُمْ كَرُهُونَ ﴿٥٤﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو  
خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند  
نہ ہوا مگر اسی لئے کہ وہ اللہ اور  
رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں  
آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں

(پ ۰ اتوبہ ۵۴) کرتے مگر ناگواری سے۔

دیکھو! ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا۔ کیا وہ

قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے؟ فقط قبلہ کیسا، قبلہ دل و جاں،

کعبہ دین و ایمان، سرورِ عالمیاں، سرورِ عالمی علیہ وسلم کے پیچھے

جاہ قبلہ نماز پڑھتے تھے اور (پارہ 10 سورة التوبة آیت 11 تا 12)

(میں) فرماتا ہے:

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

فَانْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ  
وَاتَوَّالُوا الزَّكَاةَ فَآخَاوَانُكُمْ  
فِي الدِّينِ ط وَنُقِصَلُ الْاٰلِيَتِ  
لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۱ وَاِنْ نَّكُفُّوا  
اٰيٰنَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ  
وَطَعْنُوْا فِى دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا  
اِنَّهُمْ لَكٰفِرٌ اِنَّهُمْ لَا اٰيٰنَ  
لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝۱۲

ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر وہ  
توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ  
دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور  
ہم آیتیں مُفَصَّل بیان کرتے ہیں  
جاننے والوں کے لئے۔ اور اگر عہد  
کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے  
دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں  
سے لڑو بے شک ان کی قسمیں کچھ  
نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں۔

دیکھو! نماز و زکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا،  
کافروں کا سرغنہ (گرو گھنٹال) فرمایا، (تو) کیا خدا اور رسول کی  
شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں؟ (یعنی ضرور بالضرور یہ امور

بھی کفر ہی ہیں) (تمہید الایمان مع حاشیہ ص ۹۷-۹۹)

## نیک نمازی کیسے کافر ہو سکتا ہے؟

**سوال:** جو مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا، نیک نمازی بھی ہے وہ کیسے کافر ہو سکتا ہے؟

**جواب:** مسلمان ہونے کیلئے ”نمازی“ ہونا کافی نہیں اور کافر ہونے کیلئے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

”بے نمازی“ ہونا شرط نہیں۔ دیکھئے! **قادیانی** لوگ مسجد میں بھی بناتے اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں مگر نہ ان کی مسجد، مسجد ہے نہ ان کی نماز، نماز کیوں کہ وہ کافر ہیں۔ دین اسلام کی بنیاد ایمان پر ہے جب تک ایمان باقی رہے گا بندہ مسلمان کہلائے گا، اور جب کوئی بد نصیب معاذ اللہ عزوجل ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا تو خارج از اسلام ہو جائے گا۔ قرآن مجید کے پارہ 6 سورہ مائدہ کی آیت 5 میں واضح الفاظ میں بیان فرما دیا گیا:

وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ  
عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ  
الْخَسِرِينَ ۝  
ترجمہ کنزالایمان: اور جو  
مسلمان، سے کافر ہو اس کا کیا دھرا  
سب اکارت (1) گیا اور وہ آخرت  
میں زیاں کار (2) ہے۔  
(پ: 6: المائدہ: ۵)

**حاجی نمازی کوئی بھی ہو سب کیلئے کفر کا خوف ہے**  
دیکھئے! کس قدر واضح الفاظ میں اللہ رحمن عزوجل نے  
مسلمان کو ڈرا یا ہے کہ خبردار! اگر کافر ہو گئے تو سب کچھ  
\_\_\_\_\_ دینہ

(1) بے کار۔ (2) نقصان اٹھانے والا۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔

اَکارت (برباد) ہو جائے گا۔ اگر ایک دفعہ ایمان لا کر کفر کا کوئی اندیشہ نہ ہوتا تو اللہ تبارک و تعالیٰ کافر ہو جانے سے کیوں ڈراتا؟ بہر حال حاجی، نمازی، روزہ دار وغیرہ جو کوئی بھی ہو اگر وہ کسی ضرورتِ دینی کا انکار کرے گا تو کافر ہی ٹھہرے گا۔ چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب رَدُّ الْمُنْحَارِ جلد 2 صَفْحَہ 357 پر ہے: ”اُس شخص کے کفر کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں جو ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا انکار کرے اگرچہ وہ اہلِ قبلہ میں سے ہو اگرچہ کہ تمام عمر طاعات و عبادات کرتا رہے۔“

**ایمان سینے میں داخل ہو کر نکل بھی سکتا ہے!**

**سوال:** کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ کر تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ سینے میں ایمان داخل ہو کر بسا اوقات واپس بھی نکل جاتا اور سابق مسلمان اصلی کافر سے بھی بدتر کافر یعنی مُرْتَد ہو جاتا ہے! اس کے مُتَعَلِّق کچھ مَدَنی پھول عنایت کر دیجئے۔

**جواب:** جی ہاں ایسا ہی ہے۔ لہذا ایک بار ایمان لے آنے کے بعد موت

تک اس کی حفاظت کی فکر لازم ہے ورنہ اگر کوئی قَطْعی کفر صادر ہو



فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بُحْبُوحہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

گیا تو اصلی کافر سے بھی بدتر یعنی مُرْتَد ہو جائیگا۔ ہم اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتے ہیں۔ ایمان کی حفاظت کا ذہن دینے ہی کیلئے اس کتاب میں بُری صحبت سے اجتناب اور زبان کی احتیاط پر بھی کافی زور دیا گیا ہے کہ صحبتِ بد اور زبان کی بے جا بک بک بربادیِ ایمان کا سبب بن سکتی ہے۔ بہر حال مسلمان کا ایمان برباد ہو جانے کا ہر امکان موجود ہے۔ ہم اللہ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایمان کی حفاظت کی گر گڑا کر التجاء کرتے ہیں۔

یا الٰہی <sup>مُزَجَّل</sup> مرا ایمان سلامت رکھنا

نفس و شیطان سے مجھ کو بحفاظت رکھنا

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نا بینا کو بدنِ گناہی سے کوئی نہیں روکتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہمیشہ منع اُسی کام سے کیا جاتا ہے جس کا وقوع (یعنی واقع ہونا) ممکن ہو۔ نا بینا کو کوئی نہیں کہتا کہ بدنِ گناہی مت کرو کیوں کہ اس بدنِ گناہی کا واقع ہونا ممکن ہی نہیں۔ بینا (یعنی آنکھ والے) ہی کو بدنِ گناہی سے روکا اور اس کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو۔ جب تک تمہارا رنج پُر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

عذابات سے ڈرایا جاتا ہے۔ افسوس! یہ بھی شیطان کا ایک بہت بڑا اور بُرا وار ہے کہ اس نے کثیر مسلمانوں کو نہ صرف سَلْبِ ایمان کے خوف سے دُور رکھا ہوا ہے بلکہ اُنہیں یہاں تک باوَر (یعنی یقین) کروادیا ہے کہ بس ایک وَفَعہ (دَف۔ عہ) ایمان لانا ہی کافی ہے پھر جس کا جو دل چاہے کرے اب وہ کسی بھی طرح اسلام سے باہر نہیں ہو سکتا! یاد رکھئے! یہ سوچِ آخرت کو برباد کرنے والی سوچ ہے۔ مسلمان کو ہر آن بربادیِ ایمان کے خوف سے لرزاں و ترساں رہنا چاہئے۔ ”بخاری شریف“ جلد اول صَفْحَہ 30 پر ہے: حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”نفاق سے مومن ہی ڈرتا ہے جبکہ منافق ہی اس سے بے خوف ہوتا ہے۔“ اس قول کا مطلب و منشا یہ ہے کہ مومن کو ہمیشہ خلافِ شرع اُمور اور کفر و شرک سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے اور بحضور ربِّ العالمین عَزَّ وَجَلَّ حُسنِ خاتمہ کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ (ماخوذ از فیوض الباری شرح بخاری ج ۱ ص ۲۵۴)

## ہر مُلک میں جَرَائِم کی سزائیں ہیں

دُنیا کے تقریباً تمام مُلکوں اور مختلف برادریوں نے چھوٹے بڑے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جرائم کا تعین اور ان کی دُنوی سزائیں مقرر کر رکھی ہیں۔ چھوٹا جرم کرنے پر چھوٹی سزا اور بڑا جرم کرنے پر بڑی سزا ملتی ہے۔ مگر کوئی باشعور آدمی کسی جرم کی سزا کو ظلم و زیادتی نہیں سمجھتا بلکہ جرم کی سزا نہ دینے کو ہی ناپسند کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَرِيعَتِ مُطَهَّرَہ (مُ۔ طہ۔ بہرہ) نے ہمیں عدل و انصاف پر مبنی ایک انتہائی مضبوط نظام بخشا ہے۔ اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو نیکی اور ان کی نافرمانی و معصیت کو گناہ قرار دیا ہے اور ہر گناہ کی سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ چنانچہ بعض گناہ ایسے ہیں جن میں مُلَوَّث (مُ۔ لَو۔ وِث) ہونے والے کو دنیا میں بھی سزا دی جاتی ہے جیسے چور، زانی، قاتل وغیرہ۔ مگر چور، زانی وغیرہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتے۔ لیکن بعض جرائم ایسے ہیں کہ جن کا کرنے والا مسلمان نہیں رہتا، کافر ہو جاتا ہے مثلاً رَمَضانُ الْمُبَارَک کے روزوں یا یومیہ پانچ نمازوں کی فریضت کا انکار کرنے والا وغیرہا۔

غدار کو کوئی بھی مُحِبُّ وطن نہیں کہہ سکتا

دنیا کے مختلف ممالک نے حرمت و تقدس اور اخلاق و آداب کا اپنا

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیراٹاڑ لکھتا اور ایک تیراٹاٹا حد پیرا بتاتا ہے۔

اپنا ایک معیار مقرر کر رکھا ہے۔ اور سادہ سی عقل میں بھی یہ بات آجانے والی ہے کہ مُلک کی جو چیز، جو شخص، جو ادارہ جس قدر اہم ہوتا ہے اسے ویسی ہی قدر و منزلت دی جاتی ہے اور اس کے تقدُّس کی پاسداری ہر ایک کی قانونی ذمّہ داری ہوتی ہے۔ مثلاً کسی ملک کا باشندہ اپنے ملک کے جھنڈے یا قانون یا افواج وغیرہ میں سے کسی کی بے حرمتی کرے تو اُسے غدار قرار دے کر سخت سے سخت سزا دی جاتی ہے۔ غدار کی کا الزام ثابت ہو جانے پر اگرچہ کوئی لاکھ حُبّ الوطنی کا دعویٰ کرتا رہے کوئی اسے مُحِبّ وطن نہیں کہے گا، اُسے غدار ہی سمجھا جائے گا۔ بِبَلَاتِشِبِيهِ (بِلا - تَش - بِیہ) اسلام میں بھی حرمت و تقدُّس کی پاسداری کا ایک معیار ہے۔ چنانچہ اگر کوئی اللہ رَبُّ الْعَالَمِينَ عَزَّوَجَلَّ کی توہین کرے یا انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی گستاخی کا مُرتکب ہو تو ایسے شخص کو دین اسلام کا باغی قرار دے کر مسلمانوں کی فہرس سے خارج کر کے کافر شمار کیا جاتا ہے اگرچہ وہ لاکھ دعویٰ ایمانی کرے اس کے دعوے کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔ ذرا سوچئے! کیا مزار غلام احمد

ضرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

قاویانی کلمہ گو نہیں تھا؟ یقیناً تھا مگر جب اُس سے کفریات صادر ہوئے تو مفتیانِ اسلام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے اسے کافر و مرتد قرار دیا۔ اسی طرح بدنام دشمنِ اسلام سلمان رُشدی کیا اسلام لانے کے بعد مرتد نہیں ہوا؟ کیا رُسوائے زمانہ گستاخِ رسول تسلیمہ نسرین مسلمان گھرانے میں پیدا نہیں ہوئی تھی؟ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللّٰهُ رَبُّ الْعِبَاد قرآنِ پاک پارہ 10 سورۃ التَّوْبہ آیت نمبر 74 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ  
وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ  
ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک  
ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور  
اسلام میں آکر کافر ہو گئے۔ (پ ۱۰ التوبہ ۷۴)

قطعی کفر کے ضد و ر کے بعد کوئی آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا  
اے بھولے بھالے اسلامی بھائیو! شیطانی وسوسوں کو سمجھنے کی  
ضرورت ہے، کیا اللّٰهُ الْمُبِين عَزَّ وَجَلَّ کی صریح توہین، اُس کے  
رسول مقبول محمد رَّسُولُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان  
میں واضح گستاخی اور ضرر و ریاتِ دین کے انکار کو بھی بھلا کوئی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈر و ڈر پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

مسلمان اچھا کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں کہہ سکتا، جو کہے گا، وہ بھی اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ کفر کو کفر ہی کہا جائے گا، قطعی کفر کے صدور کے بعد ہرگز ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔

**اگر مجرم ہی زیادہ ہوں تو قاضی کیا کرے!**

**سوال:** اگر کروڑوں میں کسی ایک آدمہ مسلمان پر حکم کفر لگ جائے تو آدمی کی عقل میں آ بھی جائے۔ آپ کی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کے مطالعہ سے تو آج کے دور کے بے شمار ظاہری مسلمان خارج از اسلام نظر آرہے ہیں!

**جواب:** مذکورہ کتاب میں معاذ اللہ عزَّوَجَلَّ کسی بھی مسلمان کو اپنی مرضی سے کافر نہیں کہا گیا۔ اس کتاب کا اگر بنظرِ غائر (یعنی گہری نظر سے) مطالعہ کیا جائے تو نتیجہ یہی سامنے آئے گا کہ اس میں گویا حد بندیاں بیان کی گئی ہیں کہ خبردار! فلاں فلاں بات یا فلاں فلاں حرکات سے بچنا ورنہ ایمان چلا جائے گا۔ اب اگر اس دور میں یہت سارے لوگ کفریات بکنے والے پائے جا رہے ہوں اور وہ مُبَيَّنَّہ (یعنی بیان کردہ) اسلامی احکام کی زد میں آرہے ہوں تو اس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ حج اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

میں کتاب کے مُرَتَّب کا کیا قُصُور؟ دیکھئے نا! اگر مجرم ہی زیادہ ہو جائیں تو کیا قاضی پر یہ الزام آئے گا کہ کیسا بے رحم آدمی ہے کہ ہر روز اتنے سارے مجرموں کو سزا سنا تا ہے! ظاہر ہے کوئی بھی عقل مند آدمی قاضی کو الزام نہیں دے گا، بلکہ مجرم ہی کی مذمت کرے گا اور اپنی حیثیت کے مطابق مجرم کی روک تھام کے لئے کوشاں ہوگا۔ پس جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکام سے منہ موڑا جائے، یہود و نصاریٰ اور مادّہ پرست لوگوں کی بے ہودہ تہذیب کے گندے نالے میں مسلمانوں کو ڈبونے کی سعی کی جائے بلکہ عینِ ضرر و ریاتِ اسلام ہی کا انکار و استخفاف (یعنی ہاں جانا) پایا جانے لگے تو ایسے سنگین حالات میں غافلین کو جگانے والے مُصلِحین، واعظین، مُقَرِّرین، مُبَلِّغین، مُؤَلِّفین اور مُصَنِّفین جو کہ اُمت کے مُحَسِّن ہیں ان کو بے جا تنقید سے نہیں دُعاے خیر سے نوازا نا چاہئے۔

**آنندہ کافر ہو جانے کی پیشین گوئی!**

مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فی الحال اس بات میں قیل و قال کی جارہی ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کہ گفریات بکنے والے جری و بے باک افراد پر حکمِ گفر کیوں لگایا گیا؟ جب کہ ایسے ایسے روشن ضمیر علمائے حق بھی گزرے ہیں جو اسلام کے اچھے خاصے شیدائی نظر آنے والے کے لئے بسا اوقات پہلے ہی سے پیشین گوئیاں فرما دیا کرتے تھے کہ فلاں مُستقبل میں کافر ہو جائیگا! چنانچہ علمائے حق کے رہبر، علم و عمل کے عظیم پیکر، باذنِ رب داورغیب کی باتوں سے بانجر حضرت سپید ناصدِ میق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ سراپا علم و حکمت میں حاضر ہو کر ترمیجہ بن اُمیہ بن خلف نے عرض کی: میں نے کل رات خواب دیکھا ہے کہ میں سرسبز جگہ پر تھا پھر بنجر زمین پر پہنچ گیا جہاں کوئی پیداوار نہیں ہے، اور یہ بھی دیکھا ہے کہ دونوں ہاتھ مل گئے اور طوق کی طرح گردن میں لٹک گئے ہیں۔ حضرت سپید ناصدِ میق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تو نے واقعی یہ خواب دیکھا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ تو اسلام کو چھوڑ کر گفر اختیار کرے گا، (یعنی مُرتد ہو جائے گا) البتہ میرے معاملات دُرست رہیں گے، اور میرے دونوں ہاتھ دنیا کی آلائشوں سے پاک رہیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں کربیعہ

مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سے روم پہنچا، اور قیصر روم

کے یہاں جا کر نصر انی (یعنی کرسچین) ہو گیا۔ (تعبیر الرؤیا ص ۵۳)

علماء پر اعتراض کہ جب دیکھو کفر کا فتویٰ داغ دیتے ہیں!

**سوال:** اگر کوئی یہ کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ پڑھنے

کے بعد یوں کہے کہ مولویوں کو تو کفر کے فتوے دینے کے سوا کوئی

کام ہی نہیں، جب دیکھو کفر کا فتویٰ داغ دیتے ہیں! ایسے شخص

کیلئے کچھ مدنی پھول دے دیجئے۔

**جواب:** اس طرح کے تاثرات کا اظہار یقیناً دین سے دُوری کا نتیجہ ہے اسی

دُوری نے بعض لوگوں کو بے باک بنا دیا ہے، وہ علمائے دین کی

حقیقت ہی نہیں سمجھتے، انہیں اتنا بھی احساس نہیں کہ آخر وہ کن

ہستیوں کی عزّت و ناموس پر حملہ کر رہے ہیں؟ کن کے خلاف دل

کی بھڑاس نکال رہے ہیں؟ اُن کے خلاف، جن کو دین میں

سُتُون کی حیثیت حاصل ہے، جو دین کے مُحَافِظ ہیں لا آریب و

شک! علمائے دین بہت بڑی شانوں کے مالک ہیں ان کی

فرومان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مخالفت سببِ ہلاکت اور ان کی اطاعت دونوں جہاں کیلئے باعثِ سعادت ہے۔ چنانچہ پارہ 5 سورۃ النساء آیت نمبر 59 میں ارشادِ رب العباد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ  
 أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ  
 وَالْوَكْمَ مَا نُوَلِّدُكَامُورِ  
 اِن كاجوتم میں حكومت والے ہیں

## علماء کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ  
 اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”خواہ دینی حکومت والے  
 ہوں جیسے عالم، مُرشدِ کامل، فقیہ، مجتہد یا دنیاوی حکومت والے  
 جیسے اسلامی سلطان اور اسلامی حکام۔ لیکن دینی حکام کی اطاعت  
 دنیاوی حکام پر بھی واجب ہوگی، مگر ان دونوں کی اطاعت میں یہ  
 شرط ہے کہ نص کے خلاف حکم نہ دیں ورنہ ان کی اطاعت نہیں  
 --- مزید فرماتے ہیں فقہاء کی طرف رجوع کرنا بھی رسول ہی کی  
 طرف رجوع کرنا ہے کیونکہ فقہاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی کا حکم

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرین (ظہیر اسلام) پر ڈر دو پاک پرھو تو مجھ پر بھی پڑھوے تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

سناتے ہیں، جیسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی اطاعت ہے ایسے ہی عالم دین کی فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی فرمانبرداری ہے۔“

(نور العرفان ص ۱۳۷)

سوال میں مذکور اعتراض میں بلا تخصیص (بلا-تح-صیص) مطلقاً یہ بات کہی گئی ہے کہ مولویوں کو تو کفر کا فتویٰ دینے کے سوا کوئی کام ہی نہیں۔۔۔۔۔ اِح، معاذ اللہ عزَّ وَّجَلَّ خود یہ جملہ انتہائی سخت ہے، اس میں علمائے دین کی توہین کا پہلو واضح ہے بلکہ علمائے دین کی توہین ہی مقصود ہو تو کھلا کفر و ارتداد ہے۔ رسول اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظّم ہے: ”تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق کھلا منافق، ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، دوسرا علم والا، تیسرا عادل بادشاہ۔“

(المُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۸ ص ۲۰۲ حدیث ۷۸۱۹)

**علمائے دین کی توہین سنگین جرم ہے**

میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر بُرّ و دُشرف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوں ترین شخص ہے۔

خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ شریف جلد 23 صَفْحَہ

649 پر علماء دین کی توہین کرنے سے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: ”سخت

حرام سخت گناہ اشدّ کبیرہ، عالم دین سنی صَحیحُ العَقیدہ کہ

لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے محمد رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے۔ اس کی تحقیر (توہین) معاذ اللہ

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب

میں گستاخی موجب لعنتِ الہی و عذابِ الیم ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ)

**شیطان لوگوں کو عالموں سے کیوں دُور کرتا ہے؟**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! شیطان لوگوں کے دلوں سے علماء دین

کی وَقَعَت (وَق - عت) نکالنا چاہتا ہے تاکہ علماء کرام جب کسی

بات کو اللہ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّ وَجَلَّ اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی و معصیت قرار دیں تو لوگ ان کی نصیحت پر

کان نہ دھریں اور بے دھڑک شیطانی کاموں میں لگے رہیں۔

**شیطان ماں باپ کے روپ میں!**

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں شیطان کے وار کونا کام بناتے**

ہوئے ہر دم با عمل عالموں کے دامن سے وابستہ رہنا چاہئے تاکہ

دینی معلومات ہوتی رہیں ورنہ شیطان کہیں ایمان چھیننے میں

کامیاب نہ ہو جائے۔ علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے

ہیں: ایمان کا معاملہ بے حد حساس ہے، عقائد و نظریات بگڑ

جانے یا الفاظ کفر کی تحسین یا افعال ارتداد کے ارتکاب کے سبب

ایمان ضائع ہو گیا تو کیا ہوگا! سیدنا امام قرطبی علیہ رحمۃ اللہ

القوی نقل فرماتے ہیں کہ (سکرات کے وقت) شیطان دائیں

جانب سے آتا ہے اور یہودی دین کا اچھا ہونا بیان کرتا ہے اور اس

کے باپ کا روپ دھار کر یہودی مذہب قبول کرنے کیلئے اُکساتا

ہے اگر قبول نہ کرے تو پھر شیطان بائیں جانب سے آتا ہے اور اس

کی ماں کا روپ دھار کر عیسائیوں (کریچنیوں) کا مذہب قبول

کرنے کی دعوت دیتا ہے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ شیطان

ایسے موقع پر پانی کا پیالہ لے کر آتا ہے کہ اگر تو وہ کہہ دے جو میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز د پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہو گے۔

کہہ رہا ہوں اور دعوتِ کفر دے رہا ہوتا ہے (یعنی تو اسلام چھوڑ کر کافر ہو جائے) تو پیالہ تجھے پیش کر دوں گا۔

(بريقة محمودیة فی شرح طريقة محمدیة ج ۱ ص ۷۵)

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری رحمت کے بھکاری اور تجھ سے ایمان کی حفاظت کے طلبگار ہیں۔ محبوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا صدقہ نزع میں رسوائہ کرنا۔ امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
عطار ہے ایمان کی حفاظت کا سوالی

خالی نہیں جائے گا یہ دربارِ نبی سے

علماء کے بغیر اسلام کا نظام نہیں چل سکتا

علماءِ اسلام کا کام تو اللہ ربُّ الْاَنَامِ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول، شہنشاہِ انبیائے کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیغام کو درست طریقے پر عام فرمانا ہے، علمائے دین تو شریعت کے قوانین کے محافظین ہیں۔ علمائے کرام تو دینِ اسلام کے احکام کے مطابق ہی کسی چیز کو حلال یا حرام، گُفر یا اسلام قرار دینے کے پابند ہیں۔ اپنی طرف سے ہرگز کچھ نہیں کہتے، یہی ان کا منصب

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ہے۔ یقیناً علمائے دین ہی کی برکتوں، کوششوں، علمی کاوشوں اور مساعی تبلیغ سے گلزارِ اسلام کی بہاریں ہیں۔ علمائے حق ہی کی بدولت گلشنِ اسلام ہر ابھرا ہلہلہا رہا ہے۔ اگر علماء ہی معدوم (یعنی ختم) ہو جائیں تو کفار کو اسلام کی دعوت کون دے گا؟ کفار کی طرف سے اٹھائے جانے والے اعتراضات کے مُسکت (مُس۔ کت یعنی خاموش کر دینے والے) جوابات کیسے دیئے جاسکیں گے؟ عامۃً المسلمین کو ارکانِ اسلام کی تعلیم دینے کی ترکیب کیسے بنے گی؟ انہیں قرآن و حدیث کے رُموز (یعنی بھیدوں) سے کون آشنا (واقف) کرے گا؟

علماء کی بارگاہ میں حاضریِ توبہ کی توفیق کا ذریعہ.....

علمائے رَبَّانِیِّن (رَبِّ - نِی - یِّن) کی بارگاہوں میں حاضریِ توبہ کی توفیق ملنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے کا سبب بن سکتی ہے چنانچہ ایک عظیم تابعی بزرگ و زبردست عالمِ دین حضرت سیدنا سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کسی نے عرض کی کہ ”میں نے خواب میں کعبہ مُشَرَّفہ کے اوپر خود کو نماز پڑھتے دیکھا۔“

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کا خوف کر! شاید تو دینِ اسلام سے پھر گیا ہے! اُس نے عرض کی: میں توبہ کرتا ہوں کیونکہ تقریباً دو ماہ سے ”فرقہ قدریہ“ (یعنی تقدیر کا انکار کرنے والے فرقے) کے عقائد پر ہوں۔

(خوابوں کی تعبیر ص ۱۴۵)

### کیا جاہل کے ایمان پر خاتمہ کی امید نہیں؟

**سوال:** اس کتاب کی ابتدا میں آپ نے گفر یہ کلمات اور دیگر فرضِ علوم سیکھنے پر کافی زور دیا ہے مگر اب اس نفسا نفسی کے دور میں عموماً لوگوں کے پاس اتنا وقت تو ہوتا نہیں کہ وہ کسی دینی مدرسہ میں داخلہ لے کر عالم کورس کرے، تو کیا ایسی صورت میں اب جاہل کے ایمان پر خاتمہ ہونے کی کوئی اُمید ہی نہیں؟

**جواب:** ایسا نہیں ہے کہ ہر غیر عالمِ مسلمان معاذ اللہ ثُمَّ معاذ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کفر ہی پر مرے گا۔ مگر انسان کو خود سوچنا چاہئے کہ فانی دُنیا بنانے کی خاطر دُنوی علوم و فنون سیکھنے پر زندگی کا اچھا خاصہ حصہ صرف کر دیتا ہے تو آخر باقی آخرت بنانے کی خاطر ضروری علوم سیکھنے میں کیوں کوتاہی کرتا ہے! میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت،



فرحان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد

24 صَفْحَہ 158 پر فرماتے ہیں: بدیہیات دینیہ (1)

(بدی-ہی-یات-دینی-یہ) سے ہے کہ اَوَّلًا عقائد اسلام و سنت

پھر احکامِ صلوٰۃ و طہارت و غیر ہاضر و ریات شرعیہ سیکھنا سکھانا

فرض ہے اور انہیں چھوڑ کر دوسرے کسی مستحب و پسندیدہ علم میں بھی

وقت ضائع کرنا حرام۔ فتاویٰ رضویہ شریف جلد 18 صَفْحَہ

501 پر فرماتے ہیں: ”مسلمان بے علم دین ایک قدم نہیں

چل سکتا، اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ علم دے، اس پر عمل دے، اس کو قبول

فرمائے۔“

**ایمان چھیننے کا عجیب شیطانی انداز**

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن ایمان کی حفاظت کیلئے علم دین کی

اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بغیر علم کے صوفی کو

شیطان کچے تاگے (یعنی کمزور دھاگے) کی لگام ڈالتا ہے۔ منقول

دینہ

(1) یعنی وہ مشہور و معروف دینی احکام جن کو عوام و خواص سب جانتے ہوں۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر رو دیا کھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں کھارے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے: بعد نماز عصر شیاطین سمندر پر جمع ہوتے ہیں، ابلیس کا تخت بچھتا ہے، شیاطین کی کارگزاری پیش ہوتی ہے، کوئی کہتا ہے: اس نے (یعنی میں نے) اتنی شرابیں پلائیں، کوئی کہتا ہے، اس نے (یعنی میں نے) اتنے زنا کرائے سب کی سُنیں۔ کسی نے کہا: اس نے (یعنی میں نے) آج فلاں طالب علم (دین) کو پڑھنے سے باز رکھا۔ (شیطان یہ) سنتے ہی تخت پر سے اُچھل پڑا اور اس کو گلے سے لگا لیا اور کہا: اَنْتَ اَنْتَ (یعنی بس) تُو نے (زوردار) کام کیا۔ اور شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ انہوں نے اتنے بڑے بڑے کام کئے ان کو کچھ نہ کہا اور اس (شیطان کے چیلے) کو (طالب علم دین کو صرف ایک چھٹی کروا دینے پر) اتنی شاباش دی! ابلیس بولا: تمہیں نہیں معلوم جو کچھ تم نے کیا، سب اسی (علم دین پڑھنے سے روکنے والے) کا صدقہ ہے۔ اگر (دینی) علم ہوتا تو وہ (لوگ) گناہ نہ کرتے۔ بتاؤ! وہ کون سی جگہ ہے جہاں سب سے بڑا عابد (عبادت گزار) رہتا ہے مگر وہ عالم نہیں اور وہاں ایک عالم بھی رہتا ہو۔ انہوں نے ایک مقام کا نام لیا۔ صبح کو قبل طلوع آفتاب

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

(ابلیس اپنے پھیلے) شیاطین کو لئے ہوئے اُس مقام پر پہنچا۔ اور شیاطین ٹھٹی (پُھپے) رہے اور یہ (یعنی ابلیس) انسان کی شکل بن کر رستہ پر کھڑا ہو گیا۔ عابدِ صاحبِ تہجد کی نماز کے بعد، نمازِ فجر کے واسطے مسجد کی طرف تشریف لائے۔ راستہ میں ابلیس کھڑا ہی تھا، حضرت! مجھے ایک مسئلہ (مَسْـَـئَـلَہ) پوچھنا ہے۔ عابدِ صاحب نے فرمایا: جلد پوچھو۔ مجھے نماز کو جانا ہے۔ اس (ابلیس) نے اپنی جیب سے ایک شیشی نکال کر پوچھا: (کیا) اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ان سماوات وارض (یعنی آسمانوں اور زمینوں) کو اس چھوٹی سی شیشی میں داخل کر دے؟ عابدِ صاحب نے سوچا اور کہا: ”کہاں آسمان وزمین اور کہاں یہ چھوٹی سی شیشی!“ (ابلیس) بولا: بس یہی پوچھنا تھا تشریف لے جائیے اور (پھر اپنے پھیلے) شیاطین سے کہا: دیکھو (میں نے) اس (عابد) کی راہِ ماردی، اس کو اللہ کی قدرت پر ہی ایمان نہیں (اس بے ایمان مُرتد کے اب) عبادت کس کام کی! طُلُوعِ آفتاب کے قریب عالمِ صاحبِ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اُس (ابلیس) نے کہا: مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ انہوں نے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

فرمایا: جلدی پوچھو نماز کا وقت کم ہے۔ اس نے وہی سوال کیا۔ (سُن کر عالم صاحب نے فرمایا:) ملعون! تُو اِبْلِيسَ معلوم ہوتا ہے، ارے! وہ قادر ہے کہ یہ شیشی تو بہت بڑی ہے ایک سوئی کے ناکے کے اندر گر چاہے تو کروڑوں آسمان وزمین داخل کر دے۔

إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۰﴾ (ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ پ ۱ البقرہ، ۲۰) عالم صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد شیاطین سے (ابلیس) بولا: دیکھو! یہ علم کی برکت ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم ص ۳۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عالم صاحب اللہ ربُّ العِزَّت کے عنایت کردہ علم دین کی برکت سے شیطان سے اپنے ایمان کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہوئے جبکہ وہ جاہل صوفی اور بے علم تہجد گزار عابد علم دین سے دُوری کے سبب شیطان کی باتوں میں آکر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس لئے ایمانیات اور گُفریات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہر مسلمان کیلئے ناگزیر ہے کہ کہیں شیطان ایمان نہ لے اُڑے۔ اس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُور و دُشرف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔

روایت سے وہ طلبہ علم دین بھی درس حاصل کریں جو معمولی سی  
مجبوری یا محض سُستی کی بنا پر اپنی پڑھائی کی چھٹیاں کر کے شیطان  
کی کیسی حوصلہ افزائی اور اپنا کتنا زبردست نقصان کر بیٹھتے ہیں! اسی  
طرح سنتوں بھرے اجتماعات اور سنتوں کی تربیت کے مدنی  
قافلہوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر سے تکاہل (سُستی)  
برتنے والوں کیلئے بھی اِس روایت میں ہدایت کے کافی مدنی  
پھول ہیں۔

محبوبِ خدا! سر پر اجل آ کے کھڑی ہے

شیطان سے عطار کا ایمان بچا لو

**اچھا خاصا مسلمان کفر کے غار میں کیسے جا پڑتا ہے؟**

**سوال:** ”اچھا خاصا مسلمان کفر کے غار میں کیسے جا پڑتا ہے“ اِس کے لئے

مزید عقلی اور نقلی مدنی پھول عنایت فرمادیتے۔

**جواب:** دنیا میں ہر چیز کی ایک ضد (یعنی اُلٹ) پائی جاتی ہے۔ گرمی کی

ضد سردی، خوشبو کی ضد بدبو، مٹھاس کی ضد کڑواہٹ، جھوٹ کی ضد

سچ، اچھائی کی ضد بُرائی اور رضا مندی کی ضد ناراضی ہے، یوں

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ مجتہد رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہی ایمان کی ضد کفر ہے جو صاحبِ ایمان ہوگا وہ کفر سے خالی ہو

گا اور جو کافر ہوگا وہ ایمان سے محروم ہوگا۔ جہاں ایمان ہوگا وہاں

نہ تو اللہ و رسول عَزَّ وَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی توہین ہوگی نہ

انکار نہ استخفاف (اس۔ تخ۔ فاف یعنی شان گھٹانا)۔ دعوتِ اسلامی

کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر

مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صَفْحَہ 172 تا 176 پر

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد

علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”(ایمان یہ ہے کہ) سچے دل

سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین سے

ہیں۔“ مزید فرماتے ہیں: مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے

کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے

ہے، اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو، اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف

دینہ

(1) یعنی جان سے مار دینے یا جسم کا کوئی عضو تکلف (ضائع) کر دینے یا ضرب

شدید (سخت مار لگانے) کی صحیح دھمکی دینا جس کو دھمکی دی گئی وہ جانتا ہے کہ ظالم جو کچھ کہہ

رہا ہے وہ کر گزرے گا یہ اگر شرعی کہلاتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا رنج بڑو دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں، کہ بلا اکراہِ شرعی (1)

مسلمان کلمہ کفر صادر نہیں کر سکتا، وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا

جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا اور

ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی اصلاً گنجائش

نہیں۔ مزید فرماتے ہیں: بعض اعمال جو قطعاً مُنافی ایمان ہوں اُن

کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا، جیسے بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور

قتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مُصحفِ شریف یا کعبہِ معظمہ کی توہین اور

کسی سُنّت کو ہلکا بتانا، یہ باتیں یقیناً کُفر ہیں۔ یوہیں بعض اعمال

کفر کی علامت ہیں، جیسے زُنا باندھنا، سر پر چُوٹیا رکھنا، تَشْتِیْقَہ لگانا،

ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں۔ تو جب ان

اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے

اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا (بہار

شریعت ج ۱ حصہ ۱ ص ۱۷۲-۱۷۶) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان

علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: جو خوشی خوشی ضروریاتِ دین میں

سے کسی چیز کو جھٹلائے وہ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بھی کافر ہے۔ اگرچہ یہ دعویٰ کرتا ہو کہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے۔ (المعتمد المستند، حاشیہ نمبر ۳۲۰، ص ۱۹۴) مذکورہ عبارات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی ایمان کا دعویٰ کرے مگر ضروریاتِ دین میں سے کسی ضرورتِ دینی کا انکار کرے ایسا شخص ہرگز ایمان کے دعوے میں سچا نہیں ہو سکتا، یہ تو اُس شخص کی مانند ہے جو کہے: ”اس وقت دن بھی ہے اور رات بھی“۔ حالانکہ نادان سے نادان انسان بھی جانتا ہے کہ دن کے وقت رات اور رات کے وقت دن کا ہونا نہیں پایا جاسکتا، دن اور رات آپس میں ضد ہیں اور اجتماعِ ضدّین محال (یعنی دو الٹ چیزوں کا جمع ہونا ناممکن) ہوتا ہے مثلاً آگ اور پانی یکجا ہو ہی نہیں سکتے! پس اسی طرح ایمان نور (یعنی روشنی) ہے اور کفر اندھیرا لہذا ایمان اور کفر بھی آپس میں ضد ہیں، اور یہ بھی دن اور رات کی طرح ہرگز جمع نہیں ہو سکتے۔ اُمید ہے یہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ اچھا خاصا مسلمان نظر آئیو الا کفر کی کھائی میں کیسے جا پڑتا ہے! کلمہ گو آدمی خارج از اسلام کب اور کیوں قرار پاتا ہے نیز یہ بات بھی سمجھ میں آگئی ہوگی کہ ایمان و کفر دو



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک تیراٹا بڑھکھاتا اور ایک تیراٹا حد پہنچاتا ہے۔

الگ الگ چیزیں ہیں اور جوان دنوں کو ایک سمجھے وہ خود کافر ہے۔

## ایمان کی حفاظت کی فکر ضروری ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

186 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 9 صفحہ 172

تا 173 پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطَّرِيقِہ حضرت علامہ

مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کفر و شرک

سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کُفرِ اصلی سے بھی

باعتباراً احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام (جاننے) سے معلوم

ہوگا۔ مسلمان کو چاہئے کہ اس (کفر و ارتداد) سے پناہ مانگتا رہے کہ

شیطان ہر وقت ایمان کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ ”

شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے۔“ آدمی کو کبھی

اپنے اوپر یا اپنی طاعت (و عبادت) و اعمال پر بھروسہ نہ چاہئے،

ہر وقت خدا غرّو و جل پر اعتماد کرے اور اُسی سے بقائے ایمان کی دُعا

چاہئے کہ اُسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلبِ اسی وجہ سے

کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ (اُلٹ پلٹ) ہوتا رہتا ہے۔ ایمان پر ثابت

رہنا اُسی کی توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پڑھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چوٹی کی چال سے زیادہ مخفی (یعنی پوشیدہ) ہے اور اس سے بچنے کی حدیث (پاک) میں ایک دُعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، حُصُو رِ اِقْدَسِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے وہ دعایہ ہے: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنْ اَعْلَمَ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔

(بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲-۱۷۳)

ایمان کی حفاظت کی دُعا کیلئے دربارِ اعلیٰ حضرت میں حاضری

ایمان کی حفاظت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے ایمان کی حفاظت کی دُعا کی درخواست کرتا رہے کہ نہ جانے کس کی دُعا کی بَرَکَت سے ایمان سلامت لیکر دُنیا سے رُخصت ہونا نصیب ہو۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰنِ چُونکہ بہت بڑے ولی اللہ اور ایک زبردست عاشقِ رسول تھے، لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں اہل عقیدت دُور دُور سے حاضر ہوتے تھے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب،  
 ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 311 پر شہزادہ اعلیٰ حضرت،  
 تاجدارِ اہلسنت، حضورِ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ  
 رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ایک روز بعد فراغ نماز عشاء لوگ دست  
 بوس ہو رہے تھے اس مجمع میں سے ایک صاحب نے (حضورِ اعلیٰ  
 حضرت کی) خدمت بابرکت میں عرض کی: حضور! میں ”ضلع  
 ہوشنگ آباد“ کا رہنے والا ہوں، مجھے حضور کی ”جبل پور“ تشریف  
 آوری کی ریل (ٹرین) میں خبر ملی لہذا ڈاک سے صرف دُعا کے  
 واسطے حاضر ہوا ہوں کہ خُداوندِ کریم (عَزَّوَجَلَّ) ایمان کے ساتھ  
 خاتمہ بالخیر کرے۔ حضور نے دُعا دی اور ارشاد فرمایا: اکتالیس بار  
 صبح (1) کویَا حَسْبُ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوَّلُ وَاٰخِرُ دُرُودِ  
 شریف، نیز سوتے وقت اپنے سب اُوراد کے بعد سورۃ  
 کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام (گفتگو) وغیرہ نہ  
 دینہ

(1) آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح کہلاتی ہے اور دوپہر ڈھلنے سے غروب

آفتاب تک شام کہلاتی ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ صبح اور کسی مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کیجئے ہاں اگر ضرورت ہو تو کلام (بات) کرنے کے بعد پھر سورۃ کافرون تلاوت کر لیں کہ خاتمہ (اختتام) اسی پر ہو، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خاتمہ ایمان پر ہوگا اور تین بار صبح اور تین بار شام اس دُعا کا ورد رکھیں: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ۔

یَا رَبِّ مَصْفٰی عَزَّ وَجَلَّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! ہمارا ایمان سلامت رکھ۔ یَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ! زندگی بھر میں کسی لمحے کے کروڑوں حصّے میں بھی ہم پر کبھی کُفر وارد نہ ہو۔ یَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں کُفْرِ یَہِ کَلِمَات اور دیگر فرضِ عُلوم سیکھنے کا جذبہ عنایت فرما اور یہ عُلوم یاد رکھنے والا حافظہ بھی نصیب کر، یَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب

بخش بے پوچھے بجائے کو لجانا کیا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
36	سرسری دیکھنے اور سیکھنے کا فرق	1	دُرود شریف کی فضیلت
37	کتابوں کی اخلاط و دُرُست کروانے کا طریقہ	1	ایمان پر موت کی کسی کے پاس ضمانت نہیں
38	دعائے عطار	3	نہ جانے ہمارا خاتمہ کیسا ہو!
	(1) بعض اہم اصطلاحات کے بارے میں	3	شیطان عزیزوں کے روپ میں ایمان چھیننے آئے گا
39	سوال جواب	5	پیدا نہ ہونے والا قابلِ رشک ہے
39	ایمان کی تعریف	7	قابلِ رشک وہی ہے جو قبر کے اندر مومن ہے
40	گُفر کی تعریف	7	بُری صحبت ایمان کیلئے خطرناک ہے
40	ضُروریات دین کی تعریف	9	ایمان کی حفاظت کیلئے الگ تھلگ رہنے والا
44	ضُروریات مذہبِ اہلسنت	10	ایمان لوٹنے کیلئے چھیننا جھپٹنا!
44	توحید کی تعریف	11	سنسُپ ایمان کی فُکر میں شب بھر گریہ و زاری
44	شُرک کی تعریف	12	صح مومن تو شام کو کافر
45	واجبُ الوجود کسے کہتے ہیں؟	13	ایمان پر موت آتی ہو تو آج اور ابھی آجائے!
45	انفاق کی تعریف	14	دل میں بھی ایمان تو کبھی انفاق
46	مُرید کی تعریف	15	جھوٹی خوشامد سے دینداری جاتی رہتی ہے!
	(2) کفر کی اقسام اور تکفیر کے بارے میں	18	جس کو بربادی ایمان کا خوف نہ ہوگا۔۔۔۔۔
47	سوال جواب	19	ایک ”غلط لفظ“ بھی جہنم میں جھونک سکتا ہے
47	کلماتِ گُفر کی قسمیں	20	ہاتھ میں آگ کی چنگاری
48	لُزوم و التزام کی تفصیل	21	سنت کا ترک کہیں کفر تک نہ پہنچا دے!
50	اعلیٰ حضرت کے فتوے کا آسان لفظوں میں خلاصہ	22	گناہ کرنے سے دل کالا ہو جاتا ہے
52	اختلافی گُفر کے بارے میں حکم	23	مرنے کے بعد نو جوان بوڑھا ہو گیا!!!
52	گُفر لُزومی میں اعمال برباد ہو جاتے ہیں یا نہیں؟	24	جو مومن ہے وہ خدا سے ڈرے
53	کیا قطعی گُفر میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے؟	24	کاش! خوفِ خدا نصیب ہو جائے
54	مسلمان کو کافر کہنا کیسا؟	26	خوفِ خدا سے کیا مراد ہے؟
55	دوسرے کے بارے میں کافر ہونے کی آرزو	27	سات صحابہ کے رقت انگیز کلمات
56	بے خیالی میں گُفر بک دینا	28	عوامی بیٹھکوں سے دُرور نپے میں عافیت ہے
56	نابالغ کا گُفر کتنا	30	افسوس! کفریات کی معلومات نہیں
57	نابالغ بچے کے مسلمان ہونے کا مسئلہ؟	30	گُفر یہ کلمات عام ہونے کے بعض اسباب
58	نابالغ کا گُفر کس عمر میں مُعتمَر ہے؟	31	گُفر یہ کلمات کے متعلّق علم سیکھنا فرض ہے
59	کافر کو کافر کہنا ضروری ہے	32	گُفر یہ کلمات سے متعلّق اہم ضابطہ
60	قطعی کافر کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے	33	بغیر علم کے دینی بحثیں کرنے والو خبردار!
61	کیا عام آدمی حکمِ گُفر لگا سکتا ہے؟	35	مفتی دعوتِ اسلامی کی فرمائش

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
94	(۱) کاش میں مہینڈھا ہوتا	62	بغیر علم کے قتلوی دینا کیسا؟
94	(۲) کاش! میں راکھ ہوتا	64	غلط مسئلہ بنا ناختم کبیرہ گناہ ہے
95	(۳) کاش! میں روز قیامت ندا اٹھایا جاؤں	65	اگر عالم بھول کر غلط مسئلہ بتادے تو گناہ نہیں
	(4) دُجُو دالہی کے انکار کے بارے میں	65	جاہل سے مسئلہ پوچھنا کیسا؟
96	سوال جواب	66	(3) مُرْتَد کے بارے میں سوال جواب
96	”اللہ ہوتا تو غریبوں کا ساتھ دیتا“ کہنا کیسا؟	66	مُرتد کسے کہتے ہیں؟
96	”اللہ ہوتا تو خضر در سنتا“ کہنا کیسا؟	67	مُرتد کی دنیا میں سزا
97	دُشواری کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے	68	کیا مُرتد کو ہر کوئی قتل کر سکتا ہے؟
98	خُد ا، جُو اور سزا کا انکار	69	عورت یا بچہ مُرتد ہو تو سزا
99	اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جسم ماننا کیسا؟	70	مُرتد کی اولاد حرامی ہوتی ہے
	(5) ”اللہ عَزَّوَجَلَّ مکان سے پاک ہے“	70	کیا مُرتد کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں؟
100	کے بارے میں سوال جواب	71	کُفر کینے والے کی ہاں میں ہاں ملانے والے کا حکم
100	”روزی دینے والا اوپر بیٹھا ہے“ کہنا کیسا؟	72	مُرتد دوبارہ ایمان لائے تو نماز روزے کے مسائل
101	بچوں کو اللہ کہنا سکھانے۔	73	مُرتدین کی صحبت سے ایمان برباد ہو سکتا ہے
102	”اللہ“ کا اشارہ گونگے بہرے کس طرح کریں؟	75	مُرتد کی نماز جنازہ کا حکم شرعی
103	فلمیں گفرتیا ت سیکھنے کا ذریعہ ہیں	77	کافر کو مرحوم کہنا کیسا؟
104	”اللہ آسمان سے دیکھ رہا ہے“ کہنا کیسا؟		نماز اور درسِ فیضانِ سنت میں والدین کیلئے
105	ہزار حج سے بہتر عمل	77	دعائے مغفرت کا نازک مسئلہ
106	آنکھوں میں آگ کی سیلابی پھرائی جائے گی	78	خاندان کا کوئی فرد یا فرض کافر ہو تو۔۔۔
106	آنکھوں کے قفل مدینہ کا ایک مدنی نسخہ	80	ماں باپ اگر کافر ہوں تو ان سے محبت حرام ہے
107	نیچی نظر رکھنے کا لا جواب طریقہ	80	صحابہ نے جنگ میں کافر رشتے داروں کو قتل کیا
108	کوئی دیکھ تو نہیں رہا!	81	گستاخوں سے میل جول رکھنا بے ایمانوں کی نشانی ہے
109	مدنی التجاء	82	سانپ جان اور بُرا دوست ایمان لیتا ہے
109	”اوپر اللہ کا سہارا“ کہنے کا حکم شرعی	83	قادیانی کافر ہیں
109	اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ”اوپر والا“ کہنا کیسا؟	87	مُرتد کی دعوت کھانا کیسا؟
110	”اللہ مسجد، مندر ہر جگہ ہے“ کہنا	88	مُرتد کا بیچہ جلال ہے یا حرام؟
111	”اللہ مکان سے پاک ہے“ اس کی وضاحت	89	مُرتد کی قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں یا نہیں؟
114	مکان کے متعلق گفرتیا ت کی 7 مثالیں	89	مُرتد بیٹا، باپ کی وراثت کا حقدار ہے یا نہیں؟
	(6) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توہین کے بارے میں	90	مُرتد سے مسلمان کیا سلوک کریں؟
116	سوال جواب		امتحانی پرچہ میں مُرتد لیڈر کے بارے میں
116	”اللہ ظالموں کا ساتھ دیتا ہے“ کہنا	93	سوال آئے تو۔۔؟
116	خدا کی ناراضگی کو ہلکا جاننا کیسا؟	93	لاکھوں بلا میں چھپنے کو روح بدن میں آئی کیوں!

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
151	اعتراض کوئی بھی نہیں کرتا	117	امام اعظم کا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ
152	”اللہ نے میری قسمت اچھی نہیں بنائی“ کہنا کیسا؟	118	اللہ عَزَّوَجَلَّ بھول سے پاک ہے
153	شہوت پرستی بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے	119	اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بھول منسوب کرنا
154	دو اَمْرَ دیکھنا مومنوں کی بربادی	119	اللہ میاں کہنا کیسا؟
155	رشتے دار کا رشتے دار سے پردہ	120	”ایمان“ کا لباس کس کو ملے گا؟
156	اَمْرَ دیکھنا شہوت سے دیکھنا حرام ہے	121	”کیسے یقین کروں کہ اللہ سُنتا ہے۔“ کہنا کیسا؟
157	اَمْرَ دیکھنے کے ساتھ 70 شیطان	122	”اللہ صابروں کے ساتھ ہے“ کا انکار
158	”اللہ میرے دشمنوں کو خوشحال رکھتا ہے“ کہنا کیسا؟	122	کربلا والوں سے بڑھ کر مصیبت زدہ کون؟
159	ہمارے حق میں کیا بہتر ہے، ہمیں نہیں معلوم	123	مصیبت کی عجیب حکمت
159	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کہنا کہ ”غریبوں کا ساتھ نہیں دیتا“	124	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نظام کو الٹا کہنے والا کافر ہے
160	”اللہ ظالموں کا ساتھ دیتا ہے“ کہنا کیسا؟	125	”اللہ مگراؤں کا ساتھ دیتا ہے“ کہنا کیسا؟
161	”اللہ کو چاہئے کہ رُروں سے فوراً بدل لے“ کہنا کیسا؟	125	اللہ عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ کر دیکھ لیا!
161	آفت و راحت کے بارے میں پُر حکمت روایت	125	اللہ کو حاسد کہنا کیسا ہے؟
163	آسانسٹوں پر مت پھولو!	126	ہاتھوں ہاتھ سزا
163	”اللہ عَزَّوَجَلَّ گنہگاروں کی نہیں سنتا“ کہنا کیسا؟	126	آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ممکن نہیں
164	”اللہ نے ساری مصیبتیں مجھ پر ڈال دی ہیں“ کہنا	127	”اللہ بد معاش کے ساتھ ہے“ کہنا کیسا؟
164	ہر ایک کو امتحان کیلئے تیار رہنا چاہئے	127	بکچڑ میں لٹھروے ہوئے بچے سے درس عبرت
166	کنگھیوں سے گوشت نوچے گئے	129	”اللہ بخشنے کا نہیں تو کہاں جائیگا! کہنا کیسا؟
167	گناہوں کے سبب ایمان برباد ہو گیا	129	”فلاں اللہ کو ٹھگتا ہے“ کہنا کیسا؟
168	”اللہ نے مصیبتوں کے پہاڑ توڑے ہیں“ کہنا	130	کیا اللہ کوئی کہہ سکتے ہیں؟
168	”اللہ کے ٹخرانے میں میرے لئے کچھ نہیں“	132	اللہ رَبُّ الْعَالَمِينَ عَزَّوَجَلَّ کی توہین کے مُتَعَلِّق
168	کہنا کیسا؟	132	گفریات کی 50 مثالیں
169	مصیبت چھپانے کی فضیلت	132	(7) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کے بارے میں
169	داڑھ میں درد کا شکوہ کرنے والے کو شتیہ	141	سوال جواب
170	مصیبت زدومت گھبراؤ!	141	اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرنا کیسا؟
172	عام مسلمان بھی آزمائے جاتے ہیں	141	اللہ پر اعتراض کرنا کیوں گُفر ہے؟
173	خُدا کا ہر کام حکمت بھرا ہوتا ہے	143	ستر ہزار جادوگر سجدہ میں گر گئے!
174	کاش میری کوئی دُعا نہ قبول ہوتی	146	اللہ چاہتا تو کسی کو بھوک ہی نہ لگتی
175	اللہ کی رضا پر اضی رہتے	148	ہزاروں اینٹوں کی تعمیر کی بہترین مثال
177	اعتراض والے گفریات کی 25 مثالیں	148	بادشاہ سے الجھنے والے فقیر کو کوئی عقلمند نہیں کہتا
		150	سیٹھ تو دانا نوکر پر بھی اعتراض نہیں کیا کرتا
			”مقتنا طیس قطب تارہ کی طرف کیوں!“ یہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
206	مُوئے مبارک کی گستاخی کرنا کیسا؟	180	(8) قرآن پاک کی توہین کے بارے میں
206	محبوب سے نسبت رکھنے والی چیز کی گستاخی گُفر ہے	180	سوال جواب
208	سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر غیب سے پاک ہیں	181	رشوت کو طہ ازمن فضلِ ربی کہنا کیسا؟
208	کدُو شریف کی گستاخی کرنا کیسا؟	182	فرعون کا فتویٰ خود اسی کے منہ پر
209	مجھے کدُو ناپسند ہے کہنے والے کی حکایت	182	اگر قرآن پاک ہاتھ سے چھوٹ جائے؟
210	یہ کہنا، کیا تمہارے نبی کو گالی دوں؟	183	قرآن پاک زمین پر پُتخ دیا تو؟
210	مُعْظَمین کی توہین گُفر ہے	183	حکَمِ قرآن کو غلط جاننا گُفر ہے
211	”ہمارا سارا گادوں گستاخ ہے“ کہنا کیسا؟	184	ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ اپنائیے
211	سارے شہر والوں کو زانی کہنے کا شرعی حکم	184	نجات کے تین مدنی پھول
214	عام لوگوں کو بُرا بھلا کہنے کا شرعی حکم	185	رونے کے فضائل پر درودِ وایات
214	”سرکارِ حرام مال کی نیاز بھی قبول فرما لیتے ہیں“ کہنا کیسا؟	185	موسیقی کے ساتھ تلاوت
215	غلطِ خوف میں نبی بی عاصی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے 6 ارشادات	185	کیا قرآن پڑھنا گُفر بھی ہو سکتا ہے؟
217	کیا اللہ کیلئے لفظ ”عاشق“ استعمال کر سکتے ہیں؟	186	فاروقِ اعظم نے پیش امام کو قتل کروا دیا!
218	کیا کسی کو عاشقِ رسول کہہ سکتے ہیں؟	187	سورۃِ اخلاص پڑھنے والے صحابی کی حکایت
219	عاشقِ رسول کی 6 نشانیوں	187	قرآن پاک پڑھانے والے کی تقالی
220	مدینہ کو یغزب کہنا کیسا؟	188	سورۃِ لہب کی توہین
221	بے عطائے الہی علمِ غیب کا ماننا کیسا؟	188	آیتِ قرآنی ”نہ مانے“ کا حکم
221	”سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم“ کی گستاخی کے متعلق کفریات کی 26 مثالیں	189	کیا انجیل پر بھی ایمان لانا ہوگا؟
222	(10) معراج شریف کے بارے میں	190	کیا رد و بدل والی انجیل پر بھی ایمان لانا ضروری ہے؟
226	سوال جواب	191	میں تو مومند تھا قرآن سے ثابت کرنا
226	معراج شریف کا انکار کرنا کیسا؟	192	قرآنت کے انکار کا کیا حکم ہے؟
228	جاگتے میں دیدارِ الہی کے دعویدار کا شرعی حکم	193	قرآن وحدیث کو کہنا ”کوئی چیز نہیں“
228	کیا خواب میں دیدارِ الہی ممکن ہے؟	194	قرآن پاک کی توہین کی تقریباً 42 مثالیں
229	حکایت	199	(9) نبی کی گستاخی کے بارے میں سوال
229	(11) حمد و نعت، منقبت اور شُعر کے	199	جواب
230	بارے میں سوال جواب	199	گستاخ کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئے؟
230	حمد و نعت اور منقبت کسے کہتے ہیں؟	201	صحابہ کے گستاخوں کے ساتھ برتاؤ
232	نعتیہ شاعری کرنا کیسا؟	202	مُرتد سے ہمدردی -----؟
232	کیا غیر عالم نعت نہیں لکھ سکتا؟	202	مُرتد کے بارے حکمِ شرعی کو ظلم کہنا
232	کس کس کا کلام پڑھنا چاہئے؟	203	کیا واقعی ”گستاخِ رسول کی توبہ قبول نہیں؟“
236		204	سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو چرواہا کہنا کیسا؟



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
272	ڈاکیہ کا اپنے آپ کو پیغمبر کہنا	239	گمگمائی والا کہنا کیسا؟
273	انبیاء کی گستاخی کے بارے میں کفریات کی 28 مثالیں	240	مُنقبت میں ”مگھرو“ بولنا کیسا؟
	(13) سادات کرام کی توہین کے بارے	241	شعر ”مجھے بتاؤ جہاں کے مالک“
276	میں سوال جواب	241	”تُو نہ ہم کو بھول جا“ کہنا کیسا؟
276	سید کی توہین کرنا کیسا؟	242	”عرش اعظم یہ رب“ والا شعر پڑھنا کیسا؟
277	عبداللہ بن مبارک اور ایک سید صاحب کی حکایت	242	”جب روزِ حشر تخت پہ بیٹھے گا کبریا“ کہنا کیسا؟
279	سادات سے حسن سلوک کی فضیلت	243	(12) ابھیاء کرام علیٰ نبینہم الصلوٰۃ والسلام کی
280	سادات کرام کی تعظیم کی اصل وجہ	243	گستاخی کے بارے میں سوال جواب
282	اہلبیت پر ظلم کرنے والے پر بختِ حرام ہے	243	غیر نبی کے ساتھ علیہ السلام بولنا کیسا؟
283	اہل بیت سے لڑنے والے کی شامت	244	”عجزات انبیاء کا انکار کرنے والے کا حکم
283	سید کو مارنے کی عجیب حکایت	244	نبی کے علمِ غیب کا متکبر مسلمان ہے یا کافر؟
284	کیا سید شاکر کو استاد مار سکتا ہے؟	248	کیا حضرت عیسیٰ مُردے زندہ کرتے تھے؟
285	سید ملازم کے ساتھ سلوک کا انداز	249	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا علمِ غیب
286	اہل بیت کا دشمن دوزخی ہے	251	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اسراہیلی جتنے
287	حوضِ کوثر پر چا بک مارے جائینگے	253	غوثِ اعظم کا علمِ غیب
287	سید اگر کوئی واردات کر بیٹھے تو؟	254	پتھر کے کی بولی سمجھنے والے بزرگ
288	سید اگر کُفر تک دے تو سید رہے گا یا نہیں؟	256	کیا عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں؟
289	سید افضل یا عالم؟	257	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھانے
	(14) عَرَبوں کی گستاخی کے بارے میں	260	جانے کا ایمان افروز واقعہ
290	سوال جواب	260	آدم علیہ السلام کو قربانی کا بکرا کہنا کیسا؟
290	کیا اہل عَرَب کو بُرا بھلا کہنا کفر ہے	260	”حضرت آدم علیہ السلام نے نافرمانی کی“ کہنا کیسا؟
292	عَرَب سے بغض کب کفر ہے	262	آدم علیہ السلام گنہگار نہ کھاتے تو.....
293	محبوب سے منسوب ہر چیز محبوب ہوتی ہے	262	کیا نبی کا بدن مٹی کھا سکتی ہے؟
293	کیا کفار عَرَب سے بھی محبت رکھنی ہوگی؟	263	کیا حیاتِ النبی کہنا جائز ہے؟
294	کفار عَرَب سے نفرت ضروری ہے	264	کیا انبیاء نے کرام آمد و رفت بھی کرتے ہیں؟
295	اہل عَرَب عَرَبی آقا کے ہم قوم ہیں	265	موسیٰ و یونس علیہما السلام کو دیکھا
296	عربوں کے فضائل پر 6 احادیث مبارکہ	266	صحابہ کرام نے کس کا دست مبارک دیکھا؟
296	محبوب کے کُتے سے بھی پیار ہوا کرتا ہے	267	قبر میں جوں ہی اُتارنا نماز پڑھنے لگے!
296	عَرَبوں سے بغض رکھنے والا اشفاعت سے محروم	268	”ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء“ کہنا کیسا؟
297	عرب سے بغض نفاق کی علامت ہے	269	گوتم بدھ کو نبی کہنا کیسا ہے؟
298	بروز قیامت عَرَب سب سے زیادہ فریب	269	نبوت صرف اللہ کی عنایت سے ملی ہے
298	عَرَب سے محبت ایمان کی علامت ہے	271	نبی کو بندہ کہنے سے انکار کرنے والے کا حکم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
329	شریعت پر عمل کر کے کیا بھوکا مروں! کہنا کیسا؟		(15) فرشتوں کی توہین کے بارے میں
329	”ہم کو شریعت نامنظور“ کہنا کیسا؟	299	سوال جواب
329	شرعی مسائل کی کتاب کی توہین	299	”مملک الموت کو بُرا بھلا“ کہنا کیسا؟
330	جو فقہ کا یا لکل ہی انکار کرے اُس کا حکم	300	نصوٰر مفتی اعظم ہند کی حکایت
331	حدیث کا انکار کرنا کیسا؟	301	”اس بات کا تو میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں“ کہنا کیسا؟
332	منکر حدیث کے بارے میں حکم	302	کیا کرکراما کا تبین دلوں کا حال بھی جان لیتے ہیں؟
333	حدیث، خبر اور مثنویٰ اتر کی تعریفات	304	گناہ کا ارادہ ترک کرنے پر نیکی ملنے کی صورت
334	خبر واحد کی تعریف	305	جب فرشتوں کا یہ مقام ہے تو آفاقی کیا شان ہوگی!
335	چھپیلی اُستوں کے اعمال کی 13 جھلمکیاں	305	”جیسی روح ویسے فرشتے“ کہنا کیسا؟
336	نیکی کی دعوت کی توہین	306	ہر شخص پر روزانہ 20 فرشتوں کی ذمہ داریاں
337	شریعت کی توہین کے متعلق کفریات کی 38 مثالیں	309	مملک الموت کو سخت دل کہنا کیسا؟
	(19) عالم و علم دین کی توہین کے بارے	311	یہ تو جبرئیل بھول گئے۔۔۔ کہنا کیسا؟
342	میں سوال جواب	311	فرشتوں کے متعلق کفریات کی 13 مثالیں
342	کون کون سے مسائل کس کس پر سیکھنا فرض ہے	313	(16) جنات کے بارے میں سوال جواب
344	”عید کا چاند نکالنا تو مولویوں کا کام ہے“ کہنا کیسا؟	313	جنات کے وجود کا انکار کرنا کیسا؟
344	علماء کی توہین کے حیا سوز انداز	314	کیا بھوت اور پجڑیل کا بھی وجود ہے؟
345	عالم کی توہین کب کفر ہے اور کب نہیں	315	کیا انسان پر اولیا کی سواری آسکتی ہے؟
346	عالم بے عمل کی توہین	315	جنات کی حاضری
348	بد مذہب عالم کی توہین	316	کیا جن کو آئندہ کی باتوں کا پتا چل جاتا ہے؟
350	عالم ہی عالم کی توہین کرے تو؟	317	وفاتِ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکایت
350	عوام کو علما سے بدظن کرنا بہت سخت گناہ ہے	320	حیات الانبیاء
352	کاش میں درخت ہوتا!	321	دو انبیائے کرام بلبک پڑھ رہے تھے
353	کاش مجھے ذبح کر دیا جاتا	322	جنات کا گزشتہ حالات بتا دینا
354	جاہل کو عالم سے بہتر جاننا کیسا؟	323	ہمزاد کون ہوتا ہے؟
354	طالب علم دین کو کٹھنوں کا مینڈک کہنا	325	(17) قیامت کے بارے میں سوال جواب
354	”مولوی لوگ کیا جانتے ہیں“ کہنا کیسا؟	325	قیامت کی بھیرو میں چھپ جاؤں گا؟ کہنا
355	”دین پر عمل کو مولویوں نے مشکل بنا دیا ہے“ کہنا کیسا؟	325	”قیامت میں ڈگنا دیدوں گا“ کہنا
355	ستی عالم کے بیان کی تحقیر	326	”آخرت میں جو سب کا ہوگا وہ اپنا ہوگا“ کہنا کیسا؟
355	مولویوں والا انداز	326	”قیامت میں رشوت دینی پڑگی“ کہنا کیسا؟
356	”عالم سارے ظالم“ کہنے کا حکم شرعی	327	قیامت کے متعلق کفریات کی 8 مثالیں
356	عالم دین کو کھارت سے نمٹا کہنا		(18) شریعت کی توہین کے بارے میں
357	”مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے“ کہنا	328	سوال جواب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
383	زکوٰۃ کو کھنکھارتا نہیں کہنا	357	توہینِ علمائے متعلق 10 پیرے
383	خورد و دوا	(20) اذان کی توہین کے بارے میں	سوال جواب
385	گناہوں کے ذریعے ہونے والے	359	حیّ عَلٰی الصَّلٰوة کا مذاق اڑانا
385	گناہ کی تعریف	359	اذان کے متعلق کفریہ کلمات کی 8 مثالیں
386	گناہِ صغیرہ پر اصرار کے معنی	361	(21) نماز کی توہین کے بارے میں
388	گناہ کو حلال سمجھنا	362	سوال جواب
389	گناہ کر کے توبہ کرنا اللہ کی سنت ہے، کہنا کیسا؟	362	بے وضو نماز پڑھنا کیسا؟
389	گناہ کو اچھا جاننا کیسا؟	362	”نماز کی وجہ سے مصیبتیں آتی ہیں، کہنا کیسا؟“
390	”جھوٹ بولا تو کیا بُرا کیا!“ کہنا کیسا؟	363	سُنّت کی طرف سے عملی نصیحت
391	”چھوٹی موٹی باتیں تو چل جائیں گی“ کہنا	364	نماز کو بوجھ سمجھنا
391	امام اعظم کا خوفِ خدا عزّ و جلّ	365	”آپ لوگ اللہ کا پیٹ بھریں“ کہنا کیسا؟
393	گناہِ صغیرہ کب کفر ہوتا ہے	365	”کون سے گناہ کئے جنہیں بخشوانے کیلئے نماز پڑھیں!“ کہنا
394	ناحق مال چھین کر لانے والے کی تعریف کرنا کیسا؟	366	”امین“ کا مذاق اڑانا
395	نیکیوں کو اچھا نہ ماننا کیسا؟	367	قبلہ رُتھو کتنا
396	مسلمان کا قتل حلال جاننا کیسا؟	367	قبلہ کی طرف تھوکنے والے کی حکایت
397	بد فعلی کو جائز سمجھنا کیسا؟	369	کعبے کے کعبے کی بجا ڈنی کرنے والا کیونکر امام ہو سکتا ہے!
397	”کاش! بد فعلی جائز ہوتی“ کہنا کفر ہے	370	نماز کے متعلق بکے جانے والے کفریات کی 52 مثالیں
398	اِنْتِیَہ کا بوسہ لینے کو جائز کہنا	(22) رمضان کی توہین کے بارے میں	سوال جواب
398	گناہوں کے ذریعے دین کی خدمت	377	روزہ رمضان کی فرضیت کا انکار
399	معصیت کے ذریعے دین کی خدمت باعثِ ہلاکت ہے	377	روزہ دار کو بُرا بھلا کہنا کیسا؟
400	شریعت سے زنا کی اجازت مانگنا کفر ہے	378	”روزہ وہ رکھے جس کے پاس کھانا نہ ہو“ کہنا کیسا؟
401	خدا کی ناراضگی کو ہلکا جاننا کیسا؟	379	رمضان شریف کو بھاری مہینہ کہنا
402	اللہ و رسول کے حکم پر دوسرے کے حکم کو ترجیح دینا کیسا؟	379	روزہ کی تعداد سے بیزارگی کا اظہار
403	ڈانس کو جائز کہنا کیسا؟	380	مُرتدین کے ساتھ شلوک کی جھلکیاں
404	انسان کو شیطان کہنا کیسا؟	(23) زکوٰۃ کے انکار کے بارے میں	سوال جواب
405	”گناہ“ کے متعلق کفریات کی 11 مثالیں	382	جوز زکوٰۃ کو فرض نہ مانے وہ کافر ہے
407	(25) حرام کو حلال کہنے کے بارے میں	382	ڈھائی فیصد سے زائد زکوٰۃ کا حکم ہوتا تو۔۔۔
407	سوال جواب	382	زکوٰۃ کو ظلم کہنا
407	پرائے مال کو حلال سمجھنا کیسا؟		
407	حرام فعل سے قبل بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا کیسا؟		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
441	کیا مُرنندہ کو تعویذ دے سکتے ہیں؟	408	حرام مال سے خیرات کرنا کیسا؟
441	گُفّار کے میلوں میں شرکت	409	خیرات میں حرام مال لیکر فقیر کا دعایا کرنا کیسا؟
442	دوسرے میں شرکت فقہی گُفر ہے یا کلامی؟	410	ہجوم میں رہ کر دین کی حفاظت کی دُشواری
444	گُفّار کے تہوار میں تحفے کا لین دین	412	بہن سے نکاح کو جائز سمجھنا کیسا؟
445	مُشرک کی بخشش کا عقیدہ رکھنا کیسا؟	412	سُو دو کھلا جاننا
446	گھر میں گُفّار کے بٹوں کی تصاویر آویزاں کرنا	413	ہر حال میں گوشت کو حرام کہنے والے کا حکم
446	کافر کے پاس نوکری کرنا کیسا؟	414	غضب کو کھلا کہنا کیسا؟
447	مُرنندہ کے یہاں ملازمت کر سکتے ہیں یا نہیں؟	415	حرام کو کھلا کہنے کے متعلق گُفریات کی 11 مثالیں
448	کافروں کے محلّے سے جلدی گزرجائے!		<b>(26) سُنّتوں کی توہین کے متعلق</b>
449	کفار کے محلّوں میں کاروبار کرنے جاسکتے ہیں یا نہیں؟	417	<b>سُوال جواب</b>
449	کافروں کے میلوں میں تجارت کیلئے جانا	417	داڑھی کو پہنکا ڈر کے پر کہنا کیسا؟
449	<b>(29) ارادہ کفر کے بارے میں</b>	418	پیر بچالے گا
451	<b>سُوال جواب</b>	419	داڑھی والے کو جنگی کہنا کیسا؟
451	”اللہ رسول ایک ہیں“ کہنا کیسا؟	420	گُفر یہ کلمات کی 21 مثالیں
453	ویزا فارم پر خود کو کچھین لکھنا کیسا؟	423	<b>(27) گُفریہ و ساؤس کے بارے میں</b>
453	نوکری کی خاطر جھوٹ موٹ خود کو یہودی لکھنا کیسا؟	423	<b>سُوال جواب</b>
454	”میں قادیانی ہو جاؤں گا“ کہنا کیسا؟	424	ذہن میں گُفریہ خیالات آنا
454	ایک مغرور کا عبرتناک انجام	424	”مجھے فلاں گُفریہ سو سے آتے ہیں“ کہنا کیسا؟
456	موت کے وقت سُنّپ ایمان کا اندیشہ	426	وَسُو سوں کے تین علاج
457	8 گُفریات کی نشاندہی	426	بُرے خاتمے کے خوف سے رونا
	<b>(30) گُفر پر مجبور کئے جانے کے بارے</b>	428	<b>(28) گُفّار سے دوستی وغیرہ کے بارے</b>
458	<b>میں سُوال جواب</b>	428	<b>میں سُوال جواب</b>
459	مجبوری میں تُو رِیہ کی صورتیں	429	کافر سے دوستی رکھنا حرام ہے
460	تُو رِیہ کی تعریف اور اس کا آسان طریقہ	432	کافر سے محبت کرنے کا حکم
463	کیا جان بچانے کیلئے بظاہر کفریہ فعل کرنا ضروری ہے؟	433	کیا کافر سے ہاتھ ملا سکتے ہیں؟
464	عزیمت کی مشہور ترین مثال	433	کافر کے پاس تعلیم حاصل کرنا کیسا؟
465	(۱) صحابی نے جان قربان کر دی	435	کافر کی دوستی ایمان کے لئے خطرناک ہے
467	(۲) یہ اک جاں کیا ہے کروڑوں	436	کافر کی تعظیم کرنا کیسا؟
470	ترے نام پر سب کو دارا کروں میں	437	بد مذہبوں سے سلام دعا کرنا کیسا؟
	<b>(31) گُفریہ افعال کے بارے میں</b>	439	گُفّار کے ساتھ مُشرک کھانا پکانا کیسا؟
471	<b>سُوال جواب</b>	440	کافر کا بھوٹا کھانا
472	ماتھے پر قلم لگانا کیسا؟		کافر کو تعویذ دینا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
502	کلمہ شریف کا مذاق اڑانا کفر ہے	474	کفری بات سُن کر ہنسنا
503	”آج نماز کی پھٹی ہے“ کہنا کیسا؟	474	کفریہ مضمون کی کمپوزنگ چھپائی اور خرید و فروخت
503	صبح مُو میں تو شام کو کافر	482	اگر مُرّتوں میں کفریات کمپوز کرنے پڑ جائیں تو؟
504	آندھی کے وقت سرکار بے قرار ہو جاتے	483	افعال کفری 4 مثالیں
505	جب تیز ہوا چلتی تو۔۔۔۔۔؟	483	رحمت کی اُمید اور ناراضگی کا خوف
505	برات کا مذاق اڑانا	484	تو میں راکھ بننا پسند کروں
507	عاجزی کی زراعی حکایت	485	کہیں مجھ پر آگ نہ برسے!
509	”جی چاہتا ہے یہودی ہو جاؤں“ مذاق اڑانا کیسا؟	485	کہیں سب سے پہلے مجھے دوزخ میں نہ ڈالا جائے
509	مذاق میں بولے جانے والے کفریات کی کم و بیش 19 مثالیں	486	جہنم سے اُمان ملتی ہو تو دنیا کی آگ میں جل جانا منظور ہے
510	یک گناہ کے مقابلے میں ہزاروں سال کی عبادت بھی کم ہے	486	عمر بن عبد العزیز کے خوف کا زالا انداز
512	(34) گانوں کے 34 کفریہ اشعار	487	حقیقی خوف یہ ہے کہ گناہ ترک کر دے
524	ایمان برباد ہو گیا	488	(32) فونگنی میں بکے جانے والے کفریات
525	(35) میاں بیوی کے مُصلِح کفریات کے بارے میں سوال جواب	489	کے بارے میں سوال جواب
525	”اللہ مالک نہیں بس آپ کو کام کرنا ہے“ کہنا کیسا؟	489	”اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے“ کہنا کیسا؟
526	”خدا بھی جُدا نہیں کر سکتا“ کہنا کیسا؟	489	”نیک لوگوں کی اللہ کو بھی ضرورت پڑتی ہے“ کہنا کیسا؟
526	میاں بیوی کے بارے میں کفریات کی 10 مثالیں	490	”یہ اللہ کو چاہئے ہوگا“ کہنا کیسا ہے؟
528	دو جنتیں۔۔۔ کس کے لئے؟	491	بچے کی فونگنی پر صُبر کا انعام
529	سونے اور چاندی کی جنتیں	491	جس کا بچہ فوت ہو جائے اُس کیلئے جنت کی بشارت
529	(36) ”ان شاء اللہ“ کا مذاق اڑانے کے بارے میں سوال جواب	492	یا اللہ! تجھے بچوں پر بھی ترس نہیں آیا! کہنا کیسا؟
530	”بیان شاء اللہ ڈھیلی ہے“ کہنا کیسا؟	492	بے صبری کرنے سے مرنے والا پلٹ کر نہیں آتا
531	مُصلِحِ اعظم کے روح پرور بیان کی ایک جھلک	493	نوحہ کرنے والیوں کے لیے وعید
533	”میں بغیر ان شاء اللہ کام کروں گا“ کہنا	494	”یا اللہ! تجھے بھری جوانی پر بھی رحم نہ آیا“ کہنا
533	”جو اک اللہ“ سن کر کہنا کہ اس کی ضرورت نہیں	494	”یا اللہ! ہم نے تیرا کیا گناہ ہے“ کہنے کا حکم شرعی
534	جنت دکھا کر محروم کر دیا جائیگا	494	عذاب کے دو گرتے
536	(37) کترتیبوں وغیرہ کے بارے میں سول جواب	496	نوحہ کے معنی اور اس کے بعض احکام
536	”کترتیبوں کو اہل ایمان“ کہنا کیسا؟	496	(33) مذاق میں کفریات بکنے کے بارے میں سوال جواب
537	کیا اہل کتاب، اہل ایمان نہیں؟	497	مذاق میں کفر بکنے والے کی قرآن میں مذمت
538	عیسائی تین خُداؤں کو مانتے ہیں	499	فلسفی اداکاروں کی وجہ سے جہنم کو پسند کرنا کیسا؟
539	کیا توحید کے قائل یہودیوں کو بھی اہل ایمان نہ کہا جائے؟	500	”جنتی کو دوزخ میں سرگرتہ جانے کے لئے جانا پڑیگا“ کہنا
541	کیا کتا بیوں کو اہل ایمان کہنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں؟	500	بد مذہبوں کی کتابیں پڑھنے کا مسئلہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
572	”میرا کوئی دین مذہب نہیں“ یہ تسلیم کرنا کیسا؟	542	کیا شرک سے بچنے والے کتابی کو بھی اہل ایمان نہیں کہہ سکتے؟
573	چار محاورات	545	کیا یہ ہود و نصاریٰ دائمی چھٹی ہیں؟
574	شفاعت کا انکار	547	کافر کو اسلام کے قریب لانے کے لئے کفر بکنا
575	”توبہ کوئی چیز نہیں“ کہنا کیسا؟	549	لغوی طور پر کسی کو اہل ایمان کہنا
576	اللہ مالک نہیں“ کہنا کیسا؟	(38) کافر کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں سوال جواب	
576	”چاہے اللہ پسند کرے یا نہ کرے میں تو زیادہ کھاؤں گا“ کہنا	550	قبول اسلام کے طالب کو سوچنے کا مشورہ دینا کیسا؟
577	”مسلمان بن کر امتحان میں پڑ گیا ہوں“ کہنا کیسا؟	550	کافر کے مطالبہ پر عالم کے پاس قبول اسلام کیلئے لے جانا
577	”نہیں معلوم کہ مسلمان ہوں یا کافر“ کہنا کیسا؟	551	کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ
578	کیا دوبارہ جہنم لینا ممکن ہے؟	552	کیا قبول اسلام سے قبل نہانا ضروری ہے؟
579	آواگون کے بارے میں حیرت انگیز معلومات	553	نہو مسلم کا ختنہ
579	کیا دل کا پردہ کافی ہے؟	554	اگر نہو مسلم ختنہ نہ کروائے تو؟
581	کسی کو ”اللہ میاں کی گائے“ کہنا کیسا؟	555	نہو مسلم کے لئے ابتدائی معلومات کے ذرائع
581	جھوٹی بات پر کہنا، ”اللہ جانتا ہے میں سچا ہوں“	556	کیا نہو مسلم کو اسلامی تعلیم بھی دینی ہوگی؟
582	”کھانا کھانے کو“ پیٹ پوجا کرنا، ”کہنا کیسا؟	558	کیا کافر کیلئے کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہونا ضروری ہے؟
582	اللہ کی دی ہوئی توفیق ہی سے سب کچھ ہوتا ہے	559	نہو مسلم کی مالی مدد
583	جو جیسا کرنے والا تھا ویسا لکھ دیا گیا	561	ایک ہی کلمہ کفر سے بار بار توبہ
583	تقدیر کے بارے میں ایک اہم فتویٰ	562	کیا مسلمان اور کافر برابر ہیں؟
585	تقدیر کے بارے میں بحث کرنا کیسا؟	563	ساجی کارکن
586	کافر ہو جانے کی قسم	564	کلمہ کفر کی تائید بھی کفر ہے
587	صرف ”ایک لفظ“ بربادی آخرت کیلئے کافی ہے	565	خود کو آدھا مسلمان کہنا کیسا؟
588	”ہم خدا و رسول کو نہیں جانتے“ کہنا کیسا؟	565	”وہ تو ندین کا ہے نہ دنیا کا“ کہنا
589	مسجد کی توہین کا حکم	566	کفر یہ کلمات کی 15 مثالیں
589	کعبہ شریف کو اینٹ مٹی کا بنا ہوا کہنا کیسا؟	568	(39) مختصر قات
590	کعبے کو گالی دینا کیسا؟	568	اللہ کے دُرود بھیجنے کے معنی
590	کسی بزرگ کو قیومِ زمان کہنا کیسا؟	569	دُرود پاک پڑھنے میں سستی نہ کریں
593	عبدالقادر کو قادر کہنا کیسا؟	570	دُرود پاک نہ پڑھنے کا وبال
594	”نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم“ کہنا کیسا؟	571	خواب کی بنیاد پر کسی کو کافر نہیں کہہ سکتے
595	اپنے پیر کو نبی سے بڑھ کر کہنا	571	ڈھونڈنے سے خُدا بھی مل جاتا ہے
595	واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی	571	اللہ کو حاضر ناظر کہنا کیسا؟
595		572	”رحمن کے گھر شیطان پیدا ہوتا ہے“ کہنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
632	کیا کلمہ گو بھی کافر ہو سکتا ہے؟	597	اس جملے ”اللہ کرم فرما دے گا“ کو زد کر دینا کیسا؟
634	بربادی ایمان کے امکان کا قرآن سے ثبوت	598	یا مرشد! ”آپ کرم فرما دیجئے“ کہنا کیسا؟
635	گُفر کی آندھیوں سے حفاظت کی پناہ گاہیں	600	امام مالک نے قبر میں جا کر امداد فرمائی
636	کلمہ پڑھ لیا اب جنت سے کون روک سکتا ہے!	601	صاحب مزار کا اپنے زائر کی خبر گیری کرنا
639	آقا نے غیب کی خبر دی	603	مزار کو سجدہ کرنا کیسا؟
641	کیا اہل قبلہ گو بھی کافر کہا جاسکتا ہے؟	604	مزار کے سامنے سے زمین چومنا کیسا؟
945	نیک نمازی کیسے کافر ہو سکتا ہے؟	606	سمجھانے پر ضد کرنے والے کی مذمت
646	حاجی نمازی کوئی بھی ہو سبب کیلئے کفر کا خوف ہے	606	لوگ بے موت مر رہے ہیں“ کہنا کیسا؟
647	ایمان سینے میں داخل ہو کر نکل بھی سکتا ہے!	608	مجھے جزائے خیر نہیں چاہئے کہنا کیسا؟
648	ناہینا کو بد رنگا ہی سے کوئی نہیں روکتا	608	یہ کہنا: اچھا جاؤ (پوجا) کر لو
649	ہر ملک میں جرائم کی سزائیں ہیں	610	پوجا کر کے آتا ہوں“ کہنے والے کو کیا جواب دے؟
650	غداً ارکو کوئی بھی حُبت و طن نہیں کہہ سکتا	610	ذکر کے متعلق گُفریات کی 9 مثالیں
652	قطع کفر کے ضد و رک بعد کوئی آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا	611	مُحْتَرِّ قات کی 45 مثالیں
653	اگر مجرم ہی زیادہ ہوں تو قاضی کیا کرے!	<b>(40) تجدید ایمان، تجدید نکاح وغیرہ کے بارے میں سوال جواب</b>	
654	آئندہ کافر ہو جانے کی پیشین گوئی!		
654	علماء پر اعتراض کہ جب دیکھو کفر کا فتویٰ داغ دیتے ہیں!	621	تجدید ایمان کا طریقہ
656	علماء کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے	622	تجدید نکاح کا طریقہ
657	علمائے دین کی توہین سنگین جرم ہے	623	حالت ارتداد میں ہونے والے نکاح کا مسئلہ
658	شیطان لوگوں کو عالموں سے کیوں دُور کرتا ہے؟	625	عکاسیہ توبہ کا اہم ترین مسئلہ
659	شیطان ماں باپ کے روپ میں!	626	احتیاطی تجدید ایمان کب کب کریں؟
661	علماء کے بغیر اسلام کا نظام نہیں چل سکتا	627	شوہر مُرتد ہو جائے تو بیوی کیا کرے؟
662	علماء کی بارگاہ میں حاضری توبہ کی توفیق کا ذریعہ	628	مُرتد توبہ کر کے عدت کے اندر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں
663	کیا جاہل کے ایمان پر خاتے کی امید نہیں؟	629	مُشرک کہ شوہر مسلمان ہو گیا نکاح کا کیا بنا؟
668	اچھا خاصا مسلمان گُفر کے غار میں کیسے جا پڑتا ہے؟	630	بیوی مُرتدہ ہو گئی تو نکاح ٹوٹا یا نہیں؟
672	ایمان کی حفاظت کی فکر ضروری ہے	631	کیا سابقہ مُرشد ہی سے تجدید بیعت کرے؟
673	ایمان کی حفاظت کی دُعا کیلئے دربارِ اعلیٰ حضرت میں حاضر	<b>(41) اسی کتاب ”گُفر یہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کے متعلق متوقع</b>	
	.....		
		632	وَسْوَ سوں کے بارے میں سوال جواب

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعه / سال اشاعت
1	قرآن پاک	کلام الہی عزوجل	ضیاء القرآن پبلی کیشنز سرگز لاد بلا ہا ہور
2	ترجمہ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	رضا اکیڈمی بمبئی ہند
3	تفسیر طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
4	تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
5	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
6	تفسیر قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
7	تفسیر درمنثور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
8	تفسیرات احمدیہ	شیخ احمد بن ابی سعید جوئیوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور
9	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حتی بروسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ ۱۴۱۹ھ
10	حاشیہ الجمل	علامہ شیخ سلیمان جمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
11	روح المعانی	شہاب الدین سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
12	خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	رضا اکیڈمی بمبئی ہند
13	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
14	نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پیر بھائی اینڈ کمپنی
15	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
16	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
17	سنن ترمذی	امام محمد بن یسعیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ



سنن نسائی	امام احمد بن شعيب نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتاب بیروت	18
سنن ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ	19
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ	20
سنن الکبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ	21
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ	22
المسند	امام محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ	23
المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ	24
مسند ابی یعلیٰ	امام احمد بن علی صولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ	25
مسند الفردوس	امام شیرین بن شہر دار و بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ	26
المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ	27
المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ	28
مجمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ	29
المجامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ	30
کتاب الورع	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرظی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۶ھ	31
مجمع الزوائد	امام حافظ نور الدین ہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۳۰ھ	32
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ	33
المصنف	امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ	34
الترغیب والترہیب	علامہ عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ	35
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تمیزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ	36

37	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصغہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
38	عمدۃ القاری	علامہ ابو محمد محمود بن احمد عقیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالحدیث ملتان ۱۴۱۸ھ
39	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
40	التیسیر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالحدیث مصر
41	فیض القدر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
42	احیاء الموات	شیخ عبداللہ محمد ثابٹ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ ۱۹۱۳ء
43	مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نسیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
44	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
45	فیوض الباری	علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ملکیت رضوان مرکز الاولیاء لاہور
46	تفہیم البخاری	علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	تفہیم البخاری پبلی کیشنز سر دارآباد
47	شرح نخبۃ الفکر	حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
48	شرح العقائد النسفیۃ	مسعود بن عمر نعمت زانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
49	منح الروض	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
50	المعتمد المستمد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	برکاتی پبلشرز باب المدینہ ۱۴۲۰ھ
51	حدایہ	علامہ علی بن ابی بکر مرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
52	فتاویٰ قاضی خان	علامہ حسن بن منصور راوز چندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
53	خلاصۃ الفتاویٰ	علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
54	المدخل	علامہ محمد بن محمد ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
55	تیسیمین الحقائق	علامہ عثمان بن علی زبیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ

۵۶	فتاویٰ تاتارخانیہ	علامہ عالم بن علاء انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی ۱۳۱۶ھ
۵۷	الحادی للفتاویٰ	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۳۲۰ھ
۵۸	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ ۱۳۲۰ھ
۵۹	غزویون الہسان	علامہ احمد بن محمد حموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی ۱۳۱۸ھ
۶۰	مجمع الأنھر	علامہ عبدالرحمن بن محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۱۹ھ
۶۱	فتاویٰ عالمگیری	شیخ نظام وجماعت من علماء الہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم	دارالفکر بیروت ۱۳۰۳ھ
۶۲	در مختار	علامہ علاء الدین ہکمشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۳۲۰ھ
۶۳	حاشیہ المطحی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
۶۴	رد المحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۳۲۰ھ
۶۵	فتاویٰ خیریہ	علامہ خیر الدین بن احمد ربلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
۶۶	فتاویٰ بزازیہ	علامہ محمد بن محمد کردوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ ۱۳۰۳ھ
۶۷	حاشیہ عالمگیری باب احکام التزین	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	صدیقی پبلیشرز باب المدینہ کراچی
۶۸	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
۶۹	فتاویٰ افریقہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	نوری کتب خانہ لاہور ۲۰۰۳ء
۷۰	عرفان شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبہ المدینہ باب المدینہ
۷۱	اسلفوظ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبہ المدینہ باب المدینہ ۱۳۲۹ھ
۷۲	فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد اعظمی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ ۱۳۱۹ھ
۷۳	فتاویٰ مصطفویہ	مفتی مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شعبہ برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۳۲۱ھ
۷۴	وقار الفتاویٰ	مولانا مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	بزم وقار الدین باب المدینہ ۲۰۰۱ء

75	فتاویٰ فقہیہ ملت	مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شمیر برادرزمرکز الادبیاء لاہور ۲۰۰۵ء
76	فتاویٰ فیض الرسول	مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شمیر برادرزمرکز الادبیاء لاہور ۱۴۱۱ھ
77	بہار شریعت (جلد اول)	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
78	بہار شریعت (حصہ اول)	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۶ھ
79	بہار شریعت (حصہ نم)	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۳۰ھ
80	انحصار کبریٰ	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
81	اشفا	علامہ قاضی عیاش مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز الہدایت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
82	شرح اشفا	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
83	تاریخ بغداد	علامہ علی بن احمد خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
84	تاریخ دمشق	علامہ ابوالقاسم علی بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
85	الطبقات الکبریٰ	علامہ محمد بن سعد المعروف بابن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
86	الطبقات الکبریٰ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
87	المیخ ان الکبریٰ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مصطفیٰ البانی مصر
88	الخیرات الحسان	علامہ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
89	الزہد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالغد الجدید مصر ۱۴۲۶ھ
90	الزہد الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین تیمتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
91	رسالہ قشیریہ	امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
92	قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز الہدایت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ

دارالہجرت بیروت	علامہ عبدالوہاب بن احمد شمرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	تہذیب المعجزین	93
دارصادر بیروت ۲۰۰۰ء	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	احیاء العلوم	94
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	منہاج العابدین	95
پشاور	علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	الحدیقۃ الندیۃ	96
مکتبہ قادریہ مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۰۲ھ	علامہ میر عبدالواحد بکگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	سبع سنابل	97
انتشارات تجلیتہ تہران	شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	تذکرۃ الاولیاء	98
قاروق اکیڈمی	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	اخبار الاخیر	99
دارالکتب العلمیہ بیروت	علامہ شعیب بن سعد عبدالکافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	الروض الفائق	100
مکتبہ دارالانجیر دمشق ۱۴۲۳ھ	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	بحر الدروع	101
مرکز الہدایت برکات رضوانہ ۱۴۲۳ھ	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شرح الصدور	102
مکتبہ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۰ھ	علامہ مولانا تقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	احسن الوعاء	103
مکتبہ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۵ھ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	تمہید الایمان	104
مکتبہ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۸ھ	علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	اخلاق الصالحین	105
مکتبہ اسلامیا مرکز الاولیاء لاہور	مفتی احمد یار خان نسیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شان حبیب الرحمن	106
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	علامہ مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	حیات اعلیٰ حضرت	107
مکتبہ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	سوانح کربلا	108
دارالقلم دمشق ۱۴۱۶ھ	علامہ مرغاب صفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المفردات	109
دارالمنار	علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کتاب التعریفات	110

